جلد الرابع

وما اٰتٰكم الرسول فخذوه وما نهٰكم عنه فانتهوا

المعلم

ترجمہ

صحیح مسلم

[illegible] صدیقی لاہور [illegible]

فہرست کتاب مستطاب المعلم شرح اردو صحیح مسلم جلد رابع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جلد رابع المعلم لترجمۃ صحیح مسلم

كِتَابُ النِّكَاحِ - نکاح لغت مین مطلق ضم اور ملانے کو کہتے ہین اور کبہی عقد کو بہی بولتے ہین اور کبہی جماع
کو بہی اور زہری نے کہا ہے کہ اصل نکاح کی کلام عرب مین جماع ہے اور بیاہ کو جو نکاح کہتے ہین اسی
لیے کہ وہ سبب ہے جماع کا اور ابو القاسم زجاجی نے کہا ہے کہ جماع اور وطی دونون اصل مین نکاح
ہے اور ابو علی فارسی نے ایک باریک بات کہی ہے کہ جب عرب کہتا ہے نَكَحَ فُلَانٌ فُلَانَةً تو وہان یہ مراد
ہوتا ہے کہ عقد کیا فلانی مرد نے فلانی عورت سے اور جب کہتا ہے نَكَحَ فُلَانٌ امْرَأَتَهُ تو یہ معنی ہوتے ہین کہ جماع کیا فلانی مرد نے اپنی عورت سے اسلیے کہ اپنی عورت
کا قرینہ دلالت کرتا ہے کہ یہان مراد نہین بلکہ جماع ہی مراد ہے اور فقہا کے نکاح مین تین قول ہین ایک جماعت نے
کہا ہے کہ نکاح حقیقۃً عقد ہے اور مجازاً جماع ہے اور یہ قول ہے قاضی ابو الطیب شافعی اور متولی وغیرہ کا
اور قاضی حسین کا اصحاب شافعیہ مین سے اور قرآن عزیز اور احادیث مین اکثر اسی طرح وارد ہوا
ہے دوسرے یہ کہ حقیقۃً جماع ہے اور مجازاً عقد اور یہ قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور تیسرا قول
یہ کہ دونون حقیقۃ ہے بالاشتراک **باب** اسْتِحْبَابِ النِّكَاحِ لِمَنِ اسْتَطَاعَ نکاح کا مستحب ہونا
اسکے لیے جسکو طاقت ہو **عَنْ** عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللهِ بِمِنًى فَلَقِيَهُ
عُثْمَانُ فَقَامَ مَعَهُ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَلَا نُزَوِّجُكَ جَارِيَةً شَابَّةً
لَعَلَّهَا تُذَكِّرُكَ بَعْضَ مَا مَضَى مِنْ زَمَانِكَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ
لَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ
الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ
وِجَاءٌ **ترجمہ** علقمہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا مین چلا جاتا تہا عبد اللہ کے ساتہہ منی مین سو عبد اللہ
سے حضرت عثمان ملے اور ان کے ساتہہ کہڑے ہوکر باتین کرنے لگے سو عثمان نے ان سے کہا کہ
اے ابو عبد الرحمن ہم تمہارا نکاح ایسی جوان لڑکی سے نہ کردین کہ وہ تمکو تمہاری گذری ہوی عمر

مین کچھ یاد دلا دو تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اون سے کہا کہ اگر تم یہ کہتے ہو تو ہم سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے گروہ جوانون کے جو تم مین سے طاقت رکھتا ہو نکاح کے خرچ کی یعنے نان و
نفقہ دے سکتا ہو تو چاہیے کہ نکاح کرے اس لیے کہ وہ آنکھون کو خوب نیچا کر دیتا ہے اور فرج کو زنا وغیرہ
سے بچا دیتا ہے اور جو نہ طاقت رکھتا ہو اس خرچ کی تو روزہ رکھے کہ یہ اوس کے لیے گویا خصی کرنا ہے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو طاقت رکھتا ہے کہ نان و نفقہ زوجہ کا دے سکے اور جوان ہو اسکو
ضرور ہے کہ نکاح کرے اور یہ امر بطریق استحباب ہے یہی قول ہے کافہ علما کا اور کسی نے نکاح کو واجب
نہین کہا ہے سوا داؤد ظاہری کے اور جو اون کے موافق ہین اور ایک روایت امام احمد کی بھی
یہی ہے کہ جب زنا سے ڈرے تو لازم ہے کہ نکاح کرے یا لونڈی خرید لے اور یہی منطوق ہے قرآن
کا کہ آدمی مختار ہے لونڈی لینے مین اور نکاح کرنے مین اور یہی مذہب ہے جمہور کا **عَن**
عَلْقَمَةَ قَالَ اِنِّى لَاَمْشِى مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِمِنًى اِذْ لَقِيَهُ عُثْمَانُ
بْنُ عَفَّانَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ فَقَالَ هَلُمَّ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَاسْتَخْلَاهُ فَلَمَّا
رَاٰى عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ لَيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ قَالَ لِىْ تَعَالَ يَا عَلْقَمَةُ قَالَ فَجِئْتُ فَقَالَ لَهُ
عُثْمَانُ اَلَا نُزَوِّجُكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ جَارِيَةً بِكْرًا لَعَلَّهُ يَرْجِعُ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ مَا
كُنْتَ تَعْهَدُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ
ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا **عَن** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ
فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ
عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا کہ اے گروہ جوانون کے
جو تم مین سے طاقت رکھے خرچ کی وہ نکاح کرے اسلیے کہ نکاح آنکھون کو نیچا کر دیتا ہے اور فرج
کو زنا وغیرہ سے بچا دیتا ہے اور جو طاقت نہ رکھے خرچ کی وہ روزہ رکھے کہ گویا یہ اوسکے لیے خصی کرنا
ہے **عَن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَمِّىْ عَلْقَمَةُ وَالْاَسْوَدُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ وَاَنَا شَابٌّ يَوْمَئِذٍ فَذَكَرَ حَدِيْثًا رَاَيْتُ
اَنَّهُ حَدَّثَ بِهِ مِنْ اَجْلِىْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ

وَزَادَ وَلَمْ اَلْبَثْ حَتّٰى تَزَوَّجْتُ عبد الرحمن بن یزید نے کہا کہ مین اور میرے چچا علقمہ اور اسود عبد اللہ بن مسعود کے پاس گئے اور مین ان دونون جوان تہا تو عبد اللہ نے ایک حدیث بیان کی یعنے وہی جو اوپر گذری اور مین جان گیا کہ اونہون نے میری لیے وہ حدیث بیان کی اور اس روایت مین یہ بہی زیادہ ہے ابو معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ عبد الرحمن نے کہا کہ پہر مین نے کچہ دیر نہین کی نکاح مین اور نکاح کر لیا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَاَنَا اَحْدَثُ الْقَوْمِ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَمْ اَلْبَثْ حَتّٰى تَزَوَّجْتُ مضمون وہی ہے مگر اس مین یہ ذکر نہین ہے کہ پہر مین نے نکاح کر لیا عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِهٖ فِي السِّرِّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اٰكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ قَالُوْا كَذَا وَكَذَا لٰكِنِّيْ اُصَلِّيْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ چند اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون سے حضرت کی خفیہ عبادت کا حال پوچہا یعنے جو آپ گہر مین کرتے تہے اور پہر آپس مین ایک نے اون سے کہا کہ مین کبہی عورتون سے نکاح نکرونگا کسی نے کہا مین کبہی گوشت نہ کہاؤنگا کسی نے کہا مین کبہی بچہونے پر سوؤنگا سو حضرت نے اللہ کی تعریف کی اور ثنا کی یعنے خطبہ پڑہا اور فرمایا کیا حال ہے اون لوگون کا جو ایسا ایسا کہتے ہین اور میرا تو یہ حال ہے کہ مین نماز بہی پڑہتا ہون یعنے رات کو اور سو بہی رہتا ہون اور روزہ بہی رکہتا ہون اور افطار بہی کرتا ہون اور عورتون سے نکاح بہی کرتا ہون سو جو میری چال سے بیزار ہو وہ میری امت سے نہین **ف** یعنے جس نے سنت کو اہانت سے چہوڑ دیا اوس سے بہتر کسی اور کام کو سمجہ کے چہوڑا وہ امت سے باہر ہوا اسلیے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فضلیت کا منکر ٹہیرا اور اگر اس طور سے نہین چہوڑا تو اوس پر کچہ ملامت نہین جیسا اور روایتون سے معلوم ہوتا ہے غرض یہ قول حضرت کا جوامع الکلم مین سے ہے کہ ہزارون بدعات اور محدثات کو رد کرتا ہے اور اہل بدعت کی قطع جید کے لیے سیف قاطع اور متبعان سنت کے واسطے برہان ساطع

عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ردّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن لہ لاختصینا **ترجمہ** سعد سے مروی ہے کہ عثمان بن مظعون
نے جب ارادہ کیا عورتوں سے جدا رہنے کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی بات رد کردی اور
اگر آپ اجازت دیتے تو ہم سب خصی ہو جاتے **عن** سعید بن المسیب قال سمعت سعدا یقول
ردّ علی عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن لہ لاختصینا **وہی** مضمون ہے **عن**
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول اراد عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ان یتبتل فنہاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو اجاز لہ ذلک لاختصینا **ترجمہ** وہی
مضمون ہے **ف** اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وہ لوگ اپنی رائے سے خصی ہونے کو جائز جانتے
تھے پھر جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت نہ دی تو حرام ہونا اُسکا معلوم ہوا اور انہوں
نے اپنی رائے کو چھوڑ دیا اور قیامت تک صالحان امت کا یہی وتیرہ اور چلن ہے کہ جب حدیث رسول
اللہ کی اُن کو ملجاتی ہے تو اپنی رائے ہو خواہ کسی اور امام و مجتہد یا پیر و شہید کی رائے ہو اُس
کو سلام کرتے ہیں اور حدیث رسول اللہ پر عمل کرتے ہیں اور جو اس چلن پر نہیں وہ سلف صالحین کے
مسلک پر نہیں اور خصی کرنا آدمی کا نووی نے حرام لکھا ہے خواہ بچپنے میں ہو خواہ بڑے سن میں اور
بغوی نے کہا ہے کہ ایسے ہی جو جانور حرام ہیں اُن کا خصی کرنا بھی حرام ہے اور جو جانور کہ حلال
ہے اوسکا خصی کرنا بچپنے میں روا ہے اور بعد کو حرام ہے واللہ اعلم **باب** ندب من رای
امراۃ فوقعت فی نفسہ الی ان یاتی امراتہ او جاریتہ فیواقعھا **جو** کسی عورت کو دیکھے اور
رغبت اوسکے دل میں پیدا ہو تو اپنی بی بی یا باندی سے صحبت کرے **عن** جابر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رای امراۃ فاتی امراتہ زینب وھی تمعس منیئۃ لھا فقضی
حاجتہ ثم خرج الی اصحابہ فقال ان المراۃ تقبل فی صورۃ شیطان
وتدبر فی صورۃ شیطان فاذا ابصر امراۃ فلیات اھلہ فان ذلک یرد ما
فی نفسہ **ترجمہ** جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر پڑی ایک عورت پر اور آپ اپنی
بی بی زینب مسلمانوں کی ماں کے پاس تشریف لائے اور وہ ایک چمڑے کو دباغت دینے
کے لیے مل رہی تہیں پھر آپ نے اپنی حاجت اُن سے پوری کی اور پھر اپنے یاروں کیطرف

نکلی اور فرمایا کہ عورت جب سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت مین آتی ہے اور جب جاتی ہے تو
شیطان کی صورت مین جاتی ہے پھر جب کسی عورت کو کوئی دیکھے تو ضرور ہے کہ اپنی بی بی کے پاس
آوے یعنے صحبت کرے کہ اُس کے دل کا خیال جاتا رہے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای امرأۃ فذکر بمثلہ غیر انہ
قال فاتی امرأتہ زینب یعنی اللہ تعالیٰ عنہا وھی تمعس منیئۃ ولم یذکر تدبر
فی صورۃ شیطان جابر نے وہی مضمون روایت کیا مگر اس مین یہ نہین کہ عورت جب جاتی
تو شیطان کی صورت مین جاتی ہے **ف** اس حدیث کے رو سے مستحب ہے کہ جب ... آدمی
کسی عورت کو دیکھے اور اُسے شہوت ہو تو اپنی بی بی کے پاس آوے اور صحبت کرے اور جانے
کہ جو اوسکے پاس ہے وہی میری بیوی کے پاس ہے اور عورت کا شیطان کی صورت مین آنا یہ ہے
کہ رغبت دلاتی ہے شہوت رانی اور زنا کو اور یاد دلاتی ہے لذات جماع کو اور یہ اثر ہے شیطان
کا اور آپ نے اصحاب سے اس امر کو بیان کر دیا کہ انکی تعلیم ہو جاوے اور اس سے معلوم ہوا کہ مرد اگر
اپنی بی بی سے دن کو جماع کرے تو کچھ حرج نہین اور بی بی کو ضرور ہے کہ اگر کسی شغل مین ہو تو اسکو
ترک کر کے شوہر کے بلانے پر حاضر ہو اس لیے کہ جب مرد کی شہوت بدن مین حرکت کرتی ہے
اور نکلتی نہین تو خوف ہے کہ اوس کے دل اور بدن کو ضرر پہنچے اور اکثر ضعف بصر بھی عارض ہوتا
ہے اللہ تعالیٰ سب برادران مسلمین کو بیبیون کو اس حسنات کے حاصل کرنے کی توفیق دے
اور نشوز و اعراض سے بچاوے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا احدکم اعجبتہ المرأۃ فوقعت فی قلبہ فلیعمد
الی امرأتہ فلیواقعھا فان ذلک یرد ما فی نفسہ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا مین
نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جب کسی کو کوئی عورت اچھی معلوم
ہو اور اسکے دل مین اُسکا خیال آوے تو چاہیے کہ اپنی عورت سے صحبت کرے کہ اس سے اُسکے
دل کا خیال جاتا رہے گا۔ **باب** نکاح المتعۃ وبیان انہ ابیح ثم نسخ ثم ابیح
ثم نسخ واستقر تحریمہ الی یوم القیمۃ باب متعہ کے حلال ہونے کا پھر حرام ہونے کا پھر حلال
ہونے کا پھر قیامت تک حرام رہنے کا **عن** عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول کنا

نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ إِلَى أَجَلٍ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ

عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ ہم جہاد کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اور ہمارے پاس عورتین نہین اور ہمنے کہا کہ کیا ہم خصی ہو جاوین سو ہم کو آپ نے منع فرمایا اس سے اور اجازت دی ہم کو کہ ہم نکاح کرین عورت سے ایک کپڑے کے بدلے ایک معین مدت تک پہر عبد اللہ نے یہ آیت پڑہی کہ اللہ تعالے فرماتا ہے ای ایمان والو مت حرام کرو پاک چیزون کو جو اللہ تعالی نے تمہارے لیے حلال کی ہین اور حد سے نہ بڑہو بیشک اللہ تعالے دوست نہین رکہتا حد سے بڑہنے والون کو **عَنْ** إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَلَمْ يَقُلْ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ اسمعیل بن خالد نے مثل اسکی روایت کی اور پہر کہا کہ ہمپر یہہ آیت پڑہی اور یہ نہین کہا کہ عبد اللہ نے یہ آیت پڑہی **ف** متعہ کا نکاح یہ ہے کہ ایک مہر پر ایک مدت معین پر کسی عورت سے نکاح کرنا اور بعد اوس مدت کے وہ نکاح تمام ہو جاوے اور وہ عورت اوس کے نکاح سے بلا طلاق باہر سمجہی جاوے اور مازری نے کہا ہے کہ ابتدای اسلام مین یہ نکاح جائز تہا پہر احادیث صحیحہ اوسکا منسوخ ہونا ثابت ہوا اور اسکی تحریم پر اجماع منعقد ہو گیا **مترجم** پہر جنکے نزدیک اجماع مقبول ہے وہ اوسکی حرمت پر اجماع کو سند لاتے ہین اور جن کے نزدیک اجماع الحجت نہین ہے وہ ان احادیث سے استدلال کرتے ہین اور مآل دونون کا ایک ہی ہے انتہی اور مخالفت نہین کی اسکی حرمت مین مگر ایک گروہ مبتدعہ نے اور استدلال کیا ہے اُس گروہ مبتدعہ نے انہی احادیث منسوخہ سے اور اس آیت سے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَآتُوْهُنَّ أُجُوْرَهُنَّ اور ابن مسعود کی قرارت مین ہے فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى اور یہ قرارت ابن مسعود کی شاذ ہے کہ رتبہ اُسکا نہ حدیث کی برابر ہے نہ لازم العمل ہے اور امام زفر نے کہا ہے کہ جس نے نکاح متعہ کیا اوسکا نکاح ہمیشہ کو ہو گیا یعنے پہر بغیر طلاق کے وہ نکاح نہین ٹوٹ سکتا اور گویا مدت کا ذکر قابل اعتبار نہین جیسے اور شروط فاسد لائق اعتبار نہین اور مازری نے کہا کہ صحیح مسلم مین آیا ہے کہ آپ نے خیبر مین متعہ سے منع فرمایا اور کسی روایت مین

آیا ہے کہ آپ نے فتح مکہ کے دن منع فرمایا اس مین بعضون کو شبہ ہوا حالانکہ اس مین تعارض
نہین ہے کہ آپ نے بار بار اس سے منع فرمایا ہے اس لیے کہ نہی اوسکی مشہور ہو جاوے اور سب
کو پہنچ جاوے اور جس نے نہ سُنا ہو وہ بہی سن لے پہر ہر راوی نے جسوقت مین سُنا اُسوقت مین نہی
کو بیان کیا غرض اسمین تعارض جاننے والے کی خطا ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ حدیث جواز
متعہ کو روایت کیا ہے ایک جماعت نے صحابہ سے اور مسلم نے اون مین سے ذکر کیا ہے ابن
مسعود اور ابن عباس اور جابر اور سلمہ بن اکوع اور سبرہ بن معبد جہنی کی روایتون کو اور ان سب کی
روایتون مین جواز اُسکا سفر مین مذکور ہے نہ حضر مین اور بوقت ضرورت نہ بلا ضرورت اور ظاہر ہے کہ عرب
کا ملک گرم ہے اور اسفار جہاد مین عورتون کا ساتھ رکھنا مشکل ہے اور ابن ابی عمر کی روایت مین تصریح
ہے کہ جواز اُسکا ابتداے اسلام مین تہا جیسے جواز مردار کا ہے مضطر کے لیے اور مانند اُسکی اور ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے بہی ایسا ہی مروی ہے اور مسلم نے سلمہ بن اکوع سے اباحت اُسکی روز اوطاس مین
روایت کی اور سبرہ کی روایت سے فتح مکہ کے دن اور وہ دونون ایک ہی ہین اور پہر اسی دن
حرمت بہی ہوئی اور حضرت علی کی روایت مین تحریم اوس کی خیبر کے دن آئی ہے اور وہ فتح مکہ سے پہلے ہے
اور غیر مسلم مین ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اوس سے
غزوہ تبوک مین اور اس روایت کا کوئی متابع نہین اور یہ راوی کی غلطی ہے اور اسی حدیث کو مالک نے
موطا مین اور سفیان بن عیینہ اور عمری اور یونس وغیرہم نے زہری سے روایت کی ہے اور اس مین
خیبر کا دن مذکور ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے مسلم نے ایک جماعت کے واسطہ سے زہری سے اور
یہی صحیح ہے اور ابو داؤد نے ربیع بن سبرہ سے روایت کی بواسطہ اون کے والد کے کہ نہی ہوئی
متعہ سے حجۃ الوداع مین اور ابو داؤد نے کہا ہے کہ یہی صحیح تر ہے سب روایتون سے جو اس باب
مین مروی ہوئین ہین اور سبرہ سے اباحت اوسکی بہی حجۃ الوداع مین مروی ہوئی ہے پہر اسیدن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرمت اسکی بیان فرمائی قیامت تک اور حسن بصری سے مروی ہے
کہ اُنہون نے کہا متعہ کبہی حلال نہین ہوا سوا عمرہ قضا کے اور یہی سبرہ جہنی سے بہی مروی ہوا ہے
اور مسلم نے سبرہ کی روایتون مین تعین وقت نہین بیان کیا مگر محمد بن سعید دارمی کی روایت مین
اور اسحاق بن ابراہیم اور یحیی بن یحیی کی روایت مین کہ اوس مین فتح مکہ کا دن مذکور ہے

اور محدثین نے کہا ہے کہ ذکر کرنا روایت اباحت کا حجۃ الوداع کے دن خطا ہے اس لیے کہ نہ اون دنون
مین ضرورت تھی نہ عزوبت یعنی عورتون سے جدائی اور اکثر لوگون نے عورتون کے ساتھ حج کیا تھا اور
صحیح یہ ہے کہ حجۃ الوداع مین صرف متعہ کی نہی ہوئی جیسا کہ اکثر روایتون مین آیا اور اس دن آپ نے
اس نہی کی تجدید کی کہ سب مسلمان آج کے دن جمع ہین اس نہی سے خوب واقف ہوجاوین اور حاضر
غائبین کو خبر دیدین اور اسلیے کہ دین اوسدن تمام ہوا اور شریعت کامل ہوئی پس اس نہی کو بھی تازہ
طور سے بیان فرمادیا کہ سب مین پہنچ جاوے جیسے اور حلال وحرام اوسدن ارشاد فرمادیے
اور اوسدن متعہ کی حرمت قطعی ابدی بیان فرمادی قیامت تک اور قاضی عیاض نے کہا ہے
کہ احتمال ہے اسکا بھی کہ تحریم اوسکی خیبر اور عمرہ قضا اور روز فتح مکہ اور روز اوطاس مین بطور تجدید نہی کے
ہوا ان مقامون مین اسلیے کہ حدیث اوسکی تحریم کی خیبر کے دن بہت صحیح ہے اور اس مین کچھ طعن
نہین اور اوس کے راوی بہت ثقہ اور پکے ہین مگر سفیان کی روایت مین جو یہ مذکور ہے
کہ آپ نے منع فرمایا متعہ سے اور گدہون کے گوشت سے خیبر کے دن تو اس مین بعض محدثین نے کہا ہے
کہ مراد اس سے یہ ہے کہ متعہ کی حرمت بیان کی اور اسکا وقت نہین بیان کیا اور گدہون کی
حرمت کا وقت خیبر کے روز کو کہا سو گدہون کی حرمت خاص خیبر کے دن ہوئی اور متعہ کی تحریم کا
وقت راوی نے بیان نہین کیا اور اس صورت مین روایتون مین اتفاق ہو جاتا ہے اور یہی
قول اشبہ بالصحت ہے اسلیے کہ تحریم متعہ کی مکہ مین تھی اور گدہون کی حرمت خاص خیبر ہی مین ہوئی
قاضی نے کہا کہ اولی وہی ہے جو ہم نے کہا کہ ان مواضع مین تحریم کی صرف تکرار ہوئی مگر یہان ایک
بات باقی رہی وہ یہ کہ اباحت اوسکی جو عمرہ قضا مین اور روز فتح مکہ کے اور اوطاس کے دن
ہوئی تو اس مین یہ احتمال ہے کہ اباحت اُسکی بنظر ضرورت بعد تحریم کے ہوئی ہو اور پھر تحریم ابدی
ہوگئی قیامت تک اور شاید یہ ہو کہ آپ نے حرام کیا اوسکو خیبر کے دن اور عمرۂ قضا مین پھر روز فتح مکہ
ضرورت کے لیے مباح کیا اور پھر حرام فرمایا فتح مکہ ہی کے دن حرمت ابدی کے ساتھ اور ساقط ہو
جاتی ہے اس مین اباحت حجۃ الوداع کی اسلیے کہ وہ مروی ہے سبرہ جہنی سے اور معتبر پکے راویون
نے اون سے اباحت اُسکی فتح مکہ کی روایت کی ہے اور حجۃ الوداع مین جو اون سے مروی ہے وہ
صرف تحریم ہے غرض اکثر روات سے وہی بات لی جاتی ہے جسپر جمہور رواۃ متفق ہین اور سبرہ کے سوا

اور صحابہ کی روایتین بہی اسکے موافق ہین اور وہ بات یہی ہے کہ نہی وارد ہوئی متعہ سے دن مین فتح
مکہ کے اور تحریم اوس کی حجۃ الوداع مین جو ہوئی وہ صرف تاکید اور اشاعت کی راہ سے تہی جیسا اوپر
گذرا اور حسن بصری کا جو قول اوپر گذرا کہ متعہ سوا عمرۃ القضا کے اور کبہی حلال نہین ہوئی سو یہ تو محض غلط
ہے اور احادیث صحیحہ سے اوسکے خلاف ثابت ہوتا ہے چنانچہ جن حدیثون مین کہ مذکور ہے کہ تحریم اس
کی خیبر کے دن ہوئی وہ بہی اس قول کی رادہین اسلیے کہ غزوہ خیبر عمرۃ القضا کے قبل ہے اور جو اباحت
اوسکی فتح مکہ اور روز اوطاس مین مروی ہوئی باوجودیکہ روایتین اوسکی بہی سبرہ جہنی سے وارد ہوئی
ہین اور وہی دوسری روایتون کے بہی راوی ہین پس وہ اباحت بہت صحیح ہے اور جو صحیح کے
مخالف اُنکی روایتین ہین وہ متروک ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ متعہ ایسی چیز ہے کہ اُس مین تحریم
و اباحت و نسخ دو بار ہوا یہ تقریر ہے قاضی عیاض کی اور نووی نے کہا ہے کہ صحیح اور مختار قول یہ
ہے کہ تحریم و اباحت اس مین دو بار ہوئی ہے اور وہ حلال تہا خیبر کے قبل پہر حرام ہوا خیبر کے
دن پہر حلال ہوا فتح مکہ کے دن اور وہی اوطاس کا دن ہے اسلیے کہ یہ دونون متصل ہین پہر اس
کی تیسرے دن حرمت ابدی ہو گئی قیامت تک اور پہر حرمت ہی رہی اور یہ ہو نہین سکتا کہ اباحت
قبل خیبر کے ساتہہ خاص ہو اور حرمت ابدی خیبر کے دن ہو اور فتح مکہ کے دن صرف تاکید تحریم ہو بغیر
اوس کے کہ فتح مکہ کے دن اباحت ہوئی ہو جیسا مازری نے اختیار کیا ہے اور قاضی عیاض نے
اسلیے کہ وہ روایتین جو مسلم نے ذکر کی ہین صریح دلالت کرتی ہین کہ فتح مکہ کے دن مباح ہوا اور
اُنکا ساقط کرنا کسیطرح نہین ہو سکتا اور مکرر اباحت کے وقوع کا کوئی مانع نہین اور قاضی نے
کہا ہے کہ اتفاق ہے علما کا کہ متعہ ایک نکاح تہا مدت مقررہ تک کہ نہ اُسمین میراث ہوتی تہی
نہ طلاق کی ضرورت تہی بلکہ بمجرد اتمام مدت فراق ہو جاتا تہا اور نکاح باقی نہ رہتا تہا اور اوس کی
حرمت پر اجماع منعقد ہو گیا اسکے بعد جمیع علما کا سوا فرقہ مبتدعہ روافض کے اور ابن عباس بہی
پہلے اوس کی اباحت کے قائل تہے پہر رجوع کیا اور اب اسپر بہی علما کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی
نکاح متعہ کرے تو وہ فاسد ہے اور باطل خواہ دخول ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اوس کے بطلان پر حکم کیا
جاویگا سوا امام زفر کے کہ اُنکا قول اوپر مذکور ہو چکا اور اصحاب مالک نے اختلاف کیا ہے کہ آیا
جماع کرنے والے پر اس نکاح سے حد لازم آتی ہے یا نہین اور مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ اوسپر

حد نہین اسلیے کہ عقد کا شبہ ہے اور قاضی نے کہا ہے کہ اسپر بہی اجماع ہے کہ ایک شخص نے نکاح
کیا اور اُس کی نیت مین ہے کہ مین اتنی مدت اس عورت کو رکہون گا تو نکاح اسکا صحیح ہے حلال
ہے اور یہ نکاح متعہ نہین ہے نکاح متعہ وہی ہے کہ جس مین شرط ہوجاوے ایک مدت کی اور ذکر
ہوجاوے اوس ہدت کا وقت عقد کے نووی نے شرح مسلم مین بعینہ یہی تقریر کی ہے - اور اس زمانہ
مین بعض جہلا جو بڑی علما مین سفہاے ناس کو بالقاے وسواس مثل خناس کے حلت متعہ سنا کر
بہتیا ناس کرتے ہین اور اون کے حقمین نسناس بنتی ہین اور مشرب رد کی تحقیق سے مغاک ردی
جہالت مین سنتے ہین اللہ اُن کے فریب و زور سے مومنان پر نور کو بچاوے آمین یارب العلمین
اور کہا امام مسلم نے کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے وکیع نے
اون سے سمعیل نے اسی سند سے اور اس مین کہا کہ ہم لوگ جوان تہے سو عرض کی ہمنے کہ یارسول
اللہ کیا ہم خصی ہوجاوین اور یہ نہین ذکر کیا کہ ہم جہاد کرتے تہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَا خَرَجَ عَلَيْنَا مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَذِنَ لَكُمْ اَنْ تَسْتَمْتِعُوْا
يَعْنِيْ مُتْعَةَ النِّسَاءِ **ترجمہ** جابر اور سلمہ نے کہا کہ نکلا ہم پر منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور
اُسنے پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو اجازت دی عورتون سے متعہ کرنے کی **عن**
سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَتَانَا فَاَذِنَ لَنَا فِي الْمُتْعَةِ سلمہ اور جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہمارے
پاس اور اجازت دی ہمکو متعہ کی **عن** عَطَاءٍ قَالَ قَدِمَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا مُعْتَمِرًا فَجِئْنَا فِيْ مَنْزِلِهٖ فَسَاَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ اَشْيَاءَ ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُتْعَةَ فَقَالَ نَعَمْ
اِسْتَمْتَعْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ **ترجمہ** عطا نے کہا کہ
جابر بن عبد اللہ عمرہ کو آئے اور ہم سب اُنکی منزل مین ملنے کو گئے اور لوگون نے اُن سے بہت
باتین پوچہین پہر متعہ کا ذکر کیا تو اُنہون نے کہا کہ ہان متعہ کیا ہے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے زمانہ مبارک مین اور ابوبکر و عمر کے زمان خلافت مین **ف** مراد یہ ہے کہ جن لوگون کو
نسخ نہین پہنچا ہے وہ لوگ کرتے رہے اور جنکو نسخ پہونچ گیا وہ قائل حرمت ہوئے اور بچتے رہے

فِي الْمُتْعَتَيْنِ فَقَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا ترجمہ ابی نضرہ نے کہا کہ مین جابر کے پاس تہا کہ ایک شخص
آیا اور کہا کہ ابن عباس اور ابن زبیر نے اختلاف کیا ہے دونون متعون مین یعنے متعہ حج مین اور عورتون
کے متعہ مین اسو جابر نے کہا کہ ہمنے دونون متعہ کیے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ پہر منع کیا
ان دونون سے عمر نے اور پہر ہمنے نہین کیا ان دونون کو عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ
رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ اَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَى عَنْهَا ترجمہ
ایاس بن سلمہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی سال
اوطاس مین متعہ کی تین بار اور پہر منع فرما دیا **فائدہ** اسمین تصریح ہوگئی کہ متعہ مباح ہوا فتح مکہ
کے دن اور وہی اوطاس کا دن ہے اور اوطاس ایک وادی کا نام ہے طائف مین یعنے ایک میدان کا
اور فتح مکہ کا اور اوطاس کا دن ایک ہی ہے عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّهُ
قَالَ اَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ اِلَى امْرَاَةٍ مِّنْ
بَنِي عَامِرٍ كَاَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا اَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِي فَقُلْتُ رِدَائِي وَقَالَ
صَاحِبِي رِدَائِي وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِي اَجْوَدَ مِنْ رِدَائِي وَكُنْتُ اَشَبَّ مِنْهُ فَاِذَا نَظَرَتْ اِلَى
رِدَاءِ صَاحِبِي اَعْجَبَهَا وَاِذَا نَظَرَتْ اِلَيَّ اَعْجَبْتُهَا ثُمَّ قَالَتْ اَنْتَ وَرِدَاؤُكَ يَكْفِيْنِي فَمَكَثْتُ
مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِّنْ
هٰذِهِ النِّسَاءِ الَّتِي يَتَمَتَّعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهَا سبرہ جہنی نے کہا کہ اجازت دی ہمکو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے متعہ کی اور مین اور ایک شخص دونون نکلے اور ایک عورت کو دیکہا قبیلہ بنی عامر سے
کہ گویا ایک جوان اونٹنی تہی دراز گردن صراحی نما سو ہمنے اپنون کو اسپر پیش کیا اور وہ بولی کہ
مجہے کیا دیتے ہو مین نے کہا میری چادر حاضر ہے اور میرے رفیق نے کہا میری چادر حاضر ہے اور میرے
رفیق کی چادر سے اچہی تہی مگر مین اوسکی بہ نسبت اچہا جوان تہا پہر جب وہ میرے رفیق کی چادر
دیکہتی تو اسکو پسند آتی اور جب مجہے دیکہتی تو مین اسکو پسند آتا پہر اوس نے کہا کہ تو اور تیری چادر
مجہے کافی ہے اور مین اوسکے پاس تین روز رہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے پاس ایسی
عورت ہو کہ اوس سے متعہ کیا ہو تو اسے چہوڑ دے عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ اَنَّ اَبَاهُ غَزَا

مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فتح مكة قال فاقمنا بها خمس عشرة ثلاثين بين ليلة ويوم فاذن لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في متعة النساء فخرجت انا ورجل من قومي ولي عليه فضل في الجمال وهو قريب من الدمامة مع كل واحد منا برد فبردي خلق واما برد ابن عمي فبرد جديد غض حتى اذا كنا باسفل مكة او باعلاها فتلقتنا فتاة مثل البكرة العنطنطة فقلنا هل لك ان يستمتع منك احدنا قالت وما ذا تبذلان فنشر كل واحد برده فجعلت تنظر الى الرجلين ويراها صاحبي ينظر الى عطفها فقال ان برد هذا خلق وبردي جديد غض فتقول برد هذا لا باس به ثلث مرار او مرتين ثم استمتعت منها فلم اخرج حتى حرمها رسول الله صلى الله عليه وسلم

ترجمہ ربیع بن سبرہ نے کہا ہے کہ اون کے باپ نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح مکہ مین اور کہا کہ ہم مکہ مین ٹہیرے پندرہ یعنے رات اور دن ملا کر تیس ہوئے اور اجازت دی ہم کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون سے متعہ کرنے کی اور مین اور ایک شخص میری قوم کا دونون نکلے اور مین اُس سے خوبصورتی مین زیادہ تہا اور وہ قریب تہا بدصورتی کے اور ہم مین سے ہر ایک کے پاس ایک چادر تہی اور میری چادر پرانی تہی اور میرے ابن عم کی چادر نئی تازہ تہی یہانتک کہ جب ہم مکہ کے نیچے یا اوپر کی جانب مین پہنچے تو ہم کو ایک ٹہیا ملی جیسے جوان اونٹنی ہوتی ہے صراحی گردن یعنے جوان خوبصورت عورت سو ہم نے اوس سے کہا کہ کیا تجھے رغبت ہے کہ ہم مین سے کوئی تجھ سے متعہ کرے اوس نے کہا کہ تم لوگ کیا دوگے تو ہم مین سے ہر ایک نے اپنی چادر پہیلائی اور وہ دونون کیطرف دیکہنے لگی اور میرا رفیق اُسکو دیکہتا تہا اور اُسکے سر سے سرین تک گہورتا تہا اور اوسنے کہا کہ اُنکی چادر پرانی ہے اور میری چادر نئی اور تازہ ہے اور وہ کہتی تہی کہ اُسکی چادر مین کچہ مضائقہ نہین تین بار یا دو بار یہی گفتگو ہوئی غرض مین نے اُس سے متعہ کیا اور مین اوس کے پاس سے نہ نکلا یہانتک کہ حرام کیا متعہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **عن** الربيع بن سبرة الجهني عن ابيه قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح الى مكة فذكر بمثل حديث بشر وزاد قالت وهل يصلح ذاك وفيه قال ان برد هذا خلق مح

ترجمہ سبرہ سے وہی مضمون مروی ہوا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح مکہ کے سال مین اور

مثل حدیث ابن نمیر کی روایت کی اور اس مین یہ زیادہ ہے کہ اوس نے کہا بہلا یہی کہین ہو سکتا ہے
اور اس روایت مین یہ بہی ہے کہ اُس رفیق نے کہا کہ اُسکی چادر پرانی گہی گذری ہے **ف**
اس روایت سے یہ بہی معلوم ہوا کہ متعہ مین گواہ شاہد بہی نہوتے تھے اور نہ ولی کی ضرورت تہی **عَنِ**
الرَّبِیْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ قَدْ كُنْتُ اَذِنْتُ لَكُمْ فِى الْاِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ
ذٰلِكَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَىْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهٗ وَلَا تَاْخُذُوْا مِمَّا
اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا **ترجمہ** ربیع بن سبرہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے ساتھ تہے سو آپ نے فرمایا کہ اے لوگو مین نے تم کو اجازت دی تہی عورتون سے متعہ کرنے کی اور اللہ
تعالی نے اب اُسکو حرام کر دیا قیامت کے دن تک سو جسکے پاس کوئی اون مین کی ہو تو چاہیے کہ اسکو
چہوڑ دے اور نہ پہیر لو اُن سے کوئی چیز جو تم اُنکو دے چکے ہو **عَنْ** عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ وَ
هُوَ يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ **ترجمہ** عبدالعزیز بن عمر سے روایت ہے اسی اسناد سے کہ انہون
نے کہا کہ مین نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن اور باب کعبہ کے بیچ مین کہڑے ہو کر فرماتے
تہے مثل حدیث ابن نمیر کی یعنے جو اس سے پہلے گذری **ف** اس حدیث مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ناسخ و منسوخ دونون کا ذکر ہے اور حرمت ابدی متعہ کی قیامت تک مذکور ہے اور اسی
حدیث کی رو سے اون راویون کے قول کی تاویل ضرور ہوئی جنہون نے کہا کہ ہمنے ابوبکر و عمر کے وقت تک
متعہ کیا اور وہ تاویل یہی ہے کہ اُنکو خبر اوس کے منسوخ ہونیکی نہین پہنچی تہی اور اس سے یہ بہی ثابت
ہوا کہ جو مہر متعہ مین دیا تہا وہ عورت کے ملک ہو گیا کہ اب اُسکا پہیر لینا روا نہین اگرچہ مدت متعہ کی
تمام ہونے سے پیشتر ہی اُسے چہوڑا ہو **عَنْ** عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ
اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ
عَامَ الْفَتْحِ حِيْنَ دَخَلْنَا مَكَّةَ ثُمَّ لَمْ نَخْرُجْ حَتّٰى نَهَانَا عَنْهَا **ترجمہ** عبدالملک بن ربیع بن سبرہ جہنی نے
اپنے باپ سے اونہون نے اُن کے دادا سبرہ سے روایت کی کہ سبرہ نے کہا کہ حکم دیا ہم کو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے متعہ کا فتح مکہ کے سال مین جب ہم مکہ مین داخل ہوئے پہر نہ نکلے ہم وہان سے یہانتک

کو منع کردیا ہمکو متعہ سے عَنْ رَبِیْعِ بْنِ سَبْرَةَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ سَبْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ فَتْحِ مَکَّةَ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ بِالتَّمَتُّعِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ فَخَرَجْتُ اَنَا وَصَاحِبٌ لِّیْ مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ حَتّٰی وَجَدْنَا جَارِیَةً مِّنْ بَنِیْ عَامِرٍ کَاَنَّهَا بَکْرَةٌ عَیْطَاءُ فَخَطَبْنَاهَا اِلٰی نَفْسِهَا وَعَرَضْنَا عَلَیْهَا بُرْدَیْنَا فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ فَتَرَانِیْ اَجْمَلَ مِنْ صَاحِبِیْ وَتَرٰی بُرْدَ صَاحِبِیْ اَحْسَنَ مِنْ بُرْدِیْ فَاٰمَرَتْ نَفْسَهَا سَاعَةً ثُمَّ اخْتَارَتْنِیْ عَلٰی صَاحِبِیْ فَکُنَّ مَعَنَا ثَلٰثًا ثُمَّ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهِنَّ ترجمہ ربیع بن سبرہ اپنے باپ سبرہ سے روایت کرتے ہین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سال فتح مکہ مین اپنے یارون کو حکم دیا عورتون سے متعہ کرنے کا انہون نے کہا کہ پھر مین اور میرا ایک یار قبیلہ بنی سلیم سے دونون نکلے یہان تک کہ ہمنے ایک جوان عورت کو پایا قبیلہ بنی عامر سے کہ گویا ایک جوان اونٹنی تہی اور پیغام دیا ہمنے اسکو متعہ کا اور پیش کیا اوسپر اپنی چادرون کو اور وہ دیکہنے لگی اور مجھے خوب صورت دیکہتی تہی میرے رفیق سے زیادہ اور میرے رفیق کی چادر میری چادر سے اچھی دیکہتی تہی اور اس نے اپنے دل مین ایک گہڑی مشورہ کیا پھر مجھے اوس نے پسند کیا میرے رفیق کے سوا اور متعہ کی عورتین ہمارے لوگون کے پاس تین دن تک رہین پھر حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو چہوڑدینے کا عَنْ سَبْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ نِکَاحِ الْمُتْعَةِ سبرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نکاح متعہ کے سے عَنْ سَبْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی یَوْمَ الْفَتْحِ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ ترجمہ سبرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا فتح مکہ کے دن عورتون کے متعہ سے عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُتْعَةِ زَمَانَ الْفَتْحِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَاَنَّ اَبَاهُ کَانَ تَمَتَّعَ بِبُرْدَیْنِ اَحْمَرَیْنِ ترجمہ ربیع بن سبرہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دنون مین متعہ سے منع فرمایا عورتون کے متعہ سے اور اُن کے باپ سبرہ نے متعہ کیا تہا یعنے قبل منع کے دو سرخ چادرون پر عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَامَ بِمَکَّةَ فَقَالَ اِنَّ نَاسًا اَعْمَی اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ کَمَا اَعْمٰی اَبْصَارَهُمْ یُفْتُوْنَ بِالْمُتْعَةِ یُعَرِّضُ بِرَجُلٍ فَنَادَاهُ فَقَالَ اِنَّکَ لَجِلْفٌ جَافٍ فَلَعَمْرِیْ لَقَدْ کَانَتِ الْمُتْعَةُ تُفْعَلُ فِیْ عَهْدِ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ

يُرِيدُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَجَرِّبْ بِنَفْسِكَ فَوَاللهِ لَئِنْ
فَعَلْتَهَا لَأَرْجُمَنَّكَ بِأَحْجَارِكَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بْنِ سَيْفِ اللهِ أَنَّهُ
بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَجُلٍ جَاءَهُ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَاهُ فِي الْمُتْعَةِ فَأَمَرَهُ بِهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ
الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مَهْلًا قَالَ مَا هِيَ وَاللهِ لَقَدْ فُعِلَتْ فِي عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ
قَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ إِنَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لِمَنِ اضْطُرَّ إِلَيْهَا كَالْمَيْتَةِ وَ
الدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ ثُمَّ أَحْكَمَ اللهُ الدِّينَ وَنَهَى عَنْهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي رَبِيعُ
ابْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدْ كُنْتُ اسْتَمْتَعْتُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ بِبُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ ثُمَّ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَسَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ
ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا جَالِسٌ **ترجمہ** ابن شہاب زہری نے کہا کہ خبر دی مجھکو عروہ
بن زبیر کہ عبداللہ بن زبیر کہڑے ہوئے مکہ مین یعنے خطبہ پڑہنے کو اور کہا کہ بعض لوگون کے دل اللہ تعالے
نے اندہے کر دیے ہین جیسے اُنکی آنکھین اندہی کر دی ہین (یہ اشارہ کیا اونہون نے ابن عباس کیطرف
کہ وہ آخر عمر مین نابینا ہو گئے تہے اور اُنکو متعہ کا نسخ نہین پہنچا تہا اسلیے جواز کا فتوے دیتے تہے پہر
اُنہون نے رجوع کیا جبکہ نسخ معلوم ہو گیا) کہ فتویٰ دیتے ہین متعہ کے جواز کا اور وہ طعن کرتے تھے
ایک شخص پر (یعنے اُنہی ابن عباس پر) اتنے مین پکارا اُنکو ایک شخص نے (یعنے ابن عباس نے) اور
کہا کہ تم کم فہم بے ادب نادان ہو اور قسم ہے میری جان کی کہ متعہ کیا جاتا تہا زمانہ مین امام المتقین کے یعنے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو ابن زبیر نے اون سے کہا کہ تم اپنے کو آزما دیکھو کہ قسم اللہ کی
اگر تم نے متعہ کیا (یعنے متعہ سے صحبت کی) تو بیشک مین تمکو تمہارے ہی پتہرون سے مارونگا۔
(یعنے جیسے زانی کو مارتے ہین) ابن شہاب نے کہا کہ خالد بن مہاجر بن سیف اللہ نے مجھے خبر دی
کہ مین ایک شخص کے پاس بیٹہا تہا کہ ایک دوسرا شخص آیا اور اُس نے متعہ کا فتوی پوچہا تو اُنہون نے
حکم دیا متعہ کا سو ابن ابی عمرہ انصاری نے کہا کہ ذرا ٹہیر و اونہون نے کہا کیون اللہ کی قسم مین نے
کیا ہے امام المتقین کے زمانہ مین تب ابن ابی عمرہ نے کہا کہ اول اسلام مین جائز تہا اوس کے لیے جو
نہایت درجہ کا بیقرار ہو جیسے مضطر کو مردہ اور خون اور سور کا گوشت وغیرہ حلال ہے پہر اللہ پاک نے

اپنے دین کو مضبوط کیا اور اس سے منع فرمایا ابن شہاب زہری نے کہا اور خبر دی مجھکو ربیع بن سبرہ جہنی نے کہ
ان کے باپ نے کہا کہ مین نے متعہ کیا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین بنی عامر کی ایک عورت سے
دو سرخ چادرون پر پھر منع کیا ہمکو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے متعہ سے کہا ابن شہاب نے اور سنا
مین نے ربیع بن سبرہ سے کہ وہ روایت کرتا تھا حدیث کو عمر بن عبد العزیز سے اور مین بیٹھا ہوا تھا عَنْ
عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّبِيْعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَالَ أَلَا إِنَّهَا حَرَامٌ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا إِلَى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ وَمَنْ كَانَ أَعْطٰى شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ ترجمہ عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ روایت کی مجھ سے
ربیع بن سبرہ جہنی نے انہون نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ سے اور فرمایا
کہ آگاہ ہو وہ آج کے دن سے حرام ہے قیامت کے دن تک اور جس نے کچھ دیا ہو یعنے متعہ کے مہر مین وہ
نہ پھیرے عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ
النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ سے عورتون کے اور پلے ہوئے شہری گدھون کے
گوشت کھانے سے عَنْ مَالِكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ سَمِعَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُ يَقُوْلُ لِفُلَانٍ إِنَّكَ رَجُلٌ تَائِهٌ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيٰى
عَنْ مَالِكٍ ترجمہ مالک سے اسی اسناد سے مروی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ تو تو ایک شخص بھٹکا ہوا
ہے سیدھی راہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ سے آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا
عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ
الْأَهْلِيَّةِ ترجمہ وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ
سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُلَيِّنُ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَ مَهْلًا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَإِنَّ
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ ترجمہ
حضرت علی نے ابن عباس سے سنا کہ وہ جائز رکھتے تھے متعہ نسا کو تو انہون نے کہا کہ ٹھیر جاؤ اے ابن عباس
اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس سے خیبر کے دن اور پلے ہوئے گدھون کے
گوشت سے عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ

صَلَّى اللّٰہُ عَنْ مُتْعَۃِ النِّسَاءِ یَوْمَ خَیْبَرَ وَعَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّۃِ علی بن ابیطالب فرماتے تھے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ نساسے خیبر کے دن اور پلے ہوئے گدہون کے گوشت سے **ف** ان روایتون سے حرمت پلے ہوئے گدہون کے گوشت کی ہی معلوم ہوئی اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مذہب تمام علمار کا مگر ایک گروہ سلف کا اوسکی حلت کا قائل ہے چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اور جناب عائشہ صدیقہ اور بعض سلف سے اوسکی اباحت مروی ہے اور ان سے تحریم بہی مروی ہے اور امام مالک سے کراہت اور تحریم مروی ہے

باب

فی تحریم الْجَمْعِ بَیْنَ الْمَرْاَۃِ وَعَمَّتِہَا وَخَالَتِہَا فِی النِّکَاحِ بہتیجی اور پہوپہی اور خالہ اور بہانجی کا جمع کرنا نکاح مین حرام ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْاَۃِ وَعَمَّتِہَا وَلَا بَیْنَ الْمَرْاَۃِ وَخَالَتِہَا **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمع نہ کرے کوئی عورت اور اسکی پہوپہی کو ایک نکاح مین اور نہ کوئی عورت اور اسکی خالہ کو ایک نکاح مین **ف** یعنے جسکی نکاح مین ایک عورت ہے وہ خالہ کو اسکی نکاح مین نہ لاوے اور اسیطرح اسکی پہوپہی کو بہی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ اَرْبَعِ نِسْوَۃٍ اَنْ یُّجْمَعَ بَیْنَھُنَّ الْمَرْاَۃِ وَعَمَّتِہَا وَالْمَرْاَۃِ وَخَالَتِہَا مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا **ف** یہی مذہب ہے جمیع علمار کا کہ حرام ہے جمع کرنا بہتیجی اور پہوپہی کا اور بہانجی اور خالہ کا نکاح مین برابر ہے کہ پہوپہی حقیقی ہو جیسے باپ کی بہن یا خالہ حقیقی ہو جیسے مان کی بہن یا رشتہ کی ہو جیسے عورت کے دادا کی بہن یا پڑدادا اسکے دادا الکڑدادا کی بہن کہ یہ سب پہوپہیان حرام ہین جب وہ عورت کسی کے نکاح مین ہو اور اسی طرح رشتہ کی خالہ وہ ہے کہ نانی کی بہن یا دادی کی بہن عورت کی یا پردادی کی بہن کہ یہ خالائین اوس شخص پر حرام ہین جسکی نکاح مین اونکی بہانجی ہو اور ان کے حرمت پر اجماع ہے علما کا مگر ایک طائفہ مبتدعہ نے خوارج اور شیعہ سے اسکا خلاف کیا ہے اور احتجاج کیا ہے اس گروہ نے وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ کی آیت سے اور جمہور نے احتجاج کیا ہے ان حدیثون سے اور تخصیص کی ہے جمہور نے عموم قرآن کی ان خبر آحاد سے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبین ہین وحی کے اور اسیطرح حرام ہے ملک یمین سے جمع کرنا ان سب کا وطی مین جیسے حرام ہے جمع کرنا نکاح مین اور یہی حکم ہے جمیع عورتون کا کہ جنکا جمع کرنا

نکاح مین منع ہے اون کا وطی مین ملک یمین سے بھی منع ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالے عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تنکح العمۃ علی بنت الاخ و لا ابنۃ الاخت علی الخالۃ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ پھوپھی سے نکاح کیا جاوے جب بھتیجی اُس کے نکاح مین ہو اور بھانجی سے نکاح نہ کیا جاوے جب خالہ نکاح مین ہووے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجمع الرجل بین المراۃ وعمتھا و بین المراۃ و خالتھا قال ابن شھاب فنری خالۃ ابیھا و عمۃ ابیھا بتلک المنزلۃ ترجمہ مضمون حدیث وہی ہے اور ابن شہاب نے کہا کہ ہم جانتے ہین کہ عورت کے باپ کی خالہ کا اور عورت کے باپ کی پھوپھی کا بھی یہی حکم ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنکح المراۃ علی عمتھا ولا علی خالتھا وہی مضمون ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ وہی روایت ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ ولا یسوم علی سوم اخیہ ولا تنکح المراۃ علی عمتھا ولا علی خالتھا ولا تسال المراۃ طلاق اختھا لتکتفی صحفتھا ولتنکح فانما لھا ما کتب اللہ لھا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص پیغام نکاح کا نہ دے اپنے بھائی کے پیغام پر یعنے جب ایک شخص نے پیغام دیا جب تک لڑکی والی اُسکو ناراضی کا پیغام نہ دین جب تک دوسرا آدمی وہان پیغام نہ دے) اور نہ بہاو کرے کوئی اپنے بھائی کے بہاو پر اور نہ نکاح مین لائی جاوے کوئی عورت اپنی پھوپھی کے اور نہ خالہ کے اوپر اور نہ مانگے کوئی عورت طلاق اپنے سوت کا تاکہ اونڈیل لیوے جو اُسکی رکابی مین ہے (یعنے اوس کے حصہ کا نان ونفقہ مجھے ملجاوے) اور چاہیے کہ نکاح مین آوے اور جو اللہ نے اوس کی قسمت مین لکھدیا ہے وہ اُسکا ہے (یعنی یہ نہ کہے کہ فلان عورت تیرے نکاح مین ہے اوسکو طلاق دیدے تو مین نکاح کرونگی) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تنکح المراۃ علی عمتھا او خالتھا او تسئل المراۃ طلاق اختھا لتکتفی ما فی صحفتھا فان اللہ رازقھا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ

نکاح میں لائی جاوے کوئی عورت اوسکی پھوپھی یا خالہ پر اور منع کیا اس سے کہ طلب کرے کوئی عورت طلاق
اپنی بہن کا کہ انڈیل لیوے جو اوسکے برتن میں ہے اور اللہ تعالیٰ اُسکا رازق ہے **عن** ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تجمع بین المراۃ وعمتہا
وبین المراۃ وخالتہا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** عمرو بن دینار بہذا الاسناد مثلہ
عمرو بن دینار سے اسی سند سے مثل اُسکی مروی ہے **باب** تحریم نکاح المحرم وکراہیۃ
خطبتہ محرم کا نکاح حرام ہے اور پیغام دینا مکروہ **عن** عثمان بن عفان یقول قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینکح المحرم ولا ینکح ولا یخطب **عثمان** بن عفان کہتے تھے
کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ نکاح کرے محرم اپنا نہ نکاح کرے کسی دوسرے کا اور نہ
خطبہ دیوے یعنے پیغام نکاح بھی نہ دے **عن** نبیہ بن وہب قال بعثنی عمر بن عبید اللہ
ابن معمر وکان یخطب بنت شیبۃ بن عثمان علی ابنہ فارسلنی الی ابان بن عثمان
وہو علی الموسم فقال الا اراہ اعرابیا ان المحرم لا ینکح ولا ینکح اخبرنا بذلک عثمان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** نبیہ بن وہب نے کہا کہ
مجھکو بھیجا عمر بن عبید اللہ نے اور وہ پیغام بھیجتے تھے شیبہ کی بیٹی سے اپنے بیٹے کے نکاح کا سو
مجھے ابان بن عثمان کے پاس بھیجا اور وہ حاکم تھے حجاج کے سو انہوں نے مجھسے فرمایا کہ تم کو میں گنوار
جانتا ہوں اسلیے کہ محرم نہ اپنا نکاح کر سکتا ہے نہ دوسرے کا کرا سکتا ہے خبر دی ہے اسکی ہم کو عثمان
نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** عثمان بن عفان ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا ینکح المحرم ولا ینکح ولا یخطب **ترجمہ** اوپر ہو چکا **عن عثمان**
یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المحرم لا ینکح ولا یخطب ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عن نبیہ بن وہب ان عمر بن عبید اللہ بن معمر اراد ان ینکح ابنہ طلحۃ
بنت شیبۃ بن جبیر فی الحج وابان بن عثمان یومئذ امیر الحاج فارسل الی ابان
انی قد اردت ان انکح طلحۃ بن عمر فاحب ان تحضر ذلک فقال لہ ابان الا اراک
عراقیا جافیا انی سمعت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا ینکح المحرم **ترجمہ** وہی مضمون ہے جو نبیہ سے اوپر مروی ہوا

مگر اس مین یہ ہے کہ ابان نے کہا مین تمکو عراقی عقل سے خالی دیکھتا ہون **ف** مسلم نے اختلاف ذکر کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے جب نکاح کیا تو وہ حلال تہے یا محرم اور علما نے بہین اختلاف کیا ہے کہ محرم کو نکاح روا ہے یا نہین سو مالک ور شافعی اور احمد اور جمہور علماے صحابہ کا قول ہے کہ نکاح محرم کا صحیح نہین ہے اور اسیباب کی روایتون پر اعتماد کیا ہے اور ابو حنیفہ اور کوفیون نے کہا ہے کہ نکاح اُسکا جائز ہے اور صحیح ہے میمونہ کے حدیث سے اور جواب دیا ہے جمہور نے حدیث میمونہ کا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے نکاح اوسی حال مین کیا ہے کہ جب آپ حلال تہے اور صحیح تر روایت یہی ہے اور اسکو روایت کیا ہے اکثر اصحاب نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور قاضی وغیرہ نے کہا ہے کہ حالت احرام مین نکاح کرنا آپ کا میمونہ سے کسینے روایت نہین کیا سوا ابن عباس کے اور میمونہ اور ابو رافع وغیرہما خود روایت کرتے ہین کہ نکاح کیا اُن سے اور آپ حلال تہے اور وہ اس قصہ سے خوب واقف تہے اسلیے کہ میمونہ تو خود بی بی ہین اور اُنہی کا نکاح ہے اور ابو رافع ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے اضبط ہین اور دوسرا جواب یہ دیا ہے کہ ابن عباس رضے اللہ عنہما کے قول کی ایک تاویل ہوسکتی ہے یعنے نکاح کیا اون سے جب حرم مین تہے اور اگرچہ حلال تھے اور جو حرم مین ہوتا ہے اسکو بہی محرم کہتے ہین اگرچہ احرام سے نہو اور یہ لغت شائع اور معروف ہے اور اسیلیے شاعر عرب کا کہتا ہے قتلوا ابن عفان الخليفة محرما یعنے قتل کیا ابن عفان کو اور وہ محرم تہے یعنے حرم مدینہ مین تہے غرض مذہب حنفیہ کا کئی وجہ سے مردود ہے اول یہ کہ نصوص قطعیہ شارع کے خلاف ہے اور صراحۃً نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محرم نہ نکاح اپنا کرے نہ دوسرے کا دوسرے یہ کہ مخالف جماہیر علماے سلف و خلف ہے تیسرے یہ کہ خود جن بی بی کا نکاح ہوا ہے اونکی روایت کے خلاف ہے چوتہی یہ کہ نہی نکاح محرم کی قولی ہے اور جواز آپکے فعل سے مستنبط ہے اور قول مقدم ہے کہ اپنے اور غیر دونون کو شامل ہے بخلاف فعل کے کہ اس مین گمان اسکا بہی ہے کہ شاید آپ کی خصائص سے ہو غرض ان وجوہ سے مسئلہ حنفیون کا سراسر باطل و پوچ ہے اور ان سب روایتون کا مطلب یہ ہے کہ محرم حالت احرام مین نہ آپ نکاح کرے نہ اپنی ولایت سے دوسرے کا نکاح کروا دے خواہ ولایت خاصہ ہو جیسے اقارب کو ہوتی ہے یا ولایت عامہ ہو جیسے بادشاہ کو ہوتی ہے اور یہی پکا قول ہے اور جب یہ معلوم ہو گیا تو جاننا چاہیے کہ اگر کسی نے حالت احرام مین نکاح کر دیا اپنی ولایت سے یا خود اپنا نکاح کیا تو وہ نکاح

باطل ہے یہانتک کہ اگر دولہہ دولہن حلال بہی ہوں اور وکیل اون ہیں محرم ہے تب بہی باطل ہے نووی بالاختصار
عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اخبرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج وھو محرم
زاد ابن نمیر فحدثت بہ الزھری فقال اخبرنی یزید بن الاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ
نکحھا وھو حلال ۔ **ابن عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
نکاح کیا اور آپ محرم تہے (یعنے حرم میں تہے) اور ابن نمیر نے زیادہ کہا کہ پہر میں نے زہری سے بیان
کی یہی حدیث تو اونہوں نے کہا خبر دی مجہکو یزید بن اصم نے کہ آپ نے نکاح کیا اور آپ حلال تہے ؎
ف غرض ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کے مقابل میں یزید کی اور اصحاب کی روایات آگئی
اور دونوں میں تعارض سمجہا گیا اور اس سے وہ ساقط کیے گئے اور احادیث قولی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی واجب العمل رہی اور مذہب حنفیہ یادر ہوا ہوا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
انہ قال تزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میمونۃ وھو محرم وہی مضمون ہے **عن**
یزید بن الاصم قال حدثتنی میمونۃ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تزوجھا وھو حلال قال وکانت خالتی وخالۃ ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما یزید بن اصم نے کہا کہ مجہسے میمونہ بنت حارث نے خود بیان فرمایا کہ اون سے نکاح کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ حلال تہی اور میمونہ میری اور ابن عباس دونوں کی خالہ تہیں ۔
ف کیوں برادران حنفیہ ذرا غور سے فرمایے کہ دولہا اور دلہن کیبات قبول نہ کیجاوے
اور غیروں کی بات پر عمل ہو یہ کیسی بات ہے اور نصوص قطعیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ناکح ہیں اون
کی مخالفت کی جاوے اور میمونہ جو خود منکوحہ ہیں اونکی تکذیب کیجاوے اور ابن عباس کا قول مقبول ہو ہے
سراسر خلاف انصاف اور صریح جور و اعتساف ہے **باب** تحریم الخطبۃ علی خطبۃ
اخیہ حتی یاذن او یترک ایک بہائی کے پیغام کا جب تک جواب نہ ہولے تب تک پیغام دینا روا
نہیں **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبع بعضکم
علی بیع بعض ولا یخطب بعضکم علی خطبۃ بعض **عبد اللہ بن عمر** نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ نہ بیچے کوئی دوسرے کی بکی ہوئی چیز پر اور نہ پیغام دے کوئی دوسرے کے پیغام پر ۔
ف یعنے ایک بہائی نے جب ایک چیز کہیں بیچی تو دوسرے کو لازم نہیں ہے کہ اوسکی

چیز پہیرواکے اپنی بیچے اس طرح جب ایک نے کسیعورت سی پیغام نکاح دیا تو جب تک وہ اوسکی پیغام کو رد کرے
تب تک دوسرا شخص پیغام نہ دے اور یہہ احادیث پیغام کے حرام ہونے پر دلالت واضح رکہتی ہین اور
علما کا اسی لیے اجماع ہوا اس کے حرام ہونے پر جسوقت کہ وہ عورت صاف قبول کر چکی ہو پیغام اول کو اور
اگر اوسپر دوسرے شخص نے نکاح کر لیا اوس عورت سی تو یہ شخص گنہگار ہوا مگر نکاح صحیح ہے اور فسخ نہ ہوگا اور
یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور جمہور کا اور داؤد ظاہری نے کہا ہے کہ نکاح فسخ ہو اور امام مالک سی دو روایتیں
ہین اور ایک جماعت مالکیہ کا قول ہے کہ قبل دخول کے فسخ ہوتا ہے اور بعد دخول کے نہین **عَنْ**
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلٰى
بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهٗ ترجمہ ابن عمر نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہ بیچے کوئی کسی کی بیع پر اور نہ پیغام نکاح دے کسی کے پیغام پر مگر جب اجازت دیوے وہ پیغام دینے
والا اسکو اور یہی روایت عبید اللہ اور نافع سے اسی سند سی مروی ہوئی **ف** اس پر اتفاق ہے
کہ جب اول پیغام دینے والا دوسرے کو اجازت دیدے یا وہ ناراض ہوکر اوس عورت کی پیغام سے باز آوے تو پہر
پیغام دینا دوسرے کو روا ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ اَوْ يَتَنَاجَشُوْا اَوْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اَوْ يَبِيْعَ
عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا تَسْئَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِيَ مَا فِيْ اِنَائِهَا اَوْ مَا فِيْ صَحْفَتِهَا
زَادَ عَمْرٌو فِيْ رِوَايَتِهٖ وَلَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلے
اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ شہر والا مال بیچدیوے گانووالی کا اور منع فرمایا اس سے کہ آپس مین
لاڑہیاپن کرو اور اس سے کہ پیغام نکاح دیوے کوئی اپنے بہائی کے پیغام پر یا بیچے کوئی اپنے بہائی کی
بیع پر اور نہ مانگے طلاق اپنی بہن کا کوئی عورت تو کہ اونڈیل لیوے جو اوسکی رکابی مین ہے زیادہ کیا
عمرو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی روایت مین اور نہ بہاؤ کرے کوئی اپنے بہائی کے بہاؤ پر **ف**
گانووالے جب آتے ہین تو شہر مین سستی چیز بیچ جاتے ہین اس مین شہر والون کا فائدہ ہے اور شہر والی
جب اونکی چیز بیچین گے تو وہ چونکہ شہر کے نرخ سے واقف ہین تو اپنا نفع رکھکر گران بیچین گے اس مین
ایک کا نفع اور بہتون کا نقصان ہوگا اس لیے اس سے منع فرمایا اور لاڑہیاپن یہہ ہے کہ جہوٹ موٹ ایک
شے کے خریدار بن کر لگے زیادہ دام لگانے کہ دوسرا اون کو خریدار جان کر قیمت زیادہ دیگیا اور دہوکا

کہا گیا اس سے بھی منع فرمایا اور ایک شخص بیاہ کر رہا ہے اور تم بھی بیاہ کرنے لگے تو آپس میں نفسانیت ہو گی باقی شرح اوپر گذر چکی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ الْمَرْءُ عَلٰی بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا يَخْطُبُ الْمَرْءُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِيْهِ وَلَا تَسْئَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ الْاُخْرٰی لِتَكْتَفِیَ مَا فِیْ اِنَائِهَا ترجمہ اسکا اوپر کے ترجمہ سے معلوم ہو سکتا ہے عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وَلَا يَزِدِ الرَّجُلُ عَلٰی بَيْعِ اَخِيْهِ وہی مضمون ہے ایک لفظ کا فرق ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلٰی سَوْمِ الْمُسْلِمِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَتِهٖ ترجمہ اسکا اوپر کے ترجمہ سے معلوم ہو سکتا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہی روایت ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنَّهُمْ قَالُوْا عَلٰی سَوْمِ اَخِيْهِ وَخِطْبَةِ اَخِيْهِ۔ وہی روایت ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَلَی الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ فَلَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَبْتَاعَ عَلٰی بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰی يَذَرَ ترجمہ عبدالرحمن بن شماسہ نے عقبہ بن عامر سے سنا کہ وہ منبر پر کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن مومن کا بھائی ہے سو روا نہیں کسی مومن کو کہ بیچے کسی مومن کی بیع پر اور نہ یہ روا ہے کہ خطبہ دے یعنی پیغام کسی بھائی کے پیغام پر جب تک وہ چھوڑ نہ دے ف بھائی کی قید سے یہ بات بوجھی گئی کہ کافر کے پیغام پر مسلمان پیغام دے سکتا ہے مثلاً عورت نصرانیہ یا یہودیہ کو کسی کافر نے پیغام دیا ہے تو دوسرا مسلمان اسے پیغام دے سکتا ہے بخلاف اسکے کہ پہلا پیغام دینے والا مسلمان ہو

باب

تحریم نکاح الشغار وبطلانہ نکاح شغار کا بطلان عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهٗ عَلٰی اَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهٗ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صِدَاقٌ ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نکاح شغار سے اور وہ یہ تھا کہ ایک شخص اپنی بیٹی بیاہ دیتا تھا دوسرے کو اس اقرار سے کہ وہ بھی اپنی بیٹی اسے بیاہ دے اور مہر دونوں کا ندارد

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر ان فی
حدیث عبید اللہ قال قلت لنافع ما الشغار مضمون وہی ہے عن ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الشغار وہی مضمون
ہے عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا
شغار فی الاسلام ابن عمر نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شغار نہیں ہے اسلام میں
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
الشغار زاد ابن نمیر والشغار ان یقول الرجل للرجل زوجنی ابنتک وازوجک ابنتی
او زوجنی اختک وازوجک اختی ابوہریرہ سے وہی مضمون مروی ہے اور ابن نمیر
کی روایت میں یہ ہے کہ شغار یہ ہے کہ آدمی کسی سے کہے کہ تم مجھے اپنی لڑکی بیاہ دو کہ میں اپنی لڑکی
تمکو بیاہ دوں یا مجھے اپنی بہن بیاہ دو کہ میں تم کو اپنی بہن بیاہ دوں ف غرض اس نکاح میں
عورتوں پر بڑا ظلم ہوتا تھا کہ دو مفت خوروں کا تو بیاہ ہو گیا اور عورتوں غریبوں کا مہر مارا گیا اور
یہ باجماع امت منع ہے اور امام احمد اور اسحق اور ابی عبید سے خطابی نے نقل کیا ہے کہ اگر کوئی ایسا
یہ نکاح کرے تو باطل ہے اور امام مالک نے فرمایا ہے کہ قبل دخول و بعد دخول وہ فسخ ہوتا ہے اور ایک
روایت میں کہ قبل دخول فسخ ہے نہ بعد اور ایک جماعت نے کہا نکاح صحیح ہے اور مہر مثل لازم آتا
ہے دونوں کو اور یہی قول حنفیہ کا ہے عن عبید اللہ بہذا الاسناد ولم یذکر زیادۃ
ابن نمیر ترجمہ مضمون وہی ہے اور ابن نمیر کا زیادہ کیا ہوا مضمون اس میں نہیں ہے عن
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشغار
وہی مضمون ہے باب الوفاء بالشرط فی النکاح نکاح کی شرائط کے پورے
کرنے کا بیان عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان احق الشرط ان یوفی بہ ما استحللتم بہ الفروج ہذا لفظ حدیث
ابی بکر وابن مثنی غیر ان ابن مثنی قال الشروط ترجمہ عقبہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب شرطوں سے زیادہ پورا کرنے کے مستحق وہ شرطیں ہیں جن سے تم نے فرجوں
کو حلال کیا ہے یعنے نکاح کی شرطیں اور ابن مثنی کی روایت میں شروط کا لفظ ہے فائدہ

علمار کے نزدیک اس سے وہ شرطین مراد ہین جو منافی نکاح نہ ہون بلکہ مقاصد نکاح مین داسے ہون جیسے خوش خلقی کرنا عورتون سے یا دستور کے موافق نان ونفقہ دینا اور یہ کہ کپڑا دینا اور عورت کیطرف سے قبول شرط ہو کہ بے مرد کی اجازت کے گھر سے باہر نہ جانا اور ایسی شرط نہ ہو جسمین کسیکا حق شرعی مارا جاوے اور خلاف شرع نہ ہو مثلاً عورت اگر شرط کرے کہ زیارت قبور کی کیا کرونگی اور وہان شیرینی چڑہایا کرونگی یا محرم مین تعزیون کی زیارت کیجایا کرونگی تو ایسی شرطکی وفا ہرگز ضرور نہین اگر ایسی ہزار شرطین کیوں نہ ہون اسلیے کہ حدیث مین آیا ہے کہ جو شرط کتاب اللہ مین نہین وہ باطل ہے **باب** اسْتِئْذَانِ الثَّيِّبِ فِي النِّكَاحِ بِالنُّطْقِ وَالْبِكْرِ بِالسُّكُوتِ بیوہ کا نکاح مین اجازت دینا زبان سے ہے اور باکرہ کا سکوت سی **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ کا نکاح نہ ہو جب تک اوس کی اجازت نہ لی جاوے اور باکرہ کا بہی نکاح نہ ہو جبتک اُس سے اذن نہ لیا جاوے لوگون نے عرض کی کہ یا رسول باکرہ سے اذن کیونکر لیا جاوے آپنے فرمایا کہ اذن اُسکا یہ ہے کہ چپ رہے **ف** بیوہ سے مراد وہ ہے کہ جسکا ایک بار نکاح ہوگیا ہو اور باکرہ کنواری ہے **عَنْ** يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيْثِ هِشَامٍ وَاِسْنَادِهِ وَاتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيْثِ هِشَامٍ وَشَيْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اس سند سے وہی حدیث مروی ہوئی **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَارِيَةِ يُنْكِحُهَا اَهْلُهَا اَتُسْتَاْمَرُ اَمْ لَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ تُسْتَاْمَرُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهُ فَاِنَّهَا تَسْتَحْيِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ اِذْنُهَا اِذَا هِيَ سَكَتَتْ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جو لڑکی ایسی ہو کہ نکاح کردین اوسکا اوسکی گہر والے اسکا اپنے دل لوگ تو کیا اوس سے بہی اجازت لی جاوے آپ نے فرمایا کہ ہان اجازت لیجاوے پہر اونہون نے عرض کیا کہ وہ شرماتی ہے آپ نے فرمایا کہ اجازت

اوسکی یہی ہے کہ چپ ہوجاوے اپنے زبان سے کہنا کچھ ضرور نہین **عن** ابن عباس رضی
الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال الایم احق بنفسها من ولیها والبکر
تستاذن فی نفسها واذنها صماتها ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ عورت اپنے نکاح مین اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اُس
کے نکاح مین اجازت لی جاوے اور اجازت اوسکی چپ رہنا ہے **عن** ابن عباس رضی الله
تعالیٰ عنهما ان النبی صلی الله علیه وسلم الثیب احق بنفسها من ولیها والبکر
تستامر واذنها سکوتها وہی مضمون ہے **عن** سفیان بهذا الاسناد وقال
الثیب احق بنفسها من ولیها والبکر یستاذنها ابوها فی نفسها واذنها صماتها
وربما قال وصمتها اقرارها **ترجمہ** اسی سند سے مروی ہوا کہ آپنے فرمایا بیوہ اپنی ذات
کی زیادہ حقدار ہے اپنے ولی سے (یعنی نکاح کی مختار ہے) اور کنواری سے اُسکا باپ اوسکی
ذات کے لیے اجازت لے اور اجازت اوسکی چپ رہنا ہے اور بعض وقت راوی نے کہا کہ اُسکا
چپ رہنا گویا اقرار کرنا ہے **فائدہ** ان روایتون کے معنے شافعی اور ابن ابی لیلے اور
احمد اور اسحق وغیرہم نے یہی کہے ہین کہ کنواری سے نکاح مین اجازت لینا ضرور ہے اور مامور
بہ ہے اور اگر ولی باپ یا دادا ہے تو اجازت لینا مستحب ہے اور اگر بغیر اجازت کے بھی نکاح کردیا
تو بھی صحیح ہے اسلیے کہ باپ اور دادا کو شفقت کاملہ ہے سو وہ کبھی اُسکا نقصان نچاہین گے اور
اُن کے سوا دوسرے ولی کو نکاح بغیر اجازت کے درست نہین اور اوزاعی اور ابوحنیفہ نے کہا
ہے کہ اجازت واجب ہی ہر کنواری بالغہ لڑکی سے اور کنواری کی اجازت چپ رہنا ہے جیسا حدیثون
سے معلوم ہوچکا اور جو کنواری نہو اسکو زبان سے اجازت دینا ضرور ہے **باب**
جواز تزویج الاب البکر الصغیرة باپ کو روا ہے کہ چھوٹی لڑکی کنواری کا نکاح کردے
عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت تزوجنی رسول الله صلی الله علیه و
سلم لست سنین وبنی بی وانا ابنة تسع سنین قالت فقدمنا المدینة فوعکت
شهرا فوفی شعری جمیمة فاتتنی ام رومان وانا علی ارجوحة ومعی صواحبی
فصرخت بی فاتیتها وما ادری ما ترید بی فاخذت بیدی فاوقفتنی علی الباب

۱۴۴۳

فقلت هه هه حتى ذهب نفسي فادخلتني بيتا فاذا نسوة من الانصار فقلن على الخير والبركة وعلى خير طائر فاسلمتني اليهن فغسلن راسي واصلحنني فلم يرعني الا ورسول الله صلى الله عليه وسلم ضحى فاسلمتني اليه۔

ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا مسلمانوں کی ماں ارشاد فرماتی ہین کہ نکاح کیا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مین چھ برس کی تہی اور زفاف کیا مجھسے اور مین نو برس کی تہی اور فرماتی ہین کہ پہر مین مدینہ مین آئی اور وہان مجھے بخار رہا ایک ماہ تک اور پہر میرے بال کانون تک ہوگئے (یعنے بعد اُس کے کہ مرض مین جھڑ گئے تہے) تب ام رومان میری ماں میرے پاس آئین (یہ جناب عائشہ صدیقہ کی والدہ ہین) اور مین جہولے پر تہی اور میرے ساتھ میری سہیلیان بہی تہین اور انہون نے مجھے پکارا اور مین اُنکے پاس آئی اور مین نجانتی تہی کہ مجھے کیون بلایا ہے سو انہون نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے دروازہ پر کہڑا کردیا اور مین ہاہ ہاہ کر رہی تہی (جیسے کسی کی سانس پہول جاتی ہے) یہانتک کہ میری سانس پہولنا ٹہیر گیا اور مجھے وہ ایک گہر مین لگئین اور وہان چند عورتین انصار کی تہین اور وہ کہنے لگین کہ اللہ خیر و برکت کرے اور تم کو حصہ ہو خیر مین سے غرض میری مان نے اُن کے سپرد کردیا اور انہون نے میرا سر دہویا اور سنگار کیا اور مجہے اور کچہ خوف نہین پہونچا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے چاشت کیوقت اور مجہے اُن کے سپرد کردیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چہوٹی لڑکی کا نکاح درست ہے بغیر اجازت کے اور اسمین اجماع ہے مسلمانون کا کہ باپ نے اگر چہٹپن مین نکاح کردیا ہے تو بعد بلوغ کے لڑکی کو فسخ کا اختیار نہین امام مالک اور شافعی اور تمام فقہاے حجاز کے نزدیک اور اہل عراق نے کہا ہے کہ بعد بلوغ کے اسکو اختیار ہے فسخ کا اور باپ اور دادا کے سوا اور اولیا کو تزویج اُسکی حالت صغر مین روا نہین امام شافعی اور ثوری اور مالک اور ابن ابی لیلے اور احمد اور ابی ثور اور جمہور کے نزدیک بلکہ ان لوگون نے کہا ہے کہ ان لوگون نے اگر نکاح کردیا تو صحیح نہین اور اوزاعی اور ابو حنیفہ اور دوسرے فقہا نے کہا ہے کہ تمام اولیا کو روا ہے کہ چہٹپن مین نکاح کردین مگر جب وہ بڑی ہوگی تو اوسکو فسخ کا اختیار ہے مگر ابو یوسف کے نزدیک اختیار نہین اور جماہیر کا اتفاق ہے کہ وصی اجنبی لڑکپن مین نکاح نہ کرے اور شافعی اور ان کے یارون نے کہا ہے کہ مستحب ہے کہ قبل بلوغ کے نکاح نہ کرے اس لیے کہ شاید ایسا نہ ہو کہ شوہر کے پہندے مین پہنس جاوے

اور وہ ناراض ہو اور یہ حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف نہیں اسلیے کہ اگر مصلحت ظاہرہ نہ ہو تو
کوئی ضرورت نہیں ہے قبل بلوغ کے نکاح کرنے کی اور جہان کوئی مصلحت ہو وہان کچھ مضائقہ نہیں ہے اسلیے
کہ باپ کو یہی حکم ہے کہ خیر خواہی کرے اپنی اولاد کی اور باقی رہا زفاف کا وقت اگر متفق ہو جاوین شوہر
اور ولی لڑکی کا تو صغیرہ سے بہی زفاف روا ہے اور اگر اختلاف ہو احمد اور ابو عبیدہ کا قول ہے کہ نو
برس کی لڑکی پر جبر ہو سکتا ہے زفاف کر لیے نہ اس سے چھوٹی پر اور امام مالک اور شافعی نے کہا کہ اصل
حد اسکی یہ ہے کہ وہ طاقت جماع رکھتی ہو اور یہ طاقت عورتون کے ساتھ مختلف ہوتی ہے اور اس
مین کسی سن کی قید نہیں اور یہی صحیح ہے اور اس روایت مین جناب عائشہ صدیقہ کی نہ کوئی تقرر
حد کا ہے اور نہ اس سے منع مذکور ہے کہ نو سے کم مین منع ہے یا اوس سے زیادہ مین نہیں اور
داؤدی نے کہا ہے کہ جناب ام المومنین رضی اللہ عنہا اچھی جوان ہو گئی تہین نو برس مین اور بعضی
روایتون مین سات برس بہی آئے ہین نکاح کے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تو تطبیق اس
مین یون ہے کہ چھہ سال سے کچھ زیادہ ہو گئے تو کہین چھہ سال فرمائے اور زیادتی کو حذف کر دیا
اور کہین سات فرمائے اور کمی کو پورا گن لیا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے سنگار کرنا دولہن
کا اور جمع ہونا عورتون کا اسلیے کہ اسمین نکاح کا اعلان بہی ہو جاتا ہے اور عورتون کے ملنے
سے اوس دولہن کو انس اور خوشی حاصل ہوتی ہے اور اُسے اداب زفاف بہی سکہا تی ہین اور اس
حدیث سے ثابت ہوا کہ زفاف عورتون کا اور صحبت دن کو بہی درست ہے جیسے رات کو۔ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بِنْتُ سِتِّ
سِنِيْنَ وَبَنٰى بِيْ وَاَنَا بِنْتُ تِسْعٍ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجہسے عقد
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مین چہہ برس کی تہی اور مجہسے ہم بستر ہوئے جب مین نو برس
کی تہی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا
وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَزُفَّتْ اِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَ
هِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ عقد کیا اون
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سات برس کی تہین اور ہم بستر ہوئے جب نو برس کی تہین اور
گڑیان اون کی اون کے ساتھہ تہین اور وفات ہوئی آپ کی جب وہ اٹھارہ برس کی تہین ۔

ف اس مین اونکی صغرسنی کا بیان ہے کہ گڑیان تک ساتہہ تہین اور اسحدیث سے گڑیان کہیلنا درست ہوگیا اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون گڑیون کو دیکہا اور منع نہین فرمایا اور اس مین تربیت ہوتی ہے لڑکیون کی اور ضروریات خانگی سے اُن کو آگاہی حاصل ہوتی ہے اور یہہ بہی احتمال ہے کہ شاید یہہ خاص ہو ان احادیث سے جس مین تصویرون کا رکہنا منع ہے یعنے سوا گوڑیون کے اور تصویرین منع ہون اور یہہ بہی احتمال ہے کہ یہہ گوڑیون کا قصہ تصویرون کے حرام ہونے سے پہلے ہوا اور پہر جب تصویرین حرام ہوگئین تو وہ بہی حرام ہوگئین یا اون مین کوئی تصویر نہ ہو صرف ایک لکڑی پر چیتڑا لپٹا ہوا ہو واللہ اعلم بالصواب

عن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ تَزَوَّجَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم وَہِیَ بِنْتُ سِتٍّ وَبَنٰی بِہَا وَہِیَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَاتَ عَنْہَا وَہِیَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَۃَ ترجمہ وہی مضمون ہے **باب** اِسْتِحْبَابِ التَّزَوُّجِ فِیْ شَوَّالٍ وَالدُّخُوْلِ فِیْہِ عقد کا اور زفاف کا شوال مین مستحب ہونا ❊

عن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم فِیْ شَوَّالٍ وَبَنٰی بِیْ فِیْ شَوَّالٍ فَاَیُّ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَحْظٰی عِنْدَہٗ مِنِّیْ قَالَ وَکَانَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا تَسْتَحِبُّ اَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَھَا فِیْ شَوَّالٍ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ عقد کیا مجہسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال مین اور ہم بستر ہوئے مجہسے شوال مین اور کون سی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس مجہسے بڑہکر پیاری تہی اور جناب عائشہ صدیقہ ہمیشہ دوست رکہتی تہین کہ اون کے قبیلہ کی عورتون سے ہم بستری کی جاوے ماہ شوال مین کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے ابن نمیر نے اون سے اون کے باپ نے اون سے سفیان نے اسی اسناد سے اور نہین ذکر کیا اوس مین کہ جناب عائشہ دوست رکہتی تہین کہ اون کے قبیلہ کی عورتون سے شوال مین ہم بستری کیجاوے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماہ شوال مین عقد اور زفاف مستحب اور مبارک ہے اور بعضے جاہلان شرک شعار جو اسے منحوس جانتے ہین وہ خود منحوس ہین کہیں چوس بلکہ شیاطین ہین اور ان کا عقیدہ آثار جاہلیت سے ہے **باب** نَدْبِ مَنْ اَرَادَ نِکَاحَ امْرَاَۃٍ اِلٰی اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی وَجْہِہَا وَکَفَّیْہَا قَبْلَ خِطْبَتِہَا جو کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اوسکو مستحب ہے کہ اسکا منہہ اور ہتہیلیان دیکہہ لے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَظَرْتَ اِلَیْهَا قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَیْهَا فَاِنَّ فِیْ اَعْیُنِ الْاَنْصَارِ شَیْئًا

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا کہ مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تہا کہ ایک شخص آیا اور آپ کو خبر دی کہ اوس نے عقد کیا ہے انصار کی ایک عورت سے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اُس کو دیکہہ بہی لیا ہے اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا جا اوس کو دیکہہ لے اسلیے کہ انصار کی عورتون کی آنکہون مین کچہ ہوتا ہے (یعنے عیب) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ اِلَیْهَا فَاِنَّ فِیْ عُیُوْنِ الْاَنْصَارِ شَیْئًا قَالَ قَدْ نَظَرْتُ اِلَیْهَا قَالَ عَلٰی كَمْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ عَلٰی اَرْبَعِ اَوَاقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَرْبَعِ اَوَاقٍ كَاَنَّمَا تَنْحِتُوْنَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِیْكَ وَلٰكِنْ عَسٰی اَنْ نَّبْعَثَكَ فِیْ بَعْثٍ تُصِیْبُ مِنْهُ قَالَ فَبَعَثَ بَعْثًا اِلٰی بَنِیْ عَبْسٍ فَبَعَثَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فِیْهِمْ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ مینے ایک انصار کی عورت سے عقد کیا ہے آپنے فرمایا تم نے اُس کو دیکہہ بہی لیا اس لیے کہ انصار کی آنکہون مین کچہ عیب ہوتا ہے اوس نے کہا مین نے دیکہہ لیا ہے آپ نے فرمایا کتنے مہر پر اوس نے عرض کی کہ چار اوقیہ چاندی پر آپ نے فرمایا چار اوقیہ پر گویا تم لوگ اسی پہاڑ سے چاندی کہود لاتے ہو (یعنے جب تو اتنا زیادہ مہر باندہتے ہو) اور ہمارے پاس نہین ہے جو ہم تم کو دیوین مگر اب ہم ایک لشکر کے ساتہہ تمکو بہیجدیتے ہین کہ اُس مین تمکو حصہ ملے غنیمت کا اور قبیلہ بنی عبس کیطرف آپ نے ایک لشکر روانہ کیا کہ اُسکے ساتہہ اوسے بہی بہیجدیا ف یعنے انصار کی عورتون کی آنکہین شاید چہوٹی ہوتی ہونگی یا اُس مین نیلا پن ہوگا اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ خیرخواہی کے لیے ایسی بات کہنا روا ہے اور داخل غیبت نہیں جو منع ہوا اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اسکا دیکہنا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مالک کا اور ابو حنیفہ اور تمام کوفیون کا اور احمد اور اور جماہیر علما کا اور جو لوگ اوسکے

مخالف ہو وہ خطا پر ہے اور مذہب مالک اور احمد اور جمہور کا ہے کہ اس دیکھنے مین اس عورت کی رضا ضرور
نہین بلکہ غفلت مین عورت کے ناکح اوسکو دیکھ سکتا ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک مستحب ہے
کہ قبل از پیغام اوس کو دیکھ لے تاکہ بعد پیغام کے کچھ ناپسندی کی صورت نہ ہو اور یہی ہمارے اصحاب کے
نزدیک مستحب ہی اور اگر ناکح خود نہ دیکھ سکے تو کسی معتبر عورت کو بھیجدے کہ وہ دیکھ کے اوسکو خبر دیدے کر
اور یہ جو فرمایا کہ تم گویا چاندی اس پہاڑ سے کھود لاتے ہو گویا آپ نے مہر کی زیادتی کو مکروہ جانا بہ نسبت
اوس شخص کے کہ مفلس تھا اس سے معلوم ہوا کہ مہر مرد کی حیثیت کے موافق باندھنا چاہیے اور نیت ادا
کی رکھنا چاہیے نہ یہ کہ جیسا ہمارے ملک مین جہلا کی عادت ہے کہ سوا من چربی مچھر کی چون چون گاڑی
کے مہر مین باندھ دی یہ سخت جہالت وحماقت ہے ایسا ہی مضمون ہے نووی کا ساتھ اختصار اور
اونکے تغیر کے باب الصداق وجواز كونه تعليم قرآن وخاتم حديد وغير ذلك
مہر کا بیان اور تعلیم قرآن اور لوہے کا چھلا وغیرہ کے مہر ٹھیرانے مین عن سهل بن سعد
الساعدي رضي الله تعالى عنه قال جاءت امرأة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقالت يا رسول الله جئت أهب لك نفسي فنظر إليها رسول الله صلى الله عليه
وسلم فصعّد النظر فيها وصوّبه ثم طأطأ رسول الله صلى الله عليه وسلم رأسه
فلما رأت المرأة لم يقض فيها شيئا جلست فقام رجل من أصحابه فقال يا رسول
الله إن لم يكن لك بها حاجة فزوجنيها فقال فهل عندك من شيء فقال لا والله
يا رسول الله فقال اذهب إلى أهلك فانظر هل تجد شيئا فذهب ثم رجع فقال لا
والله ما وجدت شيئا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انظر ولو خاتم من
حديد فذهب ثم رجع فقال لا والله يا رسول الله ولا خاتم من حديد ولكن هذا
إزاري قال سهل ما له رداء فلها نصفه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما تصنع بإزارك إن لبسته لم يكن عليها منه شيء وإن لبسته لم يكن عليك منه شيء
فجلس الرجل حتى إذا طال مجلسه قام فرآه رسول الله صلى الله عليه وسلم موليا
فأمر به فدعي فلما جاء قال ماذا معك من القرآن قال معي سورة كذا وسورة كذا
عددها فقال تقرؤهن عن ظهر قلبك قال نعم قال اذهب فقد ملكتها بما معك

مِنَ الْقُرْاٰنِ حَدِيْثُ ابْنِ اَبِيْ حَازِمٍ وَحَدِيْثُ يَعْقُوْبَ مُقَارِبٌ لَهُ فِي اللَّفْظِ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین آئی حاضر ہوئی ہون کہ اپنی ذات آپکو ہبہ کر دون (اس مین اشارہ ہے اس آیت کیطرف وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی اگر کوئی عورت مومنہ بخش دے اپنی جان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر نبی ارادہ کرے اس سے نکاح کا اور یہ خاص ہے تجھکو نہ اور مومنون کو اور اس سے جواز ہبہ کا ثابت ہوا خاص آپکیو اسطے) پہر نظر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکیطرف اور خوب نیچے سے اوپر تک نگاہ کی اوسکیطرف اور پہر سر مبارک جہکالیا اور جب عورت نے دیکھا کہ آپ نے اوس کو کچہ حکم نہین کیا تو وہ بیٹھ گئی اور ایک صحابی اٹھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کہ اگر آپ کو اسکی حاجت نہین ہے تو مجہہ سے اسکا عقد کر دیجیے آپ نے فرمایا کہ تیرے پاس کچہ ہے اُس نے عرض کی کہ کچہ نہین اللہ کی قسم ای رسول اللہ کے آپ نے فرمایا کہ تو اپنے گہر والون کے پاس جا اور دیکہہ شاید کچہ پاوے پہر وہ گیا اور لوٹ آیا اور عرض کی کہ اللہ کی قسم مین نے کچہ نہین پایا پہر فرمایا کہ جاو دیکہہ اگرچہ ایک لوہے کا چہلا ہو وہ پہر گیا اور لوٹ آیا اور عرض کی کہ اللہ کی قسم اے رسول اللہ کے ایک لوہے کا چہلا بہی نہین مگر یہ میری تہمت ہے سہل نے کہا کہ اُس غریب کے پاس چادر بہی نہ تہی سو اس تہمت سے آدہی اس عورت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری تہمت سے تمہارا کیا کام نکلیگا کہ اگر تمنے اُسکو پہنا تو اوسمین سے کچہہ نہ ہوگا اور اگر اوسنے پہنا تو تجہپر کچہ نہ ہوگا پہر وہ شخص بیٹھ گیا (یعنی مایوس ہوکر) یہانتک کہ جب دیر تک بیٹہا رہا تو کھڑا ہوا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو دیکہا کہ پیٹہ موڑ کر چلا سو آپ نے حکم دیا کہ وہ پہر بلایا گیا جب آیا آپ نے فرمایا کہ تجہے کچہ قرآن یاد ہے اوس نے عرض کی کہ مجہے فلان فلان سورۃ یاد ہے اور کئی سورتون کو گنا اور آپنے فرمایا کہ تو ان کو اپنی یاد سے پڑہ سکتا ہے اوس نے عرض کی کہ ہان آپ نے فرمایا کہ جا مین نے اوسے تیرا مملوک کر دیا (یعنے نکاح کر دیا) عوض مین اوس قرآن کے جو تجہے یاد ہے (یعنے یہ سورتین اُسے یاد دلا دینا ہی تیرا مہر ہے) یہ روایت ہے ابن ابی حازم کی اور یعقوب کی روایت کے لفظ بہی اسی کے قریب قریب ہین

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ زَائِدَةَ قَالَ انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ ترجمہ

سہل سے چند سندون سے بہی مضمون مروی ہوا کسی مین کچہ زیادہ ہے کسی مین کچہ کم اور زائدہ کی روایت مین یون ہے کہ آپنے فرمایا جا مین تیرا عقد اُس سے کر دیا اور تو اُس کو یہ قرآن سکہا وے (یعنے جو تجہے یاد ہے) **فائدہ** ٥ سبحان اللہ احادیث سے کمال سادگی اور بے تکلفی اصحاب کی معلوم ہوئی اور خصوصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو آیت مین اوپر مذکور ہوئی کہ بلا مہر آپ کا نکاح درست ہے اور آپکے سوا اگر کوئی دوسرا بلا مہر نکاح کرے تو مہر مثل آوے گا اور آپنے جو اوسکی طرف نگاہ کی اس سے معلوم ہوا کہ ناکح کو جو ارادہ نکاح رکہتا ہو دیکہنا عورت کا روا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ عورت اگر نیک اور صالح مرد پر اپنی ذات کو عرض کرے نکاح کے لیے تو مستحب ہے اور یہ تمام امت کے علما اور فضلا اور صالحین کے لیے عام ہے اور اس سے یہ بہی معلوم ہوا کہ جب کوئی سائل ایسا سوال کرے کہ اپنے سے اوسکا پورا کرنا نہو سکے تو چپ رہنا چاہیے کہ وہ سمجہ جاوے کہ اسکا پورا ہونا اس سے ممکن نہین غرض یہ سکوت جواب دینے سے اولی ہے کہ جواب دینے مین خجالت ہوتی ہے اور اس سے یہ بہی معلوم ہوا کہ عورت کے نکاح کے وقت یہ پوچہنا ضرور نہین کہ وہ عدت مین ہے یا نہین اور آپنے جو چہلا ڈہونڈوایا اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہ نکاح کے وقت ذکر مہر کا آجاوے اس لیے کہ اس مین نزاع کا خوف نہین رہتا اور عورت کی تسلی ہوتی ہے اور عورت کو نفع بہی ہوتا ہے کہ اگر قبل صحبت کے طلاق ہو جاوے تو نصف مہر اُسکو ملتا ہے اور معلوم ہوا کہ مہر قلیل وکثیر ہو سکتا ہے جس پر ناکحین راضی ہو جاوین اسلیے کہ لوہے کا چہلا کم سے کم ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور جماہیر علما کا سلف سے خلف تک اور یہی قول ہے ربیعہ اور ابو الزناد اور ابن ابی ذئب اور یحیی بن سعید اور لیث بن سعد اور ثوری اور اوزاعی اور مسلم بن خالد زنجی اور ابن ابی لیلے اور داؤد اور تمام فقہاے اہل حدیث کا اور ابن وہب کا جو اصحاب مالک سے ہین اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ مذہب ہے کافہ علما کا حجازیون اور بصریون اور کوفیون اور شامیون وغیرہم کا کہ دولہہ دولہن کا راضی ہونا شرط ہے اوس مہر پر خواہ ایک کوڑا یا ایک چپل کا جوڑا یا لوہے کا چہلا یا تانبے کا پیسا کیون نہو اور امام مالک نے کہا ہے کہ ربع دینار سے کم نہو کہ وہ نصاب سرقہ ہے اور قاضی نے کہا کہ امام مالک اس قول مین اکیلے ہین اور ابو حنیفہ اور اُن کے اصحاب نے کہا ہے کہ کم سے کم اوسکی حد دس درہم ہین کہ قریب پونے تین روپیہ کے ہوتے ہین اور ابن شبرمہ نے کہا ہے کہ کم سے کم پانچ درہم ہین جو نصاب

ہے قطع ید کی سرقہ میں ان دونوں کے نزدیک اور نخعی نے بکروہ جانا ہے کہ چالیس درہم سے کم ہو اور ایک بار دس درہم ہی سکے اور یہ تمام مذہب سوا اوس مذہب اول کے جو ہم نے جماہیر سلف سے نقل کیا اس حدیث صریح وصحیح کے روسے مردود و باطل ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوگیا کہ ایک چھلا بہی لوہے کا مہر میں کافی ہوجاتا ہے اور نہیں مقابل ہوسکتی رائے کسی کی اور نہ قول کسیکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل سے پس ہرگز مومن متبع سنت کو ان اقوال کیطرف نظر نہ کرنا چاہیے جو مخالف ہوں رسول معصوم صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اوس صحابی نے جو عرض کیا کہ اللہ کی قسم یا رسول اللہ اس سے معلوم ہوا کہ بے ضرورت اور بغیر طلب کے بہی قسم کہانا درست ہے صرف تاکید کلام کے لیے اور اس سے ثابت ہوا کہ مفلس کا نکاح کردینا درست ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ تعلیم قرآن کا مہر قرار دینا درست ہے اور نفع لینا تعلیم قرآن پر روا ہے اور یہ دونو امر جائز ہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ مجتہد ہیں محدثین اور متبعین سنت کے اور یہی قول ہے عطا اور حسن بن صالح اور مالک اور اسحاق وغیرہم کا اور مردود ہے قول اون لوگوں کا جو اسکو منع کرتے ہیں اور یہ حدیث اُن کے قول کو رد کررہی ہے اور اسیطرح حدیث دوسری کہ آپ نے فرمایا سب سے زیادہ مستحق اجرت لینے کی اللہ کی کتاب ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اجرت لینا تعلیم قرآن پر تمام علما کے نزدیک روا ہے سوا ابوحنیفہ کے اور قول ابوحنیفہ کا حدیث کے مخالف قابل رد و طرد ہے کہ کسیطرح التفات اوسکی طرف نہیں ہوسکتا ❊

عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمْ کَانَ صِدَاقُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ صَدَاقُہٗ لِاَزْوَاجِہٖ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ اُوْقِیَۃً وَّنَشًّا قَالَتْ اَتَدْرِیْ مَا النَّشُّ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ اُوْقِیَۃٍ فَتِلْکَ خَمْسُ مِائَۃِ دِرْھَمٍ فَھٰذَا صَدَاقُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَزْوَاجِہٖ

ابوسلمہ رضی اللہ تعالے عنہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کا مہر کیا تہا انہوں نے فرمایا کہ بارہ اوقیہ چاندی کہ پانسو درہم ہوتے ہیں (جسکی ایک سو اکتیس روپیہ چار آنہ کلدار ہے) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی عَلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَۃٍ قَالَ مَا ھٰذَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً عَلٰی وَزْنِ نَوَاۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ قَالَ فَبَارَکَ اللّٰہُ لَکَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اثر زردی کا عبدالرحمن پر فرمایا یہ کیا ہے انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے کھجور کی گٹھلی بھر سونے کے مہر پر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمکو برکت دے ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو **ف** وہ اثر تھا کسی خوشبو کا نہ زعفران کا کہ وہ مردوں کو حرام ہے اور عورتوں کو درست ہے اور بعضوں نے کہا دولہے کے لیے درست ہے اور یقین ہے کہ وہ بہت تھوڑا ہو جھڑ جھڑا اسی لیے آپ نے منع نہیں فرمایا جیسے زعفران سے منع فرمایا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید وہ کپڑوں میں ہو ان کے بدن پر نہ ہو اور مذہب امام مالک کا اور ان کے یاروں کا ہے کہ لباس زعفرانی درست ہے اور امام مالک نے اسکو علماء مدینہ سے نقل کیا ہے اور یہی مذہب ہے ابن عمر وغیرہ کا اور شافعی اور ابوحنیفہ کے نزدیک روا نہیں مرد کو **ف** وزن نواۃ جو حدیث میں وارد ہوا ہے نواۃ سے یا تو مراد کھجور کی گٹھلی ہے یا ایک وزن معروف ہے جیسے اوقیہ وغیرہ اور بعضوں نے کہا ہے کہ وزن نواۃ پانچ درہم ہیں سونے کے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہی قول ہے اکثر علماء کا اور احمد بن حنبل نے فرمایا کہ وہ تین درہم ہے اور ایک درہم کا ثلث اور یہ بھی ایک قول ہے کہ مراد اس سے کھجور کی گٹھلی ہے اور نووی نے کہا ہے کہ پانچ درہم سونے کے یہی قول صحیح ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمکو برکت دے اس سے مستحب ہوا دعا دینا برکت کی دولہے کو اور ولیمہ کی دعوت سنت مستحبہ ہے اور امام مالک اور داؤد وغیرہما نے واجب کہا ہے اسے حدیث کے ظاہر سے اور اسکے وقت میں قاضی نے کہا ہے کہ مستحب ہے بعد دخول کے اور ایک جماعت مالکیہ سے منقول ہے کہ مستحب ہے وقت عقد کے اور مستحب ہے طاقت والے کو کہ ایک بکری سے کم نہ کرے اور سب کا اجماع ہے کہ اسکی کوئی مقدار معین نہیں بلکہ جو کچھ ہو ولیمہ صحیح و درست ہو جاتا ہے اور حضرت صفیہ کا ولیمہ بغیر گوشت کے ہوا اور حضرت زینب کے ولیمہ میں گوشت روٹی سے سیر ہو گئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تکرار ولیمہ کے دو دن سے زیادہ مکروہ ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَزَوَّجَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ

وزن نواۃ کی تفصیل

ولیمہ کا بیان

تعالیٰ عنہ تزوج امراۃ علی وزن نواۃ من ذھب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ اولم ولو بشاۃ وہی مضمون ہے **عن** حمید بھذا الاسناد غیر ان فی حدیث وھب قال قال عبد الرحمن تزوجت امراۃ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ رانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی بشاشۃ العرس فقلت تزوجت امراۃ من الانصار فقال کم اصدقتھا فقلت نواۃ فی حدیث اسحاق من ذھب عبد الرحمن بن عوف نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر خوشی دیکھی شادی کی اور میں نے عرض کی کہ میں نے نکاح کیا ہے ایک عورت سے انصار کے آپ نے فرمایا کیا مہر باندھا میں نے عرض کی ایک نواۃ اسحاق کی روایت میں ہے کہ ایک نواۃ سونے سے **فائدہ** نواۃ کی تحقیق ابھی اوپر گذری **عن** انس بن مالک ان عبد الرحمن بن عوف تزوج امراۃ علی وزن نواۃ من ذھب **ترجمہ** عبد الرحمن نے نکاح کیا ایک وزن نواۃ پر سونے سے **عن** شعبۃ بھذا الاسناد غیر انہ قال فقال رجل من ولد عبد الرحمن بن عوف من ذھب وہی مضمون ہے **باب**

فضیلۃ اعتاقہ امتہ ثم یتزوجھا اپنی لونڈی کو آزاد کر کے نکاح کرنے کی فضیلت۔

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزا خیبر قال فصلینا عندھا صلوۃ الغداۃ بغلس فرکب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورکب ابو طلحۃ وانا ردیف ابی طلحۃ فاجری نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زقاق خیبر وان رکبتی لتمس فخذ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانحسر الازار عن فخذ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانی لاری بیاض فخذ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما دخل القریۃ قال اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین قالھا ثلث مرات قال وقد خرج القوم الی اعمالھم فقالوا محمد قال عبد العزیز وقال بعض اصحابنا والخمیس قال واصبناھا عنوۃ وجمع السبی فجاءہ دحیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال یا نبی اللہ اعطنی جاریۃ من السبی فقال اذھب فخذ جاریۃ فاخذ صفیۃ بنت

خيبر رضي الله تعالى عنه فاتى رجل الى نبي الله صلى الله عليه وسلم فقال يا نبي الله اعطيت دحية صفية بنت حيي سيدة قريظة والنضير لا تصلح الا لك قال ادعوه بها قال فجاء بها فلما نظر اليها النبي صلى الله عليه وسلم قال خذ جارية من السبي غيرها قال واعتقها وتزوجها فقال له ثابت يا ابا حمزة ما اصدقها قال نفسها اعتقها وتزوجها حتى اذا كان بالطريق جهزتها له ام سليم فاهدتها له من الليل فاصبح النبي صلى الله عليه وسلم عروسا فقال من كان عنده شيء فليجئ به وبسط نطعا قال فجعل الرجل يجيئ بالاقط وجعل الرجل يجيئ بالتمر وجعل الرجل يجيئ بالسمن فحاسوا حيسا فكانت وليمة رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ حضرت انس رضی

اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا خیبر پر اور ہم لوگوں نے وہان نماز پڑھی صبح کی بہت اندہیرے مین اور سوار ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور سوار ہوئے ابو طلحہ اور مین ردیف تہا ابو طلحہ کا اور روانہ ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گلیون مین خیبر کے اور میرا زانو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ران سے لگ لگ جاتا تہا اور تہمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپکی ران سے کہسک گئی تہی اور مین دیکہتا سفیدی آپ کی ران کی پہر جب شہر کے اندر گئے آپ نے فرمایا اللہ اکبر خراب ہوا خیبر ہم جب اترتے ہین کسی قوم کے آنگن مین تو برا ہوتا ہے حال ڈرائے گئے لوگون کا اس آیت کو آپ نے تین بار پڑہا یعنے انا اذا نزلنا بساحة قوم سے اخیر تک اور اتنے مین وہان کے لوگ اپنے اپنے کامون مین نکلے اور انہون نے کہا کہ محمد آچلے اور عبد العزیز نے کہا کہ ہمارے لوگون نے یہہ بھی کہا کہ لشکر بہی آگیا کہا راوی نے کہ غرض ہم نے لیا خیبر کو جبرا قہرا اور قیدی اکہٹے کئے گئے اور دحیہ آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ایک لونڈی مجہے عنایت کیجیے ان قیدیون مین سے آپ نے فرمایا کہ جاؤ ایک لونڈی لے لو انہون نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا اور ایک شخص نے آکے کہا کہ اے نبی اللہ تعالے کے آپ نے صفیہ کو حیی کی بیٹی دیدی جو سردار ہے بنی قریظہ اور بنی نضیر کی اور وہ کسی کے لائق نہین سوا آپ کے تو فرمایا کہ بلاؤ اون کو مع اوس لونڈی کے کہا راوی نے کہ پہر وہ اسے لیکر آئے پہر جب آپ نے اوسکو دیکہا تو دحیہ سے فرمایا کہ تم کوئی اور لونڈی لے لو قیدیون مین سے اوس کے سوا کہا راوی نے کہ پہر آپ نے آزاد کیا صفیہ کو اور ان سے نکاح کر لیا سو ثابت نے

اون سے کہا کہ اے ابوحمزہ اون کا مہر کیا باندہا اونہون نے کہا یہی مہر تہا کہ اون کو آزاد کر دیا اور نکاح
کر لیا یہان تک کہ پہر جب وہ راہ مین تہے کہ سنگار کر دیا اون کا ام سلیم نے اور پیش کر دیا آپ کے آگے
رات سی اور صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوشہ بنے ہوئے تہے پہر فرمایا آپنے جس کے پاس جو کچہ
ہو یعنے کہانے کی قسم سے وہ لا دے اور ایک دسترخوان چمڑے کا بچہا دیا اور کوئی اقط لانے لگا۔
(دہی سکہا کر بناتے ہین) اور کوئی کہجور اور کوئی گہی اس سبکو توڑ تاڑ کر خوب ملایا اور یہ ولیمہ ہوا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عَنْ اَنَسٍ کُلُّھُمْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ
اَعْتَقَ صَفِیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا وَجَعَلَ عِتْقَھَا صَدَاقَھَا وَفِیْ حَدِیْثِ مُعَاذٍ عَنْ
اَبِیْہِ تَزَوَّجَ صَفِیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا وَاَصْدَقَھَا عِتْقَھَا اوسی مضمون کا ایک ٹکڑا
ہے **ف** خیبریون نے کہا ہے محمد والخمیس یعنے محمد اور لشکر آچکا اور خمیس لشکر کو اس لیے کہتے
ہین کہ ہر لشکر کے پانچ ٹکڑے ہوتے ہین ایک مقدمہ جو آگے چلے ساقہ جو پیچہے آوے میمنہ جو داہنی
طرف ہو میسرہ جو بائین طرف ہو قلب جو بیچ مین ہو اور حاکم وہین رہتا ہے صفیہ کا نام بعضون نے
کہا کہ زینب تہا پہر قید کے بعد چونکہ آپنے قیدیون مین سے چن لیا اسلیے صفیہ ہوا یعنے چنی ہوئی اور
آپنے جب صفیہ کی شرافت اور حسب و نسب وجمال کو ملاحظہ کیا فرمایا کہ اور لونڈی لے لو اسمین
بڑی مصلحت تہی کہ شاید یہ دحیہ سے نشوز و اعراض اور تکبر کرے یا اور صحابہ دحیہ سے حسد کرین
غرض ان سب مفاسد کا قطع کرنا اسی مین تہا کہ آپ نے اُن کو اپنی خدمت مین رکہا اور حدیث
سے تنفیل یہ ہے کہ لشکریون مین سے کسی کو حصہ غنیمت سے بڑہکر بطور انعام کے دینا اور آزاد کیا
اور نکاح کر لیا۔ اس کے معنون مین اختلاف ہی ایک یہ ہین کہ ان کو تبرعًا لله فی الله آزاد کر دیا اور
انکی رضامندی سے بغیر مہر کے نکاح کر لیا اور یہ آپ کے خصائص سے ہے کہ آپ کو بغیر مہر کے
نکاح درست ہی کہ نہ عقد کے وقت مہر کی ضرورت ہے نہ بعد عقد کے بخلاف اورون کے کہ انکو
درست نہین اور یہ معنے محققین نے کہے ہین اور دوسرون نے کہا کہ شرط کی اون سی کہ ہم
تمکو آزاد کر دین اور تم ہم سے نکاح کر لینا غرض اس شرط سے جب وہ آزاد ہوئین تو وفاے شرط ضرور
ہوئی اور علما کا اس مین اختلاف ہی کہ اب اگر کوئی اپنی لونڈی کو آزاد کرے اس شرط پر کہ اس سے نکاح
کر لیگا اور اسکی آزادی ہی کو مہر ٹہیراوے تو اسکا حکم کیا ہے جمہور نے کہا کہ اگر اس شرط پر آزاد کرے

ح تنفیل کی اجازت ثابت ہوئی ۱۲

تواوسکو لازم نہین ہے کہ اوس شخص سے نکاح بہی کرے اور یہ شرط صحیح نہین اور امام مالک اور شافعی
اور ابوحنیفہ اور محمد بن حسن کا یہی قول ہے اور زفر کا چنانچہ امام شافعی نے کہا ہے کہ اگر اس شرط پر
آزاد کیا اور اوس نے یہ شرط قبول کی تو آزاد ہو گئی اور اس عورت پر لازم نہین کہ اُس مرد سے نکاح
کرے بلکہ عورت کو ضرور ہے کہ اپنی قیمت ادا کرے اس لیے کہ وہ اپنی آزادی پر مفت راضی نہین
ہوئی ہیر اگر وہ راضی ہو گئی اور کسیقدر مہر پر نکاح ہوا تو عورت پر ادای قیمت ضرور ہے اور مرد پر
مہر جو مقرر ہوا ہو خواہ تہوڑا خواہ بہت اور اگر اوسکی قیمت پر نکاح کیا اور قیمت دونون کو معلوم ہے
تو مہر صحیح ہے اور نہ اوس کے ذمہ قیمت رہی نہ مرد کے ذمہ مہر اور اگر قیمت مجہول ہا ہے یعنے معلوم
نہین تو اس مین دو قول ہین اول یہ کہ مہر صحیح ہو گیا جیسے معلوم کی صورت مین تہا دوسرا قول یہ ہے
کہ یہ مہر صحیح نہین بلکہ نکاح صحیح ہے اور مہر مثل لازم ہے اور یہی قول صحیح ہے اور جمہور یہی طرف
گئے ہین اور سعید بن مسیب اور حسن اور نخعی اور زہری اور ثوری اور اوزاعی اور ابو یوسف
اور احمد اور اسحق کہتے ہین کہ جائز ہے یہ کہ آزاد کرے باندی کو اس شرط پر کہ اُس سے نکاح کریگا
اور اوسکی آزادی ہی اوسکا مہر ہو جاتی ہے اور لازم ہوتا ہے عورت کو کہ اُس مرد سے نکاح کرے
اور یہ مہر صحیح ہے بنظر ظاہر احدیث کے اور یہی مذہب میرے نزدیک عمدہ اور بہتر اور قوی ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الَّذِیْ
یُعْتِقُ جَارِیَتَہٗ ثُمَّ یَتَزَوَّجُہَا لَہٗ اَجْرَانِ **حضرت ابی موسی** رضی اللہ تعالی عنہ
نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آزاد کرے اپنی لونڈی کو اور پہر اوس سے نکاح
کرے اوسکو دوہرا ثواب ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ رِدْفَ اَبِیْ طَلْحَۃَ
یَوْمَ خَیْبَرَ وَقَدَمِیْ تَمَسُّ قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَیْنَاہُمْ حِیْنَ
بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ اَخْرَجُوْا مَوَاشِیَہُمْ وَخَرَجُوْا بِفُؤُوْسِہِمْ وَمَکَاتِلِہِمْ وَمُرُوْرِہِمْ
فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِیْسُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَیْبَرُ
اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ قَالَ وَھَزَمَہُمُ اللّٰہُ وَوَقَعَتْ فِیْ
سَہْمِ دِحْیَۃَ جَارِیَۃٌ جَمِیْلَۃٌ فَاشْتَرَاھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعَۃِ
اَرْؤُسٍ ثُمَّ دَفَعَہَا اِلٰی اُمِّ سُلَیْمٍ تُصَنِّعُہَا وَتُہَیِّئُہَا قَالَ وَاَحْسِبُہٗ قَالَ وَتَعْتَدُّ فِیْ بَیْتِہَا

وَهِيَ حَنِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَ وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيْمَتَهَا التَّمْرَ وَ
الْأَقِطَ وَالسَّمْنَ فُحِصَتِ الْأَرْضُ أَفَاحِيْصَ وَجِيْءَ بِالْأَنْطَاعِ فَوُضِعَتْ فِيْهَا وَجِيْءَ بِالْأَقِطِ
وَالسَّمْنِ فَشَبِعَ النَّاسُ قَالَ وَقَالَ النَّاسُ لَا نَدْرِيْ أَتَزَوَّجَهَا أَمِ اتَّخَذَهَا أُمَّ وَلَدٍ قَالُوْا إِنْ
حَجَبَهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَبَ حَجَبَهَا فَقَعَدَتْ
عَلَى عَجُزِ الْبَعِيْرِ فَعَرَفُوْا أَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَفَعْنَا قَالَ فَعَثَرَتِ النَّاقَةُ الْعَضْبَاءُ وَنَدَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنَدَرَتْ فَقَامَ فَسَتَرَهَا وَقَدْ أَشْرَفَتِ النِّسَاءُ فَقُلْنَ أَبْعَدَ اللّٰهُ الْيَهُوْدِيَّةَ قَالَ قُلْتُ
يَا أَبَا حَمْزَةَ أَوَقَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَقَعَ قَالَ أَنَسٌ وَ
شَهِدْتُ وَلِيْمَةَ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا وَكَانَ يَبْعَثُنِيْ فَأَدْعُو
النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ وَتَبِعْتُهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلَانِ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيْثُ لَمْ يَخْرُجَا
فَجَعَلَ يَمُرُّ عَلٰى نِسَائِهِ فَيُسَلِّمُ عَلٰى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَيْفَ
أَنْتُمْ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَيَقُوْلُوْنَ بِخَيْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ فَيَقُوْلُ
بِخَيْرٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ إِذَا هُوَ بِالرَّجُلَيْنِ قَدِ اسْتَأْنَسَ
بِهِمَا الْحَدِيْثُ فَلَمَّا رَأَيَاهُ قَدْ رَجَعَ قَامَا فَخَرَجَا فَوَاللّٰهِ مَا أَدْرِيْ أَنَا أَخْبَرْتُهُ
أَمْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بِأَنَّهُمَا قَدْ خَرَجَا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِيْ
أُسْكُفَّةِ الْبَابِ أَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ لَا تَدْخُلُوْا
بُيُوْتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ ترجمہ انس نے کہا مین ردیف تہا ابو طلحہ کا خیبر کے دن اور
قدم میرا چہوجاتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم سے پہر پہونچے ہم اہل خیبر کے پاس
جب آفتاب نکلا اور ان لوگون نے اپنی چارپایون کو نکالا تہا اور وہ لوگ اپنی کدال اور ٹوکری
اور پہاوڑی لیکر نکلے اور کہنے لگے محمد اور خمیس یعنے دونو آگئے کہا راوی نے کہ فرمایا جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خراب ہوا خیبر اور جب ہم اوترتے ہین کسی قوم کے آنگن مین سو
برا انجام ہوتا ہے ڈرائے گئے لوگون کا اور اللہ تعالی نے انکو شکست دی اور دحیہ کے حصہ
مین ایک باندی خوب صورت آئی اور خرید لیا اوس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات شخصون

کو بچھونا کر کے پشت پر کر دیا اور تب ان کے لئے ایک بچھونا بچھا دیا پہر جب صبح ہوئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس توشہ حاجت سے زیادہ ہو ہمارے پاس لاوے سو کوئی کھجور
لیکر آیا کوئی پنیر لانے لگا کوئی ستو یہانتک کہ ایک ڈھیر ہو گیا حیس کا اور سب لوگ اس میں سے
کہانے لگے اور پانی پینے لگے اپنے بازو میں جو حوض تہے آسمان کے پانی کے انس نے کہا کہ یہ ولیمہ
تہا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا صفیہ پر اور پہر چلے ہم یہانتک کہ جب دیکہیں ہم نے دیواریں
مدینہ کی اور مشتاق ہوئے ہم اوسکی طرف سو ہم نے اپنی سواری دوڑائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بہی اپنی سواری دوڑائی اور صفیہ ان کے پیچہے تہیں سو ٹہوکر کہائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی اونٹنی نے اور آپ گر پڑے اور وہ بہی گر پڑیں اور کوئی آدمی اسوقت نہ آپ کی طرف دیکہتا تہا نہ
یہانتک کہ کہڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کو ڈہانپ لیا اور پہر ہم لوگ
تو آپ نے فرمایا ہم کو کچہ صدمہ نہیں پہنچا پہر داخل ہوئے ہم مدینہ میں اور چہوکریاں ریت
باندیاں آپ کی بیبیوں کی نکلیں اور صفیہ کو دیکہنے لگیں اور طعنہ دینے لگیں اوسکو گرنے کا۔

فائدہ اوپر کی روایتوں میں جو وارد ہوا ہے کہ صحابہ نے کہا کہ اگر آپ صفیہ کو چہپا دیں تو جانیں
کہ بی بی ہیں اس سے مالکیہ وغیرہم نے استدلال کیا ہے کہ نکاح بغیر شہود کے بہی روا ہے کہ جب اعلان
ہو جاوے اسلیے کہ اگر آپ نے اون کے نکاح پر گواہ کیا ہوتا تو صحابہ کرام واقف ہوتے اور یہ مذہب
ہے ایک جماعت کا صحابہ اور تابعین سے کہ نکاح بغیر شہود کے روا ہے جب اوس کے بعد اعلان
ہو جاوے اور یہی مذہب ہے زہری اور مالک اور اہل مدینہ کا کہ اونہوں نے اعلان کو شرط کہا ہے
نہ شہود کو اور ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین کی کہا ہے کہ شرط نکاح کی شہادت ہے نہ اعلان
اور یہ مذہب ہے اوزاعی اور ثوری اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد وغیرہم کا ہے اور ان سب
لوگوں نے گواہی دو عادلوں کی شرط کی ہے بخلاف ابو حنیفہ کے کہ اون کے نزدیک دو فاسقوں
کی گواہی سے بہی نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور اسپر اجماع ہے امت کا کہ اگر چپکے سے نکاح کر لیا
بغیر گواہی کے یعنے نہ اعلان ہوا نہ گواہی تو نکاح صحیح نہ ہوا اور اگر چپکے سے نکاح کیا مگر
دو گواہ ہوئے تو صحیح ہے نزدیک جماہیر کے بخلاف امام مالک کے کہ وہ صحیح نہیں کہتے

باب زَوَاجِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَنُزُولِ الْحِجَابِ وَإِثْبَاتِ الْوَلِيمَةِ نکاح زینب اور نزول حجاب اور

ولیمہ کا حق آیا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھذا حدیث بھز قال لما انقضت عدۃ زینب
رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزید فاذکرھا علی قال
فانطلق زید حتی اتاھا وھی تخمر عجینھا قال فلما رأیتھا عظمت فی صدری حتی
ما استطیع ان انظر الیھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرھا فولیتھا ظھری
ونکصت علی عقبی فقلت یا زینب ارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکرک
قالت ما انا بصانعۃ شیئا حتی اوامر ربی فقامت الی مسجدھا ونزل القرآن وجاء
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل علیھا بغیر اذن قال فقال ولقد رأیتنا
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطعمنا الخبز واللحم حین امتد النھار فخرج
الناس وبقی رجال یتحدثون فی البیت بعد الطعام فخرج رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم واتبعتہ فجعل یتتبع حجر نسائہ یسلم علیھن ویقلن یا رسول اللہ
کیف وجدت اھلک قال فما ادری انا اخبرتہ ان القوم قد خرجوا او
اخبرنی قال فانطلق حتی دخل البیت فذھبت ادخل معہ فالقی الستر
بینی وبینہ ونزل الحجاب قال ووعظ القوم بما وعظوا بہ زاد ابن رافع فی حدیثہ
لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر ناظرین اناہ الی قولہ
واللہ لا یستحیی من الحق ترجمہ انس نے کہا یہ روایت ہے بہز راوی کی کہ جب پوری ہوگئی
عدت زینب کی (یعنے بعد طلاق دینے زید کے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید سے
فرمایا کہ ان سے میرا ذکر کرو اور زید گئے یہاں تک کہ ان کے پاس پہونچے اور وہ اپنے
آٹے کا خمیر کر رہی تھیں اور زید نے کہا کہ میں نے جب انکو دیکھا تو میرے دل میں ان کی
بڑائی یہانتک آئی کہ میں ان کیطرف نظر نہ کرسکا اسلیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
ان کو یاد کیا تھا (یہ کمال ایمان کی بات تھی اور نہایت سعادت مندی کی کہ زید کے
دل میں اس خیال سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو پیام دیا ہے اسقدر عظمت اور
ہیبت انکی چھا گئی کہ نظر نہ کرسکے اور افسوس ہے کہ اس زمانہ کے لوگوں کو حدیث رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑائی اور عظمت ذرا خیال میں نہیں آتی اور بے تکلف

جہوئی تاویلین کرنے لگتے ہین یہ خیال نہین کرتے کہ یہ خاص اوس بے زبان وحی ترجمان سے نکلی ہے
جسکی شان مین وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى وارد ہوا ہے اور اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى اوترا ہے) غرض ہیرزید
نے اپنی پیٹھ موڑی اور اپنی ایڑیون پر لوٹا اور عرض کیا کہ اے زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے آپ کو پیغام بہیجا ہے اور وہ آپ کو یاد کرتے ہین (یعنے نکاح کا پیغام دیا ہے اونہون
نے فرمایا کہ مین کوئی کام نہین کرتی ہون جب تک کہ مشورہ نہین لے لیتی ہون اپنے پروردگار
سے (یعنے استخارہ نہین کرلیتی) اور اوسیوقت وہ اپنی نماز کی جگہہ مین کہڑی ہوگئین (واہ مسلمانون
کی مان اللہ تم پر رحمت کرے) اور قرآن اترا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس بغیر اذن
کے داخل ہوگئے (یعنے یہ آیت اتری زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ
فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِهِمْ یعنے بیاہ دیا ہمنے زینب کو تجہہ سے تاکہ مومنون کو حرج نہو اپنی لے پالکون
کی بیبیون سے نکاح کرنے مین جب وہ اپنی حاجت اون سے پوری کرچکین) اور راوی نے
کہا کہ مین نے اپنے سب لوگون کو دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو روٹی اور گوشت
خوب کہلایا یہانتک کہ دن چڑہ گیا اور لوگ کہا پی کر باہر چلے گئے اور کئی آدمی رہ گئے جو
گہر مین باتین کرتے رہے کہانا کہانے کے بعد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور مین بہی
آپ کے پیچہے چلا اور آپ اپنی بیبیون کے حجرون پر جاتے تہے اور انپر سلام کرتے تہے اور
وہ عرض کرتی تہین کہ اے رسول اللہ کے آپ نے کیسا پایا اپنی بی بی کو (یعنے زینب کو) پہر
راوی نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ آپ کو مین نے خبر دی یا آپ نے مجہکو خبر دی کہ وہ لوگ
چلے گئے پہر آپ تشریف لیگئے یہانتک کہ داخل ہوئے گہر مین اور مین بہی آپ کے ساتہہ اندر جانے
لگا اور آپ نے پردہ ڈالدیا اپنے اور میرے بیچ مین اور پردہ کی آیت اوتری اور لوگون کو
نصیحت کی گئی جو نصیحت کی گئی اور ابن رافع نے یہ بہی زیادہ کیا اپنی روایت مین کہ یہہ
آیت اوتری لا تدخلوا سے آخر تک یعنے نہ داخل ہو گہرون مین نبی کے مگر جب اجازت دیجاوے
تمکو کہانے کی اور نہ انتظار کرو اوسکے پکنے کا یہانتک کہ اللہ پاک نے فرمایا کہ اللہ نہین شرماتا
ہے سچی بات سے **ف** اس حدیث مبارک سے سنبعان سنت کو کئی مسئلے معلوم ہوگئے اول
یہ کہ آدمی شوہر کے ذریعہ سے پیغام نکاح بہیج سکتا ہے اگر معلوم ہو کہ وہ اوس سے ناراض نہو

جیسے زید کا حال تہا دوسرے یہ کہ معلوم ہوا کہ صحابہ کے دل مین بڑی عظمت تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کی کہ مجرد آپکے پیغام دینے کے زید کے دل مین زینب کی ہیبت اور ادب سما گیا اور یہی عظمت
چاہیے ہر مومن کو کہ جب آپ کا قول و فعل و تقریر سنے دل کانپ جاوے اور سوا تسلیم و انقیاد کے
اور کچہہ دل مین نہ آوے اور اگر یہ امر نہین ہے تو ایمان کا نام ہے تیسرے یہ کہ صلوۃ استخارہ مستحب
ہے کہ کوئی بڑا کام بغیر اس کے نہ کرے اور دعاے استخارہ احادیث مین آئی ہوئی ہے وہ پڑہے
تا کہ اللہ اوس مین برکت دے اور بخاری مین مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو ہر کام
مین استخارہ سکہاتے تہے چوتہے یہ کہ لے پالک لڑکے کا حکم غیر کا ہے اور اوسکی بیوی مثل غیر
کی بیوی کے ہے کہ پالنے والے کو اوس سے نکاح درست ہے جب لے پالک طلاق دیدے پانچوین
فضیلت نکاح ثانی کی ثابت ہوئی کہ خداے تعالے خود اوسکا بانی مبانی اور قاضی لا ثانی ہوا
چہٹی فضیلت ام المومنین زینب رضی اللہ تعالی عنہا کی کہ ثابت ہوا کہ اونکا نکاح اللہ پاک
نے خود آسمانون کے پرے بالاے عرش پڑہا اور جبرئیل امین اوسکی خبر لائے اور جناب
ام المومنین اس پر اوسکا فخر فرماتی تہین ساتوین ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا نکاح بغیر گواہون اور بغیر ولی کے صحیح ہے اس لیے کہ آپ کے دعوے کو گواہ کی ضرورت
نہین اسلیے کہ آپ اصدق الصادقین ہین اور یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا اور آپ خود ولی
ہین تمام مومنین و مومنات کے اور یہ خاصہ ہے آپ کا **عن** اَنَسٍ وَ فِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ کَامِلٍ
سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ اَوْلَمَ عَلَی امْرَاَۃٍ وَ قَالَ اَبُوْ کَامِلٍ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ نِّسَائِہٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَ فَاِنَّہٗ
ذَبَحَ شَاۃً **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کو نہین دیکہا کہ کسی عورت کا ایسا ولیمہ کیا ہو جیسا زینب کا کیا ہے کہ آپ نے اُن کے لیے
ایک بکری ذبح کی **ف** ایسا نکاح بہی کسیکا نہین ہوا جس مین اللہ پاک قاضی اور جبرئیل
وکیل ہون اور آسمانون سے پرے بالاے عرش عقد ہوا ہو **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی امْرَاَۃٍ مِّنْ
نِّسَائِہٖ اَکْثَرَ اَوْ اَفْضَلَ مِمَّا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فَقَالَ ثَابِتٌ

الْبُنَانِيِّ ثُمَّ أَوْلَمَ قَالَ أَطْعَمَهُمْ خُبْزًا وَلَحْمًا حَتَّى تَرَكُوهُ وہی مضمون ہے اتنی بات زیادہ
ہے کہ کھلایا لوگون کو روٹی گوشت یہانتک کہ نہ کھا سکے اور چھوڑ دیا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ قَالَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ
يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ زَادَ عَاصِمٌ
وَابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ فَقَعَدَ ثَلَاثَةٌ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا قَالَ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا قَالَ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ
فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَالَ وَأَنْزَلَ اللهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ
النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ
اللهِ عَظِيمًا ترجمہ انس نے کہا جب نکاح کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش سے لوگون
کو بلایا اور کھانا کھلایا پھر وہ بیٹھ کر باتین کرنے لگے سو آپ طیار ہوتے ہین گویا کہ کھڑے ہوتے
ہین سو بھی وہ لوگ نہ اوٹھے پھر جب آپ نے دیکھا (کہ یہ نہین اوٹھتے) تو آپ کھڑے ہوگئے اور
اُن لوگون مین سے کچھ لوگ اوٹھ گئے اور عاصم اور ابن عبد الاعلی نے اپنی روایتون مین یہ
بات زیادہ کی کہ تین آدمی اون مین سے بیٹھے رہ گئے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے کہ اندر آوین تو دیکھا کہ لوگ بیٹھے ہین پھر وہ لوگ اوٹھے اور چلے گئے اور مین نے آکر
آپ کو خبر دی کہ وہ چلے گئے اور آپ آئے اور گھر مین داخل ہوئے سو مین بھی آپ کے ساتھ
داخل ہونے لگا اور آپ نے میرے اور اپنے بیچ مین پردہ ڈالدیا اور اللہ تعالے نے یہ آیت
اتاری کہ اے ایمان والو مت داخل ہو گھرون مین نبی کے مگر جب اجازت ملے تم کو کھانے کی
اور نہ انتظار کرتے رہو اوس کے پکنے کا عند اللہ عظیما تک عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ
النَّاسِ بِالْحِجَابِ لَقَدْ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا
قَالَ وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ

مَجْلِسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعَهٗ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتّٰى قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشٰى فَمَشَيْتُ مَعَهٗ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ثُمَّ ظَنَّ اَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ فَاِذَا هُمْ جُلُوْسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ حُجْرَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ مَعَهٗ فَاِذَا هُمْ قَدْ قَامُوْا فَضَرَبَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ السِّتْرَ وَاُنْزِلَ اٰيَةُ الْحِجَابِ ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مین سب لوگون سے زیادہ واقف ہون حجاب کے اوترنے سے اور ابی بن کعب مجھہ سے پوچھا کرتے تھے پہر کہا کہ صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دولہہ بنے ہوئے زینب بنت جحش کے اور اون سے نکاح کیا تہا آپ نے مدینہ مین اور لوگون کو کہانے کے لیے بلایا جب دن چڑہا سو آپ بہی بیٹھے اور چند لوگ بہی آپکے ساتھہ بعد اوس کے کہ سب لوگ چلے گئے اور وہ لوگ یہانتک بیٹھے رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھے اور چلے اور مین بہی آپ کے ساتھہ چلا یہانتک کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے دروازے پر پہونچے پہر خیال کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہون گے اور لوٹے اور مین بہی آپ کے ساتھہ لوٹا تو دیکہا کہ وہ لوگ پہر بہی بیٹھے ہوئے ہین اوسی جگہہ سو آپ پہر لوٹے اور مین بہی دوبارہ لوٹا یہانتک کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے حجرے تک پہنچے اور پہر لوٹے اور مین بہی لوٹا سو دیکہا کہ وہ لوگ کہڑے ہوئے اور آپنے اپنے اور میرے بیچ مین پردہ ڈالدیا اور آیت پردہ کی اوتری **ف** یہ کمال اخلاق تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ باوجودیکہ آپ کو اون کے بیٹھنے سے سخت تکلیف ہوئی مگر زبان سے یہ نفرمایا کہ تم اوٹھہ جاؤ اور خدا جانے ایسی تکلیفین آپ کو کتنی بار ہوئی ہونگی اور آپ چپ رہے یہانتک کہ پروردگار نے اوسکا خود بندوبست کردیا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِاَهْلِهٖ قَالَ فَصَنَعَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِيْ تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا اَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا اِلَيْكَ اُمِّيْ وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اُمِّيْ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ

اذهب فادع لنا فلانا وفلانا ومن لقيت وسمى رجالا قال فدعوت من سمى ومن لقيت قال قلت لانس عدد كم كانوا قال زهاء ثلاث مائة وقال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم يا انس هات التور قال فدخلوا حتى امتلأت الصفة والحجرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليتحلق عشرة عشرة وليأكل كل انسان مما يليه قال فاكلوا حتى شبعوا قال فخرجت طائفة ودخلت طائفة حتى اكلوا كلهم فقال لى يا انس ارفع قال فرفعت فما ادرى حين وضعت كان اكثر ام حين رفعت قال وجلس طوائف منهم يتحدثون فى بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس وزوجته مولية وجهها الى الحائط فثقلوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم على نسائه ثم رجع فلما راوا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد رجع ظنوا انهم ثقلوا عليه قال فابتدروا الباب فخرجوا كلهم وجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ارخى الستر ودخل وانا جالس فى الحجرة فلم يلبث الا يسيرا حتى خرج على وانزلت هذه الاية فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وقراهن على الناس يا ايها الذين امنوا لا تدخلوا بيوت النبى الا ان يؤذن لكم الى طعام غير ناظرين اناه ولكن اذا دعيتم فادخلوا فاذا طعمتم فانتشروا ولا مستانسين لحديث ان ذلكم كان يؤذى النبى الى اخر الاية قال الجعد قال انس انا احدث الناس عهدا بهذه الايات وحجبن نساء النبى صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** انس نے کہا کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور داخل ہوئے اپنی بی بی کے پاس اور میری ماں ام سلیم نے کچھ ملیدہ بنایا اور اسکو ایک طباق مین رکھا اور کہا کہ اے انس اسکو لیجا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس (اس سے ثابت ہوا کہ نئی دولہہ کے پاس کھانا بھیجنا جس سے ولیمہ مین مدد ہو مستحب ہے) اور عرض کر کہ یہ میری ماں نے آپکی خدمت مین بھیجا ہے اور سلام عرض کیا ہے کہ عرض کرتی ہے کہ آپ کی جناب مین بہت چھوٹا ہدیہ ہے ہماری طرف سے اے رسول اللہ کے انس نے کہا کہ پھر مین وہ لے گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور مین نے اون سے عرض کیا کہ میری ماں آپ کو

سلام عرض کرتی ہین کہ یہ ہماری طرف سے آپ کی جناب مبارک مین بہت تھوڑا ہدیہ ہے آپ نے
فرمایا کہ رکھہ دو اور فرمایا کہ جاؤ اور فلان فلان شخص کو ہمارے پاس بلاؤ اور جو تمکو ملجاوے اور کئی
شخصون کا نام لیا سو مین اُنکو بھی لایا جنکا نام لیا اور جو مجھے ملگیا مین نے انس سے کہا کہ پہر وہ سب لوگ
گنتی مین کتنے تھے اُنھون نے کہا قریب تین سو کے اور مجھہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اے انس وہ طباق لاؤ اور وہ لوگ اندر آئے یہانتک کہ صفہ اور حجرہ بھر گیا (صفہ وہ
جگہہ جو باہر بیٹھنے کی بنائی جاوے جسے دیوان خانہ کہتے ہین) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ دس دس آدمی حلقہ باندھتے جاوین (یعنے جب وہ کہالین پہر دوسرے دس بیٹھین) اور
چاہیے کہ ہر شخص اپنے نزدیک سے کہاوے (یعنے کہانے کی چوٹی نہ توڑے کہ برکت وہین سے نازل ہوتی
ہے) پہر اون لوگون نے یہانتک کہایا کہ سب سیر ہوگئے اور ایک گروہ جاتا تھا کہ پہر دوسرا آتا تھا یہان
تک کہ سب لوگ کہا چکے تب مجھہ سے فرمایا کہ اوٹھا لے اے انس اور مین نے اوس برتن کو اٹھایا تو معلوم نہ ہوتا تھا
کہ جب مین نے رکھا تھا جب زیادہ تھا یا جب مین نے اوٹھایا جب اوس مین کہانا زیادہ تھا اور بعضے لوگ
بیٹھے باتین بناتے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے
اور آپ کی بی بی صاحبہ (یعنے ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا) دیوار کیطرف مونہہ پہیر کر بیٹھی ہوئین
تھین اور اُن لوگون کا بیٹھنا حضرت کو گران گذرا اور آپ نکلے اور اپنی بیبیون کو سلام کیا اور پہر لوٹ
آئے پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اون لوگون نے کہ آپ پر ہم گران ہوئے جلد دروازے
پر گئے اور باہر نکلے سب کے سب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے یہانتک کہ پردہ ڈالدیا آپنے
اور داخل ہوئے اور مین حجرے مین بیٹھا ہوا ہون پہر تھوڑی دیر ہوئی ہوگی کہ آپ میری طرف
نکلے اور یہ آیتین اترین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر نکلکر لوگون کے اوپر پڑہین۔
یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ سے اخیر تک جعد جو راوی ہین اونہون نے کہا کہ انس نے کہا سب سے پہلے یہ آیتین
مین نے سنی ہین اور مجھے پہنچی ہین اور پردہ مین رہنے لگین بیبیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی **ف** اس حدیث مین بڑا معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ ایک دو آدمی کے
کہانے مین تین سو شخص سیر و آسودہ ہوگئے اور بڑی فضیلت ہے ام المومنین زینب کی کہ آیۃ
حجاب کی اونہی کے زمانہ عقد مین اُتری **عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ**

قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَهْدَتْ لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ أَنَسٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَدَعَوْتُ لَهُ مَنْ لَقِيتُ فَجَعَلُوا يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ وَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى الطَّعَامِ فَدَعَا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ وَلَمْ أَدَعْ أَحَدًا لَقِيتُهُ إِلَّا دَعَوْتُهُ فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا وَخَرَجُوا وَبَقِيَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَطَالُوا عَلَيْهِ الْحَدِيثَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحْيِي مِنْهُمْ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ شَيْئًا فَخَرَجَ وَتَرَكَهُمْ فِي الْبَيْتِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ قَالَ قَتَادَةُ غَيْرَ مُتَحَيِّنِينَ طَعَامًا وَلٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا حَتّٰى بَلَغَ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ذٰلِكُمْ أَطْهَرُ **ترجمہ** انس نے کہا جب نکاح ہوا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا زینب سے تو ام سلیم نے اون کے لیے ملیدہ ہدیہ بھیجا ایک برتن مین پتہر کے اور انس نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ جو مسلمان تم کو ملے اور سب سے بلا لاؤ سو مین نے جو ملا اوسی بلایا اور وہ لوگ سب داخل ہونے لگے اور کہانے لگے اور نکلتے جاتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مبارک ہاتہہ کہانے پر رکہا اور دعا کی اور پڑہا او سپر جو اللہ تعالے نے چاہا اور مین نے بہی جب مجہے ملا کسیکو نہ چہوڑا ضرور بلا لایا اور سبنے کہایا یہانتک کہ سیر ہو گئے اور باہر نکلے اور ایک گروہ اون مین سے بیٹہا رہا اور بہت لنبی باتین کرتا رہا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم اون سے شرماتے تہے کہ اون کو کچہہ کہین پہر آپ نکلے اور اون کو گہر مین چہوڑ دیا اور اللہ تعالی نے وہ آیتین اوتارین جو اوپر مذکور ہوئین **باب** الامر باجابة الداعی الی دعوة دعوت قبول کرنے کا بیان **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسیکو ولیمہ کی دعوت دیجاوے تو ضرور آوے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيُجِبْ قَالَ خَالِدٌ فَإِذَا عُبَيْدُ اللّٰهِ

يَنْزِلُهُ عَلَى الْعُرْسِ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بلایا جاوے
کوئی تم مین کا ولیمہ کیطرف تو چاہیے کہ قبول کرے راوی نے کہا کہ عبید اللہ اس سے ولیمہ نکاح کا مراد
لیتے تہے **ف** نووی نے کہا ہے کہ دعوت کہانے کی بفتح دال ہے اور دعوت نسب کی بکسر
دال یہ قول ہے جمہور عرب کا اور ولیمہ کی دعوت مین جانا مامور بہ تو بالاتفاق ہے مگر یہ امر وجوب کے
لیے ہے یا استحباب کے لیے اس مین اختلاف ہے اور اصح مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ وہ فرض عین
ہے ہر شخص پر جسکو دعوت دیجاوے مگر اتنا ہے کہ حاضری وہان کی معاف ہو سکتی ہے بسبب ان
عذرون کے جو آگے مذکور ہونگے اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ فرض کفایہ ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ مستحب
ہے یہ حکم ہے ولیمہ نکاح کا اور باقی دعوتین جو اوسکے سوا ہین اون مین دو قول ہین اول یہ کہ وہ بہی مثل ولیمہ
کی ہین دوسرے یہ کہ وہ مستحب ہے اور قبول کرنا اوسکا استحباب مین ولیمہ کے برابر نہین اور قاضی نے اتفاق علما
کا اسپر ذکر کیا ہے کہ واجب ہے قبول کرنا ولیمہ کا اور اوسکے سوا مین امام مالک اور جمہور کا قول ہے کہ
اجابت اوسکی واجب نہین اور اہل ظاہر کا قول ہے کہ اجابت ہر دعوت کی واجب ہے خواہ دعوت
ولیمہ ہو یا سوا اوس کے اور یہی قول ہے بعض سلف کا اور وہ عذر جن سے اجابت کا وجوب و استحباب
ساقط ہوتا ہے یہ ہین کہ مال مین داعی کے شبہ ہو یا خاص اغنیا کی دعوت ہو یا وہان کوئی شخص ایسا
ہو جس کے حاضر ہونے سے ایذا ہوتی ہے یا ہمنشینی اوس کے دین مین ضرر کرتی ہو یا داعی نے اسلیے
دعوت دی ہو کہ اُس سے کسی ظلم پر مدد لے یا وہان کوئی منکر ہو جیسے خمر وغیرہ یا ناچ رنگ یا
فرش حریر یا سونے کے برتن یا چاندی کے کہ ان عذرون سے دعوت کا قبول نہ کرنا روا ہے اور
ایسے ہی ان دعوتون کا قبول نہ کرنا ضرور ہے جنمین کوئی بدعت ہو اور قبول کرنا اون دعوتون کا حرام
ہے جن مین نذر غیر اللہ جیسے گیارہوین بڑے پیر کی یا توشہ عبد الحق کا یا کندوری کہ ان مین اکثر نذر غیر اللہ
ہوتی ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى وَلِيْمَةِ عُرْسٍ فَلْيُجِبْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِئْتُوا الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيْتُمْ ترجمہ
ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا جاؤ تم دعوت مین جب بلاے جاؤ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ

اخاہ فلیجب عرسا کان او نحوہ ابن عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ جب بلاوے کوئی اپنے بھائی کو تو چاہیے کہ قبول کرے اوس کے بلانے کو شادی ہو یا اور کوئی امر اس کی مانند عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعی الی عرس او نحوہ فلیجب وہی مضمون ہے عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ائتوا الدعوۃ اذا دعیتم ترجمہ اسکا بھی اوپر گذرا عن نافع قال سمعت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجیبوا ھذہ الدعوۃ اذا دعیتم لہا قال وکان عبد اللہ یاتی الدعوۃ فی العرس وغیر العرس ویاتیہا وھو صائم ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبول کرو تم دعوت کو جب بلائے جاؤ اور عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ دعوت مین آتے تھے ولیمہ ہو خواہ غیر ولیمہ اگرچہ روزہ دار ہوں عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان دعیتم الی کراع فاجیبوا ترجمہ ابن عمر نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم بلائے جاؤ بکری کے کھر کیطرف تو بھی قبول کرو ف یعنے کھانا کیسا ہی ہو قبول کرنا ضرور ہے مگر حلال کا ہو عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعی احدکم الی طعام فلیجب فان شاء طعم وان شاء ترک ولم یذکر ابن المثنی الی طعام ترجمہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بلایا جاوے کوئی کھانے کیطرف تو آوے پھر چاہیے کھاوے یا نہ کھاوے اور ابن مثنی کی روایت مین کھانے کا لفظ نہین ہے ف اس سے معلوم ہوا کہ دعوت مین حاضر ہونا ضرور ہے اور کھانے کا اختیار ہے عن ابی الزبیر بھذا الاسناد مثلہ وہی مضمون ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعی احدکم فلیجب فان کان صائما فلیصل وان کان مفطرا فلیطعم ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو دعوت ہو جاوے اگر روزہ سے ہے تو دعا کرے اور نہین تو کھاوے ف فلیصل کے معنے بعضون نے یہی کہے ہین کہ دعا کرے صاحب دعوت کے لیے اور یہی قول قوی ہے اور بعضون نے کہا کہ نماز پڑھے یعنے

نقل کہ صاحب خانہ کے گہر مین برکت ہو **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِیْمَۃِ یُدْعٰی اِلَیْہِ الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَکُ الْمَسَاکِیْنُ فَمَنْ لَمْ یَاْتِ الدَّعْوَۃَ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے تہے کہ برا کہانا اوس ولیمہ کا کہانا ہے جسمین امیر بلائے جاوین اور مساکین نہ بلائے جاوین جو دعوت مین نہ حاضر ہوا اوس نے نافرمانی کی اللہ و رسول کی **عَنْ** سُفْیَانَ قُلْتُ لِلزُّھْرِیِّ یَا اَبَا بَکْرٍ کَیْفَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْاَغْنِیَاءِ فَضَحِکَ فَقَالَ لَیْسَ ھُوَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْاَغْنِیَاءِ قَالَ سُفْیَانُ وَکَانَ اَبِیْ غَنِیًّا فَاَفْزَعَنِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثُ حِیْنَ سَمِعْتُ بِہٖ فَسَاَلْتُ عَنْہُ الزُّھْرِیَّ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَۃِ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِکٍ **ترجمہ** سفیان نے کہا مین نے زہری سے پوچہا کہ یہ حدیث کیونکر ہے کہ بدتر سب کہانون سے کہانا امیرون کا ہے سو وہ ہنسی اور انہون نے کہا کہ وہ کہانا بدتر نہین ہے اور سفیان نے کہا کہ میرے باپ امیر تہے اس لیے مجہے اس حدیث سے بڑی پریشانی ہوئی جب مین نے سنی اور مین نے زہری سے پوچہا تو انہون نے کہا کہ مجہہ سے عبدالرحمن اعرج نے کہا کہ انہون نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے سنا کہ کہتے تہے کہ بدتر کہانا کہانا اوس ولیمہ کا ہے پہر روایت کی مثل روایت مالک کے یعنے جو اوپر گذری کہ جسکی طرف امیر لوگ بلائے جاوین اور مساکین نہ بلائے جاوین **عَنْ** الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَۃِ نَحْوَ حَدِیْثِ مَالِکٍ ابوہریرہ نے وہی مضمون روایت کیا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نَحْوَ ذٰلِکَ وہی مضمون ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَۃِ یُمْنَعُہَا مَنْ یَّاْتِیْہَا وَیُدْعٰی اِلَیْہَا مَنْ یَّاْبَاھَا وَمَنْ لَّمْ یُجِبِ الدَّعْوَۃَ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلَہٗ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدتر طعام طعام اوس ولیمہ کا ہے کہ جو اوس مین آتا ہے روکا جاتا ہے اور جو نہین آتا اوسکو بلاتے پہرتے ہین اور جو دعوت مین نہ آیا اوس نے نافرمانی کی اللہ عزوجل کی اور اوسکے رسول کی **ف** یعنے ایسے لوگون کو بلاتے نہین جنکو چہوڑ دن بلائین

توسچون اُنمین اور ایسون کی خوشامد کرتے پھرتے ہین جو آنے مین سو نخرے لاتے مین ناک بھون چڑہاتے
مین آتے ہین تو مفت کہانا کہاتے ہین اور احسان کا احسان جتاتے ہین **باب** لاتحل
المطلقة ثلثا لمطلقها حتى تنكح زوجا غيره ويطاها ثم يفارقها وتنقضي عدتها مطلقہ
ثلثہ کا بیان **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها قالت جاءت امرأة رفاعة رضي الله
تعالى عنها الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت كنت عند رفاعة فطلقني
فبت طلاقي فتزوجت عبد الرحمن بن الزبير رضي الله تعالى عنه وانما معه
مثل هدبة الثوب فتبسم رسول الله صلى الله عليه وقال اتريدين ان ترجعي
الى رفاعة لا حتى تذوقي عسيلته ويذوق عسيلتك قالت وابو بكر عنده
وخالد بن سعيد بالباب ينتظر ان يؤذن له فنادى يا ابا بكر الا تسمع هذه
ما تجهر به عند رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا کہ رفاعہ کی عورت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی کہ مین
رفاعہ کے نکاح مین تہی اور اس نے مجہے تین طلاق دیے تب مین نے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح
کیا اور اسکو پاس کچہ نہین ہے سوا کپڑے کے سرے کی مانند (یعنے قابل جماع نہین ہے) سو جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے (اوسکی بات پر کہ منہ در کی بات کیسی بے تکلف کہتی ہے)
اور فرمایا کہ کیا تو ارادہ رکہتی ہے کہ رفاعہ کے نکاح مین پہر جاوے یہ بات کبہی نہ ہوگی جب تک
تو اس شوہر کی لذت جماع نہ چکہے اور وہ تیری لذت جماع نہ چکہے جناب عائشہ صدیقہ فرماتی ہین کہ
ابوبکر حضرت کے پاس تہے اور خالد بن سعید دروازے پر منتظر تہے کہ اجازت ہو تو مین بہی اندر آؤن
سو خالد نے پکارا کہ اے ابوبکر آپ سنتے نہین کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کیا پکار رہی
ہے **عن** عروة بن الزبير ان عائشة رضي الله تعالى عنها زوج النبي صلى الله
عليه وسلم اخبرته ان رفاعة القرظي رضي الله تعالى عنه طلق امراته فبت
طلاقها فتزوجت بعده عبد الرحمن بن الزبير رضي الله تعالى عنه فجاءت
النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله انها كانت تحت رفاعة رضي
الله تعالى عنه فطلقها آخر ثلاث تطليقات فتزوجت بعده عبد الرحمن بن

الزُّبَیرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاِنَّہٗ وَاللّٰہِ مَا مَعَہٗ اِلَّا مِثْلُ ھٰذِہِ الْھُدْبَۃِ فَاَخَذَتْ بِھُدْبَۃٍ مِنْ جِلْبَابِھَا قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ ضَاحِکًا فَقَالَ لَعَلَّکِ تُرِیْدِیْنَ اَنْ تَرْجِعِیْ اِلٰی رِفَاعَۃَ لَا حَتّٰی یَذُوْقَ عُسَیْلَتَکِ وَتَذُوْقِیْ عُسَیْلَتَہٗ وَاَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَخَالِدُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَۃِ لَمْ یُؤْذَنْ لَہٗ قَالَ فَطَفِقَ خَالِدٌ یُنَادِیْ اَبَا بَکْرٍ اَلَا تَزْجُرُ ھٰذِہٖ عَمَّا تَجْھَرُ بِہٖ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی مضمون ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اُس عورت نے اپنی چادر کا کنارہ پکڑکر اشارہ کیا کہ عبدالرحمن کے پاس ایسا ہے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ رِفَاعَۃَ الْقُرَظِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ طَلَّقَ امْرَاَتَہٗ فَتَزَوَّجَھَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَجَاءَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ رِفَاعَۃَ طَلَّقَھَا اٰخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِیْقَاتٍ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یُوْنُسَ وہی مضمون ہے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَۃِ یَتَزَوَّجُھَا الرَّجُلُ فَیُطَلِّقُھَا فَتَتَزَوَّجُ رَجُلًا اٰخَرَ فَیُطَلِّقُھَا قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بِھَا اَتَحِلُّ لِزَوْجِھَا الْاَوَّلِ قَالَ لَا حَتّٰی یَذُوْقَ عُسَیْلَتَھَا ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ ایک عورت سے کسی نے نکاح کر کے طلاق دیدیا (یعنے تین طلاق مغلظہ) اور پھر اُس نے دوسرے مرد سے نکاح کیا اور اُس نے بھی طلاق دیا قبل دخول کے تو کیا وہ شوہر اول پر حلال ہوگئی یعنے اوس سے نکاح کرسکتی ہے آپ نے فرمایا کہ نہیں جب تک اوس کا شہد نہ چکھے یعنے شوہر ثانی کا عَنْ اَبِیْ مُعَاوِیَۃَ جَمِیْعًا عَنْ ھِشَامٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ ابومعاویہ سے یہی مضمون مروی ہے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَاَتَہٗ ثَلٰثًا فَتَزَوَّجَھَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَھَا قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بِھَا فَاَرَادَ زَوْجُھَا الْاَوَّلُ اَنْ یَّتَزَوَّجَھَا فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ لَا حَتّٰی یَذُوْقَ الْاٰخِرُ مِنْ عُسَیْلَتِھَا مَا ذَاقَ الْاَوَّلُ ترجمہ جناب عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ ایک شخص نے طلاق دیا اپنی عورت کو تین بار اور اُس عورت سے کسی اور نے نکاح کیا اور پھر اسکو طلاق دیا قبل دخول کے اور شوہر اول نے ارادہ کیا کہ پھر اوس سے نکاح کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا نہین جبتک کہ شوہر ثانی اوس کے جماع کی لذت نہ پالیوے جیسے شوہر اول نے پائی تھی عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ جَمِیْعًا عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَفِیْ حَدِیْثِ یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا وہی مضمون ہے **ف** یہی مذہب ہے جمیع صحابہ اور تابعین کا اور جو اون کے بعد گذرے ہین کہ جس نے تین طلاق دین اپنی عورت کو اور اُس نے دوسرے سے نکاح کیا پھر جب تک شوہر ثانی جماع کر کے طلاق نہ دے تب تک شوہر اول کے نکاح مین نہین آسکتی اور جو قول اسکے خلاف ہو شاذ و غیر مقبول ہے اور یہ احادیث مخصص ہین آیت حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَہٗ کے **باب** مَا یُسْتَحَبُّ اَنْ یَّقُوْلَهٗ عِنْدَ الْجِمَاعِ جماع کیوقت کی دعا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّاْتِیَ اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ یُّقَدَّرْ بَیْنَهُمَا وَلَدٌ فِیْ ذٰلِكَ لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْطَانٌ اَبَدًا ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی تم مین ارادہ جماع کے وقت بسم اللہ سے مارزقتنا تک کہہ لیوے تو اگر اللہ نے اوس کی تقدیر مین لڑکا رکھا ہے تو اُسکو شیطان ضرر نہ پہنچاویگا اور معنی اسکے یہ ہین کہ شروع کرتا ہون مین اللہ تعالے کے نام سے یا اللہ بچا ہم کو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اوس اولاد سے جو تو ہم کو عنایت فرماوے گا عَنْ مَنْصُوْرٍ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ جَرِیْرٍ غَیْرَ اَنَّ شُعْبَةَ لَیْسَ فِیْ حَدِیْثِهٖ ذِكْرُ بِسْمِ اللّٰهِ وَفِیْ رِوَایَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِیِّ بِسْمِ اللّٰهِ وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ نُمَیْرٍ قَالَ مَنْصُوْرٌ اُرَاہُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ مضمون وہی مگر شعبہ کی روایت مین بسم اللہ کا لفظ نہین اور عبد الرزاق کی روایت مین ہے اور ابن نمیر کی روایت مین ہے کہ منصور نے کہا کہ خیال کرتا ہون مین کہ اونہون نے بسم اللہ کہا ہے **باب** جَوَازِ جِمَاعِهٖ امْرَاَتَهٗ فِیْ قُبُلِهَا مِنْ قُدَّامِهَا وَمِنْ وَّرَائِهَا مِنْ غَیْرِ تَعَرُّضٍ لِلدُّبُرِ آگے اور پیچھے سے قبل مین جماع کرنے کا جواز نہ دبر مین عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ اِذَا اَتَى الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِيْ قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہود کا قول تھا کہ جو مرد جماع کرے اپنی عورت سے قبل میں پیچھے ہوکر تو لڑکا بھینگا پیدا ہوتا ہے (کہ ایک چیز کو دو دیکھتا ہے) اوسپر یہ آیت اوتری کہ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں سو اپنی کھیتی میں آؤ جس طرف سے چاہو (یعنے آؤ کھیتی میں اور کنوئیں میں نہ جاؤ اور کھیتی وہی جہان بیج ڈالے تو اوگے نہ وہ جہان بیج ضائع ہو) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ يَهُوْدَ كَانَتْ تَقُوْلُ اِذَا اُتِيَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ دُبُرِهَا فِيْ قُبُلِهَا ثُمَّ حَمَلَتْ كَانَ وَلَدُهَا اَحْوَلَ قَالَ فَاُنْزِلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ النُّعْمَانِ عَنِ الزُّهْرِيِّ اِنْ شَاءَ مُجَبِّيَةً وَّاِنْ شَاءَ غَيْرَ مُجَبِّيَةٍ غَيْرَ اَنَّ ذٰلِكَ فِيْ صِمَامٍ وَّاحِدٍ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہے مگر نعمان کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ زہری سے مروی ہے کہ شوہر چاہے بیوی کو اوندھا ڈال کے جماع کرے چاہے سیدھا لٹا کر مگر جماع ایک ہی سوراخ میں کرے یعنے قبل میں **ف** ان احادیث کی نظر سے اور قرآن کے حکم سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کھیتی میں آؤ اتفاق کیا ہے اون تمام علمائے خبر کا اتفاق معتبر رکھا جاتا ہے کہ دبر میں جماع کرنا حرام ہے سوا قبل کے خواہ حالت حیض ہو خواہ طہر اور بہت سی حدیثوں میں دبر میں جماع کرنے کی برائی وارد ہوئی ہے چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ملعون ہے جو اپنی عورت کے پاس جاوے اوسکی دبر میں اور اصحاب شافعیہ نے فرمایا ہے کہ وطی دبر میں مطلقاً حرام ہے خواہ آدمی کے ساتھ ہو یا حیوان کے ساتھ اور کسی حال میں درست نہیں

بَابُ تَحْرِيْمِ امْتِنَاعِهَا مِنْ فِرَاشِ زَوْجِهَا

باب اس بیان میں کہ عورت کو روا نہیں کہ مرد کو جماع سے روکے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت رات کو اپنے شوہر کا بستر چھوڑ کر الگ رہتی ہے تو فرشتے اوسکو لعنت کرتے

رہتی ہین صبح تک فائدہ یعنے بغیر عذر شرعی کے اوسکے بستر سے جدا رہتی ہے اور حیض ہین بستر سے جدا رہنا ضرور نہین اسلیے کہ شوہر کو حالت حیض مین بہی ناف کی اوپر تک مباشرت اور مساس کرنے کا اختیار ہے پہر اوسکے بچہونے سے جدا رہنا کیا معنے عن شعبۃ بہذا الاسناد وقال حتی ترجع ترجمہ شعبہ سے بہی یہ مضمون مروی ہے اوس مین ہے کہ لعنت کرتے ہین اوسکو فرشتے یہانتک کہ وہ لوٹ کر شوہر کے بچہونے پر آوے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ ما من رجل یدعو امراتہ الی فراشہا فتابی علیہ الا کان الذی فی السماء ساخطا علیہا حتی یرضی عنہا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ قسم ہے اوس پروردگار کی کہ میری جان اوسکے ہاتھ مین ہے کوئی مرد ایسا نہین کہ وہ اپنی عورت کو اپنے بچہونے کیطرف بلاوے اور وہ انکار کرے مگر یہ کہ پروردگار جو آسمان کے اوپر ہے غصہ مین رہتا ہے جبتک وہ عورت سے راضی ہو عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا الرجل امراتہ الی فراشہ فلم تاتہ فبات غضبان علیہا لعنتہا الملئکۃ حتی تصبح ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد بلاوے اپنی عورت کو اپنے بچہونے پر اور وہ نہ آوے اور مرد غصے رہے اوسپر تو فرشتے لعنت کرتے رہتے ہین اوسپر صبح تک باب تحریم افشاء سر المراۃ عورت کا بہید کہولنا حرام ہے عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اشر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ الرجل یفضی الی امراتہ وتفضی الیہ ثم ینشر سرہا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ برا لوگون مین اللہ تعالے کے نزدیک قیامت کے دن وہ شخص ہے جو اپنی عورت کے پاس جاوے اور عورت اوس کے پاس آوے (یعنے صحبت کرے) اور پہر اوسکا بہید ظاہر کردے عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اعظم الامانۃ عند اللہ یوم القیمۃ الرجل یفضی الی امراتہ وتفضی الیہ ثم ینشر سرہا وقال ابن نمیر ان اعظم ابوسعید خدری کہتے تہے کہ جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑی سی امانت اللہ تعالے کے نزدیک قیامت کے دن یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے صحبت کرے اور عورت مرد سے اور پھر وہ اُسکا بھید کھولدے یعنے یہ امانت میں خیانت کی فائدہ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ صحبت کیوقت جو کچھ بے تکلفی اور سادہ لوحی جانبین سے وقوع میں آتی ہے اور حرکات موزون اور سکنات نازشحون ظہور میں آتے ہیں اون کا افشا کرنا حرام ہے اس لیے کہ وہ خلاف مروت اور خلاف حیا ہے **بَابُ حُكْمِ الْعَزْلِ** عزل کا بیان

عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو الصِّرْمَةِ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلَهُ أَبُو الصِّرْمَةِ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْعَزْلَ فَقَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ بِالْمُصْطَلِقِ فَسَبَيْنَا كَرَائِمَ الْعَرَبِ فَطَالَتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَرَغِبْنَا فِي الْفِدَاءِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَسْتَمْتِعَ وَنَعْزِلَ فَقُلْنَا نَفْعَلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا لَا نَسْأَلُهُ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ خَلْقَ نَسَمَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَتَكُونُ ترجمہ ابن محیریز نے کہا کہ میں اور ابو صرمہ دونوں ابو سعید خدری رضے اللہ تعالی عنہ کے پاس گئے اور ابو صرمہ نے اون سے پوچھا کہ آپ نے کبھی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو عزل کا ذکر کرتے سنا ہے انہوں نے کہا کہ ہاں ہمنے جہاد کیا آپ کے ساتھ بنی المصطلق کا یعنے جس غزوہ مریسیع کہتے ہیں اور بڑی عمدہ شریف عورتوں کو عرب کی قید کیا اور ہم کو مدت تک عورتوں سے جدا رہنا پڑا اور خواہش کی ہمنے کہ ان عورتوں کے بدلے میں کفار سے کچھ مال لیں اور ارادہ کیا ہم نے کہ ہم اون سے نفع بھی اٹھاویں یعنے صحبت کریں اور عزل کریں یعنے انزال باہر کریں تا حمل نہ ہو پھر ہم نے کہا کہ ہم عزل کرتے ہیں اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود ہیں اور ہم اون سے نہ پوچھیں یہ کیا بات ہے پھر ہمنے پوچھا آپ سے تو آپ نے فرمایا کہ تم اگر نکرو تو بھی کچھ حرج نہیں یعنے اگر کرو تو بھی کچھ حرج نہیں اور اللہ تعالی نے جس روح کا پیدا کرنا قیامت تک لکھا ہے وہ تو ضرور پیدا ہوگی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَى حَدِيثِ رَبِيعَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ترجمہ وہی مضمون ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ فَقَالَ اَصَبْنَا سَبَایَا کُنَّا نَعْزِلُ ثُمَّ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ لَنَا وَاِنَّکُمْ لَتَفْعَلُوْنَ وَاِنَّکُمْ لَتَفْعَلُوْنَ وَاِنَّکُمْ لَتَفْعَلُوْنَ مَا مِنْ نَسَمَۃٍ کَائِنَۃٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا ھِیَ کَائِنَۃٌ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ ہمکو کچھ عورتین قیدی ملین اور ہم عزل کرنے لگے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تم یہ کرتے ہی رہو گے تم یہ کرتے ہی رہو گے تم یہ کرتے ہی رہو گے اور جو روح پیدا ہونے والی ہے قیامت کے دن تک وہ ضرور پیدا ہو جاوے گی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قُلْتُ لَہٗ سَمِعْتَہٗ مِنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ نَعَمْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَلَیْکُمْ اَلَّا تَفْعَلُوْا فَاِنَّمَا ھُوَ الْقَدَرُ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا تم اگر عزل نکرو تو کچھ حرج نہین ہے اسلیے کہ یہ تو تقدیر کی بات ہے یعنی حمل ہونا ہونا عَنْ اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِھِمْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْعَزْلِ لَا عَلَیْکُمْ اَلَّا تَفْعَلُوْا ذٰلِکُمْ فَاِنَّمَا ھُوَ الْقَدَرُ ترجمہ اسکا اوپر کے تراجم سے معلوم ہو سکتا ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَدَّہٗ اِلٰی اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ لَا عَلَیْکُمْ اَلَّا تَفْعَلُوْا ذَاکُمْ فَاِنَّمَا ھُوَ الْقَدَرُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَوْلُہٗ لَا عَلَیْکُمْ اَقْرَبُ اِلَی النَّھْیِ مضمون حدیث کا وہی ہے جو اوپر گذر چکا اور محمد نے کہا کہ حضرت کے اس فرمانے سے کہ کچھ حرج نہین ہے اگر عزل نکرو نہی نکلتی ہے یعنی نکرنا اولے ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ فَرَدَّ الْحَدِیْثَ حَتّٰی رَدَّہٗ اِلٰی اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ ذُکِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا ذَاکُمْ قَالُوا الرَّجُلُ تَکُوْنُ لَہُ الْمَرْاَۃُ تُرْضِعُ فَیُصِیْبُ مِنْھَا وَیَکْرَہُ اَنْ تَحْمِلَ مِنْہُ وَالرَّجُلُ تَکُوْنُ لَہُ الْاَمَۃُ فَیُصِیْبُ مِنْھَا وَیَکْرَہُ اَنْ تَحْمِلَ مِنْہُ قَالَ فَلَا عَلَیْکُمْ اَلَّا تَفْعَلُوْا ذَاکُمْ فَاِنَّمَا ھُوَ الْقَدَرُ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِہِ الْحَسَنَ فَقَالَ وَاللّٰہِ لَکَاَنَّ ھٰذَا زَجْرٌ ترجمہ عبدالرحمن بن بشر انصاری نے ابی سعید

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کا ذکر ہوا تو آپ نے
فرمایا تم یہ کیوں کرتے ہو صحابہ نے عرض کی کہ کسیوقت آدمی کے پاس ایک عورت ہوتی ہے اور
وہ دودھ پلاتی ہے اور وہ اوس سے صحبت کرتا ہے اور ڈرتا ہے کہ اوسے حمل ہو جاوے اور کسی کے
پاس ایک لونڈی ہوتی ہے اور وہ اُس سے صحبت کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ اُسے حمل ہو تو آپ نے
فرمایا کیا مضائقہ اگر تم عزل نکرو اس لیے کہ حمل ہونا نہ ہونا تقدیر سے ہے ابن عون نے کہا کہ میں نے
یہ روایت حسن سے بیان کی تو اونہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم اس میں جھڑکنا ہے عزل کرنے سے کہا
مسلم نے اور روایت کی مجھ سے حجاج بن شاعر نے اون سے سلیمان نے اون سے حماد نے اون سے
ابن عون نے اور ابن عون نے کہا کہ بیان کی میں نے محمد سے بواسطہ ابراہیم کے حدیث عبدالرحمن
بن بشر کی یعنے حدیث عزل کی تو اونہوں نے کہا مجھ سے بھی روایت کی عبدالرحمن بن بشر نے یہی حدیث
عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قُلْنَا لِأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِي الْعَزْلِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى
حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ إِلَى قَوْلِهِ الْقَدَرُ ترجمہ معبد سے مروی ہے کہ میں نے ابی سعید سے پوچھا کہ
تم نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ عزل کا ذکر کرتے ہوں تو اونہوں نے وہی حدیث
بیان کی جو اوپر گذری عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ
لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَلِمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ وَلَمْ يَقُلْ فَلَا يَفْعَلْ
ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللهُ خَالِقُهَا ابو سعید رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت کے آگے عزل کا ذکر ہوا تو فرمایا کیوں کرتے ہو اور یہ نہیں فرمایا کہ نکرو
اس لیے کہ کوئی جان پیدا ہونے والی نہیں کہ اللہ عزوجل اُسے پیدا نہ کرے ۔ **ف**
یعنے جسکو پیدا ہونا ہے وہ ضرور ہوگا تم چاہے ہزار عزل کرو عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ
مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ وَإِذَا أَرَادَ اللهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ
ابو سعید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کو پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تمام
پانی سے منی کے لڑکا بنتا ہے (یعنے ایک قطرہ پہنچا تو لڑکے کے پیدا ہونے کو کافی ہے

پہر تم کہانتک بچوگے اور جو چیز اللہ تعالے پیدا کیا چاہتا ہے اوسے کوئی نہین روک سکتا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ ابو سعید سے وہی حدیث مروی ہوئی عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِیْ جَارِیَۃً ھِیَ خَادِمُنَا وَسَانِیَتُنَا وَاَنَا اَطُوْفُ عَلَیْھَا وَاَنَا اَکْرَہُ اَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اَعْزِلْ عَنْھَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّہٗ سَیَاْتِیْھَا مَا قُدِّرَ لَھَا فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتَاہُ فَقَالَ اِنَّ الْجَارِیَۃَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ قَدْ اَخْبَرْتُکَ اَنَّہٗ سَیَاْتِیْھَا مَا قُدِّرَ لَھَا ترجمہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میری ایک لونڈی ہے کہ وہ ہمارے کام کاج کرتی ہے اور پانی لاتی ہے اور مین اوس سے صحبت کرتا ہون اور نہین چاہتا کہ وہ حاملہ ہو تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو عزل کر اسلیے کہ آجاوے گا جو اوسکی تقدیر مین آنا لکہا ہے پہر تہوڑی مدت کے بعد وہ آیا اور عرض کی کہ وہ حاملہ ہوگئی آپ نے فرمایا کہ مین نے تجہے پہلے ہی خبر دی تہی کہ اوسے آجاوے گا جو اوسکی تقدیر مین ہوگا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ فَقَالَ عِنْدِیْ جَارِیَۃٌ لِیْ وَاَنَا اَعْزِلُ عَنْھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمْ یَمْنَعْ شَیْئًا اَرَادَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی قَالَ فَجَاءَ الرَّجُلُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْجَارِیَۃَ الَّتِیْ کُنْتُ ذَکَرْتُھَا لَکَ حَمَلَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ ترجمہ وہی قصہ ہے مگر اس مین یون ہے کہ جب اوس نے خبر دی کہ وہ لونڈی حاملہ ہوگئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اللہ کا بندہ ہون اور اوسکا رسول **ف** یعنے مین نے جو بات کہی تہی وہی ہوئی یہ اللہ کی بندگی کی اور اوس کے رسول ہونے کی برکت ہے اس سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کی کوئی تشخیص برابر پڑے تو اللہ کی بندگی کا فخر کرے نہ اپنے حسن تشخیص اور حسن رائے کا عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ یَنْزِلُ زَادَ اِسْحَاقُ قَالَ سُفْیَانُ لَوْ کَانَ شَیْئًا یُنْھٰی عَنْہُ لَنَھَانَا عَنْہُ الْقُرْاٰنُ جابر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ ہم عزل کرتے تہے اور قرآن اترتا تہا اور اسحاق کی روایت مین یہ بہی ہے کہ سفیان نے کہا کہ اگر عزل برا ہوتا تو قرآن مین اوسکی نہی اوترتی ✣

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ لَقَدْ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین عزل کیا کرتے تھے
عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ حضرت جابر نے کہا کہ ہم جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین عزل کیا کرتے تھے اور آپ کو خبر پہنچی اور منع نہین کیا ہم کو *
ف غرض ان روایتون سے جواز مع الکراہت ثابت ہوا عزل کا اور کراہت اس لیے ہے کہ
اسمین ضائع کرنا ہے نطفہ کا **باب** تَحْرِيمِ وَطْيِ الْحَامِلِ الْمَسْبِيَّةِ جو عورت قیدی حاملہ ہو
اُس سے صحبت حرام ہونے کا بیان عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَى بِامْرَأَةٍ مُجِحٍّ عَلَى بَابِ فُسْطَاطٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُلِمَّ
بِهَا فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنًا
يَدْخُلُ مَعَهُ قَبْرَهُ كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ
ترجمہ ابو درداء نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک خیمہ کے دروازہ سے پر اور وہان ایک
عورت کو دیکھا کہ قریب جننے کے ہے تو آپ نے فرمایا کہ شاید وہ شخص اس سے ارادہ جماع کا رکھتا ہے
یعنے جسکے پاس ہے) لوگون نے کہا ہان آپ نے فرمایا مین نے چاہا کہ اسکو ایسی لعنت کرون جو لعنت
قبر تک اوسکے ساتھ رہے وہ کیونکر اس لڑکے کا وارث ہو سکتا ہے حالانکہ وہ اسکو حلال نہین اور اس
لڑکے کو غلام کیسے بناوے گا حالانکہ وہ اسکو حلال نہین ف یعنے جب یہ عورت حاملہ ہے تو
اس سے جماع حرام ہے پھر اگر اس سے چھ مہینے کے قبل لڑکا پیدا ہو گیا تو اب شبہ رہا کہ یہ لڑکا اس مسلمان
کا ہے جس کی قید مین ہے یا اُس کافر کا جس کے پاس یہ عورت تھی قید سے پیشتر پھر بر تقدیر یکہ وہ
لڑکا اس مسلمان کا ہو یہ دونون ایک دوسرے کے وارث ہون گے اور بر تقدیر یکہ وہ کافر کا ہو یہ دونو
ایک دوسرے کے وارث نہ ہون گے اس لیے کہ اُن مین قرابت نہ ہوی اور اس صورت مین اس لڑکے
سے خدمت لینا غلامون کیطرح روا ہو گا تو اس صورت مین اگر اس نے اُسکو لڑکا بنایا اور وارث
کیا تو غیر کو اپنا وارث کر لیا اور صورت اولی مین اگر غلام بنایا اور میراث سے محروم کیا تو اپنے لڑکے کو محروم کیا اور فرزند
کو غلام بنایا غرض اس خرابی سے بچنے کے لیے ضرور ہے کہ تا وضع حمل اُس سے صحبت حرام رہے

کہ کسی کا لڑکا کسی کو برا لگ جاوی کہا مسلم نے اور یہی روایت بیان کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان
سے یزید نے اور کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اون سے ابو داؤد نے
ان دونوں نے روایت کی شعبہ سے اسی سند سے **باب** جَوَازِ الْغِيلَةِ وَهِيَ وَطْءُ الْمُرْضِعِ
وَكَرَاهَةِ الْعَزْلِ **باب** غیلہ کے جواز کے بیان میں اور عزل کی کراہت میں عَنْ جُدَامَةَ
بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَصْنَعُونَ
ذَلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ وَأَمَّا خَلَفٌ فَقَالَ عَنْ جُذَامَةَ الْأَسَدِيَّةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهَا قَالَ مُسْلِمٌ وَالصَّحِيحُ مَا قَالَهُ يَحْيَى بِالدَّالِ غَيْرِ مَنْقُوطَةٍ جدامہ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے میں نے چاہا کہ غیلہ سے منع کر دوں پھر مجھے یاد آیا کہ روم اور
فارس غیلہ کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو ضرر نہیں ہوتا مسلم نے فرمایا کہ جدامہ بے نقطہ کے دال سے
صحیح ہے **ف** غیلہ دودھ پلانے والی عورت سے جماع کرنے کو کہتے ہیں اور اکثر ایام رضاع
میں جماع کرنے سے دودھ کم ہو جاتا ہے اور اگر حمل رہ جاتا ہے تو دودھ بیوسی ہو جاتا ہے اور لڑکا
اوسکو پینے سے دبلا اور نحیف ہوتا ہے مگر آپ نے اوس سے منع نہیں کیا اسلیے کہ ضرر اسکا یقینی نہیں
ہے چنانچہ فارس اور روم کو اس سے کچھ نقصان نہیں اور جماع سے باز رہنے میں مرد کا نقصان یقینی
ہے کہ غریب کہاں تک صبر کرے عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ أُخْتِ عُكَّاشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهَا قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ وَهُوَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ
أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يُغِيلُونَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا
يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ زَادَ عُبَيْدُ اللهِ فِي حَدِيثِهِ عَنِ الْمُقْرِئِ وَهِيَ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ
سُئِلَتْ ترجمہ جدامہ سے اول وہی مضمون غیلہ کا مروی ہوا پھر یہ ہے کہ پوچھا لوگوں نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کو تو آپ نے فرمایا کہ یہ وأد خفی ہے عبید اللہ کی روایت میں ہے مقری
سے کہ آپ نے فرمایا یہی ہے وہ موؤدہ جسکا سوال ہوگا قیامت میں **ف** وأد کے معنے لڑکی
کو زندہ گاڑ دینا جیسا جاہلان عرب کا دستور تھا اور موؤدہ وہی زندہ گاڑی ہوئی لڑکی تو آپ نے

عزل کو وأد فرمایا اس لیے کہ وہ بہی گویا ضائع کرنا ہے اولاد کا اسلیے کہ اولاد نطفہ سے ہوتی ہے جس نے نطفہ
ضائع کیا اوس نے گویا اولاد ضائع کی جیسے کوئی کہی کہ تخم کا ضائع کرنا ہے عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ
الْأَسَدِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ أَيُّوْبَ فِي الْعَزْلِ وَالْغِيْلَةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ الْغِيَالُ
وہی مضمون ہے مگر سعید کی روایت مین غیلہ کی جگہہ غیال کا لفظ ہے عَنْ سَعْدِ بْنِ
أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
إِنِّيْ أَعْزِلُ عَنِ امْرَأَتِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ
الرَّجُلُ أُشْفِقُ عَلٰى وَلَدِهَا أَوْ عَلٰى أَوْلَادِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ
كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ وَقَالَ زُهَيْرٌ فِيْ رِوَايَتِهِ إِنْ كَانَ لِذٰلِكَ فَلَا مَا
ضَارَ ذٰلِكَ فَارِسَ وَالرُّوْمَ سعد رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ مین اپنی بی بی سے عزل کرتا ہون آپ نے فرمایا کیون اوس نے کہا
کہ مین اوسکے بچے پر خوف کرتا ہون آپ نے فرمایا اگر ضرر کا خوف ہوتا تو فارس و روم کو بہی ضرر ہوتا

كِتَابُ الرِّضَاعِ

کتاب دودہ پلانے کے بیان مین

عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِيْ بَيْتِ
حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ
فِيْ بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ
قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ ترجمہ عمرہ کو جناب
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس تشریف
رکہتے تہے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے ایک شخص کی آواز سنی کہ وہ حفصہ رضی

مجموعہ کا عزل کرنا

اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے پر اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے تو عائشہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
کوئی آپ کے گھر پر اجازت اندر آنے کی مانگتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ فلاں شخص
ہے رضاعی چچا حفصہ کا تو عائشہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کہ اگر فلاں شخص (یعنے میرا چچا) زندہ ہوتا تو
کیا میرے گھر آتا آپ نے فرمایا کہ ہاں رضاعت سے بھی ویسی ہی حرمت ثابت ہوتی ہے جیسے ولادت سے
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ
مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ جو ولادت سے حرام ہوتا ہے وہی رضاعت سے بھی حرام
ہوتا ہے عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
وہی حدیث ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَفْلَحَ اَخَا
اَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ اَنْ اُنْزِلَ الْحِجَابُ
قَالَتْ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِيْ
صَنَعْتُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ عَلَيَّ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی
کہ افلح ابو القعیس کا بھائی میرے دروازے پر آیا اور اجازت چاہی اندر آنے کی اور وہ ان کا
رضاعی چچا تھا بعد اس کے کہ پردہ کا حکم اتر چکا تھا سو میں نے اوسے نہ آنے دیا پھر جب جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے میں نے آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ اوسے آنے دو اپنے
پاس عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ اَتَانِيْ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَفْلَحُ
ابْنُ اَبِي الْقُعَيْسِ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ قُلْتُ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ
وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ تَرِبَتْ يَدَاكِ اَوْ يَمِيْنُكِ جناب عائشہ صدیقہ سے مروی ہے
کہ اونہوں نے کہا میرے پاس آئے افلح بن ابی القعیس اور پھر اوپر کا مضمون روایت کیا اور اس
میں یہ بات زیادہ ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ نے عرض کی کہ مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے
کچھ مرد نے تھوڑے پلایا ہے تو آپ نے فرمایا تیرے دونوں ہاتھ میں یا فرمایا داہنے ہاتھ میں خاک
بھرے ف یہ فرمانا غصہ اور بد دعا کی راہ سے نہیں مگر عرب کی بول چال ہے جیسے یہاں
نادان بے عقل کسیکو کہدیتے ہیں عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا

اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُ جَاءَ اَفْلَحُ اَخُوْ اَبِی الْقُعَیْسِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَسْتَاْذِنُ عَلَیْهَا بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ وَکَانَ اَبُو الْقُعَیْسِ اَبَا عَائِشَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اٰذَنُ لِاَفْلَحَ حَتّٰی اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ فَاِنَّ اَبَا الْقُعَیْسِ لَیْسَ هُوَ اَرْضَعَنِیْ وَلٰکِنْ اَرْضَعَتْنِیْ امْرَاَتُهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَفْلَحَ اَخَا اَبِی الْقُعَیْسِ جَاءَنِیْ یَسْتَاْذِنُ عَلَیَّ فَکَرِهْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهُ حَتّٰی اَسْتَاْذِنَکَ قَالَ قَالَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیْذَنِیْ لَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَبِذٰلِکَ کَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُوْنَ مِنَ النَّسَبِ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ افلح بہائی ابو القعیس کے آئے اور مجہسے اجازت چاہی بعد نزول حجاب کے اور ابو القعیس اون کے باپ رضاعی تہے یعنی حضرت عائشہ کی تو عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ مین فلح کو اجازت ندونگی جب تک حکم نہ لے لون جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسلیے کہ ابو القعیس نے تو مجہے دودہ نہین پلایا دودہ تو اون کی بیوی نے پلایا ہے پہر جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ابو القعیس کے بہائی آئے تہے اور میرے پاس آنے کی اجازت چاہتے تہے سو مین نے برا جانا کہ اونکو اجازت دون جب تک آپ سے پوچہہ نہ لون آپ نے فرمایا اون کو اجازت دو عروہ نے کہا کہ اسیلیے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی تہین کہ حرام جانو رضاعت سے جو چیز کہ حرام ہوتی ہے نسب سے عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ جَاءَ اَفْلَحُ اَخُوْ اَبِی الْقُعَیْسِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَسْتَاْذِنُ عَلَیْهَا بِنَحْوِ حَدِیْثِهِمْ وَفِیْهِ فَاِنَّهُ عَمُّکِ تَرِبَتْ یَمِیْنُکِ وَکَانَ اَبُو الْقُعَیْسِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ زَوْجَ الْمَرْاَةِ الَّتِیْ اَرْضَعَتْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا زہری سے وہی مضمون مروی ہوا اور اس مین اتنی بات زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا وہ تمہارا چچا ہے تمہارے داہنے ہاتہہ مین خاک بہرے اور ابو القعیس شوہر تہی اسعورت کی جس نے جناب عائشہ صدیقہ کو دودہ پلایا تہا عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ یَسْتَاْذِنُ عَلَیَّ فَاَبَیْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهُ حَتّٰی اَسْتَاْمِرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم قالت ان عمی من الرضاعۃ استاذن علی فابیت ان اذن لہ فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیلج علیک عمک قلت انما ارضعتنی المرأۃ ولم یرضعنی الرجل
قال انہ عمک فلیلج علیک وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہو چکا ۔ عن ہشام بہذا
الاسناد ان اخا ابی قعیس رضی اللہ تعالی عنہ استاذن علیہا فذکر نحوہ یہ وہی
روایت ہے عن ہشام بہذا الاسناد نحوہ غیر انہ قال استاذن علیہا ابو القعیس
وہی روایت ہے عن عائشۃ قالت استاذن علی عمی من الرضاعۃ ابو الجعد فرددتہ
قال لی ہشام انما ہو ابو القعیس فلما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ بذلک
قال فہلا اذنت لہ تربت یمینک او یدک ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ
نے کہا اجازت مانگی میرے پاس آنے کی میرے رضاعی چچا نے جنکی کنیت ابو الجعد تھی سو مین نے
انکو اجازت نہ دی ہشام نے کہا ابو الجعد ابو القعیس ہی ہین پھر جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے تو مین نے آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ تم نے انکو کیون نہ آنے دیا تمہارے دہنے ہاتھ پر
خاک بھری یا فرمایا ہاتھ مین عن عائشۃ اخبرتہ ان عمہا من الرضاعۃ یسمی
افلح استاذن علیہا فحجبتہ فاخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہا
لا تحتجبی منہ فانہ یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب جناب عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا نے خبر دی کہ اون کے چچا رضاعی جنکا نام افلح تھا اونہون نے آنے کی اجازت چاہی اور
مین نے اون سے پردہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے فرمایا تم اون سے پردہ
نہ کرو اس لیے کہ رضاعت سے حرام ہوتا ہے جو حرام ہوتا ہے نسب سے عن عائشۃ رضی اللہ
تعالی عنہا قالت استاذن علی افلح بن قعیس فابیت ان اذن لہ فارسل انی عمک
ارضعتک امرأۃ اخی فابیت ان اذن لہ فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت
ذلک لہ فقال لیدخل علیک فانہ عمک وہی مضمون ہے ف ان سب احادیث کی
نظر سے امت کا اجماع ہے اسپر کہ دودہ حرام کر دیتا ہے جیسے ولادت حرام کر دیتی ہے یعنے دودہ
پلانے والی دودہ پینے والی کی مان ہو جاتی ہے اور اُن مین نکاح ابداً حرام ہو جاتا ہے اور دودہ
پینے والی کو دیکھنا اُسکا حلال ہو جاتا ہے اور خلوت اور سفر کرنا اوسکے ساتھہ درست

ہوجاتا ہے اور اون کے سوا اور احکام مان ہونے کے جاری نہین ہوتے مان کیطرح وہ لڑکے کے وارث نہین
ہوتی نہ لڑکا اُسکا وارث ہوتا ہے اور نہ کسیکا نفقہ دوسرے پر واجب ہوتا ہے مثل مان کی اور نہ لڑکے
کی گواہی اوسپر سے روکی جاتی ہے اور نہ رضاعی مان سے قصاص ساقط ہوتا ہے اگر دودھ کے بچے
کو مار ڈالے غرض ان حکمون مین وہ دونون مثل اجنبی کے ہین اور اسیطرح اجماع ہے کہ حرمت
نکاح کی پہیل جاتی ہے مرضعہ اور اولاد رضیع مین اور رضیع اور اولاد مرضعہ مین اور اس حکم مین وہ
رضیع گویا مرضعہ کی اولاد ہے اور سیطرح مرضعہ کا شوہر جسکی صحبت سے یہ دودھ ہوا تہا خواہ شوہر نکاحی
ہو یا ملک یمین کی راہ سے وہ رضیع کا باپ ہوجاتا ہے یہی مذہب ہے کافہ علما کا اور اوسکی اولاد
رضیع کی بہائی بہن ہوجاتی ہے اور مرضعہ کے شوہر کے بہائی رضیع کے چچا ہوجاتے ہین اور اوسکی بہنین
رضیع کی پہوپہیان ہوجاتی ہین اور اولاد رضیع کی مرضعہ کے شوہر کی اولاد ہوجاتی ہے اور خلاف
اس مین اہل ظاہر اور ابن علیہ نے ہمارا اخلاف کیا ہے کہ اُنہون نے کہا ہے حرمت رضاع کی
نہین ثابت ہوتی رضیع اور شوہر مرضعہ کے بیچ مین اور مازری نے اس قول کو نقل کیا ہے ابن عمر
اور جناب عائشہ صدیقہ سے اور اونہون نے استدلال کیا ہے وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ
وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ سے اور اس آیت مین اللہ تعالی نے ذکر نہین کیا بیٹی اور پہوپہی کا جیسے
نسب مین ذکر کیا ہے اور جمہور نے ان احادیث صحیحہ صریحہ واضحہ سے استدلال کیا ہے اور ظاہر آیت
کو جواب دیا ہے کہ اگرچہ خداوند تعالے نے اس آیت مین ذکر نہین کیا مگر اوسکی نبی نے تصریح کردی
اور نبی بیّن احکام کا جیسے قرآن مبین ہے عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ تَنَوَّقُ فِي قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا فَقَالَ وَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ بِنْتُ حَمْزَةَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ
أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ حضرت علی رضے اللہ تعالی عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا سبب ہے کہ آپ
رغبت اور خواہش رکہتے ہین قریش کے عورتون کی اور ہم لوگون کو چہوڑ دیتے ہین آپ نے
فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی ہے اُنہون نے عرض کی کہ ہان بیٹی حمزہ کی آپ نے فرمایا وہ
مجہے حلال نہین اسلیے کہ وہ میری بہتیجی ہے رضاعی عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
مِثْلَهُ وہی روایت ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

للهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدَ عَلَى ابْنَةِ حَمْزَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ
أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّحِمِ حضرت عبداللہ بن عباس نے کہا
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ نکاح کریں حمزہ کی صاحبزادی سے آپ نے فرمایا وہ مجھے
حلال نہیں کہ وہ میری بھتیجی ہے رضاعی اور رضاعت سے حرام ہوتی ہے جو چیز حرام ہوتی ہے نسب سے
کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے زہیر نے اون سے یحیی قطان نے اور کہا مسلم نے کہ روایت
کی ہم سے محمد بن یحیے نے اون سے بشر نے ان سب نے روایت کی شعبہ سے اور کہا مسلم نے اور روایت
کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے علی بن مسہر نے اون سے سعید نے ان دونون سے قتادہ
نے ہمام کی سند سے مگر شعبہ کی حدیث وہین تک ہے کہ آپ نے فرمایا وہ میری رضاعی بھتیجی ہے اور
سعید کی روایت مین یہ بھی ہے کہ حرام ہوتا ہے رضاعت سے جو حرام ہوتا ہے نسب سے اور بشر کی روایت
مین یہ ہے کہ سنا مین نے جابر بن زید سے عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ عَنِ
ابْنَةِ حَمْزَةَ أَوْ قِيلَ أَلَا تَخْطُبُ بِنْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ إِنَّ حَمْزَةَ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ
ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ آپ
کو حمزہ کی صاحبزادی کا خیال نہین ہے یا کہا گیا کہ آپ کیون پیغام نہین دیتے حمزہ کی صاحبزادی
کو تو فرمایا کہ حمزہ میرے رضاعی بھائی ہین عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ
أَفْعَلُ مَاذَا قُلْتُ تَنْكِحُهَا قَالَ أَوَتُحِبِّينَ ذَلِكِ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي
فِي الْخَيْرِ أُخْتِي قَالَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قُلْتُ فَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي
سَلَمَةَ قَالَ ابْنَتَ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي
إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ
وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ ام حبیبہ ابوسفیان کی بیٹی نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف
لائے اور مین نے عرض کی کہ آپ میری بہن ابوسفیان کی بیٹی کو نہین چاہتے - آپ نے فرمایا کہ پھر میں
کیا کرون مین نے کہا آپ اون سے نکاح کرین ام حبیبہ کو اسوقت یہ مسئلہ نہین معلوم تھا کہ دو بہنون کا

جمع کرنا نکاح میں منع ہے اتب آپنے فرمایا کہ کیا تمکو یہ امر گوارا ہے مین نے کہا کہ مین اکیلی تو آپکے نکاح
مین ہون ہی نہین اور دوست رکہتی ہون کہ جو خیر مین میرے شریک ہو وہ میری بہن ہی ہو آپنے فرمایا
کہ وہ مجھے حلال نہین ہے مین نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے پیغام دیا ہے ابو سلمہ کی بیٹی کو آپنے
فرمایا ام سلمہ کی لڑکی مینے کہا ہان آپنے فرمایا کہ اگر وہ میری گود مین پرورش نپاتی جب بہی وہ مجہپر حلال نہوتی
اس لیے کہ وہ میری بہتیجی ہے رضاعت سے اور دودہ پلایا ہے مجکو اور اوسکے باپ کو (یعنے ابو سلمہ کو) ثویبہ نے
سوتم لوگ اپنی بیٹیون اور بہنون کا مجھے پیغام ندیا کرو **فائدہ** اس حدیث سے استدلال کیا ہے داؤد ظاہری
نے کہ ربیبہ جب تک اوسکی ماں کو شوہر کی گود مین پرورش نپائے جب تک حرام نہین ہوتی یعنے اگر کسینے ایک
عورت سے نکاح کیا اور اوسکی ایک لڑکی شوہر اول سے ہے اور اُس شوہر ثانی نے اُسکو پرورش نہین کیا تو وہ لڑکی
اُسے حلال ہے مگر مذہب تمام علماء کا اسکے خلاف ہے کہ وہ سب حرمت ربیبہ کے قائل ہین خواہ شوہر ثانی نے
اُسے پرورش کیا ہو یا نکیا ہو اور یہہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ اسکا جواب
ان سب علماء نے یہ دیا ہے کہ یہ قید فی حجورکم کی باعتبار اکثر احوال کے ہے اور حرمت دونون کو شامل ہے
خواہ حجور مین ہون یا نہون جیسے وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ کہ قید من املاق کی باعتبار
اکثر احوال کے ہے کہ عرب کے لوگ مفلسی کے خوف سے قتل کیا کرتے تھے یہ مراد نہین ہے کہ جب املاق کا خوف
نہو تب قتل روا ہے اور ثویبہ لونڈی تہی ابی لہب کی کہ اوس نے قبل حلیمہ سعدیہ کے جناب رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کو دودہ پلایا تہا اور یہہ حدیث محمول ہے اسپر کہ اون لوگون کو اوسوقت تک جمع کرنا دو بہنون
کا معلوم نہ تہا کہ حرام ہے اور اسیطرح حرمت ربیبہ کی معلوم نہتی اور اسیطرح جس نے ترغیب دی بنت حمزہ کے
نکاح کی آپ کو اوسکو یہ معلوم نہ تہا کہ رضاعی بہتیجی حرام ہے یا یہ معلوم نہ تہا کہ حمزہ حضرت کے رضاعی بہائی ہین
اور دونون نے ایک انا کا دودہ پیا ہے (نووی) **عن** أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ انْكِحْ أُخْتِي عَزَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبِّينَ ذَلِكِ فَقَالَتْ
نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ ذَلِكِ لَا يَحِلُّ لِي قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ
تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ع ربائب من ابالہا
ع رضاع
اور حمزہ اور ابو سلمہ اور ثویبہ
ولادت سے بیٹی بیٹا
اور دودہ پلایا بہائی
اولاد رضاعی
رضاعت سے

وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ فِيْ حِجْرِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ اِنَّهَا اِبْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِيْ
وَاَبَاهَا اَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ وہی مضمون ہے اس مین ام
حبیبہ کی بہن کا نام عزہ مروی ہے باقی وہی مطلب ہے جو ابھی ترجمہ ہو چکا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ ابْنِ
اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْهُ نَحْوَ حَدِيْثِهِ وَلَمْ يُسَمِّ اَحَدٌ مِنْهُمْ فِيْ حَدِيْثِهِ عَزَّةَ غَيْرُ يَزِيْدَ بْنِ
اَبِيْ حَبِيْبٍ وہی حدیث ہے اور صرف یزید بن ابی حبیب کی روایت مین عزہ کا نام مذکور ہے اور کسی
مین نہین عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ سُوَيْدٌ وَزُهَيْرٌ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ
جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
حرمت رضاعت ثابت نہین ہوتی ایکبار یا دوبار دودہ چوسنے مین عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ دَخَلَ
اَعْرَابِيٌّ عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِيْ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ كَانَتْ
لِيْ امْرَاَةٌ فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا اُخْرٰى فَزَعَمَتِ امْرَاَتِي الْاُوْلٰى اَنَّهَا اَرْضَعَتِ امْرَاَتِي
الْحُدْثٰى رَضْعَةً اَوْ رَضْعَتَيْنِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَ
الْاِمْلَاجَتَانِ ام فضل رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ ایک گاؤن کا آدمی نبی صلے اللہ علیہ و
سلم کے آیا اور آپ میرے گہر مین تہے اور عرض کی کہ یا نبی اللہ میری ایک عورت تہی اور مین نے
دوسری سے نکاح کیا سو پہلی نے کہا کہ مین اس دوسری کو ایک بار یا دوبار دودہ چوسایا ہے
تو آپ نے فرمایا ایک بار دو بار چوسانے سے حرمت نہین ہوتی عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هَلْ
تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ الْوَاحِدَةُ قَالَ لَا ام فضل نے کہا کہ ایک شخص نے آپ سے پوچہا کہ اے نبی
اللہ تعالے کے کیا حرمت ہو جاتی ہے ایک بار دودہ چوسنے سے آپ نے فرمایا نہین عَنْ
اُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حَدَّثَتْ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ اَوِ الرَّضْعَتَانِ اَوِ الْمَصَّةُ اَوِ الْمَصَّتَانِ ام فضل رضی اللہ تعالے
عنہا نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار یا دو بار چوسنے سے حرمت نہین ہوتی
عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا اِسْحَاقُ فَقَالَ كَرِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ اَوِ الرَّضْعَتَانِ

اوالمصتان واما ابن ابی شیبۃ فقال والرضعتان والمصتان وہی مضمون ہے عن ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحرم الاملاجۃ والاملاجتان وہی مضمون ہے عن ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سال رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتحرم المصۃ فقال لا ام فضل نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کہ ایک بار دودہ چوسنے سے حرمت ہوتی ہے تو آپ نے فرمایا کہ نہیں ۰

عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت کان فیما انزل من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس معلومات فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی فیما یقرأ من القرآن ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قرآن میں اوترا تہا کہ دس بار چوسنا دودہ کا حرمت کرتا ہے پہر منسوخ ہوگیا اور یہ پڑہا گیا کہ پانچ بار دودہ چوسنا حرمت کا سبب ہے اور وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ قرآن میں پڑہا جاتا تہا **ف** اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ خمس رضعات کی قرارت آخر وقت میں منسوخ ہوگئی مگر چونکہ زمانہ اوسکی نسخ کا حضرت کی وفات سے بہت قریب تہا اسلیے اوسکی نسخ کی کیفیت کسیکو معلوم ہوئی کسی کو معلوم ہوئی اور بعد مشہور ہونے نسخ کے پہر سب نے اجماع کیا کہ اسکو قرآن میں نہ پڑہنا چاہیے اور نسخ تین قسم ہے ایک یہہ کہ حکم اور تلاوت دونوں منسوخ ہوجاوین دوسرے یہ کہ تلاوت منسوخ ہوجاوے نہ حکم مثال اول کی عشر رضعات معلومات ہے کہ حکم اور تلاوت اوسکی دونوں منسوخ ہوگئے اور مثال دوسری قسم کی خمس رضعات ہے کہ حکم باقی ہے اور تلاوت منسوخ اور ایسیطرح ہے الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما کہ حکم رجم باقی ہے اور تلاوت اس آیت کی منسوخ اور تیسری قسم یہ ہے کہ حکم اوسکا منسوخ ہوجاوے اور تلاوت اوسکی باقی رہے اور یہ بہی قرآن میں بہت ہے اور اسی قسم سے ہے والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجہم الآیہ کہ حکم اوسکا منسوخ ہے اور تلاوت باقی اور علما کا اس میں اختلاف ہے کہ حرمت رضاعت کس مقدار سے ثابت ہوتی ہے سو جناب عائشہ صدیقہ اور امام شافعی اور اون کے اصحاب کا تو قول ہے کہ پانچ بار سے کم میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور جمہور علما کا قول ہے کہ ایکبار میں بہی ثابت ہوجاتی ہے اور اس قول کو

ابن منذر نے حضرت علی اور ابن مسعود اور ابن عمر اور ابن عباس اور عطا اور طاؤس اور ابن مسیب اور
حسن اور زہری اور قتادہ اور حکم اور حماد اور مالک اور اوزاعی اور ثوری اور ابوحنیفہ رضی اللہ عنہم
سے نقل کیا ہے اور ابوثور اور ابوعبید اور ابن منذر اور داؤد نے کہا ہے کہ تین بار سے ثابت ہوتی
ہے اور اس سے کم میں نہیں اب سنو کہ شافعی اور ان کے موافقین نے جناب عائشہ کی اسی
روایت سے تمسک کیا ہے اور شافعیہ کے رد میں جنہوں نے حدیث المصۃ والمصتان کے جواب دیے
ہیں وہ جواب محض ضعیف و مردود ہیں اور صحیح یہی ہے کہ عدد کا شرط ہونا ضرور ہے (النووی باختصار)
عَنْ عَمْرَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ وَهِيَ تَذْكُرُ الَّذِيْ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا نَزَلَ فِي الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ ثُمَّ نَزَلَ اَيْضًا خَمْسٌ مَعْلُوْمَاتٌ ترجمہ عمرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ وہ ذکر کرتی تھیں اوس رضاعت کا جس
سے حرمت ثابت ہوتی ہے تب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قرآن مجید میں
دس بار دودھ چوسنا اترا پھر پانچ بار چوسنا اترا عَنْ عَمْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی روایت ہے عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرٰى فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ مِنْ
دُخُوْلِ سَالِمٍ وَهُوَ حَلِيْفُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضِعِيْهِ فَقَالَتْ وَ
كَيْفَ اُرْضِعُهٗ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيْرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّهٗ رَجُلٌ كَبِيْرٌ زَادَ عَمْرٌو فِيْ حَدِيْثِهٖ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَفِيْ
رِوَايَةِ ابْنِ اَبِيْ عُمَرَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سہلہ بنت سہیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور
عرض کی کہ یا رسول اللہ میں ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ میں کچھ خفگی پاتی ہوں جب سالم میرے
گھر میں آتا ہے اور وہ ان کے حلیف ہیں تو آپ نے فرمایا کہ تم سالم کو دودھ پلا دو انہوں نے کہا
میں اوسے دودھ کیونکر پلاؤں اور وہ جوان مرد ہے آپ مسکرائے اور آپ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں

کہ وہ جوان مرد ہے اور عمر کی روایت مین یہ زیادہ ہے کہ وہ بدر مین بہی حاضر ہوئے تہے اور ابن ابی عمر کی روایت مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ سَالِمًا مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا كَانَ مَعَ اَبِیْ حُذَیْفَةَ وَاَهْلِهٖ فِیْ بَیْتِهِمْ فَاَتَتْ یَعْنِیْ بِنْتَ سُهَیْلٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا یَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوْا وَاِنَّهٗ یَدْخُلُ عَلَیْنَا وَاِنِّیْ اَظُنُّ اَنَّ فِیْ نَفْسِ اَبِیْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْضِعِیْهِ تَحْرُمِیْ عَلَیْهِ وَیَذْهَبِ الَّذِیْ فِیْ نَفْسِ اَبِیْ حُذَیْفَةَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ اِنِّیْ قَدْ اَرْضَعْتُهٗ فَذَهَبَ الَّذِیْ فِیْ نَفْسِ اَبِیْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے کہا کہ سالم مولی ابی حذیفہ ابی حذیفہ کے ساتہہ اون کے گہر مین رہتے تہے اور سہیل کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین (یعنے ابی حذیفہ کی بیوی) اور عرض کی کہ سالم حد بلوغ کو پہنچ گیا اور مردون کی باتین سمجہنے لگا اور وہ ہمارے گہر مین آتا ہے اور مین خیال کرتی ہون کہ ابو حذیفہ کے دل مین اس سے کراہت ہے سو فرمایا اون سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم سالم کو دودہ پلادو کہ تم اوسپر حرام ہوجاؤ اور وہ کراہت جو حذیفہ کے دل مین ہے جاتی رہی پہر وہ لوٹ کر آپ کے پاس آئین اور عرض کی کہ مین نے اسکو دودہ پلادیا اور ابو حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کی کراہت جاتی رہی عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَیْلِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا جَاءَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ سَالِمًا مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَةَ مَعَنَا فِیْ بَیْتِنَا وَقَدْ بَلَغَ مَا یَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَلِمَ مَا یَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ اَرْضِعِیْهِ تَحْرُمِیْ عَلَیْهِ قَالَ فَمَكَثْتُ سَنَةً اَوْ قَرِیْبًا مِنْهَا لَا اُحَدِّثُ بِهٖ رَهْبَتَهٗ ثُمَّ لَقِیْتُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ لَهٗ لَقَدْ حَدَّثْتَنِیْ حَدِیْثًا مَا حَدَّثْتُهٗ بَعْدُ قَالَ مَا هُوَ فَاَخْبَرْتُهٗ قَالَ فَحَدِّثْهُ عَنِّیْ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَخْبَرَتْنِیْهِ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے قاسم بن محمد کو خبر دی کہ سہلہ بنت سہیل بن عمر و نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اور عرض کی کہ یا رسول اللہ سالم مولی ابی حذیفہ کے ہمارے گہر مین ہمارے ساتہہ تہے اور وہ بالغ ہوگئے اور مردون کی باتین جاننے

لگے تو آپ نے فرمایا کہ تم سالم کو دودھ پلا دو (ابن ابی ملیکہ جو راوی حدیث ہیں) انہوں نے کہا کہ میں نے ایکسال تک اس روایت کو کسی سے بیان نہیں کیا اور خوف کرتا تھا اس سے (یعنے ڈرتا تھا کہ لوگ اس پر کچھہ اعتراض کرین) پہر مین قاسم سے ملا اور مین نے اون سے کہا کہ تمنے مجہسے ایک حدیث بیان کی تہی کہ وہ مین نے آجتک کسی سے نہین بیان کی اونہون نے کہا وہ کیا ہے مین نے اُن کو خبر دی اُنہون نے کہا اب تم مجہسے روایت کرو اور کہو کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے مجہے خبر دی ہے (یعنے قاسم کو خبر دی ہے) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ الْغُلَامُ الْاَيْفَعُ الَّذِي مَا اُحِبُّ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَمَا لَكِ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَتْ اِنَّ امْرَاَةَ اَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيَّ وَهُوَ رَجُلٌ وَفِي نَفْسِ اَبِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضِعِيهِ حَتّٰى يَدْخُلَ عَلَيْكِ ترجمہ زینب ام سلمہ کی بیٹی نے کہا کہ ام سلمہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا کہ آپ کے پاس غلام ایفع آتا ہے جسکو مین پسند نہین کرتی کہ میرے پاس آوے تو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ کیا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی نہین اور حالانکہ ابو حذیفہ کی بیوی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سالم میرے پاس آتا ہے اور وہ مرد جوان ہے اور ابو حذیفہ کے دل مین اوس کے آنے سے کراہت ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اوس کو دودھ پلا دو کہ وہ تمہارے پاس آیا کرے عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ لِعَائِشَةَ وَاللّٰهِ مَا تَطِيبُ نَفْسِي اَنْ يَرَانِي الْغُلَامُ قَدِ اسْتَغْنٰى عَنِ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ لِمَ قَدْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرٰى فِي وَجْهِ اَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم اَرْضِعِيهِ فَقَالَتْ اِنَّهُ ذُو لِحْيَةٍ فَقَالَ اَرْضِعِيهِ يَذْهَبْ مَا فِي وَجْهِ اَبِي حُذَيْفَةَ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ اَبِي حُذَيْفَةَ ترجمہ اسکا اوپر گذرا عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلعم كَانَتْ تَقُولُ اَبٰى سَائِرُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلعم اَنْ يُدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ اَحَدًا بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللّٰهِ مَا نَرٰى هٰذَا اِلَّا رُخْصَةً اَرْخَصَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صلعم لِسَالِمٍ خَاصَّةً فَمَا هُوَ بِدَاخِلٍ عَلَيْنَا اَحَدٌ بِهٰذِهِ الرَّضَاعَةِ وَلَا رَائِينَا اُمُّ سلمہ

یعنے اب [illegible] ۱۲

مدت رضاعت کا بیان

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی فرماتی تہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیبیان انکار کرتی تہین اس سے کہ کوئی اُن کے گھر مین آوے اس طرح کا دودہ پی کر اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہتی تہین کہ ہم تو یہی جانتے ہین کہ یہ خاص رخصت تہی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سالم کے لیے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے ایسا دودہ پلا کر کسی کو نہین لائے اور نہ ہم کو کسی کے سامنے کیا **ف** علما کا اس مسئلہ مین اختلاف ہے اور جناب عائشہ صدیقہ اور داود ظاہری کا مذہب یہ ہے کہ رضاعت کی حرمت ثابت ہوجاتی ہے بالغ کو دودہ پلا دینے سے بہی جیسے ثابت ہوتی ہے لڑکے کو دودہ پلانے سے اور استدلال کیا ہے اونہون اسی حدیث سے اور تمام جہان کے علمانے صحابہ کرام سے لگا کے تابعین و تبع تابعین وغیرہم تک اس کا خلاف کیا ہے اور سبنے آجتک یہی کہا ہے کہ حرمت نہین ہوتی جب تک کہ دو برس کے اندر دودہ پلایا جاوے مگر ابو حنیفہ رہ نے تمام جہان کے علما سے خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اڑہائی برس تک جب دودہ پلایا جاوے حرمت ثابت ہوجاتی ہے اور زفر نے کہا ہے کہ تین برس تک اور امام مالک سے دو برس اور کچہہ دن مروی ہین اور جمہور علما نے استدلال کیا ہے اللہ تعالی کے اس قول سے کہ فرماتا ہے وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ یعنے مائین دودہ پلائین اپنے بچون کو دو برس کامل جو شخص کہ چاہے کہ پوری کرے مدت دودہ پلانے کی اور استدلال کیا ہے انہی جمہور نے اُس حدیث سے جو مسلم مین آگے آتی ہے کہ رضاعت مجاعت سے ہے اور تمام احادیث مشہورہ سے اور حدیث سہلہ کو انہون نے یقیناً خاص جانا ہے سہلہ کے ساتہہ اور اسی لیے خلاف کیا جناب عائشہ صدیقہ کا تمام ازواج مطہرات نے پس مذہب جماہیر علما کا صحیح و قوی ہے قرآن اور احادیث کے رو سے اور مذہب حنفیہ کا مردود ہے نص قرآن سے اور احادیث صحیحہ کے نظر سے اور مذہب جناب عائشہ صدیقہ کا شاذ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا کہ تم سالم کو دودہ پلا دو اس مین قاضی نے کہا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ انہون نے کسی برتن مین دودہ دوہکر پلا دیا ہو اور شاید حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی یہی مراد ہو اور اس مین چہاتی کے چہونے کی حاجت نہ ہوئی ہو اور اس بات کو نووی نے بہی حسن کہا ہے اور دوسرا احتمال یہ بہی ہے کہ شاید چہونا بدن کا بقدر حاجت ضرورت کے وقت جائز رکہا جیسے حالت بلوغ مین دودہ پینا جائز ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ

اللہ تعالیٰ عنہا قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندی رجل قاعد
فاشتد ذلک علیہ ورأیت الغضب فی وجہہ قالت فقلت یا رسول اللہ انہ اخی من الرضاعۃ
قالت فقال انظرن اخوتکن من الرضاعۃ فانما الرضاعۃ من المجاعۃ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میرے نزدیک ایک شخص
بیٹھا تھا آپ کو ناگوار ہوا اور آپ کے چہرہ پر میں نے غصہ دیکھا اور میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کہ یہ میرا
دودھ شریک بھائی ہے آپ نے فرمایا کہ ذرا غور کیا کرو دودھ کی بھائیوں میں اسلیے کہ دودھ پینا وہی معتبر
ہے جو بھوک کے وقت میں ہو یعنی ایام رضاعت میں ہو یعنی دو برس کے اندر عن اشعث
ابن ابی الشعثاء باسناد ابی الاحوص معنی حدیثہ غیر انہم قالوا من المجاعۃ وہی
مضمون ہے صرف من وعن کا فرق ہے باب جواز وطی المسبیۃ بعد الاستبراء وان
کان لہا زوج انفسخ نکاحہ بالسبی بعد استبرا کے قیدی عورت سے صحبت کرنا درست
ہے اگرچہ اسکا شوہر بھی موجود ہو اور بمجرد قید ہونے کے نکاح ٹوٹ جانے کا بیان عن ابی سعید
الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین بعث
جیشا الی اوطاس فلقوا عدوا فقاتلوہم وظہروا علیہم فاصابوا لہم سبایا فکان
ناسا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحرجوا من غشیانہن من اجل ازواجہن
من المشرکین فانزل اللہ عزوجل فی ذلک والمحصنات من النساء الا ما ملکت
ایمانکم ای فہن لکم حلال اذا انقضت عدتہن ترجمہ حضرت ابوسعید خدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن ایک لشکر روانہ کیا اور
وہ لوگ دشمن سے مقابل ہوئے اور اون سے لڑے اور غالب آئے اور انکی عورتیں قید کر لائے
سو بعض یاروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونکی صحبت کرنے کو برا جانا اس وجہ سے کہ اون
کے شوہر مشرکین موجود تھے سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری والمحصنات یعنی حرام ہیں عورتیں
شوہروں والیاں مگر جو تمہارے ملک میں آگئیں یعنی قید ہیں کہ وہ تمکو حلال ہیں جب انکی
عدت گذر جاوے ف یعنی ایک حیض آجاوے کہ یقین ہو جاوے کہ حمل نہیں ہے کسی
کا بچہ کسی کو نہ لگ جاوے عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدثہم ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث یوم حنین سریۃ بمعنی حدیث
یزید بن زریع غیر انہ قال الا ما ملکت ایمانکم منہن فحلال لکم ولم یذکر اذا
انقضت عدتہن وہی مضمون ہے **عن** قتادۃ بہذا الاسناد نحوہ وہی مضمون ہے
عن ابی سعید رضی اللہ تعالی عنہ قال اصابوا سبیا یوم اوطاس لہن ازواج
فتخوفوا فانزلت ہذہ الآیۃ والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم ابو سعید
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ کچھ عورتین قید مین ہاتھ لگین غازیون کے اوطاس کے دن اور اون کے
شوہر تھے یعنے کفار مین اور صحابی اون کی صحبت سے اندیشہ کیے سو یہ آیت اوتری والمحصنات
عن قتادۃ بہذا الاسناد نحوہ وہی روایت ہے **ف** اوطاس ایک موضع ہے طائف کے
نزدیک اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شوہر والی عورتین کفار کی جب غازیون کے ہاتھ آجاوین اور قید ہو
جاوین تو اون کا نکاح ٹوٹ گیا اب جس کے ملک مین آوین تو بعد اس کے کہ ایک حیض اونکو آجاوے اون سے
صحبت بلا تردد وخطر روا ہے اور اگر قید کے وقت وہ حاملہ ہے تو وضع حمل کے بعد صحبت روا ہے اور
معلوم ہوا کہ مذہب شافعی کا اور جو لوگ علما ہے اون کے موافق ہین یہ ہے کہ قیدی عورت بت پرستوں
اور اون مشرکون کی جن کے پاس کتاب آسمانی نہین ہے اون سے صحبت روا نہین جبتک وہ مسلمان
نہ ہو جاوین اور یہ عورتین جو غزوہ اوطاس مین ہاتھ آئین یہ بہی مشرکان عرب کی تہین جو اہل کتاب نہ تہین
پس اسلیے ان کی تاویل کرنے مین شافعی اور اون کے موافقین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ صحابہ کو جو اونکی
صحبت مین تامل ہوا تو بعد اسلام لانے کے ہوا اور اس مین بہی علما کا اختلاف ہے کہ ایک لونڈی ایک
مسلمان کے نکاح مین تہی اور وہ بک گئی تو اب دوسرے خریدار کو اس سے صحبت روا ہے اور اسکا
نکاح ٹوٹ گیا یا نہین ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ ٹوٹ گیا اس لیے کہ اللہ تعالی نے
وما ملکت ایمانکم عام فرمایا ہے اور باقی علماء کا مذہب ہے کہ نکاح باقی ہے اور یہ آیت خاص
انہی عورتون کے لیے ہے جو قید مین آئی ہون نہ اون کے لیے جو معرض بیع مین آوین **باب**
الولد للفراش وتوقی الشبہات لڑکا عورت کے شوہر یا مالک کا ہے اور شبہات سے بچنے کا بیان
عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا انہا قالت اختصم سعد بن ابی وقاص وعبد بن
زمعۃ رضی اللہ تعالی عنہما فی غلام فقال سعد ہذا یا رسول اللہ ابن اخی عتبۃ

ابن اخي وقاص عهد الي انه ابنه انظر الى شبهه وقال عبد بن زمعة هذا اخي يا رسول
الله ولد على فراش ابي من وليدته فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى شبهه
فرأى شبها بينا بعتبة فقال هو لك يا عبد الولد للفراش وللعاهر الحجر واحتجبي
منه يا سودة بنت زمعة قالت فلم ير سودة قط ولم يذكر محمد بن رمح قوله
يا عبد **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن
زمعہ دونون نے جھگڑا کیا ایک لڑکے مین سعد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ لڑکا میرے بھائی
عتبہ بن ابی وقاص کا ہے اور اونہون نے مجھ سے کہہ رکھا تھا کہ یہ میرا فرزند ہے اور آپ اس مین
شباہت ملاحظہ فرمالین اور عبد بن زمعہ نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ میرا بھائی ہے کہ میرے باپ کے
فراش پر اوس کی لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسے دیکھا
کہ مشابہ ہے بخوبی عتبہ کے ساتھ اور فرمایا کہ اے عبد لڑکا اسی کا ہے جس کے فراش پر پیدا ہوا اور
زانی کو بے نصیبی اور محرومی ہے یا پتھر۔ اور اے سودہ زمعہ کی بیٹی تم اس سے چھپا کرو پھر سودہ
نے اوس کو کبھی نہین دیکھا اور محمد بن زمعہ کی روایت مین یا عبد کا لفظ نہین ہے **ف**
فراش اُس عورت کو کہتے ہین جس سے صحبت کی جاوے خواہ نکاح یا ملک یمین سے غرض جب ایسی
عورت سے لڑکا ہو ایسی مدت مین کہ الحاق اُسکا شوہر سے یا اوس کے مالک سے ممکن ہو تو اوسی کا تصور
کیا جاویگا اور سب احکام ولد کے اوس پر جاری ہونگے کہ باپ بیٹے ایک دوسرے کے وارث ہون گے
خواہ وہ اپنے باپ کے مشابہ ہو یا نہ ہو اور وہ مدت جس مین الحاق ممکن ہے چھ ماہ ہین یعنے جب
سے اُن دونون کا میل جول ہوا ہے خواہ نکاح سے ہو یا ملک یمین سے اس کے چھ ماہ بعد جو لڑکا ہو
وہ اُسی مرد کا تصور کیا جاوے جس کے پاس یہ عورت ہے اور عورت فراش اس طرح ہوتی ہے
کہ اگر وہ بیوی ہے تو صرف عقد نکاح سے فراش ہو جاتی ہے اور اس پر اجماع نقل کیا ہے مگر یہ
شرط ہے البتہ کہ امکان وطی کا ہووے بعد ثبوت فراش کے امکان وطی نہ ہو مثلاً ایک مرد
مغرب مین ہے اور عورت مشرق مین اور کسی نے اپنا وطن نہین چھوڑا پھر چھ ماہ مین یا اوس کے بعد لڑکا
پیدا ہو تو وہ اس مرد کے ساتھ ملحق نہ ہوگا یعنے اسکا نہ کہلائے گا یہ قول ہے امام مالک اور شافعی
اور تمام علما کا مگر ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ نے اسکا خلاف کیا ہے کہ اونہون نے امکان صحبت کو

شرط نہین رکھا بلکہ صرف عقد نکاح کو اس امر مین کافی جانا یہانتک کہ اُن کا قول ہو کہ اگر طلاق دیدیا کسی عورت کو عقد کے بعد اور وطی کا ہونا ہرگز ممکن نہ تہا اور وہ عورت چہہ ماہ کے بعد جنے تو لڑکا اوسی طلاق دینے والے کا ہے اور یہ مذہب نہایت ضعیف اور لچر ہے اور ظاہر الفساد اور بین البطلان اور اس حدیث مین اونکی کوئی دلیل نہین اس لیے کہ یہ فرمانا آپکا کہ ولد فراش کا ہے اور زانی کو محرومی ہے باعتبار غالب احوال کے ہے غرض زوجہ کا حکم تو یہی ہے اور لونڈی امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک فراش ہوتی ہے جماع سے اور صرف ملک سے فراش نہین ہوتی یہانتک کہ اگر مدت تک ملک یمین مین رہے اور مالک اُسکا اُس سے جماع نہ کرے اور نہ اقرار کرے وطی کا تو لڑکا اُس لونڈی کا اوس سے ملحق نہ کیا جاوے گا اور حسب وطی کی وہ فراش ہوگئی پہر اب جو لڑکا ہوگا ایسی مدت مین کہ الحاق اُسکا ممکن ہو وہ ملحق کردیا جاوے گا اور ابوحنیفہ کا قول ہے کہ لڑکا اُسکا آقا سے ملحق نہ ہوگا جب تک ایسا لڑکا نہ ہو کہ وہ مالک اوسکو اپنا کہے پہر جب ایسا ایک لڑکا ہوگیا اب جتنی اولاد ہو اوسی کی سب سمجہی جاوے گی مگر جب وہ کسی کی نفی کردے (نووی) **عن** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّ مَعْمَرًا وَابْنَ عُيَيْنَةَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلَمْ يَذْكُرَا لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ **ترجمہ** زہری سے اسی اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی مگر معمر اور ابن عیینہ نے اپنی حدیثون مین کہا کہ لڑکا فراش کا ہے اور زانی کا ذکر نہین کیا **ف** اسحدیث مین عبد بن زمعہ کی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کو زمعہ سے ملحق کردیا یہ محمول ہے اسپر کہ معلوم ہوچکا تہا کہ وہ عورت فراش تہی زمعہ کی اور یہ ثبوت شاید زمعہ کے اقرار سے ہوا ہو کہ اُس نے اپنی زندگی مین کہا ہو یا حضرت کو معلوم ہو اور اس حدیث مین دلیل ہے شافعی اور مالک کو ابی حنیفہ پر اسلیے کہ زمعہ کا کوئی پہلا فرزند اس لونڈی سے اس لڑکے کے سوا نہین تہا پس معلوم ہوا کہ شرط ٹہیرانا ایک ایسے لڑکے کی جس کا الحاق مالک کرچکا ہو جیسا قول ہے ابوحنیفہ کا باطل ہے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ **ترجمہ** اس کے معنی اوپر کی روایت سے معلوم ہوسکتے ہین **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وہی مضمون ہے **باب** الْعَمَلِ بِاِلْحَاقِ الْقَائِفِ الْوَلَدَ **قائف** کی بات کا اعتبار کرنا الحاق ولد مین

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّہَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیَّ مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِیْرُ وَجْہِہٖ فَقَالَ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ اٰنِفًا اِلٰی زَیْدِ بْنِ حَارِثَۃَ وَ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فَقَالَ اِنَّ بَعْضَ ہٰذِہِ الْاَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہانے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس خوش خوش آئے کہ آپ کا چہرہ مبارک چمک رہا تھا اور فرمایا کہ تم نے دیکھا کہ مجزز (یہ نام ہے قیافہ شناس کا) نے ابھی نگاہ کی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کیطرف اور کہا کہ ان لوگوں کے پیر ایسے ہیں کہ ایک دوسرے کی جز ہیں **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ مَسْرُوْرًا فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِیَّ دَخَلَ عَلَیَّ فَرَاٰی اُسَامَۃَ وَزَیْدًا وَعَلَیْہِمَا قَطِیْفَۃٌ قَدْ غَطَّیَا رُءُوْسَہُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُہُمَا فَقَالَ اِنَّ ہٰذِہِ الْاَقْدَامَ بَعْضُہَا مِنْ بَعْضٍ **جناب** عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ایک دن اور آپ خوش تھے اور فرمایا کہ اے عائشہ کیا تو نے نہ دیکھا کہ مجزز مدلجی میرے پاس آیا اور اسامہ اور زید دونوں کو دیکھا اور یہ دونوں ایک چادر اس طرح اوڑھے تھے کہ سر اُن کا ڈھپا ہوا تھا اور پیر کھلے تھے تو اُس نے کہا کہ یہ پیر جز ہیں ایک دوسرے کے (یعنے ایک باپ کے ہیں دوسرے بیٹے کے) **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ دَخَلَ قَائِفٌ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاہِدٌ وَاُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ وَزَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ اِنَّ ہٰذِہِ الْاَقْدَامَ بَعْضُہَا مِنْ بَعْضٍ فَسُرَّ بِذٰلِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعْجَبَہٗ وَاَخْبَرَ بِہٖ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا وہی مضمون ہے **عَنْ** الزُّہْرِیِّ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِہِمْ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ یُوْنُسَ وَکَانَ مُجَزِّزٌ قَائِفًا **ترجمہ** وہی مضمون اس سند سے مروی ہوا ہے اور اس میں یہ ہے کہ مجزز قیافہ شناس تھا **ف** مازری نے کہا ہے کہ جاہلیت کے لوگ اسامہ کی نسب میں طعن اور بدگمانی کیا کرتے تھے اسلیے کہ اسامہ بہت کالے تھے اور زید گورے اور یہی روایت کیا ہے ابوداؤد نے احمد بن صالحہ سے پھر جب اس قیافہ شناس نے کہدیا کہ اسامہ زید کا بیٹا ہے باوجود خلاف رنگ کے اور جاہلیت کے لوگ اسکی

اخبر

کہنے پر اعتماد کرتے تھے تو آپ خوش ہوئے اس لیے کہ اون لوگون کا طعن دور ہو گیا اور بدگمانی رفع ہو گئی اور احمد بن صالحہ کے سوا اور لوگون نے یون کہا ہے کہ زید گورے چٹے تھے اور اسامہ کی مان ام ایمن تہین اور اُن کا نام برکت تہا اور وہ حبشیہ سیہ فام تہی اور قاضی نے کہا یہہ برکت بیٹی تہی محصن بن ثعلبہ کی واللہ اعلم اور علماء کا اختلاف ہی قائف کے قول قبول کرنے مین سو ابو حنیفہ اور اون کے یاردن اور ثوری اور اسحاق نے کہا ہے کہ قائف کا قول معتبر نہین الحاق ولد مین اور شافعی اور جماہیر علما نے کہا ہے معتبر ہے اور امام مالک کا مشہور قول ہے کہ لونڈیون کے اولاد مین معتبر ہے آزاد عورتون کی اولاد مین معتبر نہین اور ایک روایت اُن سے یہ ہی کہ دونون مین معتبر ہے اور دلیل امام شافعی کی یہی روایت مجزز قائف کی ہے اور یہ اون کے تمام مخالفین پر حجت ہی اسلیے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خوش ہونا صاف دلیل ہے کہ آپ نے اوس کے قول کو معتبر جانا اور اتفاق ہے اون لوگون کا جو قائف کے قول کو معتبر جانتے ہین اسپر کہ شرط ہی عادل ہونا قائف کا اور اسمین اختلاف ہی کہ ایک کا قول کافی ہے یا دو کی ضرورت صحیح یہی ہے کہ ایک کا قول کافی ہے اور یہ حدیث بہی اسیپر دال ہے اور یہی قول ہے قاسم مالکی کا اور امام مالک نے کہا کہ دو کا ہونا ضرور ہے اور بعض اصحاب شافعیہ کا بہی یہی قول ہے مگر یہ حدیث اُنپر حجت ہی اور ضرور ہے کہ قائف خبردار اور بتجربہ کار ہو اور صورت الحاق ولد اور ضرورت قائف کی کہ مثلاً ایک لونڈی ایک شخص نے خریدی اور قبل ایک حیض آجانے کے مشتری نے اُس سے صحبت کی اور بائع نے بہی اوسی طہر مین صحبت کی تہی اور اس لونڈی کو چہ مہینے پر یا اس سے زیادہ پر لڑکا ہوا مشتری کی صحبت سے اور چار برس کے اندر بائع کی صحبت سے اور پہر قائف کیطرف ہمنے رجوع کی اور اوس نے ایک کے ساتہہ ملحق کر دیا تو وہ لڑکا اوسیکا ہو گیا اور اگر اُسکو شک رہا اور دونون نے اوس لڑکے کو کہا کہ ہمارا نہین تو وہ چہوڑ دیا جاوے حد بلوغ تک اور بعد بلوغ کے جدہر میل کرے اوسی کا سمجہا جاوے اور اگر قائف نے دونون سے ملحق کیا تو عمر بن خطاب اور مالک اور شافعی کا مذہب یہی ہے کہ وہ بلوغ تک چہوڑ دیا جاوے پہر جدہر میل کرے اُسکا تصور کیا جاوے اور ابو ثور اور سحنون نے کہا کہ وہ دونون کا لڑکا تصور کیا جاوے گا اور ماجشون اور محمد بن مسلمہ نے کہا کہ جس کی شباہت اوس مین زیادہ

پائی جاوے اوس کا سمجھا جاوے اور جو لوگ قائف کا قول معتبر نہین جانتے وہ متنازع فیہ لڑکے کو کہتے ہین کہ دونون سے ملحق کیا جاوے اور دونون مرد اوس کے باپ تصور کیے جاوین اور یہہ قول ابو حنیفہ کا ہے اور اسی طرح اگر دو عورتین آپس مین تنازع کرین تو بہی وہ دونون اوسکی مان سمجھی جاوین اور ابو یوسف علیہ الرحمۃ نے کہا کہ دو مردون سے تو ملحق کیا جاوے مگر عورتین اگر جہگڑا کرین تو ایک ہی سے ملحق کیا جاوے اور اسحق نے کہا اون دونون مین قرعہ ڈالدیا جاوے **باب** قَدْرِ مَا تَسْتَحِقُّهُ الْبِكْرُ وَالثَّيِّبُ مِنْ اِقَامَةِ الزَّوْجِ عِنْدَهَا عَقِبَ الزِّفَافِ باکرہ اور ثیبہ کے پاس زفاف کے بعد شوہر کے ٹہیرنے کا بیان **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِيْ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اون سے نکاح کیا تو آپ تین روز اون کے پاس رہے اور پہر فرمایا کہ تم اپنے شوہر کے پاس کچہ حقیر نہین ہو اگر تم چاہو تو مین ایکہفتہ تمہارے پاس رہون اور اگر ایک ہفتہ تمہارے پاس رہا تو سب عورتون کے پاس اپنے ایک ہفتہ رہونگا اور پہر ان سب کے بعد تمہاری باری آئیگی **عَنْ** اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ وَاَصْبَحَتْ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ **ترجمہ** ابوبکر عبد الرحمن کے فرزند سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکاح کیا ام سلمہ سے اور اون کے پاس صبح کی تو فرمایا کہ تم اپنے گہر والے کے پاس حقیر نہین ہو اگر تم چاہو تو مین ایک ہفتہ تمہارے پاس رہون اور اگر چاہو تو تین روز اور پہر دورہ کرون اونہون نے عرض کی کہ تین ہی روز رہیے **عَنْ** اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَاَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ اَخَذَتْ بِثَوْبِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتِ زِدْتُكِ وَحَاسَبْتُكِ بِهٖ لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ **ترجمہ** ابوبکر سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکاح کیا ام سلمہ سے اور اون کے پاس آئے اور ارادہ کیا کہ نکلیں تو اونہوں نے آپ کو پکڑ لیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس زیادہ ٹہیروں اور اس مدت کا حساب کہوں اور باکرہ بیوی کے پاس سات دن ٹہیرنا چاہیے اور ثیبہ کے پاس تین دن عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وہی روایت اس سند سے مروی ہوئی عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ذَكَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَذَكَرَ اَشْيَاءَ هٰذَا فِيْهِ قَالَ اِنْ شِئْتِ اَنْ اُسَبِّعَ لَكِ وَاُسَبِّعَ لِنِسَائِيْ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِيْ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اون سے نکاح کیا اور اس میں کئی چیزوں کا ذکر کیا کہ اوس میں یہ بھی تھا کہ فرمایا اگر تم چاہو تو میں سات دن تک تمہارے پاس رہوں اور اگر سات دن تمہارے پاس رہوں گا تو اپنی اور بیبیوں کے پاس بھی سات سات دن رہوں گا عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا فَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ قُلْتُ اِنَّهٗ رَفَعَهٗ لَصَدَقْتُ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ السُّنَّةُ كَذٰلِكَ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جب باکرہ سے نکاح کرے اور پہلے اس سے اس کے نکاح میں ثیبہ ہو تو اُس باکرہ کے پاس سات روز تک رہے (اور بعد اوس کے پھر باری مقرر کرے) اور جب ثیبہ سے نکاح کرے اور باکرہ اوس کے نکاح میں ہووے تو اوس کے پاس تین دن رہے خالد نے کہا کہ اگر میں اس روایت کو مرفوع کہوں تو بھی سچ کہا مگر انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ یہ امر سنت ہے عَنْ اَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تُقِيْمَ عِنْدَ الْبِكْرِ سَبْعًا قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہی مضمون ہے ۔

ف ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے تین ہی دن رہنا حضرت کا پسند فرمایا اس لیے کہ یہہ تین دن مجرا نہ ہوں گے اور خاص اون کے لیے رہیں گے اور حضرت کا پھر جلد ایک ایک شب سب بیبیوں کے پاس رہکر آنا ہوگا اور سات روز پسند نہ کیے اس لیے کہ سات سات روز کے بعد جو حضرت تشریف لاوینگے تو بہت مدت غیبت میں گذر جاوے گی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نئی دولہن کا حق اگر باکرہ ہے تو سات دن ہے اس کے بعد پھر شوہر برابر

باری ایک ایک دن کے مقرر کر دے اور اگر ثیبہ ہے تو تین دن اور ثیبہ کو اختیار ہے کہ اگر شوہر کو
تین دن رکھے تو قضا نہیں اور پھر باری ایک ایک دن رہیگی اور اگر سات دن رکھے تو اوسکی قضا
ہوگی یعنے شوہر سات سات دن سب عورتون کے پاس رہے گا اور یہی مذہب ہے شافعی اور ان
کے موافقین کا جیسے امام مالک اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور اور ابن جریر ہین اور یہی قول ہے
جمہور علماء کا انہی حدیثون کے رو سے اور ابو حنیفہ نے اسکا خلاف کیا ہے مگر یہ احادیث اون
پر رد کرنے کو کافی ہین **باب** الْقَسْمِ بَيْنَ الزَّوْجَاتِ وَبَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ أَنْ تَكُونَ لِكُلِّ
وَاحِدَةٍ لَيْلَةٌ مَعَ يَوْمِهَا بیبیون کی باری کا بیان **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ فَكَانَ إِذَا قَسَمَ بَيْنَهُنَّ لَا يَنْتَهِي إِلَى
الْمَرْأَةِ الْأُولَى إِلَّا فِي تِسْعٍ فَكُنَّ يَجْتَمِعْنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي بَيْتِ الَّتِي يَأْتِيهَا فَكَانَ فِي بَيْتِ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَجَاءَتْ زَيْنَبُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَمَدَّ يَدَهُ
إِلَيْهَا فَقَالَتْ هَذِهِ زَيْنَبُ فَكَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَتَقَاوَلَتَا حَتَّى
اسْتَخَبَتَا وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى ذَلِكَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَهُمَا فَقَالَ اخْرُجْ يَا رَسُولَ
اللهِ إِلَى الصَّلَاةِ وَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
عَائِشَةُ الْآنَ يَقْضِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ فَيَجِيءُ أَبُو بَكْرٍ فَيَفْعَلُ بِي وَيَفْعَلُ
فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ أَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا قَوْلًا شَدِيدًا
وَقَالَ أَتَصْنَعِينَ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نو بیبیان
تہین اور آپ جب اون مین باری کرتے تہے تو پہلی بی بی کے پاس نوین دن تشریف لاتے
تہے اور بیبیون کا قاعدہ تہا کہ جس کے گہر مین آپ ہوتے تہے اوس کے گہر جمع ہوتی تہین ایک دن
آپ جناب عائشہ صدیقہ کے گہر تہے اور بی بی زینب آئین اور آپ نے اونکی طرف ہاتہ بڑہایا اور
اونہون نے عرض کی کہ زینب ہے سو آپ نے ہاتہ کہینچ لیا اور بی بی عائشہ اور زینب کو بیچ مین
تکرار ہونے لگے یہانتک کہ دونون کی آوازین بلند ہو گئین اور نماز کی تکبیر ہوگئی اور ابو بکر اون کے
قریب گذرے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ نماز کو نکلیے اور ان کے مونہہ مین خاک ڈالیے اور نبی
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نکلے اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ اب نبی صلے اللہ

علیہ وسلم نماز پڑھ چکین گے تو حضرت ابوبکر آن کر مجھ ایسا ویسا خفا ہون گے پہر جب آپ نماز پڑھ چکے تو
ابوبکر اون کے پاس آئے اور انکو بہت سخت کہا اور فرمایا کہ تو ایسا کرتی ہے اپنے حضرت کے
آگے چیختی آواز بلند کرتی ہے **ف** اس حدیث مین کئی فوائد ہین اول یہ کہ مستحب ہے شوہر
کو کہ ہر ایک کی باری مین اُس بیوی کے گہر جاوے اور یہی افضل ہے اور اگر اپنے گہر ہر ایک کو
باری باری بلالے تو بہی روا ہے **دوسری** یہ کہ جسکی باری نہو شوہر کو رات مین اوس کے
گہر جانا منع ہے اور شافعیہ کے نزدیک حرام ہے مگر بضرورت جیسے سکرات موت ہو یا اور اشد ضرورت
تیسری یہ کہ ہاتہ بڑہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس خیال سے تہا کہ آپ نے جانا کہ یہ جناب عائشہ
ہین جنکی باری تہی اور رات کا وقت تہا اور گہرون مین چراغ نہ تہا پہر جب آپ کو معلوم ہوا کہ
یہ وہ نہین تو ہاتہ کہینچ لیا اس سے تقوی اور بندگی حضرت کی معلوم ہوئی اور بعضون نے کہا
ہے کہ ایسا اتفاق کبہی بیبیون کی رضامندی سے ہوتا تہا **چوتہی** یہ کہ جناب رسالت مآب صلی
اللہ علیہ وسلم کا حسن خلق اور ملاطفت اس سے معلوم ہوئی کہ آپ نے اون کے آواز بلند کرنے پر
عتاب نفرمایا اور ابوبکر نے جو فرمایا کہ اُن کے مونہہ مین خاک ڈالو یہ ایسی بات ہے جیسے کہتے ہین اس
بات پر خاک ڈالو **پانچوین** ثابت ہوئی اس سے فضیلت ابوبکر صدیق کی اور نظر کرنا اون کا مصالحہ
امور مین **چہٹی** معلوم ہوا کہ روا ہے بطور مصلحت کے کوئی حکم دینا رفیق کا اپنے افضل سردار
کو اور نو بیبیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنکو چہوڑ کر آپ نے وفات فرمائی یہ ہین جناب
عائشہ صدیقہ کہ سب سے زیادہ فقیہہ اور محبوبہ تہین آپ کی اور حفصہ اور سودہ اور زینب اور ام سلمہ
اور ام حبیبہ اور میمونہ اور جویریہ اور صفیہ رضی اللہ تعالے عنہن **باب** جواز ہبتہا
نوبتہا لضرتہا اپنی باری سوت کو ہبہ کرنے کے بیان مین **عن** عائشۃ رضی اللہ
تعالی عنہا قالت ما رأیت امرأۃ احب الی ان اکون فی مسلاخہا من سودۃ بنت
زمعۃ من امرأۃ فیہا حدۃ قالت فلما کبرت جعلت یومہا من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لعائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت یا رسول اللہ قد جعلت یومی
منک لعائشۃ فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم لعائشۃ رضی اللہ تعالی
عنہا یومین یومہا ویوم سودۃ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا

تو مین نے کسی عورت کو ایسا نہین دیکھا کہ آرزو کرتی مین اوس کے جسم مین ہونے کی سودہ سے بڑہکر وہ ایک
عورت ایسی تہین کہ انکی مزاج مین بڑی تیزی تہی پہر جب وہ بوڑہی ہوگئین تو اپنی باری عائشہ
کو دیدی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے اپنی باری عائشہ کو دی سو حضرت جناب عائشہ پاس
دو روز رہتے ایک اون کے دن ایک سودہ کے دن مین **ف** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی
عنہا نے فرمایا کہ مین ان کے جسم مین ہوتی مراد اس سے یہ ہے کہ مین آرزو کرتی ہون کہ اون کی
سی تیزی اور حدت میری مزاج مین ہوتی اور اس مین گویا اونہون نے سودہ کا وصف بیان فرمایا
اور مدح کی اور اس حدیث سے اپنی باری کا دیدینا اپنے سوت کو جائز ہوا اور یہ بہی روا ہے کہ باری
اپنی زوج کو دیدے کہ وہ جسکو چاہے وہ دے **عن** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا
كَبِرَتْ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ قَالَتْ وَكَانَتْ اَوَّلَ امْرَاَةٍ
تَزَوَّجَهَا بَعْدِيْ وہی مضمون ہے اور شریک کی روایت مین یہ زیادہ ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ
نے فرمایا کہ سودہ پہلی بی بی تہین جن سے میرے بعد آپنے نکاح کیا تہا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغَارُ عَلَى اللَّاتِيْ وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَقُوْلُ وَتَهَبُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرْجِيْ مَنْ تَشَاءُ
مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ قَالَتْ قُلْتُ وَاللّٰهِ مَا اَرٰى
رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ لَكَ فِيْ هَوَاكَ **جناب** عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ مین
اون عورتون پر بہت رشک کہایا کرتی تہی جو اپنی جان کو ہبہ کر دیتی تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کو اور مین کہتی تہی کہ عورت اپنی جان کو کیونکر ہبہ کرتی ہوگی پہر جب یہ آیت اتری ترجی سے اخیر
تک یعنی جسکو چاہے تو لے نبی دور کر اپنے سے اور جسکو چاہے جگہہ دے اپنے پاس اون مین سے
تو مین نے حضرت سے کہا کہ قسم ہے اللہ پاک کی کہ مین دیکھتی ہون کہ وہ اللہ تعالی آپ کی آرزو کے
موافق جلد حکم فرماتا ہے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ اَمَا
تَسْتَحْيِي امْرَاَةٌ تَهَبُ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تُرْجِيْ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ
اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ فَقُلْتُ اِنَّ رَبَّكَ لَيُسَارِعُ لَكَ فِيْ هَوَاكَ **ترجمہ** وہی مضمون ہے سر
کے سرے پر یہ ہے کہ عورت شرم نہین کرتی کہ ہبہ کرتی ہے اپنی جان کو کسی مرد کے لیے

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا هٰذِهِ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوا وَلَا تُزَلْزِلُوا وَارْفُقُوا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءٌ الَّتِي لَا يُقْسِمُ لَهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ **ترجمہ** عطا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم حاضر ہوئے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ سرف میں جنازہ پر میمونہ کے جو بی بی تھیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ خیال رکھو یہ بی بی صاحبہ ہیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر جب اٹھاؤ تم ان کا جنازہ مبارک تو ہلانا ڈلانا نہیں اور بہت نرمی سے لے چلنا اور بات یہ ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نو بیبیاں تھیں اور ان میں سے آٹھ کے لیے باری مقرر تھی اور ایک کے لیے نہیں اور عطا نے کہا کہ وہ صفیہ تھیں **ف** عطا کو وہم ہوا حقیقت میں وہ بی بی جنکی باری نہ تھی جناب سودہ تھیں جیسا اوپر کی روایتوں میں گذر گیا اور علما کا اس میں اختلاف ہے کہ وہ بی بی کون تھیں جنہوں نے اپنی جان ہبہ کر دی تھی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو زہری نے کہا حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں اور کسی نے کہا ام شریک تھیں کسی نے کہا زینب بنت خزیمہ تھیں عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ عَطَاءٌ وَكَانَتْ آخِرَهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِيْنَةِ **ترجمہ** ابن جریج سے اسی سند سے مروی ہے کہ عطا نے کہا وہ سب کے آخر میں متوفی ہوئیں تھیں اور انہوں نے مدینہ میں وفات پائی تھی

بَاب اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ ذَاتِ الدِّيْنِ دیندار سے نکاح کرنے کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے نکاح کیا جاتا ہے چار سبب سے اوس کے مال کے لیے اور جمال کے لیے اور حسب کے لیے اور دین کے لیے سو تو دیندار پر فتح حاصل کر تیرے ہاتھ میں خاک بھرے **ف** اس حدیث سے

مراد یہ ہے کہ لوگوں کی عادت یہ ہو کہ مال و جمال حسب کے طالب ہوتے ہیں سو دیندار کو لازم ہے کہ ان سب خصلتوں سے دین کو مقدم جانے کہ صحبت میں اسکی صحبت نیک حاصل ہو اور اللہ تعالےٰ اوسکی نیت کی برکت سے حسن خلق اور حسن معاشرت بھی عنایت کرے اور بسبب نیکی کے فتنہ دنیویہ اور فتن دینیہ سے محفوظ رہے

باب اِسْتِحْبَابِ نِکَاحِ الْبِکْرِ باکرہ سے نکاح مستحب ہونے کا بیان **عَنْ** عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَقِیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِکْرًا اَمْ ثَیِّبًا قُلْتُ ثَیِّبٌ قَالَ فَھَلَّا بِکْرًا تُلَاعِبُھَا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ اَخَوَاتٍ فَخَشِیْتُ اَنْ تَدْخُلَ بَیْنِیْ وَبَیْنَھُنَّ قَالَ فَذَاکَ اِذًا اِنَّ الْمَرْاَۃَ تُنْکَحُ عَلٰی دِیْنِھَا وَمَالِھَا وَجَمَالِھَا فَعَلَیْکَ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ **ترجمہ** عطا رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا مجھے جابر نے خبر دی کہ میں نے نکاح کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور میں آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا کہ اے جابر تمنے نکاح کیا میں نے کہا ہاں آپنے فرمایا باکرہ سے یا بیوہ سے میں نے عرض کی کہ بیوہ سے آپ نے فرمایا باکرہ سے کیوں نکیا کہ تم اوس سے کہیلتے اور وہ تم سے کہیلتی میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری کئی بہنیں ہیں سو مجھے خیال ہوا کہ ایسا نہو کہ وہ مجھے اون کی پرورش سے مانع ہو جاوے تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ خیال ہے تو خیر پہر فرمایا کہ عورت سے نکاح کیا جاتا ہے اوسکی دین کے لیے مال کے لیے جمال کے لیے سو تو دین کو مقدم رکہہ تیرے دونوں ہاتھہ میں خاک بہرے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَبِکْرًا اَمْ ثَیِّبًا قُلْتُ ثَیِّبًا قَالَ فَاَیْنَ اَنْتَ مِنَ الْعَذَارٰی وَلِعَابِھَا قَالَ شُعْبَۃُ فَذَکَرْتُہٗ لِعَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُہٗ مِنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاِنَّمَا قَالَ فَھَلَّا جَارِیَۃً تُلَاعِبُھَا وَتُلَاعِبُکَ **ترجمہ** وہی مضمون ہے اور اس میں مال و جمال وغیرہ کا ذکر نہیں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ ھَلَکَ وَتَرَکَ تِسْعَ بَنَاتٍ اَوْ قَالَ سَبْعَ فَتَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً ثَیِّبًا فَقَالَ

لِی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَبِکْرٌ اَمْ ثَیِّبٌ قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَیِّبٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَہَلَّا جَارِیَۃً تُلَاعِبُہَا وَتُلَاعِبُکَ اَوْ قَالَ تُضَاحِکُہَا وَتُضَاحِکُکَ قَالَ قُلْتُ لَہٗ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ ھَلَکَ وَتَرَکَ تِسْعَ بَنَاتٍ اَوْ سَبْعَ وَاِنِّیْ کَرِھْتُ اَنْ اٰتِیَہُنَّ اَوْ اَجِیْئَہُنَّ بِمِثْلِہِنَّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَجِیْئَ بِامْرَاَۃٍ تَقُوْمُ عَلَیْہِنَّ وَتُصْلِحُہُنَّ قَالَ فَبَارَکَ اللّٰہُ لَکَ اَوْ قَالَ لِیْ خَیْرًا وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِی الرَّبِیْعِ تُلَاعِبُہَا وَتُلَاعِبُکَ وَتُضَاحِکُہَا وَتُضَاحِکُکَ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے پہلے وہی مضمون مروی ہے اخیر میں ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی (یہ جابر کے والد ہیں جنگ احد میں شہید ہوگئے ہیں) اور نو یا سات لڑکیاں چھوڑ گئے تو مجھے پسند نہ آیا کہ میں ان کے برابر ایک لڑکی بیاہ لاؤں اور میں نے چاہا کہ ایسی عورت لاؤں جو اون کی خدمت کرے اور انکی خبر لے سو حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی تجھکو برکت دے یا کوئی اور دعائے خیر فرمائی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ نَکَحْتَ یَا جَابِرُ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ اِلٰی قَوْلِہٖ اِمْرَاَۃٌ تَقُوْمُ عَلَیْہِنَّ وَتَمْشُطُہُنَّ قَالَ اَصَبْتَ وَلَمْ یَذْکُرْ مَا بَعْدَہٗ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں یہیں تک مذکور ہے کہ میں نے ایسی عورت کی جو اون کے خدمت کرے اور انکی کنگھی کرے اور آپ نے فرمایا خوب کیا اور اسکی بعد کا ذکر نہیں ف اس روایت سے فضیلت باکرہ کی نکاح کی ثابت ہوئی اور جواز اپنی عورت سے کھیلنے کا اور ہنسی کا پایا گیا اور اگر کوئی مصلحت اور نہ ہو تو باکرہ ثیبہ سے افضل ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاۃٍ فَلَمَّا اَقْبَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلٰی بَعِیْرٍ لِّیْ قَطُوْفٍ فَلَحِقَنِیْ رَاکِبٌ خَلْفِیْ فَنَخَسَ بَعِیْرِیْ بِعَنَزَۃٍ کَانَتْ مَعَہٗ فَانْطَلَقَ بَعِیْرِیْ کَاَجْوَدِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْاِبِلِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یُعْجِلُکَ یَا جَابِرُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ حَدِیْثُ عَہْدٍ بِعُرْسٍ فَقَالَ اَبِکْرًا تَزَوَّجْتَہَا اَمْ ثَیِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَیِّبٌ قَالَ ھَلَّا جَارِیَۃً تُلَاعِبُہَا وَتُلَاعِبُکَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ ذَھَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ اَمْہِلُوْا حَتّٰی تَدْخُلُوْا لَیْلًا اَیْ عِشَاءً کَیْ

تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ قَالَ وَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جہاد مین پھر جب لوٹ
کر آئے تو مین نے اپنے اونٹ کو جلدی چلایا اور وہ بڑا سست تھا سو ایک سوار میرے پیچھے سے آیا اور
میرے اونٹ کو اپنی چھڑی سے ایک کونچا دیا جو اون کے پاس تھی اور میرا اونٹ ایسا اچھا چلنے لگا
کہ دیکھنے والے نے اوس سے بہتر نہ دیکھا اور مین نے پھر کر دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تھے اور آپ نے فرمایا اے جابر تمکو کیا جلدی ہے مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری نئی نئی
شادی ہوئی ہے آپ نے فرمایا کیا باکرہ یا ثیبہ میں نے کہا ثیبہ آپ نے فرمایا باکرہ سے کیون نہ کی کہ تم اس
سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی پھر جب ہم مدینہ پر آئے چلے کہ داخل ہون آپ نے فرمایا کہ ٹھیر جاؤ یہ
کہ آجاوے یعنے عشا کا وقت تاکہ سر مین کنگھی کرے پریشان بالون والی اور استرہ لے جسکا
شوہر باہر گیا ہو پھر فرمایا آپ نے کہ جب گیا تو تو پھر جماع ہے جماع ہے (یعنے تکثیر است کے لیے
نہ صرف لذت کے لیے) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ خَرَجْتُ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَابْطَأَ بِي جَمَلِي فَأَتَى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَبْطَأَ بِي
جَمَلِي وَأَعْيَى فَتَخَلَّفْتُ فَنَزَلَ فَحَجَنَهُ بِمِحْجَنِهِ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي
أَكُفُّهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ
أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ إِنَّ
لِي أَخَوَاتٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ
قَالَ أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ أَتَبِيْعُ جَمَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ
فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأُوْقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ
فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْآنَ حِيْنَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ
فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لِي أُوْقِيَّةً فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ فَأَرْجَحَ فِي الْمِيْزَانِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ
فَلَمَّا وَلَّيْتُ قَالَ ادْعُ لِي جَابِرًا فَدُعِيْتُ فَقُلْتُ الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ

وَلَمْ يَكُنْ شَيْئٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْهُ فَقَالَ خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهٗ ترجمہ حضرت جابر رضی الله تعالیٰ عنہ نے کہا مین جناب رسول خدا صلی الله علیہ وسلم کے ساتھہ نکلا ایک جہاد مین اور میرے اونٹ نے دیر لگائی اور جناب رسول خدا صلی الله علیہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا اے جابر مین نے عرض کی ہان آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے مین نے عرض کی کہ میرے اونٹ نے دیر لگائی اور تہک گیا اس لیے مین پیچھے رہ گیا سو آپ اوترے اور آپ نے اپنی ٹہیری کونے کی لکڑی سے اُسکو ایک کونچا دیا پہر فرمایا کہ سوار ہو مین سوار ہوا اور مین نے اپنے کو دیکہا کہ میرا اونٹ اسقدر تیز ہوگیا کہ مین اُسکو روکتا تہا کہ جناب رسول خدا صلے الله علیہ وسلم سے آگے نہ بڑہے پہر آپ نے فرمایا کہ تمنے نکاح کیا مین نے عرض کی کہ ہان آپ نے فرمایا باکرہ یا ثیبہ مین نے عرض کی ثیبہ آپ نے فرمایا کہ باکرہ لڑکی سے کیون نکیا کہ تم اوس سے کہیلتے وہ تم سے کہیلتی مین نے عرض کی کہ میری کئی بہنین ہین اسلیئے مین نے چاہا کہ ایسی عورت سے نکاح کرون جو اون سب کو جمع رکہے (یعنے پریشان نہونے دے) اور اُن کی کنگہی کرے اور اُنکی خدمت کرے تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گہر جانے والے ہو پہر جب گہر جاؤ تو جماع ہی جماع ہے پہر فرمایا کہ تم اپنا اونٹ بیچتے ہو مین نے کہا کہ ہان پہر آپنے اوسے ایک اوقیہ چاندی کے عوض مین خرید لیا پہر رسول الله صلی الله علیہ وسلم آگے اور مین دوسرے دن صبح کو پہونچا اور مسجد پر آیا اور اُن کو مسجد کے دروازے پہ پایا تو فرمایا کہ تم ابہی آئے مین نے عرض کی کہ ہان آپ نے فرمایا کہ اونٹ کو یہان چہوڑ دو اور مسجد مین جاکر دو رکعت نماز پڑہو (اس سے ثابت ہوا کہ سفر سے آوے تو پہلے مسجد مین جاکر دوگانہ ادا کرے یہی مسنون ہے) پہر مین گیا اور دو رکعت ادا کی اور پہر اور آپ نے بلال کو حکم فرمایا کہ مجہے ایک اوقیہ چاندی تول دین پہر اونہون نے تول دی اور جہکتی ڈنڈی تولی (یعنے زیادہ دی) پہر مین جب چلا اور پیٹہ موڑی تو پہر بلایا اور مین نے خیال کیا کہ اب میرا اونٹ مجہے پہیر دینگے اور اس سے بڑہ کر کوئی شے مجہے ناپسند نہ تہی تو مجہسے فرمایا کہ جاؤ اپنا اونٹ بہی لے جاؤ اور قیمت بہی تم کو دی

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ مَسِيْرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى نَاضِحٍ لِيْ اِنَّمَا هُوَ فِيْ اُخْرَيَاتِ النَّاسِ قَالَ فَضَرَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ نَخَسَهٗ اُرَاهُ قَالَ بِشَيْئٍ كَانَ مَعَهٗ قَالَ فَجَعَلَ

بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَقَدَّمُ النَّاسَ يُنَازِعُنِي حَتّٰى اِنِّي لَاَكُفُّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ اَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ قَالَ وَقَالَ لِي اَتَزَوَّجْتَ بَعْدَ اَبِيْكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ثَيِّبًا اَمْ بِكْرًا قَالَ قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُضَاحِكُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُلَاعِبُهَا قَالَ اَبُوْ نَضْرَةَ وَكَانَتْ كَلِمَةً يَقُوْلُهَا الْمُسْلِمُوْنَ اِفْعَلْ كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم ایک سفر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور مین ایک پانی لانے والے اونٹ پر سوار تھا سب لوگون کے پیچھے سو اوسکو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مارا یا فرمایا چلایا مین گمان کرتا ہون کسی ایسی چیز سے مارا جو اون کے پاس تھی پھر تو وہ سب لوگون کو آگے چل نکلا (یہ معجزہ تھا آپ کا) اور مجھ سے گویا لڑتا تھا اور مین اوسکو روکتا تھا پھر فرمایا کہ تم اسے میرے ہاتھ بیچتے ہو اتنی قیمت پر اللہ تمکو بخشے پھر فرمایا کہ تم اسے میرے ہاتھ بیچتے ہو اتنی قیمت پر اللہ تمکو بخشے مینے عرض کی کہ وہ آپکا ہے پھر فرمایا تمنے کیا نکاح کیا اپنے باپ کے پیچھے مین نے کہا ہان آپ نے پوچھا کہ ثیبہ یا باکرہ پھر مین نے کہا ثیبہ آپ نے فرمایا باکرہ کیون نہ کی کہ وہ تم سے کھیلتی اور تم اوس سے ابو نضرہ نے کہا کہ یہ مسلمانون کا تکیہ کلام ہے کہ تم ایسا کرو اللہ تمکو بخشے (غرض اسیطرح حضرت نے بھی اون سے فرمایا)

باب الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ عورتون کے ساتھ خلق کرنے کا حکم

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيْمَ لَكَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت پسلی کی ہڈی سے پیدا ہوئی ہے اور وہ کبھی تجھ سے سیدھی چال نہ چلے گی پھر اگر تو اُس سے کام لے تو لیے جا اور وہ ٹیڑھی کی ٹیڑھی رہے گی اور اگر تو اوسکو سیدھا کرنے چلا توڑ ڈالے گا اور توڑنا اوس کا طلاق دینا ہے **فائدہ** یعنے عورتون کی کجروی اور بدمزاجی پر صبر کرنا ضرور ہے اور آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بائین پسلی سے حضرت حوا کی پیدایش ہے پھر پسلی کا اثر کجی ہے۔ **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فإذا شهد
أمرا فليتكلم بخير أو ليسكت واستوصوا بالنساء خيرا فإن المرأة خلقت من ضلع
وإن أعوج شيء في الضلع أعلاه إن ذهبت تقيمه كسرته وإن تركته
لم يزل أعوج استوصوا بالنساء ترجمہ ابوہریرہؓ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان
رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر اوسکو ضرور ہے کہ جب کوئی امر پیش آوے تو اچھی بات کہے نہیں تو
چپ ہو رہے اور عورتوں سے خیر خواہی کرو اسلیے کہ وہ پسلی سے بنی ہے اور پسلی میں اونچی پسلی
سب سے زیادہ ٹیڑھی ہے پھر اگر تو اوسے سیدھا کرنے لگا تو توڑ دیا اور اگر یوں ہی چھوڑ دیا تو ہمیشہ
ٹیڑھی رہی خیر خواہی کرو عورتوں کی عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفرك مؤمن مؤمنة إن كره منها خلقا رضي
منها آخر أو قال غيره ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
دشمن نہ رکھے کوئی مومن مرد کسی مومن عورت کو اگر اوس میں ایک عادت ناپسند ہوگی تو دوسری
پسند بھی ہوگی یا سوا اوس کے اور کچھ فرمایا عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي
صلى الله عليه وسلم بمثله وہی مضمون ہے عن أبي هريرة رضي الله
تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لولا حواء لم تخن أنثى زوجها
الدهر ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر حوا
نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر کی خیانت نہ کرتی عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر أحاديث منها وقال رسول الله صلى
عليه وسلم لولا بنو إسرائيل لم يخبث الطعام ولم يخنز اللحم ولولا حواء لم تخن
أنثى زوجها الدهر ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی کہ فرمایا آپ نے اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کوئی کھانا نہ سڑتا اور کوئی گوشت بھی
اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر کی کبھی خیانت نہ کرتی ف حوا کو حوا اس
لیے کہا کہ وہ سب حی کی ماں ہیں اور بنی اسرائیل من وسلوی باسی بنا کر کھاو سڑنے لگا اور
حوا نے ترغیب دی درخت ممنوعہ کے کھلانے میں اوس کا اثر سب دختر میں رہ گیا

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ وَّخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ **عبد اللہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کام نکالنے کی چیز ہے اور بہتر کام نکالنے کی چیز دنیا میں عورت نیک ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَۃَ کَالضِّلَعِ اِذَا ذَھَبْتَ تُقِیْمُھَا کَسَرْتَھَا وَاِنْ تَرَکْتَھَا اِسْتَمْتَعْتَ بِھَا وَفِیْھَا عِوَجٌ **ابو ہریرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت پسلی کی مانند ہے اگر تو اوسکو سیدھا کرنا چاہیے تو توڑ ڈالیگا اور اگر چھوڑ دے تو تیرا کام نکلے اور وہ ٹیڑھی کی ٹیڑھی رہے **عَنْ** اِبْنِ اَخِی الزُّھْرِیِّ عَنْ عَمِّہٖ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ سَوَآءً **ترجمہ** وہی مضمون ہے

کتاب الطلاق

یہ کتاب ہے طلاق کے بیان میں

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّہٗ طَلَّقَ امْرَاَتَہٗ وَھِیَ حَائِضٌ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْہُ فَلْیُرَاجِعْھَا ثُمَّ لِیَتْرُکْھَا حَتّٰی تَطْھُرَ ثُمَّ تَحِیْضَ ثُمَّ تَطْھُرَ ثُمَّ اِنْ شَاءَ اَمْسَکَ بَعْدُ وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ اَنْ یَّمَسَّ فَتِلْکَ الْعِدَّۃُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ اَنْ یُّطَلَّقَ لَھَا النِّسَآءُ **عبد اللہ بن عمر** رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بی بی کو طلاق دیا اور وہ حائضہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اسے حکم دو کہ رجوع کرے اور اوسکو رہنے دے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو اور پھر حیض آئے اور پھر پاک ہو پھر چاہے روک رکھے چاہے طلاق دے قبل اسکے کہ اُسکو ہاتھ لگاوے اور یہی عدت ہے جس کے حساب سے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے طلاق کا حکم کیا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ طَلَّقَ امْرَاَۃً لَّہٗ وَھِیَ حَائِضٌ تَطْلِیْقَۃً وَّاحِدَۃً

فَاَمَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَنْ یُّرَاجِعَہَا ثُمَّ یُمْسِکَہَا حَتّٰی تَطْہُرَ ثُمَّ تَحِیْضَ عِنْدَہٗ حَیْضَۃً اُخْرٰی ثُمَّ یُمْہِلَہَا حَتّٰی تَطْہُرَ مِنْ حَیْضَتِہَا فَاِنْ اَرَادَ اَنْ یُّطَلِّقَہَا فَلْیُطَلِّقْہَا حِیْنَ تَطْہُرُ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّجَامِعَہَا فَتِلْکَ الْعِدَّۃُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ اَنْ تُطَلَّقَ لَہَا النِّسَآءُ وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ اِذَا سُئِلَ عَنْ ذٰلِکَ قَالَ لِاَحَدِہِمْ اَمَّا اَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَاَتَکَ مَرَّۃً اَوْ مَرَّتَیْنِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِیْ بِھٰذَا وَاِنْ کُنْتَ طَلَّقْتَہَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَیْکَ حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَکَ وَعَصَیْتَ اللّٰہَ فِیْمَآ اَمَرَکَ مِنْ طَلَاقِ امْرَاَتِکَ قَالَ مُسْلِمٌ جَوَّدَ اللَّیْثُ فِیْ قَوْلِہٖ تَطْلِیْقَۃً وَّاحِدَۃً ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بی بی کو طلاق دیا حالت حیض مین اور ایک طلاق دیا اور حکم کیا اون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رجوع کرے اور اُسکو رکھے یہانتک کہ وہ حیض سے پاک ہو اور پھر حائضہ ہو اون کے پاس دوسری بار اور پھر اوسے مہلت دیجاوے یہانتک کہ پاک ہو دوسرے حیض سے پھر اگر ارادہ ہو طلاق کا تو طلاق دے جب وہ پاک ہو جماع سے پہلے غرض یہی عدت ہے جسکا اللہ تعالےٰ نے حکم کیا ہے کہ اوسکے حساب سے عورتون کو طلاق دیا جاوے اور ابن رمح نے اپنی روایت مین یہ زیادہ کیا ہے کہ عبد اللہ سے جب یہ مسئلہ پوچھا جاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ تو نے اپنی عورت کو ایک یا دو طلاق دیے ہین (تو رجوع ہو سکتا ہے) اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسکا حکم دیا تھا اور اگر تو نے تین طلاق دیے ہین تو وہ عورت تجھپر حرام ہو گئی جبتک کہ وہ دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے سوا تیرے اور نافرمانی کی تو نے اللہ کی اوس طلاق کے بارے مین جو تیری عورت کے لیے تجھے سکھایا تھا مسلم علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اس روایت مین ایک طلاق کا لفظ جو لیث نے کہا خوب کہا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ طَلَّقْتُ امْرَاَتِیْ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہِیَ حَآئِضٌ فَذَکَرَ ذٰلِکَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْہُ فَلْیُرَاجِعْہَا ثُمَّ لِیَدَعْہَا حَتّٰی تَطْہُرَ ثُمَّ تَحِیْضَ حَیْضَۃً اُخْرٰی فَاِذَا طَہُرَتْ فَلْیُطَلِّقْہَا قَبْلَ اَنْ یُّجَامِعَہَا اَوْ یُمْسِکْہَا فَاِنَّہَا الْعِدَّۃُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ اَنْ تُطَلَّقَ لَہَا النِّسَآءُ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا صَنَعَتِ التَّطْلِیْقَۃُ قَالَ وَاحِدَۃٌ

أُعْتُدَّ بِهَا ترجمہ عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا اخیر میں یہ زیادہ ہے کہ
عبید اللہ نے نافع سے پوچھا کہ وہ طلاق کیا ہوا (یعنے جو حیض میں دیا تھا) اونہوں نے کہا کہ
ایک گنا گیا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عُبَيْدِ اللّٰهِ
لِنَافِعٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي رِوَايَتِهِ فَلْيَرْجِعْهَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَلْيُرَاجِعْهَا ترجمہ عبید اللہ سے اس
سند سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں عبید اللہ کا قول مذکور نہیں جو اوپر کی روایت میں تھا
عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا
حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَتِلْكَ
الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
إِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَقُولُ أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا وَاحِدَةً أَوِ
اثْنَتَيْنِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى
تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا وَأَمَّا أَنْتَ
طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ وَبَانَتْ مِنْكَ
ترجمہ وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہو چکا اتنی بات اخیر میں زیادہ ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے
تھے کہ اگر تو نے اپنی عورت کو تین طلاق دیے تو طلاق میں اپنے رب کی نافرمانی کی اور وہ
عورت تجھ سے جدا ہو گئی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ طَلَّقْتُ
امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً مُسْتَقْبَلَةً
سِوَى حَيْضَتِهَا الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِنْ
حَيْضَتِهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ
طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً فَحُسِبَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَرَاجَعَهَا عَبْدُ اللّٰهِ كَمَا أَمَرَهُ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار گذرا اس میں یہ ہے کہ
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حیض میں طلاق دینا سنکر غصہ فرمایا اور اخیر میں یہ ہے

کہ عبد اللہ بن عمر نے اس سے رجوع کیا جیسا کہ حضرت نے حکم دیا تھا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرَاجَعْتُهَا وَحُسِبَتْ لَهَا التَّطْلِيْقَةُ الَّتِيْ
طَلَّقْتُهَا وہی مضمون ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ اُس طلاق کو میں نے حساب میں رکھا
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ
ذٰلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا
ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْ حَامِلًا وہی مضمون ہے اور اسمین اخیر میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا حکم دو اسکو کہ رجوع کرے
پھر طلاق دے اوسکو حالت طہر میں یا حالت حمل میں ف اس روایت کی وجہ سے امت کا اجماع ہے کہ حالت حمل میں
طلاق دینا حرام ہے بغیر رضا عورت کے پھر اگر کسی نے دیا تو گنہگار ہوا اور طلاق پڑ گیا اور اُس سے رجوع کرنیکا حکم ہے جیسا
مذکور ہوا اس روایت میں اور حضرت نے جو رجوع کا حکم فرمایا اس سے صاف معلوم ہوا کہ طلاق پڑ گیا اور یہ رجوع کرنا مستحب ہے
شافعیہ کے نزدیک واجب نہیں اور یہی قول ہے اوزاعی اور ابو حنیفہ اور تمام کوفیوں اور امام احمد
وغیرہ کا اور امام مالک کے نزدیک واجب ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا کہ طلاق
میں تاخیر کرے اس طہر کے بعد دوسرے طہر تک تو اس لیے کہ رجوع طلاق کے لیے واقع
نہ ہو اور مقصود یہ تھا کہ ایک زمانہ تک عورت اوس کے پاس رہے تو شاید طلاق سے شرمندہ
ہو اور پھر طلاق کی نوبت نہ آوے اور اس مدت میں اللہ تعالیٰ آپس میں شاید اتفاق دیدے
اور اس حدیث میں تصریح ہے کہ طلاق ایسے طہر میں ہو کہ جس میں صحبت نہ کی ہو تا کہ سبب
حمل کے عدت طویل نہ ہو جاوے اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ طلاق دینا ایسے طہر میں جس
میں صحبت ہو چکی ہو حرام ہے اسی حدیث کی رو سے اور یہ جو فرمایا کہ پھر چاہے طلاق دے
چاہے رکھ لے اس سے معلوم ہوا کہ طلاق میں گناہ نہیں مگر کراہت ہے چنانچہ حدیث مشہور
میں وارد ہوا ہے کہ ابغض حلال اللہ تعالیٰ کے آگے طلاق ہے اور یہ جو فرمایا کہ یہی عدت ہے
جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے کا حکم فرمایا اس سے استدلال کیا ہے شافعیہ نے اور
مالک نے اسپر کہ اقراء عدت کے اطہار ہیں اس لیے کہ حضرت نے حکم دیا کہ طہر میں طلاق دو
اور پھر فرمایا کہ یہی عدت ہے جسکا اللہ پاک نے حکم دیا اور یہ بخوبی معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے حیض میں طلاق دینے کا حکم نہیں کیا بلکہ حرام کیا ہے اور اہل لغت اور فقہ اور اصول کا

اجماع ہے کہ اقراء سے طہر اور حیض دونو مراد ہو سکتی ہین اور قرآن مین جو آیا ہے والمطلقات یتربصن
بانفسہن ثلثۃ قروء اس مین ابو حنیفہ اور بعضون کا قول ہے کہ مراد اس سے حیض ہے اور یہی مروی ہے
عمر اور علی اور ابن مسعود سے اور یہی ایک روایت ہے امام احمد سے اور شافعی اور مالک کا قول ہے کہ مراد
اس سے طہر ہے اور اُن کے نزدیک عدت تمام ہو جاتی ہے دو طہر کامل اور تیسرے کے شروع ہونے
سے اور یہ جو اخیر کی روایت مین فرمایا کہ طلاق دے حالت طہر مین یا حالت حمل مین اس سے
جائز ہوا طلاق دینا حاملہ کا کہ جسکا حمل معلوم ہو گیا ہو اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ابن منذر نے
کہا ہے کہ یہی قول ہے اکثر علما کا جیسے طاؤس اور حسن اور ابن سیرین وغیرہم ہین اور بعض
مالکیہ نے کہا ہے حرام ہے طلاق دینا حالت حمل مین اور ایک روایت مین حسن بصری سے مکروہ
بھی آیا ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ طلق امراتہ وھی حائض
فسال عمر عن ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرہ فلیراجعہا حتی
تطہر ثم تحیض حیضۃ اخری ثم تطہر ثم یطلق بعد او یمسک ترجمہ اسکا اور
کے تراجم سے معلوم ہو سکتا ہے **عن** ابن سیرین قال مکثت عشرین سنۃ
یحدثنی من لا اتہم ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلق امراتہ ثلثا وھی
حائض فامر ان یراجعہا فجعلت لا اتہمہم ولا اعرف الحدیث حتی لقیت
اباغلاب یونس بن جبیر الباھلی وکان ذا ثبت فحدثنی انہ سال ابن عمر رضی
تعالیٰ عنہما فحدثہ انہ طلق امراتہ تطلیقۃ وھی حائض فامر ان یراجعہا
قال قلت افحسبت علیہ قال فمہ اوان عجز واستحمق ابن سیرین نے کہا
بیس برس تک مجھ سے ایک شخص روایت کرتا تہا کہ ابن عمر نے اپنی عورت کو تین طلاق دیے
حالت حیض مین اور مین اس راوی کو متہم نجانتا تہا پہر اوس نے روایت کیا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے حکمدیا کہ رجوع کرے اوس عورت سے اور مین اوسکی اس روایت کو نہ متہم کرتا تہا
اور نہ حدیث کو بخوبی جانتا تہا (کہ صحیح کیا ہے) یہانتک کہ مین ابو غلاب یونس بن جبیر باہلی
سے ملا اور وہ پکے آدمی تہے سو انہون نے مجہ سے بیان کیا کہ مین نے ابن عمر سے پوچہا تو انہون
نے کہا کہ مین نے ایک طلاق دیا تہا اور وہ حاملہ تہی اور مجہے رجعت کا حکمدیا پہر مین نے ابن عمر

سے پوچھا (یہ قول ہے یونس کا) کہ وہ طلاق بھی تم نے حساب میں رکھا (یعنے اگر دو طلاق دو تو وہ ملا کر تین
پورے ہوجاویں) اونہوں نے کہا کیوں نہیں کیا وہ عاجز ہوگیا یا احمق ہوگیا (یہ عبداللہ نے اپنے آپ کو
خود کہا یعنے اگر اس طلاق کو نہ گنوں تو حماقت ہے) عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ
قَالَ فَسَأَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ وہی مضمون ہے
عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَسَأَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَقَالَ
يُطَلِّقُهَا فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا وہی مضمون اس سند سے مروی ہوا اس کے اخیر میں ہے کہ آپ نے
فرمایا رجوع کرے اور پھر طلاق دے طہر میں بغیر جماع کے اور فرمایا کہ طلاق دے عدت کے شروع میں

ف اس حدیث سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ اقراء عدت کی اطہار ہیں اور جب طہر میں طلاق
دیا اوسیوقت سے عدت شروع ہوگئی اسلیے کہ طلاق حیض میں تو حرام ہے اور اگر حیض میں کسینے طلاق
دیا تو وہ حیض تو بالاجماع عدت میں شمار نہ ہووے گا اور عدت جب ہی شروع ہوگی کہ جب طہر میں طلاق
دے پس طہر ہی سے شمار عدت کا ضرور ہے عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ تَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا قَالَ فَقُلْتُ
لَهُ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ فَمَهْ أَوَإِنْ عَجَزَ
وَاسْتَحْمَقَ یونس بن جبیر نے کہا کہ میں نے ابن عمر سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو
طلاق دیا حیض میں تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تو عبداللہ بن عمر کو جانتا ہے کہ اُس نے بھی اپنی عورت
کو حیض میں طلاق دیا تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور
پوچھا تو آپنے حکم دیا کہ اُس سے رجوع کرے اور پھر سرے سے عدت شروع کرے پھر میں نے اون سے
پوچھا کہ جب کسی نے حیض میں طلاق دیا تو وہ طلاق بھی شمار کی جاوے گی اونہوں نے کہا کہ چپ رہ
کیا وہ عاجز ہوگیا ہے یا احمق ہوگیا ہے جو اُسکو شمار نہ کرے گا (یعنے ضرور شمار ہوگی) عَنْ
يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ رَضِيَ

اللہ تعالیٰ عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال النبی صلی اللہ علیہ و
سلم لیراجعہا فاذا طہرت فان شاء فلیطلقہا قال قلت لابن عمر افتحتسب بہا فقال
ما یمنعہ ارأیت ان عجز واستحمق وہی مضمون ہے عن انس بن سیرین قال سألت
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن امرأتہ التی طلق قال طلقتہا وہی حائض فذکرت
ذلک لعمر فذکرہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرہ فلیراجعہا فاذا طہرت فلیطلقہا
لطہرہا قال فراجعتہا ثم طلقتہا لطہرہا قلت فاعتددت بتلک التطلیقۃ التی طلقت
وہی حائض قال مالی لا اعتد بہا وان کنت عجزت واستحمقت انس بن سیرین
وہی مضمون مروی ہوا عن انس بن سیرین انہ سمع ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال
طلقت امرأتی وہی حائض فاتی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فاخبرہ فقال مرہ فلیراجعہا ثم اذا طہرت فلیطلقہا قلت لابن عمر احتسبت
بتلک التطلیقۃ قال فمہ انس بن سیرین سے وہی مضمون مروی ہوا عن شعبۃ بہذا
الاسناد غیر ان فی حدیثہما لیرجعہا وفی حدیثہما قال قلت لہ اتحتسب بہا قال
فمہ وہی مضمون ہے کچھ لفظوں کا فرق ہے عن طاؤس عن ابیہ انہ سمع ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما یسأل عن رجل طلق امرأتہ حائضا فقال اتعرف عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما قال نعم قال فانہ طلق امرأتہ حائضا فذہب عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ الخبر فامرہ ان یراجعہا قال لم اسمعہ
یزید علی ذلک لابیہ اسکا ترجمہ بھی اوپر کی روایتوں سے معلوم ہو سکتا ہے عن ابی الزبیر
انہ سمع عبد الرحمن بن ایمن مولی عزۃ یسأل ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابو الزبیر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ یسمع کیف تری فی رجل طلق امرأتہ حائضا فقال طلق ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما امرأتہ وہی حائض علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فسأل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما طلق امرأتہ وہی حائض فقال لہ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لیراجعہا فردہا وقال اذا طہرت فلیطلق او لیمسک قال

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وقرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن فی قبل عدتھن وہی مضمون ہے جس کا ترجمہ اوپر کئی بار ہو چکا عن ابی الزبیر عن ابن عمر نحو ھذہ القصۃ وہی قصہ اس سند سے مروی ہوا کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی مجھ سے یہی حدیث محمد بن رافع نے اون سے عبد الرزاق نے اون سے ابن جریج نے اون سے ابو الزبیر نے اون سے عبد الرحمن بن ایمن نے جو مولی ہیں عروہ کے کہ وہ ابن عمر سے پوچھتے تھے اور ابو الزبیر سنتے اور آگے وہی روایت ہے جو اوپر بسند حجاج مذکور ہوئی اور اس میں کچھ مضمون زیادہ ہے۔ مسلم نے فرمایا کہ خطا کی راوی نے جو کہا کہ مولی ہیں عروہ کے اور حقیقت میں وہ مولے ہیں عزہ کے

باب طلاق الثلاث تین طلاقوں کا بیان عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان الطلاق علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وسنتین من خلافۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلاق الثلاث واحدۃ فقال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان الناس استعجلوا فی امر کانت لھم فیہ اناۃ فلو امضیناہ علیھم فامضاہ علیھم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ طلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور ابو بکر کے زمانہ خلافت میں اور حضرت عمر کے خلافت میں بھی دو برس تک ایسا تھا کہ جب کوئی ایک بار گی تین طلاق دیتا تھا تو وہ ایک ہی شمار کیا جاتا تھا پھر حضرت عمر نے کہا کہ لوگوں نے جلدی کرنا شروع کی اوس میں جس میں اون کو مہلت ملی تھی سو ہم اسکو اگر جاری کر دیں تو مناسب ہے پھر انہوں نے جاری کر دیا یعنے حکم دیدیا کہ جو ایک بار گی تین طلاق دے تو تینوں واقعہ ہو گئے عن ابی الصھباء قال لابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اتعلم انما کانت الثلاث تجعل واحدۃ علی عھد النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم وابی بکر وثلاثا من امارۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال ابن عباس رضی اللہ عنہما نعم ابو الصھباء نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ تین طلاق ایک کر دی جاتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور ابو بکر کی خلافت میں اور عمر کی امارت میں بھی تین سال تک تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہاں جانتا ہوں عن ابی الصھباء قال لابن عباس ھات من ھناتک الم یکن الطلاق الثلاث علی عھد رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَاحِدَۃً فَقَالَ قَدْ کَانَ ذٰلِکَ فَلَمَّا کَانَ فِیْ عَھْدِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تَتَابَعَ النَّاسُ فِی الطَّلَاقِ فَاَجَازَہٗ عَلَیْھِمْ **ترجمہ** ابو الصہبا نے ابن عباس سے کہا کہ دو اپنی عطیہ میں سے کیا نہیں تھے تین طلاق پھر وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **فائدہ** جو شخص اپنی عورت سے کہے کہ تجھے طلاق ہیں تین اوس میں اختلاف ہے علما کا امام شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور جماہیر علما کا قول تو یہ ہے کہ تینوں طلاق اوسپر پڑ گئے اور طاوس اور اہل ظاہر کا مذہب ہے کہ نہیں پڑتا اوسپر مگر ایک طلاق اور یہ ایک روایت ہے حجاج بن ارطاۃ سے اور محمد بن اسحاق سے اور یہی مذہب قوی اور صحیح ہے ان احادیث کے روسے اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اور محققان محدثین نے اسی کو اختیار کیا ہے **بَاب** وُجُوْبِ الْکَفَّارَۃِ عَلٰی مَنْ حَرَّمَ اِمْرَاَتَہٗ وَلَمْ یَنْوِ الطَّلَاقَ کفارہ کا واجب ہونا اوسپر جس نے اپنی عورت سے کہا کہ تو مجھپر حرام ہے اور نیت طلاق کی نہ کی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ یَقُوْلُ فِی الْحَرَامِ یَمِیْنٌ یُکَفِّرُھَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ عبد اللہ بن عباس کہتے تھے کہ جب کوئی اپنی عورت کو کہے تو مجھپر حرام ہے تو یہ قسم ہے کہ اس میں کفارہ دینا ضرور ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ بیشک تمہارے لیے اچھی چال ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ اِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَیْہِ امْرَاَتَہٗ فَھِیَ یَمِیْنٌ یُکَفِّرُھَا وَقَالَ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ **وہی مضمون ہے** **عَنْ** عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ یُخْبِرُ اَنَّہٗ سَمِعَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا تُخْبِرُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَمْکُثُ عِنْدَ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فَیَشْرَبُ عِنْدَھَا عَسَلًا قَالَتْ فَتَوَاطَیْتُ اَنَا وَحَفْصَۃُ اَنَّ اَیَّتَنَا مَا دَخَلَ عَلَیْھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّیْ اَجِدُ مِنْکَ رِیْحَ مَغَافِیْرَ اَکَلْتَ مَغَافِیْرَ فَدَخَلَ عَلٰی اِحْدٰھُمَا فَقَالَتْ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ اَعُوْدَ لَہٗ فَنَزَلَ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ اِلٰی قَوْلِہٖ اِنْ تَتُوْبَا لِعَائِشَۃَ وَحَفْصَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا لِقَوْلِہٖ بَلْ شَرِبْتُ **ترجمہ** عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب عائشہ صدیقہ سے

سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بی بی زینب کے پاس ٹہیرا کرتے اور اُن کے پاس شہد پیا کرتے تہے سو بی بی عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ مینے اور حفصہ نے اکا کیا کہ جس کے پاس آپ تشریف لاوین وہ آپ سے
عرض کرے کہ مین آپکے پاس بدبو مغافیر کی پاتی ہون سو حضرت ایک کے پاس جب آئے تو اُس نے آپسے
سے یہی کہا اور آپ نے فرمایا کہ مینے زینب کے پاس شہد پیا ہے اور اب کبہی نہ پیون گا پہر یہ آیت اُتری
لم تحرم سے اخیر تک یعنی اے نبی کیون حرام کرتا ہے تو اُسچیز کو جسکو اللہ نے تیرے لیے حلال کیا ہے
اور فرمایا کہ اگر توبہ کرین وہ دونون تو دل اُن کے جہک ہی رہے ہین اور مراد اون سے عائشہ اور حفصہ
ہین اور یہ جو فرمایا کہ جبکہ چپکے سی ایک بات کہی نبی نے اپنی کسی بی بی سے تو مراد اس سے وہی بات
ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا کہ مین نے شہد پیا ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب الحلواء والعسل فکان
اذا صلی العصر دار علی نسائہ فیدنو منھن فدخل علی حفصۃ فاحتبس عندھا اکثر
مما کان یحتبس فسألت عن ذلک فقیل لی اھدت لھا امرأۃ من قومھا عکۃ
من عسل فسقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہ شربۃ فقلت اما واللہ لنحتالن
لہ فذکرت ذلک لسودۃ وقلت اذا دخل علیک فانہ سیدنو منک فقولی لہ یا رسول
اللہ اکلت مغافیر فانہ سیقول لک لا فقولی لہ ما ھذہ الریح وکان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یشتد علیہ ان یوجد منہ الریح فانہ سیقول لک سقتنی حفصۃ
شربۃ عسل فقولی لہ جرست نحلہ العرفط وساقول ذلک لہ وقولیہ انت یا صفیۃ
فلما دخل علی سودۃ قالت تقول سودۃ والذی لا الہ الا ھو لقد کدت ان اباديہ
بالذی قلت لی وانہ لعلی الباب فرقا منک فلما دنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم قالت یا رسول اللہ اکلت مغافیر قال لا قالت فما ھذہ الریح قال سقتنی
حفصۃ شربۃ عسل قالت جرست نحلہ العرفط فلما دخل علی قلت لہ مثل ذلک
ثم دخل علی صفیۃ فقالت مثل ذلک فلما دخل علی حفصۃ قالت یا رسول اللہ الا
اسقیک منہ قال لا حاجۃ لی بہ قالت تقول سودۃ سبحان اللہ واللہ لقد حرمناہ
قالت قلت لھا اسکتی قال ابو اسحاق ابراھیم حدثنا الحسن بن بشر قال حدثنا ابو اسامۃ

مغافیر

مغافیر

بعض اسواے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کو شیرینی اور شہد بہت پسند تہا پہر جب آپ عصر پڑہ چکتے تو اپنی بی بیون کے پاس آتے اور ہر ایک
سے نزدیک ہوتے سو ایک دن حفصہ کے پاس آئے اور وہان اور دنون سے زیادہ ٹہیرے سو مین نے
اسکا سبب دریافت کیا معلوم ہوا کہ ایک بی بی کے پاس اُن کی قوم سے شہد کی ایک کپی ہدیہ مین آئی
تہی سو اُنہون نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد پلایا ہے سو مین نے کہا اللہ کی قسم مین اُن
سے ایک حیلہ کرون گی اور مین نے سودہ سے ذکر کیا اور اُن سے کہا کہ جب حضرت تمہارے پاس
آوین اور تم سے نزدیک ہون تو تم کہنا کہ یا رسول اللہ کیا آپ نے مغافیر کہایا ہے سو وہ فرماوین
گی کہ نہین پہر تم اون سے کہنا کہ پہر یہ بدبو کیسی ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تہی
کہ آپ کو بہت نفرت تہی اس سے کہ آپ سے بدبو آوے پہر حضرت تم سے کہین گے کہ مجہے حفصہ نے شہد
پلایا ہے تب تم اون سے کہنا کہ شاید اوسکی مکہی نے عرفط کے درخت سے شہد لیا ہے (عرفط اوسی
درخت کا نام ہے جسکا گوند مغافیر ہے) اور مین بہی اون سے ایسا ہی کہون گی اور اے صفیہ تم
بہی اون سے ایسا کہنا پہر جب آپ سودہ کے پاس آئے تو سودہ فرماتی ہین کہ قسم ہے اُس اللہ کی کوئی معبود
نہین ہے سوا اوسکے کہ مین قریب تہی کہ اون سے باہر نکلکر کہون وہی بات جو تم نے مجہہ سے کہی
تہی (اے عائشہ) اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دروازہ پر تہے اور یہ جلدی کرنا میرا کہنے مین تمہارے
ڈر سے تہا پہر جب نزدیک ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو سودہ نے کہا کہ اے رسول اللہ کے
کیا آپ نے مغافیر کہایا ہے آپنے فرمایا نہین پہر اونہون نے کہا کہ یہ بدبو کیسی ہے تو آپ نے فرمایا کہ
مجہے حفصہ نے تہوڑا شہد پلایا ہے تب اونہون نے کہا کہ مکہی نے عرفط سے شہد لیا ہے پہر جب
میرے پاس آئے مین نے بہی آپ سے یہی کہا (یہ مقولہ ہے جناب عائشہ صدیقہ رضے اللہ تعالےٰ
عنہا کا) پہر صفیہ کے پاس گئے اور اُنہون نے بہی ایسا ہی کہا پہر جب دوبارہ حفصہ کے پاس گئے تو
اونہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اوسمین سے آپ کو شہد پلاؤن تو آپنے فرمایا مجہے اوسکی
کوئی ضرورت نہین ہے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ سودہ نے کہا کہ سبحان
اللہ ہم نے روک دیا حضرت کو شہد پینے سے جناب عائشہ صدیقہ رضے اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہین
کہ مین نے اون سے کہا کہ چپ رہو ابو اسحاق نے جنکا نام ابراہیم ہے اونہون نے کہا روایت

کہا مجہہ سی حسن بن بشر نے اون نے ابو اسامہ نے بعینہ یہی مضمون کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی مجہہ سی سوید بن سعید نے ان سے علی بن مسہر نے اون سی ہشام بن عروہ نے اسی سند سی یہی حدیث مانند اسکی **ف** اس حدیث مین شان نزول اس آیت کا معلوم ہوا یٰٓاَیُّہَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ اور جب کوی اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجہپر حرام ہے تو مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ہے کہ اگر اوس نے طلاق کی نیت کی تو طلاق ہے اور اگر ظہار کی نیت کی .... تو ظہار ہے اور اگر صرف تحریم یعنے حرام ہونا اوسکا ارادہ کیا بغیر طلاق و ظہار کے تو کفارہ قسم کا لازم آتا ہے اور یہ یمین نہ ہوگی اور اگر کچہ نیت نہ کی تو صحیح قول شافعی کا یہ ہے کہ کفارہ یمین کا لازم آتا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس مین کچہ لازم نہین آتا بلکہ یہ قول اُسکا لغو ہوگا اور قاضی عیاض نے اس مسئلے مین چودہ مذہب نقل کیے کہ امام نووی اُن کو بالتفصیل بیان کرتے ہین شرح صحیح مسلم مین اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ آیت تحریم کی شان نزول مین بعضون نے کہا ہے کہ ماریہ قبطیہ کی تحریم مین اسکا نزول ہوا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے قصہ شرب عسل مذکور ہے جیسا مروی ہوا اور اللہ تعالے نے جو فرمایا۔ قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمْ تَحِلَّۃَ اَیْمَانِکُمْ۔ اس سی معلوم ہوا کہ ضرور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قسم صادر ہوی ہوگی پس طحاوی کا کہنا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم یاد نہین کی صرف یہی فرمایا کہ اب کبہی ایسا نہ کرون گا محض نامقبول ہے اور حضرت امام شافعی اور اکثر یارونکو نزدیک آیت کے معنے یہہ ہین کہ فرض کیا اللہ تعالے نے بیچ تحریم مین کفارہ یمین کا اور ایک روایت مین مسلم کے اوپر مروی ہوا کہ شہد زینب رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس پیا گیا اور دوسری مین آیا کہ حفصہ کے پاس اور روایت اول زیادہ صحیح ہے یہی کہا ہے نسائی نے اور اصیلی نے اور یہ جو آیت مین وارد ہوا وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا یعنے جب چپکی سی کہی نبی نے اپنی کسی بی بی سے ایک بات مراد اس سے یہ فرمانا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مین نے شہد پیا ہے اور مین اب کبہی نہین پیون گا اور بی بی صاحبہ کو اپنے حکم دیا کہ کسی کو اسکی خبر نہ کرنا اور شیرینی سے مراد ہر میٹہی چیز ہے اور شہد کا ذکر اوس کے بعد اظہار شرف کے لیے ہے ورنہ وہ بہی شیرینی مین داخل ہے اور اس حدیث سی استدلال کیا ہے اسپر کہ جو شخص باری رکہتا ہو عورتون مین اوسکو روا ہے کہ اس عورت کے گہر مین داخل ہو جسکی باری نہین ہے مگر جماع روا نہین

باب بیانِ تخییرِ الامرأتہ

لَا یَکُوْنُ ھٰذَا اِلَّا بِالنِّیَّۃِ تخییر سے طلاق نہین ہوتی مگر جب نیت ہو عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ لَمَّا اُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَخْیِیْرِ اَزْوَاجِہٖ بَدَأَ بِیْ فَقَالَ
اِنِّیْ ذَاکِرٌ لَکِ اَمْرًا فَلَا عَلَیْکِ اَنْ لَا تَعْجَلِیْ حَتّٰی تَسْتَأْمِرِیْ اَبَوَیْکِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ اَنَّ
اَبَوَیَّ لَمْ یَکُوْنَا لِیَأْمُرَانِیْ بِفِرَاقِہٖ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ قَالَ یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ
اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَھَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْکُنَّ وَاُسَرِّحْکُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا
وَاِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ فَاِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْکُنَّ اَجْرًا
عَظِیْمًا قَالَتْ قُلْتُ فِیْ اَیِّ ھٰذَا اَسْتَأْمِرُ اَبَوَیَّ فَاِنِّیْ اُرِیْدُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ
قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ اَزْوَاجُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ ترجمہ جناب
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ جب حکم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنی بیبیون
کو اختیار دیدو کہ وہ دنیا چاہین تو دنیا لین اور آخرت چاہین تو آخرت لین تو جناب رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے پہلے مجھی سے اسکو بیان کرنا شروع کیا اور فرمایا کہ مین تم سے ایک بات کہتا ہون اور تم
اوس کے جواب مین جلدی نہ کرنا جب تک مشورہ نہ لینا اپنے ماباپ سے اور حضرتؐ نے جانا تھا کہ میرے
ماباپ کبھی جناب رسول خداؐ کے چھوڑنیکا حکم مجھے نہ دین گے پھر آپنے کہا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے یٰاَیُّھَا
النَّبِیُّ یعنے اے نبی کہدو تم اپنی بیبیون سے کہ اگر وہ دنیا اور اوسکی زینت چاہین تو آؤ مین تم کو
برخورداری دون اور اچھی طرح سے تمکو رخصت کر دون اور اگر تم اللہ تعالی کی رضامندی چاہو اور
اُسکے رسول کی اور آخرت کا گھر چاہو تو بیشک اللہ تعالی نے تمہاری نیک بختون کے لیے بہت
بڑا ثواب طیار کیا ہے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ مین نے عرض کی کہ
اس مین کون سی بات ایسی ہے جسکے لیے مین مشورہ لون اپنے ماباپ سے مین تو چاہتی ہون اللہ
کو اور اُسکے رسول کو اور آخرت کے گھر کو پھر سب بیبیون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ایسا ہی کیا جیسا
مین نے کیا تھا عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَسْتَأْذِنُنَا اِذَا کَانَ فِیْ یَوْمِ الْمَرْاَۃِ مِنَّا بَعْدَ مَا نَزَلَتْ تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْھُنَّ
وَتُؤْوِیْ اِلَیْکَ مَنْ تَشَآءُ فَقَالَتْ لَھَا مُعَاذَۃُ فَمَا کُنْتِ تَقُوْلِیْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَأْذَنَکِ قَالَتْ کُنْتُ اَقُوْلُ اِنْ کَانَ ذٰلِکَ اِلَیَّ لَمْ اُوْثِرْ اَحَدًا عَلٰی

نفتی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اجازت مانگا کرتے تہے جب کسی عورت کی باری مین آپ آیا کرتے تہے ہم مین سے بعد اسکے کہ یہ آیت اوتری تُرْجِيْ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ یعنے الگ رکہو تو اون سے جس کو چاہے اور جگہہ دو اپنے پاس جسکو چاہے تو معاذہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ آپ کیا جواب دیتی ہوتی تہین جب حضرت آپ سے اجازت چاہتے تہے اونہون نے کہا کہ مین کہتی تہی کہ اگر میرا اختیار رہوتا تو اپنی ذات پر کسیکو مقدم نہ رکہتی **ف** یعنی جب ایک بیوی کی باری تمام ہوتی اور اُس کے پاس سے دوسری کے پاس جانے لگتے تو اجازت چاہتے اور جناب عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی تہین کہ اگر میرا اختیار ہوتا تو مین آپ کو اپنے سوا کسی کے پاس نجانے دیتی مگر اللہ تعالی نے اوس مین آپ کو اختیار دیا ہے اور یہ فرمانا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کا اس خیال سے نہ تہا کہ دنیا کا عیش و آرام چاہتی تہین بلکہ فوائد آخرت کی نظر سے تہا کہ قرب اور نزدیکی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی قرب الٰہی تہے اور سبب نزول رحمت اور وفور برکات اخروی اور مشاہدہ انوار وحی تہا اور اس سے اور اوپر کی حدیث سے جس مین آپ نے تقدیم کی آخرت کو چاہنے مین بڑی فضیلت اور تقدم ثابت ہوا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کا تمام بی بیون پر جو اُسوقت موجود تہین ۞

کہا امام مسلم نے اور بیان کی مجہسے یہی روایت حسن بن عیسی نے اون سے ابن مبارک نے ابن سے عاصم نے اسی اسناد سے مانند اسکی عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَعُدَّهُ طَلَاقًا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ اختیار کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (یعنے جب آپ نے ہمکو اختیار دیا تہا) پہر ہم نے اُسکو طلاق نہین سمجہا عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ مَا أُبَالِيْ خَيَّرْتُ امْرَأَتِيْ وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً أَوْ أَلْفًا بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِيْ وَلَقَدْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَتْ قَدْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَاقًا **ترجمہ** مسروق نے کہا کہ مجہے کچہ خوف نہین اگر مین اختیار دون اپنی بی بی کو ایک بار یا سو بار یا ہزار بار جب وہ مجہے پسند کرے اور مین تو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچہہ چکا ہون کہ اونہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو اختیار دیا تو کیا یہ طلاق ہوگیا (یعنے نہین ہوا) عَنْ

عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر نساءہ فلم یکن
طلاقا وہی مضمون ہے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خیرنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخترناہ فلم نعدہ طلاقا وہی مضمون ہے عن
عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خیرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخترناہ
فلم یعدھا علینا شیئا وہی مضمون ہے عن مسروق عن عائشۃ بمثلہ وہی
مضمون ہے عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال دخل ابو بکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ یستاذن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد الناس
جلوسا ببابہ لم یؤذن لاحد منھم قال فاذن لابی بکر فدخل ثم اقبل عمر فاستاذن
فاذن لہ فوجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم جالسا حولہ نساءہ واجما ساکتا
قال فقال لاقولن شیئا اضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ
لو رایت بنت خارجۃ سالتنی النفقۃ فقمت الیھا فوجات عنقھا فضحک رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ھن حولی کما تری یسالننی النفقۃ فقام
ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یجا عنقھا وقام عمر
الی حفصۃ یجا عنقھا کلاھما یقول تسالن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما لیس عندہ فقلن واللہ لا نسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا ابدا
لیس عندہ ثم اعتزلھن شھرا او تسعا وعشرین ثم نزلت علیہ ھذہ الآیۃ
یا ایھا النبی قل لازواجک حتی بلغ للمحسنات منکن اجرا عظیما قال فبدا
بعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقال یا عائشۃ انی ارید ان اعرض علیک امرا
احب ان لا تعجلی فیہ حتی تستشیری ابویک قالت وما ھو یا رسول اللہ فتلا
علیھا ھذہ الآیۃ قالت افیک یا رسول اللہ استشیر ابوی بل اختار اللہ ورسولہ
والدار الآخرۃ واسئلک ان لا تخبر امراۃ من نسائک بالذی قلت قال لا تسالنی
امراۃ منھن الا اخبرتھا ان اللہ تعالیٰ لم یبعثنی معنتا ولا متعنتا ولکن بعثنی
معلما میسرا ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ابو بکر آئے

اور اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونیکی اور لوگون کو دیکھا کہ آپکے دروازے
پر جمع ہین کسیکو اندر جانے کی اجازت نہین ہوئی اور ابوبکر کو جب اجازت ملی تو اندر گئے پہر حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ آئے اور اجازت چاہی اور انکو بھی اجازت ملی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا
کہ آپ بیٹھے ہوئے ہین اور آپ کے گرد آپ کی بی بیان ہین کہ غمگین چپکی بیٹھی ہوئی ہین تو حضرت
عمر نے اپنے دل مین کہا کہ مین ایسی کوئی بات کہون کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنساؤن سو اونہون نے
عرض کی کہ یا رسول اللہ کاش آپ دیکھتے خارجہ کی بیٹی کو (یہ حضرت عمر کی بی بی ہین) کہ اوسنے
مجھ سے خرچ مانگا تو اوس کے پاس کھڑا ہو کے اوسکا گلا گھونٹنے لگا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہنس دیے اور آپنے فرمایا کہ یہ سب بھی میرے گرد ہین جیسا کہ تم دیکھتے ہو اور مجھ سے خرچ مانگ
رہی ہین سو ابوبکر کھڑے ہو کر حضرت عائشہ کا گلا گھونٹنے لگے اور حضرت عمر حضرت حفصہ کا اور
دونو کہتے تھے (یعنے اپنی اپنی بیٹیون کو) کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز مانگتی ہو
جو انکے پاس نہین ہے اور وہ کہنے لگین کہ اسکی قسم ہم کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی چیز نمانگینگی جو انکے پاس نہو پہر آپ انسے
ایک مہینا یا اونتیس روز جدا رہے پہر آپ پر یہ آیت اوتری یا ایہا النبی قل لازواجک سے عظیما تک سو آپنے پہلے جناب عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالے عنہا سے اسکی تعمیل شروع کی اور ان سے فرمایا کہ اے عائشہ مین چاہتا ہون کہ تم سے ایک
بات کہون اور چاہتا ہون کہ تم اس مین جلدی نہ کرو جب تک کہ مشورہ نہ لیلو اپنے
ماں باپ سے اونہون نے عرض کی کہ وہ کیا بات ہے اے رسول اللہ کے پہر آپنے اونپر
یہ آیت پڑہی تو انہون نے عرض کی کہ آپ کے مقدمہ مین مین اون سے مشورہ لون بلکہ مین اختیار
کرتی ہون اللہ کو اور اوس کے رسول کو اور دار آخرت کو اور مین آپسے سوال کرتی ہون کہ آپ
کسیعورت کو اپنی بیبیون مین سے خبر نہ دین اوس بات کی جو مین نے کہی ہے آپنے فرمایا کہ جو
بی بی مجھسے پوچھے گی ان مین سے فوراً اسے خبر دونگا اس لیے کہ اللہ تعالے نے مجھے نہ سختی
کرنے والا بلکہ مجھے آسانی سے سکھانے والا کر کے بھیجا ہے **فائدہ** اس حدیث مین جو آپ نے
جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا کہ ماں باپ سے مشورہ لیکر جواب دینا یہ کمال شفقت
کے لحاظ سے تھا کہ آپ کو خیال ہوا کہ شاید یہ ابھی صغیر السن ہین اور دنیا کا تجربہ نہین رکھتین
ایسا نہو کہ میری جدائی پر آمادہ نہ ہو جاوین مگر اللہ تعالے نے انکو کم سنی مین وہ عقل و شعور

ودینداری عنایت فرمائی تھی کہ بوڑھون کو نصیب نہین کردار آخرت کے پسند کرنے مین اور اللہ ورسول کے اختیار کرنے مین اونہون نے کہا ماباپ کی مشورہ کی کیا ضرورت ہی بقول شخصی در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست غرض اسّے بڑی فضیلت جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی اور حضرت ابوبکر و عمر رض کی ثابت ہوی کہ شیخین نے اپنی لڑکیون کا خیال نہ کیا بلکہ جناب رسالت مآب کی خوشی اور خاطرداری مقدم سمجھی اور اُنکو تنبیہ کرکے آپ کو منایا اور محظوظ کیا اور یہ کمال ایمان کی بات ہی جو لوگ شیخین پر طاعن ہین اللہ تعالی اُنکا مونہہ کالا کرے اور ان حدیثون سے امام مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جماہیر علمار نے استدلال کیا ہے کہ جو شخص اپنی عورت سے کہے کہ تجھے اختیار ہے چاہے میرے پاس رہ چاہے جدا ہو اور اوس نے شوہر کے تئین اختیار کیا تو یہ طلاق نہین اور نہ اس سے فرقت ہوتی ہے اور یہی مذہب صحیح ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ غم آلود آدمی کو ہنسانا مستحب ہے اور اوسکو خوشی پہنچانا منجملہ قربات ہی عن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا اعْتَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا النَّاسُ يَنْكُتُونَ بِالْحَصَى وَيَقُولُونَ طَلَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرَ بِالْحِجَابِ قَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ لَأَعْلَمَنَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقُلْتُ يَا ابْنَةَ أَبِي بَكْرٍ أَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكِ أَنْ تُؤْذِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا لِي وَمَا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ بِعَيْبَتِكَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَقُلْتُ لَهَا يَا حَفْصَةُ أَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكِ أَنْ تُؤْذِي رَسُولَ اللّٰهِ صلعم وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلعم لَا يُحِبُّكِ وَلَوْلَا أَنَا لَطَلَّقَكِ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم فَبَكَتْ أَشَدَّ الْبُكَاءِ فَقُلْتُ لَهَا أَيْنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ هُوَ فِي خِزَانَتِهِ فِي الْمَشْرُبَةِ فَدَخَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبَاحٍ غُلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلَى أُسْكُفَّةِ الْمَشْرُبَةِ مُدَلٍّ رِجْلَيْهِ عَلَى نَقِيرٍ مِنْ خَشَبٍ وَهُوَ جِذْعٌ يَرْقَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَنْحَدِرُ فَنَادَيْتُ يَا رَبَاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ رَبَاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُلْتُ يَا رَبَاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ رَبَاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا

ثم رفعت صوتي فقلت يا رباح استاذن لي عندك على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاني اظن ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ظن اني جئت من اجل حفصة والله لئن
امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم بضرب عنقها لاضربن عنقها ورفعت صوتي فاومى
الي ان ارقه فدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو مضطجع على حصير فجلست
فادنى عليه ازاره وليس عليه غيره واذا الحصير قد اثر في جنبه فنظرت ببصري في
خزانة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا انا بقبضة من شعير نحو الصاع ومثلها
قرظا في ناحية الغرفة فاذا افيق معلق قال فابتدرت عيناي قال ما يبكيك يا ابن
الخطاب قلت يا نبي الله ومالي لا ابكي وهذا الحصير قد اثر في جنبك وهذه خزانتك
لا ارى فيها الا ما ارى وذاك قيصر وكسرى في الثمار والانهار وانت رسول الله
وصفوته وهذه خزانتك فقال يا ابن الخطاب الا ترضى ان تكون لنا الاخرة ولهم
الدنيا قلت بلى قال ودخلت عليه حين دخلت وانا ارى في وجهه الغضب فقلت
يا رسول الله ما يشق عليك من شان النساء فان كنت طلقتهن فان الله معك
وملائكته وجبريل وميكائيل وانا وابوبكر والمومنون معك وقل ما تكلمت وا
احمد الله بكلام الا رجوت ان تكون الله يصدق قولي الذي اقول ونزلت هذه
الاية اية التخيير عسى ربه ان طلقكن ان يبدله ازواجا خيرا منكن وان
تظاهرا عليه فان الله هو مولاه وجبريل وصالح المومنين والملائكة بعد ذلك
ظهير وكانت عائشة بنت ابي بكر رضي الله تعالى عنهما وحفصة رضي الله
تعالى عنها تظاهران على سائر نساء النبي صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول
الله اطلقتهن قال لا قلت يا رسول الله اني دخلت المسجد والمسلمون ينكتون
بالحصى يقولون طلق رسول الله صلى الله عليه وسلم نساءه افانزل فاخبرهم
انك لم تطلقهن قال نعم ان شئت فلم ازل احدثه حتى تحسر الغضب عن وجهه
وحتى كشر فضحك وكان من احسن الناس ثغرا ثم نزل نبي الله صلعم فنزلت اتشبث بالجذع ونزل رسول الله
صلعم كانما يمشي على الارض ما يمسه بيده فقلت يا رسول الله انما كنت في الغرفة تسعة

وَعِشْرِيْنَ قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ فَقُمْتُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَنَادَيْتُ بِاَعْلٰى
صَوْتِيْ لَمْ يُطَلِّقْ نِسَاءَهُ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاِذَا جَاءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا
بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ فَكُنْتُ
اَنَا اسْتَنْبَطْتُ ذٰلِكَ الْاَمْرَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّخْيِيْرِ عمر بن خطاب نے کہا کہ جب کنارہ کیا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے کہا اونہوں نے کہ میں داخل ہوا مسجد میں اور لوگوں کو
دیکھا کہ وہ کنکریاں اولٹ پلٹ کر رہے ہیں (جیسے کوئی بڑی فکر اور تردد میں ہوتا ہے) اور کہہ
رہے ہیں کہ طلاق دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کو اور ابھی تک انکو پردہ میں
رہنے کا حکم نہیں ہوا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں
آج کا حال معلوم کرونگا سو داخل ہوا میں جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے پاس اور
میں نے اون سے کہا کہ اے بیٹی ابوبکر کی تمہارا ایسا حال ہو گیا کہ تم ایذا دینے لگیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو سو اُنہوں نے کہا کہ مجھکو تم سے اور تمکو مجھ سے کیا کام اے فرزند خطاب
کے تم اپنی گٹھری کی خبر لو (یعنے اپنی بیٹی حفصہ کو سمجھاؤ مجھے کیا نصیحت کرتے ہو) پھر میں حفصہ کے
پاس گیا اور میں نے اُس سے کہا کہ اے حفصہ تمہارا ایسا تک درجہ پہونچگیا کہ ایذا دینے لگیں تم
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اللہ کی قسم تم جانتی ہو کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تم کو نہیں
چاہتے اور میں نہ ہوتا تو تم کو اب تک طلاق دے چکتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ خوب بہوٹ
بہوٹ کے رونے لگی اور میں نے اُن سے کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں اُنہوں نے
کہا کہ وہ اپنے خزانہ میں اپنے جھروکے میں ہیں اور میں وہاں گیا تو میں نے دیکھا کہ رباح رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا چھوکرا جھروکے کے چوکھٹ پر بیٹھا ہوا ہے اور اپنے دونوں پیر اوپر ایک کھدی
ہوئی لکڑی کے کہ وہ کھجور کا ڈنڈ تھا لٹکائے ہوئے تھا اور اُسی لکڑی پر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چڑھتے اُترتے تھے (یعنی وہ
بجائے سیڑھی کے جھروکے میں لگی تھی) سو میں نے پکارا کہ اے رباح اجازت لے میرے لیے اپنے پاس کی کہ میں رسول اللہ علیہ وسلم تک پہونچوں اور
رباح نے جھروکے کی طرف نظر کی اور پھر مجھے دیکھا اور کچھ نہ کہا پھر میں نے کہا اے رباح اجازت لے میرے لیے اپنے پاس کی کہ میں رسول اللہ علیہ وسلم
تک پہونچوں پھر نظر کی رباح نے غرفہ کی طرف اور مجھے دیکھا اور کچھ نہیں کہا پھر میں نے آواز بلند کی کہا کہ اے رباح اجازت لے
میرے لیے اپنے پاس تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچوں اور میں گمان کرتا ہوں کہ شاید رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا ہے کہ مین حفصہ کے لیو آیا ہون اور اللہ کی قسم ہے کہ اگر جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم دیوین اوسکی گردن مارنے کا تو البتہ مین اوسکی گردن مارون (اس سے خیال
کرنا چاہیے حضرت عمر کے ایمان اور خلوص کو اور اُس محبت کو جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ہے اور ضرور ہے یہی محبت ہر مومن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ) اور مین نے اپنی آواز بلند کی
سو اوس نے اشارہ کیا کہ چڑھ آؤ اور مین داخل ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ ایک چٹائی
پر لیٹے ہوئے تھے اور مین بیٹھ گیا اور آپنے اپنی تہمت اپنے اوپر کرلی اور اوس کے سوا اور کوئی کپڑا
آپ کے پاس نہ تھا اور چٹائی کا نشان آپکے بازو مین ہوگیا تھا اور مینے اپنی نگاہ دوڑائی حضرت کے
خزانہ مین تو اُس مین چند مٹھے جو تھے قریب ایک صاع کے اور اوسکے برابر سلم کے پتے ایک کونے مین
جھروکے کے پڑے تھے (کہ اس سے چمڑے کو دباغت کرتے ہین) اور ایک کچا چمڑا جسکی دباغت
خوب نہین ہوئی تھی وہ لٹکا ہوا تھا اور میری آنکھین یہ دیکھکر جوش کر آئین (اور مین رونے لگا) تو
آپنے فرمایا کس چیز نے تمکو رولایا اے ابن خطاب مین نے عرض کی کہ اے نبی اللہ تعالی کے مین
کیونکر نہ روون اور حال یہ ہے کہ یہ چٹائی آپکے بازوے مبارک مین اثر کرگئی ہے اور یہ آپ کا خزانہ
ہے کہ نہین دیکھتا مین اوس مین مگر وہی جو دیکھتا ہون اور یہ قیصر اور کسرے ہین کہ پہلون اور نہرون
مین زندگی بسر کررہے ہین اور آپ اللہ تعالے کے رسول ہین اور اُسکے برگزیدہ اور آپ کا یہ خزانہ ہے (اور
وہ اللہ کے دشمن ہین اور اس عیش و دولت مین ہین) سو فرمایا آپنے کہ اے بیٹے خطاب کے کیا تم
راضی نہین ہوتے کہ ہمارے لیے آخرت ہو اور اُن کے لیے دنیا مین نے کہا کیون نہین (یعنے مین
راضی ہون) اور کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہ جب داخل ہوا تھا تو اُسوقت آپکے
چہرۂ منور مین غصہ پاتا تھا پھر مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپکو بیبیون مین کیا دشواری ہے اگر
آپ اُنکو طلاق دے چکے ہون تو اللہ تعالی آپ کے ساتھہ ہے (یعنے مدد اور نصرت سے) اور اُسکے فرشتے اور
جبرئیل اور میکائیل اور مین اور ابوبکر اور تمام مومنین آپکے ساتھہ ہین اور اکثر جب مین کلام کرتا
تھا اور تعریف کرتا تھا اللہ تعالی کی کلام مین تو امیدوار ہوتا تھا مین کہ اللہ تعالے مجھے سچا کردے
گا اور تصدیق کرے گا میری بات کی جو مین کہتا تھا (اس سے کمال قرب اور حسن ظن حضرت عمر
کا بارگاہ الٰہی مین ظاہر ہوا اور جیسا اُنکو ظن تھا اپنے پروردگار کے ساتھہ ویسا ہی ظہور مین آتا

آتا تہا اور یہ آیت تخییر اوتری عسے ربہ ان طلقکن سے اخیر تک یعنی قریب ہے پروردگار اُسکا یعنی نبی کا کہ اگر طلاق دیدیوے وہ تم کو تو بدل دیگا اللہ تعالیٰ اُسکو بیبیان تم سے بہتر اور اگر تم دونو اوسپر زور کر دگے تو اللہ تعالیٰ اُسکا رفیق ہے اور جبرئیل اور نیک لوگ مومنون مین کے اور تمام فرشتے اوسکو بعد اوسکی پشت پناہ ہین اور حضرت عائشہ ابو بکر کی صاحبزادی اور حفصہ اُن دونون نے زور کیا تہا اوپر تمام بیبیون کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر عرض کی مین نے کہ اے رسول اللہ کے کیا آپنے اُن کو طلاق دیا ہے آپنے فرمایا نہین مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے جب مین مسجد مین داخل ہوا تو مسلمان کنکریان اولٹ پلٹ کر رہے تہے اور کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دیا اپنی بیبیون کو سو مین اوترون اور اُنکو خبر دیدون کہ آپ نے انکو طلاق نہین دیا آپ نے فرمایا کہ ہان اگر تم چاہو سو مین آپ سے باتین کرتا رہا یہان تک کہ غصہ آپ کے چہرہ مبارک سے بالکل کہل گیا اور یہانتک کہ آپ نے دندان مبارک کہولے اور ہنسے اور آپ کے دانتون کی ہنسی سب لوگون سے زیادہ خوب صورت تہی پہر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوترے اور مین بہی اوترا اور مین اس کہجور کے ڈنڈہ کو پکڑتا ہوا اوترتا تہا کہ کہین گر نہ پڑون) اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح بے تکلف اوترے جیسے زمین پر چلتے تہے اور کہین ہاتہہ تک بہی نہ لگایا پہر مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ جہروکے مین اونتیس دن رہے آپنے فرمایا کہ مہینا اونتیس کا بہی ہوتا ہے۔ اور مین مسجد کے دروازے پر کہڑا ہوا اور پکارا اپنی بلند آواز سے اور کہا کہ طلاق نہین دیا آپ نے بیبیون کو اور یہ آیت اتری وَاِذَا جَآءَہُم یعنے جب آتی ہے اون کے پاس کوئی خبر چین کی یا خوف کی تو ادسی شہرہ کر دیتے ہین اور اگر اوسکو لے جاوین رسول کے پاس اور صاحبان امر کے پاس مسلمانون مین سے تو جان لین جو لوگ کہ چن لیتے ہین اون مین سے غرض اس امر کی حقیقت کو مین نے چنا اور اللہ تعالیٰ نے آیت تخییر کی اوتاری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یُحَدِّثُ قَالَ مَکَثْتُ سَنَۃً وَّاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ اٰیَۃٍ فَمَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَسْاَلَہٗ ھَیْبَۃً لَّہٗ حَتّٰی خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَہٗ فَلَمَّا رَجَعَ فَکُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ عَدَلَ اِلَی الْاَرَاکِ لِحَاجَۃٍ لَّہٗ فَوَقَفْتُ لَہٗ حَتّٰی فَرَغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَہٗ فَقُلْتُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

من اللتان تظاهرتا على رسول الله صلى الله عليه وسلم من ازواجه فقال تلك
حفصة وعائشة رضي الله تعالى عنهما قال فقلت له والله ان كنت لاريد ان
اسألك عن هذا منذ سنة فما استطيع هيبة لك قال فلا تفعل ما ظننت ان عندي
من علم فسلني عنه فان كنت اعلمه اخبرتك قال ثم قال عمر والله ان كنا
في الجاهلية ما نعد للنساء امرا حتى انزل الله فيهن ما انزل وقسم لهن ما قسم قال
فبينما انا في امر اتامره اذا قالت لي امراتي لو صنعت كذا وكذا فقلت لها ومالك
انت ولما ههنا وما تكلفك في امر اريده فقالت لي عجبا لك يا ابن الخطاب
ما تريد ان تراجع انت وان ابنتك لتراجع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى
يظل يومه غضبانا قال عمر فاخذ ردائي ثم اخرج مكاني حتى ادخل على
حفصة رضي الله تعالى عنها فقلت لها يا بنية انك لتراجعين رسول الله صلى
الله عليه وسلم حتى يظل يومه غضبانا فقالت حفصة والله انا لنراجعه فقلت
تعلمين اني احذرك عقوبة الله وغضب رسوله يا بنية لا تغرنك هذه التي
قد اعجبها حسنها وحب رسول الله صلى الله عليه وسلم اياها ثم خرجت حتى
ادخل على ام سلمة لقرابتي منها فكلمتها فقالت لي ام سلمة عجبا لك يا ابن
الخطاب قد دخلت في كل شيء حتى تبتغي ان تدخل بين رسول الله صلى
الله عليه وسلم وبين ازواجه قال فاخذتني اخذا كسرتني عن بعض ما
كنت اجد فخرجت من عندها وكان لي صاحب من الانصار اذا غبت اتاني
بالخبر واذا غاب كنت انا اتيه بالخبر ونحن يومئذ نتخوف ملكا من ملوك
غسان ذكر لنا انه يريد ان يسير الينا فقد امتلأت صدورنا منه فاتى
صاحبي الانصاري يدق الباب وقال افتح افتح فقلت جاء الغساني فقال اشد من ذلك
اعتزل رسول الله صلى الله عليه وسلم ازواجه فقلت رغم انف حفصة وعائشة ثم اخذ
ثوبي فاخرج حتى جئت فاذا رسول الله صلعم في مشربة له يرقى اليها بعجلها وغلام لرسول الله
صلعم اسود على راس الدرجة فقلت هذا عمر فاذن لي قال عمر فقصصت على رسول الله

اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَمَا بَلَغْتُ حَدِيْثَهُ حَتّٰى ثُمَّ سَكَتَّ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهُ لَعَلٰى حَصِيْرٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ وَتَحْتَ رَأْسِهٖ وِسَادَةٌ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ وَاِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَصْبُوْرًا وَعِنْدَ رَأْسِهٖ اُهُبًا مُعَلَّقَةً فَرَاَيْتُ اَثَرَ الْحَصِيْرِ فِيْ جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ فِيْمَا هُمَا فِيْهِ وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَكَ الْاٰخِرَةُ ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ مین ایک سال تک ارادہ کرتا رہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے اس آیت مین سوال کرون اور نہ کر سکا اون کے ڈر سے یہانتک کہ وہ حج کو نکلے . . . . اور مین بہی ان کے ساتہہ نکلا پہر جب لوٹے اور کسی رستہ مین تہے کہ ایکبار پیلو کے درختون کیطرف جہکے کسی حاجت کو اور مین اون کے لیے ٹہیر رہا یہانتک کہ وہ اپنی حاجت سے فارغ ہوے اور مین اون کے ساتہہ چلا اور مین نے کہا اے امیر المومنین وہ دونون عورتین کون ہین جنہون نے زور ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی بیبیون مین سے تو اونہون نے فرمایا کہ وہ حفصہ اور عائشہ ہین سو مین نے اُن سے عرض کی کہ اللہ کی قسم مین آپ سے اُسکو پوچہا چاہتا تہا ایک سال سے اور آپ کی ہیبت سے پوچہہ نہ سکتا تہا تو اونہون نے فرمایا کہ نہین کیا ست کرو جو بات تم کو خیال آوے کہ مجہہ کو معلوم ہے اوس کو تم مجہہ سے دریافت کر لو کہ مین اگر جانتا ہون تو تمکو بتا دون اور پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالے کی قسم ہم پہلے جاہلیت مین گرفتار تہے اور عورتون کی کچہہ حقیقت نہ سمجہتے تہے یہانتک کہ اللہ نے اون کے لیے اوتارا جو اوتارا اور اُن کے لیے باری مقرر کی جو مقرر کی چنانچہ ایک دن ایسا ہوا کہ مین کسی کام مین مشورہ کر رہا تہا کہ میری عورت نے کہا کہ تم ایسا کرتے ویسا کرتے تو خوب ہوتا تو مین نے اس سے کہا کہ تجہے میرے کام مین کیا دخل ہے جسکا مین ارادہ کرتا ہون سو اوس نے مجہہ سے کہا کہ تعجب ہے اے ابن خطاب تم تو چاہتے ہو کہ کوئی تم کو جواب ہی نہ دیوے حالانکہ تمہاری صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہے یہانتک کہ وہ دن دن بہر غصہ رہتے ہین حضرت عمر نے کہا کہ پہر مین نے چادر اپنی لی اور مین گہر سے نکلا اور حفصہ پر داخل ہوا اور اُس سے کہا کہ اے میری چہوٹی بیٹی تو جواب دیتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہانتک کہ وہ دن بہر غصہ مین رہتے ہین حفصہ نے کہا کہ اللہ کی

نصیحت بھی تو اون کو جواب دیتی ہون سو مین نے اس سے کہا کہ تو جان لے مین تجھکو ڈرتا ہون اللہ تعالے
کے عذاب سے اور اسکے رسول کے غضب سے اے میری بیٹی تو اس بیوی کے دہوکے مت رہو جو اپنے
حسن پر اتراتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر پہر مین وہان سے نکلا اور داخل ہوا
ام سلمہ پر بسبب اپنی قرابت کے جو مجہے اون کے ساتھہ تہی اور مین نے اون سے بات کی اور مجہہ سے ام سلمہ
رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ تعجب ہے تم کو اے ابن خطاب کہ تم ہر چیز مین دخل دیتے ہو یہانتک کہ تم
چاہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی بیبیون کے معاملہ مین بہی دخل دو اور مجہے اون
کی اس بات سے ایسا غم ہوا کہ اوس غم نے مجہے اوس نصیحت سے باز رکہا جو مین کیا چاہتا تہا اور مین انکے
پاس سے نکلا اور میرا ایک رفیق تہا انصار مین سے کہ جب مین غائب ہوتا تو وہ مجہے خبر دیتا اور جب وہ
غائب ہوتا (یعنے محفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) تو مین اُسکو خبر دیتا اور ہم اون دنون خوف
رکہتے تہے ایک بادشاہ کا غسان کے بادشاہون مین سے اور ہم مین چرچا تہا کہ وہ ہماری طرف آنیکا
ارادہ رکہتا ہے اور ہمارے سینہ اوسکی خیال سے بہرے ہوئے تہے کہ اس مین میرا رفیق آیا اور اوس نے
دروازہ ٹہونکا اور کہا کہ کہولو کہولو مین نے کہا کیا غسان آیا اوس نے کہا کہ نہین اس سے بہی زیادہ ایک
پریشانی کی بات ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیبیون سے جدا ہو گئے سو مین نے کہا
کہ حفصہ اور عائشہ کی ناک مین خاک بہر و پہر مین نے اپنے کپڑے لیے اور مین نکلا یہانتک کہ مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ ایک جہروکے مین تہے کہ اوس کے اوپر ایک کہجور کی
جڑ سے چڑہتے تہے اور ایک غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سیہ فام اوس سیڑہی کے سرے پر تہا سو مین
نے کہا کہ یہ عمر ہے اور مجہے اذن دو اوس نے کہا عمر ہین پہر مین نے یہہ سب قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے بیان کیا پہر جب مین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا کی بات پر پہونچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مسکرائے اور آپ ایک حصیر پر تہے کہ اون کے اور حصیر کے بیچ مین اور کوئی بچہونا نہ تہا اور آپکے سر کے
نیچے ایک تکیہ تہا چمڑے کا اور اُس مین کہجور کا چہلکا بہرا اور آپکے پیرون کیطرف کچہ بتے سلم کے
ڈہیر تہے (جس سے چمڑے کو دباغت کرتے ہین) اور آپ کے سرہانے ایک کچا چمڑا لٹکا ہوا تہا اور مین
نے اثر اور نشان حصیر کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بازو مین دیکہا اور رونے لگا آپ نے فرمایا
کہ کس نے رولایا تم کو مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے بیشک کسری اور قیصر کیسی عیش مین ہین

اور آپ اللہ کے رسول ہین تب آپ نے فرمایا کہ کیا تم راضی نہین ہوتے کہ اون کے لیے دنیا ہو اور
تمہارے لیے آخرت عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال اقبلت مع عمر حتى اذا
كنا بمر الظهران وساق الحديث بطوله كنحو حديث سليمان بن بلال غير انه قال
قلت شان المرأتين قال حفصة وام سلمة رضي الله تعالى عنهما وزاد فيه واتيت
الحجر فاذا في كل بيت بكاء وزاد ايضا وكان آلى منهن شهرا فلما كان تسعا وعشرين
نزل اليهن ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے وہی مضمون مروی ہے اور اسمین یون
وارد ہوا ہے اونہون نے کہا کہ مین حضرت عمر کے ساتھ آیا اور جب ہم مرظہران مین آئے
(کہ نام ہے ایک مقام کا) اور آگے لمبی حدیث بیان کی مثل حدیث سلیمان بن بلال کی اور اسمین یون
ہے کہ مین نے کہا حال اون دو عورتون کا (یعنے مین آپ سے دریافت کرتا ہون) حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ حفصہ اور ام سلمہ اور اس مین یہ بہی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین حجرون کے
پاس آیا اور ہر گہر مین رونا تہا (یعنے ازواج مطہرات کے) اور یہ بہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اون سے ایک ماہ تک قسم کہائی تہی پہر جب انتیس دن ہو چکے تو آپ اوتر کر اون کیطرف
گئے عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما يقول كنت اريد ان اسئل عمر
عن المرأتين اللتين تظاهرتا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فلبثت سنة
ما اجد له موضعا حتى صحبته الى مكة فلما كان بمر الظهران يقضي حاجته فقال
ادركني باداوة من ماء فاتيته بها فلما قضى حاجته ورجع ذهبت اصب عليه
وذكرت فقلت له يا امير المؤمنين من المرأتان فما قضيت كلامي حتى
قال عائشة وحفصة رضي الله تعالى عنهما وہی مضمون ہے مگر اس مین یہ زیادہ ہے
کہ جب ظہران پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاجت کو چلے اور مجہ سے کہا کہ چہاگل لاو پانی کی
پہر مین چہاگل لے گیا آگے وہی مضمون ہے عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال
لم ازل حريصا ان اسئل عمر رضي الله تعالى عنه عن المرأتين من ازواج النبي صلى
الله عليه وسلم اللتين قال الله تعالى ان تتوبا الى الله فقد صغت قلوبكما حتى حج عمر
رضي الله تعالى عنه وحججت معه فلما كنا ببعض الطريق عدل عمر رضي الله عنه

وعدلت معه بالاداوة فتبرز ثم اتاني فسكبت على يديه فتوضأ فقلت يا
امير المؤمنين من المرأتان من ازواج النبي صلى الله عليه وسلم اللتان قال الله عز
وجل ان تتوبا الى الله فقد صغت قلوبكما قال عمر رضي الله تعالى عنه واعجبا
لك ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال الزهري رضي الله تعالى عنه كره
والله ما سأله عنه ولم يكتمه قال هي حفصة وعائشة رضي الله
تعالى عنهما ثم اخذ يسوق الحديث قال كنا معشر قريش قوما نغلب النساء
فلما قدمنا المدينة وجدنا قوما تغلبهم نساؤهم فطفق نساؤنا يتعلمن
من نسائهم قال وكان منزلي في بني امية بن زيد بالعوالي
فتغضبت يوما على امرأتي فاذا هي تراجعني فانكرت ان تراجعني
فقالت ما تنكر ان اراجعك فوالله ان ازواج النبي صلى الله عليه
وسلم ليراجعنه وتهجره احداهن اليوم الى الليل فانطلقت فدخلت على حفصة
فقلت اتراجعين رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت نعم فقلت اتهجره
احداكن اليوم الى الليل قالت نعم قلت قد خاب من فعل ذلك منكن وخسر
افتأمن احداكن ان يغضب الله عليها لغضب رسوله صلى الله عليه وسلم فاذا
هي قد هلكت لا تراجعي رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تسأليه شيئا وسليني
ما بدا لك ولا يغرنك ان كانت جارتك هي اوسم واحب الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم منك يريد عائشة رضي الله تعالى عنها قال وكان لي جار من
الانصار قال فكنا نتناوب النزول الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فينزل
يوما وانزل يوما فيأتيني بخبر الوحي وغيره وآتيه بمثل ذلك فكنا نتحدث ان
غسان تنعل الخيل لتغزونا فنزل صاحبي ثم اتاني عشاء فضرب بابي ثم ناداني
فخرجت اليه فقال حدث امر عظيم قلت ماذا اجاءت غسان قال لا بل اعظم
من ذلك واطول طلق النبي صلى الله عليه وسلم نساءه فقلت قد خابت حفصة
وخسرت وقد كنت اظن هذا كائنا حتى اذا صليت الصبح شددت علي ثيابي

ثُمَّ نَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا أَدْرِي هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي هٰذِهِ الْمَشْرُبَةِ فَأَتَيْتُ غُلَامًا لَهُ أَسْوَدَ
فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَانْطَلَقْتُ
حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ فَإِذَا عِنْدَهُ رَهْطٌ جُلُوسٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ قَلِيلًا
ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ ثُمَّ أَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ
قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ ادْخُلْ
فَقَدْ أَذِنَ لَكَ فَدَخَلْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ
عَلَى رَمْلِ حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ فَقُلْتُ أَطَلَّقْتَ يَا رَسُولَ اللهِ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ
إِلَيَّ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ اللهُ أَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتَنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَوْمًا
نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا
يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ عَلَى امْرَأَتِي يَوْمًا فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ
أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ فَقُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ
فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَ أَفَتَأْمَنُ إِحْدَاهُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ
هِيَ أَوْسَمُ مِنْكِ وَأَحَبُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكِ فَتَبَسَّمَ أُخْرَى فَقُلْتُ
أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ فَجَلَسْتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فِي الْبَيْتِ فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُ
فِيهَا شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ إِلَّا أُهُبًا ثَلَاثَةً فَقُلْتُ ادْعُ اللهَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ يُوَسِّعَ عَلَى
أُمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلَى فَارِسَ وَالرُّومِ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْتَوَى جَالِسًا
ثُمَّ قَالَ أَفِي شَكٍّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا فَقُلْتُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ وَكَانَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ
شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حَتَّى عَاتَبَهُ اللهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت لما مضی تسع وعشرون لیلۃ دخل علی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بدا بی فقلت یا رسول اللہ انک اقسمت ان لا تدخل علینا شہرا
وانک دخلت من تسع وعشرین اعدھن فقال ان الشہر تسع وعشرون ثم قال
یا عائشۃ انی ذاکر لک امرا فلا علیک ان لا تعجلی فیہ حتی تستامری ابویک
ثم قرا علی الآیۃ یا ایہا النبی قل لازواجک حتی بلغ اجرا عظیما قالت عائشۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا قد علم واللہ ان ابوی لم یکونا لیامرانی بفراقہ قالت فقلت
اوفی ھذا استامر ابوی فانی ارید اللہ ورسولہ والدار الآخرۃ قال معمر فاخبرنی
ایوب ان عائشۃ قالت لا تخبر نساءک انی اخترتک فقال لہا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ ارسلنی مبلغا ولم یرسلنی متعنتا قال قتادۃ صغت قلوبکما
قال مالت قلوبکما عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ مین مدت سے آرزو
رکہتا تہا کہ حضرت عمر سے اون دو بیبیون کا حال پوچہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون مین سے
جنکے لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم توبہ کرو اللہ تعالےٰ کی طرف تو تمہارے دل جہک رہے ہین
یہانتک کہ حج کیا اونہون نے اور مین نے بہی اُن کے ساتھ پہر جب ہم ایک راہ مین تہے حضرت
عمر راہ سے کنارے ہوئے اور مین بہی اون کے ساتھ کنارے ہوا پانی کی چہاگل لیکر اور انہون
نے پاخانہ پہرا اور پہر میرے پاس آئے اور مین نے اون کے ہاتہون پر پانی ڈالا اور اُنہون نے
وضو کیا اور مین نے کہا اے امیر المومنین وہ کون سی دو عورتین ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیبیون
مین سے جنکے لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر توبہ کرو تم اللہ کیطرف تو تمہارے دل جہک رہے
ہین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بڑے تعجب کی بات ہے اے ابن عباس (یعنی
اب تک تم نے یہ کیون نہ دریافت کیا) زہری نے کہا کہ حضرت عمر کو اون کا نہ پوچہنا اتنی مدت
تک ناپسند ہوا اور یہ ناپسند ہوا کہ اتنے دن کیون اس سوال کو چہپا رکہا پہر فرمایا
کہ وہ حفصہ اور عائشہ ہین پہر لگے حدیث بیان کرنے اور کہا کہ ہم گروہ قریش کے ایک ایسی قوم
تہے کہ عورتون پر غالب رہتے تہے پہر جب مدینہ مین آئے تو ایسے گروہ کو پایا کہ انکی عورتین ان پر غالب تہین
سو ہماری عورتین انکی خصلتین سیکہنے لگین اور میرا مکان ان دونون بنی امیہ کے قبیلہ مین

تہا مدینہ کی بلندی پر سو ایک دن مین اپنی بیوی پر کچہہ غصہ کیا سو وہ مجھے جواب دینے لگی اور مین نے اوسکے
جواب دینے کو برا مانا تو وہ بولی کہ تم میرے جواب دینے کو برا مانتے ہو اور اللہ کی قسم ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ و
سلم کی بیبیان اونکو جواب دیتی ہین اور ایک ایک ان مین کی آپ کو چہوڑ دیتی ہے کہ دن سے
رات ہو جاتی ہے سو مین چلا اور داخل ہوا حفصہ پر اور مین نے کہا کہ تم جواب دیتی ہو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اونہون نے کہا کہ ہان اور مین نے کہا کہ تم مین ایک ایک آپ کو چہوڑ دیتی ہے دن سے
رات تک انہون نے کہا کہ ہان مین نے کہا کہ محروم ہوئی تم مین سے جسنے ایسا کیا اور بڑے نقصان
مین آئی کیا تم مین سے ہر ایک ڈرتی نہین اس سے کہ اللہ تعالے اوسپر غصہ کرے اوسکے رسول کے غصہ دلانے
سے اور ناگہان وہ ہلاک ہو جاوے (اس سے قوت ایمان حضرت عمر کی معلوم ہوتی ہے اور جو عظمت شان
اون کے سینہ مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بخوبی واضح ہوتی ہے) پہر کہا کہ ہرگز جواب نہ دے تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو اور اون سے کوئی چیز طلب نہ کر اور مجہہ سے فرمائش کیا کر کہ جو تیرا جی چاہے اور تو دہوکا نہ
کہائیو اس بی بی سے جو تیری ہمسایہ یعنے سوت ہی کہ وہ زیادہ حسین ہے تجہہ سے اور زیادہ پیاری ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہ نسبت تیرے (غرض تو اس کے بہروسے مست رہیو کہ تیری اوسکی برابری
نہین ہو سکتی (اسمین اقرار ہے حضرت عمر کا جناب عائشہ صدیقہ رضے اللہ تعالے عنہا کی فضیلت اور
محبوبیت کا) مراد لیتے تہے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضے اللہ تعالی عنہا کو اور کہا حضرت عمر نے کہ ہمارا ایک
ہمسایہ تہا انصار مین کہ ہم اور وہ باری باری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوتے
تہے سو ایک دن وہ آتا تہا اور ایک دن مین اور وہ مجھے وحی وغیرہ کی خبر دیدیتا تہا اور مین اوستے اور
ہم مین چرچا ہوتا تہا کہ غسان کا بادشاہ اپنے گہوڑون کی نعلین لگاتا ہے کہ ہم سے لڑے سو ایک دن ہمارا
رفیق نیچے گیا (یعنے حضرت کے پاس) اور پہر عشا کو میرے پاس آیا اور میرا دروازہ ٹہونکا اور آواز دی
اور مین نکلا اور اوس نے کہا بڑا غضب ہوا مین نے کہا کیا ملک غسان آیا اوس نے کہا نہین اس سے
بہی بڑی مہم پیش آئی اور بڑی لمبی کہ طلاق دیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیون کو مین نے کہا بے
نصیب ہوئی حفصہ اور بڑے نقصان مین آئی اور مین پہلے سے یقین رکہتا کہ ایک دن یہ ہونے
والا ہے یہان تک کہ جب مین نے صبح کی نماز پڑہی اپنے کپڑے پہنے اور مین نیچے اوترا اور حفصہ کے
پاس گیا اور اوسکو دیکہا کہ وہ رو رہی ہے پہر مین نے کہا کہ کیا طلاق دیا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے سواُس نے کہا کہ مین نہین جانتی اور وہ تو وہان کنارہ کیے ہوئے اس جہرو کے مین بیٹھے مین سو
مین حضرت کے غلام کیطرف آیا جو سیہ فام تہا اور مین نے کہا کہ اجازت لو عمر کے لیے اور وہ اندر گیا اور
پہر نکلا اور کہا کہ مین نے تمہارا ذکر کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے پہر مین چلا یہانتک کہ منبر مسجد تک
پہونچا اور وہان بیٹھ گیا اور منبر کے پاس کچہ لوگ بیٹھے تہے اور اُن مین چند شخص رو رہے تہے سو
مین تہوڑا بیٹھا پہر پہرے اور پہروہی خیال غالب ہوا جو مین اپنے دل مین پاتا تہا اور پہر اُس غلام کے
پاس آیا اور کہا کہ اجازت لو عمر کے واسطے اور وہ اندر گیا اور نکلا اور کہا کہ مین نے تمہارا ذکر کیا اور
حضرت چپ ہو رہے پہر مین پیٹھ موڑ کر چلا اور ناگہان غلام مجہے بلانے لگا اور کہا کہ آؤ تمہارے لیے
اجازت ہوئی سو مین داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور آپ ایک بوریے کی بناوٹ
پر تکیہ لگائے ہوئے تہے کہ اوسکی بناوٹ آپکے بازو مین اثر کر گئی تہی پہر مین نے عرض کی کہ کیا آپ
نے طلاق دی اپنی بیبیون کو اے رسول اللہ کے سو آپنے میری طرف اپنا سر اُٹہایا اور فرمایا کہ نہین
پہر مین نے کہا اللہ اکبر اے رسول اللہ تعالے کے کاش آپ دیکہتے کہ ہم لوگ قریش ہین اور ایسی قوم تہے
کہ غالب رہتی تہے عورتون پر پہر جب مدینہ منورہ مین آئے تو ہم نے ایسی قوم کو پایا کہ اونکی عورتین اُنپر
غالب ہین اور ہماری عورتین بہی اُن کی عادتین سیکہنے لگین اور مین اپنی عورت پر غصہ ہوا ایک دن
سو وہ مجہے جواب دینے لگی اور مین نے اوس کے جواب دینے کو بہت برا مانا تو اوس نے کہا کہ تم کیا برا مانتے
ہو میرے جواب دینے کو اس لیے کہ اللہ تعالے کی قسم ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیبیان انکو جواب دیتی
ہین اور ایک ایک اُن مین کی آپ کو چہوڑ دیتی ہے دن سے رات تک سو مین نے کہا کہ محروم ہو
گئی اور نقصان مین پڑ گئی جس نے اون مین سے ایسا کیا تم مین سے ہر ایک بے خوف ہو گئی
ہے اس سے کہ اللہ تعالیٰ اوسپر غصہ کرے بسبب غصہ اوس کے رسول کے اور وہ اسی دم ہلاک ہو جاوے
سو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین داخل ہوا
حضرت حفصہ (رضی اللہ تعالے عنہا) کے پاس اور مین نے کہا کہ تم دہوکا نہ کہانا اپنے سوت کی حالت
دیکہہ کر کہ وہ تم سے زیادہ خوبصورت اور تم سے زیادہ پیاری ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی سو آپ پہر دوبارہ مسکرائے اس گفتگو مین کمال ایمان حضرت عمر رضے اللہ تعالی عنہ کا اور
کمال جانب داری اللہ کے رسول کی ثابت ہوئی کہ اُنہون نے سطرح مقدم رکہا رضامندی کو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہی منتہی ہے کمال ایمان کا) پہر مین نے عرض کی کہ کچہ جی بہلانے کی
باتین کرون اے رسول اللہ تعالے کے آپ نے فرمایا ہان سو مین بیٹہہ گیا اور مین نے اپنا سر اونچا کیا کہ
کیفیت تو اللہ تعالی کی قسم مین نے کوئی چیز وہان ایسی نہ دیکہی جسکو دیکہکر میری نگاہ پہرتی بجز
سوا تین چمڑون کے سو مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے آپ اللہ تعالے سے دعا کیجیے کہ آپ کی
امت کو فراغت اور کشادگی عنایت کرے (یہ کمال ادب کی بات کہی کہ آپ اگر اپنے واسطے نہین مانگتے
اور امت کی کشادگی طلب فرمائی کہ وہ آپ کی خدمت کرے اور آپ فارغ البال رہین) اسلیے کہ اللہ
تعالی شانہ نے فارس اور روم کو بڑی کشادگی دے رکہی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالی کو نہین پوجتے
ہین (بلکہ آتش پرست اور نبی پرست ہین) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہہ بیٹہے اور کہا کہ اے
ابن خطاب کیا تم شک مین ہو وہ لوگ تو ایسے ہین کہ انکی طیبات دنیا کی زندگی مین دیدیے گئے سو
مین نے عرض کی کہ مغفرت مانگیے میرے لیے اللہ تعالے سے اے رسول اللہ کے اور کیفیت یہ
تہی کہ آپ نے قسم کہائی تہی کہ بیبیون کے پاس نجاوینگے ایک مہینہ تک اور یہ قسم اونہر نہایت غصہ
کے سبب سے کہائی تہی یہانتک کہ اللہ تعالے نے آپ پر عتاب فرمایا زہری نے کہا خبر دی مجہکو عروہ
نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی زبان کہ جب اونتیس راتین گذر گئین تو داخل ہوے
مجہپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور پہلے مجہپر آپ نے بیان کرنا شروع کیا (یعنے مضمون تخییر
کا) سو مینے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالے کے آپ نے تو قسم کہائی تہی کہ ہم پاس ایک ماہ تک تشریف
نہ لاوینگے اور آپ ہمارے پاس اونتیسوین دن تشریف لے آئے اور مین برابر دن گنتی تہی (یہ عرض
کرنا اون کا اس غرض سے تہا کہ شاید آپ بہول نہ گئے ہون) سو آپ نے فرمایا کہ ماہ کا اطلاق اونتیس
پر بہی آتا ہے پہر آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ مین تم سے ایک بات کہتا ہون اور تم اوس کے جواب دینے
مین جلدی نہ کر دینا تاوقتیکہ مشورہ لو اپنے ماں باپ سے تو کچہ تمہارا حرج نہین پہر آپ نے یہ آیت
پڑہی یٰاَیُّہَا النَّبِیُّ یعنے اے نبی کہدو تم اپنی بیبیون سے آخر تک جناب عائشہ صدیقہ فرماتی تہین
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب معلوم تہا کہ میرے ماں باپ کبہی آپ سے جدا ہونے کا حکم نہ دینگے
پہر فرماتی ہین کہ مین نے عرض کی کہ اس مین کیا مشورہ لون مین اپنے ماں باپ سے مین بلاشک چاہتی
ہون اللہ تعالے کو اور اوس کے رسول کو اور آخرت کے گہر کو (یہ کمال ایمان اور تفقہ ہے ام المومنین

رضی اللہ تعالی عنہا کا اسمر نے کہا کہ مجھے الیوب نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ
مت خبر دو آپ اپنی اور بیبیون کو اُس سے کہ مین نے آپ کو اختیار کیا ہے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن
سے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھے پیغام پہونچانے کو بھیجا ہے نہ مشکل ڈالنے کو قتادہ نے کہا صَغَت قُلُوبُکُما
کے معنے یہ ہین کہ جھک رہی ہین تمہارے دل **ف** اسحدیث مین بہت فوائد ہین اول یہ کہ معلوم
ہوا اس سے حکم ایلا کا اور ایلا لغت مین مطلق قسم کہانے کو کہتے ہین اور اصطلاح فقہا مین خاص
ہے ترک جماع کی قسم کہانے کے ساتھ اور اسپر تمام علما کا اتفاق ہے کہ صرف ایلا سے یعنے ترک
جماع کی قسم کہانے سے نہ فی الحال طلاق پڑتی ہے نہ کفارہ لازم آتا ہے اور نہ اور کوئی مطالبہ مگر
اوسکی مدت مین اختلاف ہے علمار حجاز اور معظم صحابہ اور تابعین نے کہا ہے کہ مُولی وہ شخص ہے جس
نے چار ماہ سے زیادہ کی قسم کہائی ہے اور اگر چار ماہ کی قسم کہائی تو وہ مولی یعنے ایلا کرنے والا
نہین ہے اور کوفیون نے کہا ہے کہ جو چار ماہ یا زیادہ کی قسم کہائے وہ مولی ہے اور اس مین سب کا
اتفاق ہے کہ عورت پر طلاق نہین واقع ہوتا جب تک چار ماہ نہ گذرین اور اس مین بھی اتفاق
ہے کہ جب اس مدت کے اندر جماع کیا تو ایلا جاتا رہا اور اگر چار ماہ تک جماع نکیا تو کوفیون کے نزدیک
طلاق پڑگیا اور علما حجاز اور مصر اور فقہاے محدثین کے نزدیک یہ ہے کہ زوج سے کہا جاوے
کہ یا جماع کرے یا طلاق دے اور اگر وہ نہ مانے تو قاضی طلاق دیدے اور یہی قول ہے اہل ظاہر
کا اور یہی مذہب مشہور ہے امام مالک کا اور یہی قول ہے امام شافعی اور اُن کے اصحاب کا اور
ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ قاضی طلاق نہ دے بلکہ جبر کرے اوسپر کہ جماع کرے یا طلاق دے اور
اگر وہ نہ مانے تو تعزیر دیجاوے اور کوفیون مین اختلاف ہے کہ طلاق جو اوسپر بسبب ایلا کے پڑتا
ہے وہ بائن ہے یا رجعی اور دوسرے فقہا سب متفق ہین کہ جو طلاق شوہر دیتا ہے یا قاضی
دیتا ہے وہ رجعی ہے مگر مالک کا قول ہے کہ اس طلاق مین رجعت جائز نہین عدت کے اندر اور ابن
عباس نے کہا ہے کہ یہ شرط کسی سے مروی نہین سوا مالک کے اور اگر تین قرو اُن چار مہینون
مین گذر گئے تو جابر بن زید نے کہا ہے کہ اگر وہ طلاق دے چکا ہے تو عدت تمام ہوگئی اور جمہور
نے کہا ہے کہ پھر سے عدت شروع کرے یعنے بعد چار ماہ کے دوسرا فائدہ اسحدیث کا یہ ہے کہ جائز
ہوا اس سے پاسبان رکھنا دروازے پر جیسے وہ غلام تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے

پر اور اکثر آپ کے یہان پاسبان نہ تہا تیرہوے یہ کہ واجب ہی اجازت لینا گہر والے سے اگرچہ معلوم ہو کہ وہ گہر مین اکیلا ہے چودہوے یہ کہ دوبارہ اجازت طلب کرنا روا ہے اگر ایک بار مین نہ ملے پانچوین یہ کہ مستحب ہی اولاد کو تنبیہ دینا اور ادب سکہانا اگرچہ بعد شادی کے ہو چہٹی زہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قناعت کرنا آپ کا تہوڑی چیز پر ساتوین کوٹہون پر چڑہنا جب مین سیڑہیون کی ضرورت ہو رہنا روا ہے آٹہوین خزانہ اور گودام مقرر کرنا اثاث البیت کے لیے روا ہے نوین حرص صحابہ کرام کی طلب علم کے لیے کہ اوسیکو واسطے باری مقرر تہی کہ ہر روز ایک صحابی حضرت کی خدمت مین آوین اور علم حاصل کرین دسوین ثابت ہوا کہ خبر ایک شخص کی مقبول ہے جیسے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اوس انصاری کی خبر قبول کی گیارہوین حاصل کرنا فضل کا علم کو اپنے کم درجہ والے سے جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوس انصاری سے روز علم حاصل کر لیتے تہے اوسکی باری کے دن کا بارہوین معلوم ہوئے اس سے اداب بزرگون کے اور ہیبت اونکی کہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما ایک سال تک حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے سوال نہ کر سکے اور یہیہ شعار ہے سعادت مندون کا تیرہوین ترغیب دینا طلب علم پر جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے فرمایا کہ تم نے کیون نہ دریافت کیا مجہہ سے اس مسئلہ کو۔

باب الْمُطَلَّقَةِ الْبَائِنِ لَا نَفَقَةَ لَهَا مطلقہ بائنہ کے نفقہ نہونے کا بیان **عن** فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيْلَهُ بِشَعِيْرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ فَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَاَةٌ يَغْشَاهَا اَصْحَابِيْ اِعْتَدِّيْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهُ رَجُلٌ اَعْمٰى تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ فَاِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِيْنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهُ اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ **ترجمہ** فاطمہ قیس کی بیٹی سے روایت ہی کہ ابو عمرو نے اون کو طلاق دیا طلاق بائن اور وہ شہر مین نہ تہے یعنے کہین باہر تہے۔ اور اُن کی طرف ایک وکیل بہیجدیا اور تہوڑے

جو روانہ کیے اور فاطمہ اوسپر غصہ ہوئین تو وکیل نے کہا کہ اسد کی قسم تمہارے لیے ہمارے ذمہ پر کچھ نہین ہے (یعنے نفقہ وغیرہ) پہر وہ رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اور اسکا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے لیے اون کے ذمہ پر کچہ نہین ہے پہر حکم کیا فاطمہ کو کہ تم ام شریک کے گہر مین عدت پوری کرو پہر فرمایا کہ وہ ایسی عورت ہین کہ وہان ہمارے اصحاب بہت جمع رہتے ہین تم ابن مکتوم کے گہر عدت کرو اس لیے کہ وہ ایک اندہے آدمی ہین وہان تم اپنے کپڑے اوتار سکتی ہو (یعنے بے تکلف رہوگے گوشہ پردہ کی تکلیف نہ ہوگی) پہر جب تمہاری عدت پوری ہو جاوے تو مجہہ کو خبر دینا وہ کہتی ہین کہ جب میری عدت پوری ہو گئی تو مین نے آپ سے ذکر کیا کہ مجھے معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم نے نکاح کا پیغام دیا ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوجہم تو اپنی لاٹہی اپنے کندہے سے نہین اوتارتا اور معاویہ مفلس آدمی ہے کہ اوس کے پاس مال نہین تم اسامہ بن زید سے نکاح کرلو اور مجھے یہ امر ناپسند ہوا آپ نے پہر فرمایا کہ اسامہ سے نکاح کرلو پہر مین نے اون سے نکاح کیا اور اسد تعالی نے اوس مین خیر و خوبی دی کہ مجہپر اور عورتین رشک کرنے لگین عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّهُ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَنْفَقَ عَلَيْهَا نَفَقَةً دُونًا فَلَمَّا رَاَتْ ذٰلِكَ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَاُعْلِمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ كَانَتْ لِي نَفَقَةٌ اَخَذْتُ الَّذِي يُصْلِحُنِي وَاِنْ لَمْ تَكُنْ لِي نَفَقَةٌ لَمْ اٰخُذْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَتْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ وَلَا سُكْنٰى فاطمہ بنت قیس رضی اسد تعالی عنہا نے کہا کہ اون کے شوہر نے طلاق دیا انکو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے زمانہ مین اور انکو کچہ تہوڑا سا خرچ روانہ کیا پہر جب اونہون نے دیکہا تو کہا اسد کی قسم مین خبر دونگی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کو پہر اگر میرے لیے نفقہ ہو تو جتنا مجھے کفایت کرے اوتنا لونگی اور اگر میرے لیے نفقہ نہ ہوگا تو اوس مین سے کچہ نہ لونگی پہر مین نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے ذکر کیا اور آپ نے فرمایا نہ تمہارے لیے نفقہ ہے نہ مکان عَنْ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّهُ قَالَ سَاَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ فَاَخْبَرَتْنِي اَنَّ زَوْجَهَا الْمَخْزُوْمِيَّ طَلَّقَهَا فَاَبٰى اَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نفقۃ لک فانتقلی فاذھبی الی ابن ام مکتوم
فکونی عندہ فانہ رجل اعمی تضعین ثیابک عندہ ۔ ابو سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ
میں نے فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھا تو انہوں نے خبر دی ۔ ۔ ۔ کہ اون کے
شوہر مخزومی نے طلاق دی اور انکار کیا نفقہ دینے سے پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
حاضر ہوئیں اور آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ تمکو نفقہ نہیں اور تم ابن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ اس
لیے کہ وہ نابینا ہے وہاں تم اپنے کپڑے اوتار سکتی ہو سو انہی کے پاس رہو عن فاطمۃ
بنت قیس اخت الضحاک بن قیس اخبرتہ ان ابا حفص بن المغیرۃ المخزومی
طلقھا ثلاثا ثم انطلق الی الیمن فقال لھا اھلہ لیس لک علینا نفقۃ فانطلق خالد
بن الولید فی نفر فاتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیت میمونۃ فقالوا ان
ابا حفص طلق امراتہ ثلاثا فھل لھا من نفقۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لیست لھا نفقۃ وعلیھا العدۃ وارسل الیھا ان لا تسبقینی بنفسک وامرھا ان تنتقل
الی ام شریک ثم ارسل الیھا ان ام شریک یاتیھا المھاجرون الاولون فانطلقی الی
ابن ام مکتوم الاعمی فانک اذا وضعت خمارک لم یرک فانطلقت الیہ فلما مضت
عدتھا انکحھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسامۃ بن زید بن حارثۃ ترجمہ فاطمہ
نے خبر دی کہ ابو حفص نے اون کو تین طلاق دیے اور وہ یمن کو چلا گیا اور اس کے لوگوں نے
فاطمہ سے کہا کہ تیرے لیے ہمارے اوپر نفقہ نہیں اور خالد چند لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے میمونہ کے گھر میں اور عرض کی کہ ابو حفص نے تین طلاق دیے سو
اسکی عورت کو نفقہ ہے آپ نے فرمایا اسکو نفقہ نہیں ہے اور اوس پر عدت واجب ہے اور اسکو کہلا
بھیجا کہ تم اپنے نکاح میں بے میری صلاح کے سبقت نہ کرنا اور حکم دیا انکو کہ ام شریک کے گھر آجاؤ
پھر کہلا بھیجا کہ ام شریک کے گھر مہاجرین اولین جمع ہوتے ہیں سو تم ابن ام مکتوم نابینا کے گھر جاؤ
کہ اگر تم وہاں اپنا دوپٹہ اوتار دو گی تو کوئی تمکو نہ دیکھے گا سو میں اوس کے گھر چلی گئی پھر جب
میری عدت ہو چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اسامہ بن زید سے بیاہ دیا عن
ابی سلمۃ عن فاطمۃ بنت قیس قال کتبت ذلک من فیھا کتابا قالت کنت عند

رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ فَطَلَّقَنِی الْبَتَّةَ فَاَرْسَلْتُ اِلٰی اَهْلِهٖ اَبْتَغِی النَّفَقَةَ وَاقْتَصُّوا الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو لَا تُفَوِّتِیْنَا بِنَفْسِكِ ترجمہ وہی مضمون مروی ہے جو اوپر گذرا عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ اَبِیْ عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ فَطَلَّقَهَا اٰخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِیْقَاتٍ فَزَعَمَتْ اَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَفْتِیْهِ فِیْ خُرُوْجِهَا مِنْ بَیْتِهَا فَاَمَرَهَا اَنْ تَنْتَقِلَ اِلَی ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰی فَاَبٰی مَرْوَانُ اَنْ یُّصَدِّقَهٗ فِیْ خُرُوْجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَیْتِهَا وَقَالَ عُرْوَةُ اِنَّ عَائِشَةَ اَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلٰی فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ وہ ابوعمرو کی بی بی تھی اور اس نے تین طلاق دیے پھر فاطمہ نے کہا کہ میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے دریافت کیا گھر سے نکلنے کو تو آپ نے حکم دیا کہ ابن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ اور مروان نے انکی تصدیق نہ کی مطلقہ کے گھر سے نکلنے میں اور عروہ نے کہا کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی فاطمہ بنت قیس کی اس بات کو قابل انکار جانا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ مَعَ قَوْلِ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلٰی فَاطِمَةَ وہی روایت ہے عَنْ اَبِیْ عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ خَرَجَ مَعَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِلَی الْیَمَنِ فَاَرْسَلَ اِلَی امْرَاَتِهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا بِتَطْلِیْقَةٍ كَانَتْ بَقِیَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَاَمَرَ لَهَا الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَةَ بِنَفَقَةٍ فَقَالَا لَهَا وَاللّٰهِ مَا لَكِ نَفَقَةٌ اِلَّا اَنْ تَكُوْنِیْ حَامِلًا فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهٗ قَوْلَهُمَا فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ فَاسْتَاْذَنَتْهُ فِی الْاِنْتِقَالِ فَاَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ اَیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِلَی ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَكَانَ اَعْمٰی تَضَعُ ثِیَابَهَا عِنْدَهٗ وَلَا یَرَاهَا فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا اَنْكَحَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا مَرْوَانُ قَبِیْصَةَ بْنَ ذُؤَیْبٍ یَسْاَلُهَا عَنِ الْحَدِیْثِ فَحَدَّثَتْهُ بِهٖ فَقَالَ مَرْوَانُ لَمْ نَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِیْثَ اِلَّا مِنِ امْرَاَةٍ سَنَاْخُذُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِیْ وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَیْهَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِیْنَ بَلَغَهَا قَوْلُ مَرْوَانَ فَبَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ

الْقُرْاٰنُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ اَلْاٰيَةَ قَالَتْ هٰذَا لِمَنْ كَانَتْ لَهٗ مُرَاجَعَةٌ فَاَيُّ اَمْرٍ يَحْدُثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ فَكَيْفَ تَقُوْلُوْنَ لَا نَفَقَةَ لَهَا اِذَا لَمْ تَكُنْ حَامِلًا فَعَلَامَ تَحْبِسُوْنَهَا ترجمہ ابو عمرو حضرت علی کے ساتھ یمن گئے اور اپنی عورت فاطمہ کو کہلا بھیجا ایک طلاق جو اوس کی طلاقون مین باقی تھا (یعنے دو پہلے ہو چکی تھی) اور حارث اور عیاش دونون کو کہلا بھیجا کہ اُسکو نفقہ دینا اون دونون نے کہا کہ تجھے نفقہ نہین پہونچتا کہ جبتک کہ تو حاملہ نہ ہو پھر وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور اُن سے حارث وغیرہ کی بات ذکر کی تو آپ نے فرمایا تمکو نفقہ نہین اور اُنھون نے اور گھر مین چلی جانے کی اجازت چاہی آپ نے اجازت دی اُنہون نے عرض کی کہ کہان جاؤن اے رسول اللہ تعالے کے آپ نے فرمایا ابن ام مکتوم کے گھر کہ وہ نابینا تھے کہ وہان اپنے کپڑے اتار کر بیٹھو اور وہ اُسکو دیکھے بھی نہین پھر جب عدت پوری ہو گئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کا نکاح کر دیا اسامہ سے سو مروان نے فاطمہ کے پاس قبیصہ بن ذویب کو بھیجا کہ اُس سے یہ حدیث پوچھ آوے سو فاطمہ نے یہی حدیث بیان کر دی سو مروان نے کہا نہین سنی ہم نے یہ حدیث مگر ایک عورت سے اور ہم ایسا امر قوی و معتبر کیون نہ اختیار کرین جسپر سب لوگون کو پاتے ہین پھر جب فاطمہ کو مروان کی بات پہونچی کہ وہ کہتا ہے کہ ہمارے اور تمھارے درمیان قرآن ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے نہ نکالو اُن کو اُنکے گھرون سے تو فاطمہ نے کہا کہ یہ حکم تو اُس کے لیے ہے جس سے رجعت ہو سکتی ہے۔ اور تین طلاقون کے بعد پھر کون سی بات نئی پیدا ہو سکتی ہے پھر تم کیونکر کہتے ہو کہ اُسکو نفقہ نہین ہے جب وہ حاملہ نہ ہو تو پھر اُسے کس پھر واسطے روکتے ہو (یعنے نان ونفقہ بھی نہین دیتے تو پھر کیون روکتے ہو) عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ قَالَتْ فَخَاصَمْتُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ شعبی نے کہا مین فاطمہ کے پاس گیا اور اُس سے دریافت کیا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُس کے مقدمہ مین تو اُس نے

کہا کہ مجھکو تین طلاق دیے میرے شوہر نے اور مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا جھگڑا لی
گئی مکان اور نفقہ کے لیے تو انہون نے نہ مجھے مکان دلوایا اور نہ نفقہ اور حکم دیا کہ ابن ام مکتوم
کے گھر عدت پوری کرون **عن** الشعبی انہ قال دخلت علی فاطمۃ بنت قیس بمثل حدیث
زہیر عن ہشام وہی مضمون ہے **عن** الشعبی قال دخلنا علی فاطمۃ بنت قیس
فاتحفتنا برطب ابن طاب وسقتنا سویق سلت فسألتها عن المطلقۃ ثلاثا این تعتد
قالت طلقنی بعلی ثلاثا فاذن لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اعتد فی اہلی
شعبی نے کہا کہ ہم لوگ فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے اور انہون نے ہمکو ابن طاب کی تر کھجورین
(کہ ایک قسم کی کھجور کا نام ہے) کھلائین اور ستو جو کے پلائے اور ہم نے ان سے مطلقہ ثلاث
کا حکم پوچھا کہ وہ عدت کہان کرے انہون نے کہا کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دی اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دی کہ مین اپنے لوگون مین جاکر عدت پوری کرون
عن فاطمۃ بنت قیس رضی اللہ تعالی عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی المطلقۃ ثلاثا قال لیس لہا سکنی ولا نفقۃ ترجمہ یعنی مطلقہ ثلثہ کو نہ خرچ دینا ہے نہ مکان
عن فاطمۃ بنت قیس رضی اللہ عنہا قالت طلقنی زوجی ثلاثا فاردت النقلۃ
فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انتقلی الی بیت ابن عمک عمرو ابن ام مکتوم
فاعتدی عندہ **ف** فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا میرے شوہر نے تین طلاق دیے اور
مین نے وہان سے اٹھنا چاہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے فرمایا کہ تم اپنے
ابن عم عمرو بن ام مکتوم کے گھر چلے جاؤ **عن** ابی اسحاق قال کنت مع الاسود بن یزید
جالسا فی المسجد الاعظم ومعنا الشعبی فحدث الشعبی بحدیث فاطمۃ بنت قیس
رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یجعل لہا سکنی و
لا نفقۃ ثم اخذ الاسود کفا من حصی فحصبہ بہ فقال ویلک تحدث بمثل ہذا
قال عمر لا نترک کتاب اللہ وسنۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم لقول امرأۃ لا ندری
لعلہا حفظت او نسیت لہا السکنی والنفقۃ قال اللہ عز وجل لا تخرجوہن من
بیوتہن ولا یخرجن الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ **ابو اسحاق** اسود کے ساتھ تھے

بڑی مسجد میں اور شعبی بھی سو شعبی نے فاطمہ کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ
اُسے گھر دلوایا نہ خرچ اور اسود نے ایک مٹھی کنکرے لی اور شعبی کی طرف پھینکی اور کہا کہ تم ایسے
روایت کرتے ہو یہ کیا تمہاری خرابی ہے اور حالانکہ حضرت عمر نے فرمایا ہے کہ ہم نہیں چھوڑتے
کتاب اللہ کی اور نہ سنت اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت کی قول سے کہ معلوم نہیں شاید
وہ بھول گئی یا یاد رکھا اور مطلقہ ثلاث کو گھر دینا چاہیے اور خرچہ بھی کہ اللہ تعالے نے فرمایا
ہے کہ مت نکالو اُنکو اُنکے گھروں سے مگر جب وہ کوئی کھلی بے حیائی کریں یعنے زنا۔ عَنْ
عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ بِقِصَّتِهِ وہی قصہ اس سند سے مروی ہوا عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ إِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَلْتِ
فَآذِنِينِي فَآذَنْتُهُ فَخَطَبَهَا مُعَاوِيَةُ وَأَبُو جَهْمٍ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرِبٌ لَا مَالَ لَهُ
وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ وَلَكِنْ أُسَامَةُ فَقَالَتْ بِيَدِهَا هَكَذَا أُسَامَةُ
أُسَامَةُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ خَيْرٌ
لَكِ قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهُ فَاغْتَبَطْتُ ترجمہ فاطمہ بنت قیس رضے اللہ تعالی عنہا کہتی تھی
کہ اُس کے شوہر نے تین طلاق دیے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اوسے گھر دلوایا
اور نہ خرچ اور کہا فاطمہ نے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہاری عدت
پوری ہو جاوے تو مجھے خبر دینا پھر میں نے ان کو خبر دی اور مجھے پیغام دیا معاویہ اور ابو جہم نے
اور اسامہ بن زید نے سو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاویہ تو مفلس ہے کہ
اُسکو مال نہیں اور ابو جہم عورتوں کو بہت مارنے والا ہے مگر اسامہ سو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اسامہ خوب ہے اسامہ خوب ہے اور جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ اللہ تعالی اور رسول کی فرمانبرداری تجھے بہتر ہے پھر
میں نے اون سے نکاح کیا اور عورتیں مجھ پر رشک کرنے لگیں عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ
قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ أَرْسَلَ إِلَيَّ زَوْجِي أَبُو عَمْرِو بْنُ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ

عياش بن ابي ربيعة بطلاق وارسل معه بخمسة آصع تمر وخمسة آصع شعير فقلت
اما لي نفقة الا هذا ولا اعتد في منزلكم قال لا قالت فشددت علي ثيابي واتيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كم طلقك قلت ثلاثا قال صدق ليس
لك نفقة اعتدي في بيت ابن عمك ابن ام مكتوم فانه ضرير البصر تلقي ثوبك
عنده فاذا انقضت عدتك فآذنيني قالت فخطبني خطاب منهم معاوية وابو الجهم
رضي الله تعالى عنهما فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان معاوية ترب خفيف
الحال وابو جهم منه شدة على النساء او يضرب النساء او نحو هذا ولكن عليك
باسامة بن زيد ترجمہ فاطمہ سے وہی مضمون مروی ہوا جو کئی بار اوپر گذرا عن ابي بكر
ابن ابي الجهم قال دخلت انا وابو سلمة بن عبد الرحمن على فاطمة بنت قيس رضي
الله تعالى عنها فسألناها فقالت كنت عند ابي عمرو بن حفص بن المغيرة رضي
الله تعالى عنه فخرج في غزوة نجران وساق الحديث بنحو حديث ابن مهدي
وزاد قالت فتزوجته فشرفني الله بابي زيد وكرمني الله بابي زيد ترجمہ
ابوبکر نے کہا کہ میں اور ابوسلمہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے اور اون سے اُسی طلاق
وغیرہ کو دریافت کیا اُنہوں نے کہا کہ میں ابوعمرو کے پاس تھی اور وہ غزوہ نجران کو گئے آگے وہی
مضمون بیان کیا اخیر میں یہ زیادہ کیا کہ اللہ نے مجھے شرافت اور بزرگی بخشی ابی زید سے نکاح کرا
میں عن ابي بكر قال دخلت انا وابو سلمة على فاطمة بنت قيس رضي الله تعالى
عنها زمن ابن الزبير رضي الله تعالى عنه فحدثتنا ان زوجها طلقها طلاقا باتا
بنحو حديث سفيان ابوبکر سے وہی مضمون مروی ہوا عن البهي عن فاطمة بنت
قيس رضي الله تعالى عنها قالت طلقني زوجي ثلاثا فلم يجعل لي رسول الله صلى
الله عليه وسلم سكنى ولا نفقة ترجمہ فاطمہ نے کہا کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاق دیے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہ مکان دلوایا نہ نفقہ عن هشام قال حدثني
ابي قال تزوج يحيى ابن سعيد بن العاص بنت عبد الرحمن بن الحكم فطلقها
فاخرجها من عنده فعاب ذلك عليهم عروة رضي الله عنه فقالوا ان فاطمة

قَدْ خَرَجَتْ قَالَ عُرْوَةُ فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَاَخْبَرْتُهَا بِذٰلِكَ فَقَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا خَيْرٌ اَنْ تَذْكُرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ **ترجمہ** ہشام رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مجھ سے میرے باپ نے ذکر کیا کہ یحییٰ بن سعید نے عبدالرحمن کی بیٹی سے نکاح کیا اور اسکو طلاق دیکر گھر سے نکال دیا اور عروہ نے اس بات پر اونپر الزام دیا تو لوگون نے کہا کہ فاطمہ بھی تو بعد طلاق کے شوہر کے نکل گئی تھین سو مین حضرت عائشہ کے پاس گیا اور مین نے اونکو خبر دی اونہون نے کہا کہ فاطمہ کو اسحدیث کا بیان کرنا اچھا نہین **عن** فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ زَوْجِيْ طَلَّقَنِيْ ثَلَاثًا وَاَخَافُ اَنْ يُّقْتَحَمَ عَلَيَّ قَالَ فَاَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ **فاطمہ** رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ مین عرض کی کہ یا رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... اطلاع اللہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاق دیے ہین اور مجھے خوف ہے کہ وہ لوگ میرے ساتھ سختی زور برابری کرین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ اور گھر مین چلی جاوین **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ خَيْرٌ اَنْ تَذْكُرَ هٰذَا تَعْنِيْ قَوْلَهَا لَا سُكْنٰی وَلَا نَفَقَةَ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ فاطمہ کو یہ کہنا خوب ہے کہ مطلقہ ثلاثہ کو نہ مکان ہے نہ نفقہ **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَلَمْ تَرَيْ اِلٰی فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ بِئْسَ مَا صَنَعَتْ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعِيْ اِلٰی قَوْلِ فَاطِمَةَ فَقَالَتْ اَمَا اِنَّهُ لَا خَيْرَ لَهَا فِيْ ذِكْرِ ذٰلِكَ **عبدالرحمن** رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ اُنہون نے کہا کہ ابن زبیر نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا کہ آپ نے دیکھا کہ فلان عورت کو اوس کے شوہر نے تین طلاق دیے اور وہ نکل گئی یعنے شوہر کے گھر سے اونہون نے فرمایا کہ اوس نے برا کیا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ فاطمہ کی بات نہین سنتے کہ وہ کیا کہتی ہے اُنہون نے فرمایا کہ اسکو اس قول کے بیان کرنے مین کچھ خیر نہین ہے **ف** فاطمہ بنت قیس کی جو روایتون مین اختلاف واقع ہوا ہے کہ کسی مین مذکور ہے کہ اون کے شوہر نے تین طلاق دیے کسی مین طلاق البتہ مذکور ہے کسی مین مطلق طلاق کا ذکر ہے عدد کا ذکر نہین تطبیق اس مین یون ہے کہ قبل اسکے اون کے شوہر نے دو طلاق دیے تھے

اور یہ تیسرا ہوا جسکے بعد وہ جدا ہوئین غرض جنہون نے طلاق البتہ ذکر کیا اونکی مراد بہی یہی تیز طلاق ہین اور علمار کرام نے اس مین اختلاف کیا ہے کہ عورت مطلقہ بائنہ جسکو حمل نہ ہو اوسکو نفقہ اور مکان دینا ہے یا نہین سو عمر بن الخطاب اور ابو حنیفہ اور دوسرے فقہا کا قول ہے کہ اوسکو نفقہ اور مکان دونون دینا ضرور ہے عدت تک اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اور احمد نے کہا ہے کہ نہ نفقہ ہے نہ مکان اور امام مالک اور امام شافعی نے کہا ہے کہ مکان دینا واجب ہے نہ نفقہ اور ہر ایک کی دلائل نووی مین مفصل مذکور ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم نابینا کے گھر مین رہنے کا حکم دیا اس سے بعض لوگون نے استنباط کیا ہے کہ عورت کو نظر کرنا مرد اجنبی کیطرف جائز ہے بخلاف مرد کے کہ اسکو عورت اجنبی کیطرف نظر روا نہین اور یہ مذہب ضعیف ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ دونون کو اجنبی پر نظر کرنا حرام ہے چنانچہ یہ آیۃ صاف اسپر دال ہے کہ فرمایا اللہ پاک نے قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ یعنے کہہ دو تم اے نبی مردان مومنین سے کہ روکی رکہین اپنی آنکہین اور کہہ دو مومن عورتون سے کہ روکین وہ بہی اپنی آنکہین اور سیپر دلالت کرتی ہے حدیث نبہان کی جو مولی تہے ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے کہ ام سلمہ اور میمونہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تہین اور عبد اللہ ام مکتوم حاضر ہوئے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ چہپو انہون نے عرض کی کہ وہ تو نابینا ہین آپ نے فرمایا کہ تم تو نابینا نہین ہو اور یہ حدیث حسن ہے کہ ابو داؤد اور ترمذی نے اسکو روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسکو حسن کہا ہے غرض حدیث فاطمہ مین اسکی اجازت نہین ہے کہ تم عبد اللہ بن مکتوم کیطرف نظر کرنا بلکہ صرف اتنی بات ہے کہ تم کو انکی نگاہ سے بچنے کی ضرورت پیش نہ آوے گی جیسے اور کسی بینا کے گھر مین رہنے سے پیش آتی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ابو جہم اور معاویہ کا حال فرمایا یہ غیبت محرمہ مین داخل نہین اسلیے کہ مشورہ کے وقت مین کسیکا ضروری حال بیان کر دینا روا ہے کہ اسمین دوسرے کی خیر خواہی ہے غرض اسحدیث فاطمہ مین بہت فوائد ہین اول جواز طلاق غائب ثانی جواز توکیل حقوق مین قبض و دفع کے ثالثًا نہونا نفقہ کا بائن کے لیے اور بعضون نے کہا نہ نفقہ ہے نہ سکنی رابعًا جواز سماع کلام اجنبیہ مسئلہ پوچہنے مین خامسًا جواز باہر نکلنے کا مکان عدت سے بنظر ضرورت کے سادسًا مستحب ہونا زیارت نساء صالحات کا مردون کو بہی مگر اس طرح

کہ خلوت محرم نہ واقع ہو غرض اسی طرح کی اور بہت فوائد ہین جو بخوف تطویل نہین ذکر کیے جس کو منظور ہو نووی مین رجوع کرے **باب** جَوَازِ خُرُوجِ الْمُعْتَدَّةِ الْبَائِنِ وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي النَّهَارِ لِحَاجَتِهَا معتدہ بائن کو اور جسکا شوہر مرگیا ہو اوسکو دن مین نکلنا ضرورت کے واسطے روا ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا يَقُولُ طُلِّقَتْ خَالَتِي فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلٰى فَجُدِّي نَخْلَكِ فَإِنَّكِ عَسٰى أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا **ترجمہ** جابر کہتے تہے کہ میری خالہ کو طلاق ہوا اور اونہون نے چاہا کہ اپنے باغ کی کہجورین توڑلین سو ایک شخص نے انکو جہڑکا اون کے باہر نکلنے پر اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئین اور آپنے فرمایا کہ نہین تم جاؤ اور اپنے باغ کی کہجورین توڑ لو اس لیے کہ شاید تم اوس مین سے صدقہ دو (تو اورون کا بہلا ہو) یا اور کوئی نیکی کرو (کہ تمہارا بہلا ہو) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معتدہ بائن کو ضرورت کیوقت نکلنا حالت عدت مین روا ہے اور یہی مذہب ہے مالک اور شافعی اور ثوری اور لیث اور احمد اور دوسرے لوگون کا کہ یہ سب قائل ہین کہ دن کو ضرورت کے لیے نکلنا روا ہے اور اسیطرح سے عدت وفات شوہر مین بہی اون کے نزدیک روا ہے اور عدت وفات مین ابوحنیفہ اون کے موافق ہین نہ طلاق بائنہ مین کہ مطلقہ بائنہ مین اون کا قول ہے کہ وہ نہ رات کو نکلے نہ دن کو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینا کہجور سے بہی مستحب ہے اوس کے توڑنے کے وقت اور صدقہ دینے کا اشارہ کرنا بہی صاحب تمر کو مستحب ہے **باب** انْقِضَاءِ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَغَيْرِهَا بِوَضْعِ الْحَمْلِ وضع حمل سے عدت کا تمام ہونا **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلٰى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ فِي بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ

لِلْخَطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا اَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَالِيْ
اَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ تَرْجِيْنَ النِّكَاحَ اِنَّكِ وَاللّٰهِ مَا اَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكِ اَرْبَعَةُ
اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِيْ ذٰلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حِيْنَ اَمْسَيْتُ
فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَئَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَاَفْتَانِيْ بِاَنِّيْ قَدْ حَلَلْتُ
حِيْنَ وَضَعْتُ حَمْلِيْ وَاَمَرَنِيْ بِالتَّزَوُّجِ اِنْ بَدَا لِيْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَلَا اَرٰى بَاْسًا
اَنْ تَتَزَوَّجَ حِيْنَ وَضَعَتْ وَاِنْ كَانَتْ فِيْ دَمِهَا غَيْرَ اَنَّهَا لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتّٰى
تَطْهُرَ **ترجمہ** عبیداللہ بن عبداللہ نے کہا کہ اون کے باپ عمر بن عبداللہ کو لکہا کہ وہ سبیعہ بنت
حارث اسلمیہ کے پاس جاوین اور اُن سے اُنکی حدیث کو دریافت کرین کہ اون سے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے جب انہون نے آپ سے فتوی طلب کیا سو عمر بن عبداللہ نے اُن کو
لکہا کہ سبیعہ نے اون کو خبر دی کہ وہ سعد کے نکاح مین تہی اور وہ قبیلہ بنی عامر بن لوی سے تہی
اور غزوہ بدر مین حاضر ہوئی تہی اور حجۃ الوداع مین اونہون نے وفات پائی اور یہ حاملہ تہی
پہر کچہ دیر نہوئی اونکے وفات کو کہ اُنکا وضع حمل ہوا بعد وفات شوہر کے پہر جب اپنے نفاس سے
فارغ ہوئین تو اونہون نے سنگار کیا پیغام دینے والون کے لیے اور ابو السنابل اون کے پاس
آئے اور وہ ایک مرد تہے قبیلہ بنی عبدالدار کے سے اور اون سے کہا کیا سبب ہے کہ مین تم کو
سنگار کیے دیکہتا ہون شاید تم نکاح کا ارادہ رکہتی ہو اور اللہ کی قسم تم نکاح نہین کرسکتین جب
تک تمپر چار مہینے اور دس روز نگذرین سبیعہ نے کہا کہ جب اونہون نے مجہ سے یون کہا تو مین اپنے
کپڑے اوڑہ پہنکر شام کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ نے مجہے فتوی دیا کہ مین
اُسیوقت اپنی عدت پوری کرچکی جب کہ مین نے وضع حمل کیا اور حکم دیا مجہکو نکاح کا جب مین چاہون
ابن شہاب نے کہا کہ مین اسمین بہی کچہ مضایقہ نہین جانتا کہ کوئی عورت نکاح کرے بعد وضع کے
اُسیوقت اگرچہ وہ ابہی خون نفاس مین ہو مگر اتنی بات ضرور ہے کہ اُس کا شوہر اوس سے صحبت
نکرے جب تک وہ پاک نہو عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنَ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اجْتَمَعَا عِنْدَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُمَا يَذْكُرَانِ
الْمَرْاَةَ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

عِدَّتُهَا اٰخِرُ الْاَجَلَیْنِ وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَدْ حَلَّتْ فَجَعَلَا یَتَنَازَعَانِ ذٰلِكَ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِیْ یَعْنِیْ اَبَا سَلَمَةَ فَبَعَثُوْا كُرَیْبًا مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ یَسْئَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمْ فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ سُبَیْعَةَ الْاَسْلَمِیَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَیَالٍ وَاِنَّهَا ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتَزَوَّجَ **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابو سلمہ اور ابن عباس دونوں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس جمع ہوئے اور اُس عورت کا ذکر کرنے لگے جو اپنے شوہر کے مرنے کے بعد کئی رات کے پیچھے نفاس میں ہو جاوے یعنے وضع حمل کرے تو ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ دونو عدتوں میں جو اخیر میں پوری ہو وہ پوری کرے اور ابو سلمہ نے کہا کہ وہ اُسیوقت عدت پوری کر چکی اور اندونون میں آپسمیں تنازع ہونے لگا سو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ میں اپنی بھتیجے کے ساتھ ہون یعنے ابو سلمہ کے غرض کریب جو ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما کے مولے تھے اُنکو ام سلمہ رضے اللہ تعالے عنہا کے پاس روانہ کیا تاکہ اون سے جا کر پوچھیں سو وہ اون کے پاس آئے اور لوٹکر خبر دی کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا ہے کہ سبیعہ اسلمیہ کو نفاس ہوا اون کے شوہر کی وفات کی کئی رات بعد اور پھر اُنہون نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا اور آپ نے اُنکو نکاح کا حکم دیا **حَدَّثَنَا** یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّ اللَّیْثَ قَالَ فِیْ حَدِیْثِهٖ فَاَرْسَلُوْا اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ وَلَمْ یُسَمِّ كُرَیْبًا **ترجمہ** یحیی بن سعید سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہے مگر لیث کی روایت میں یہ ہے کہ ام سلمہ کے پاس کسیکو روانہ کیا کریب کا نام نہیں ہے **ف** جماہیر علمائے سلف وخلف نے اس حدیث پر اجماع کیا ہے اور کہا ہے کہ عدت حاملہ کی یہی ہے کہ وضع حمل کرے اگرچہ شوہر کی وفات کے ایک لحظہ کے بعد کیون نہ ہو اور شوہر کے غسل میت کے قبل کیون نہ ہو اور اُسیوقت اُسکو نکاح روا ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور علماے امت کا اور جو سوا اس کے ہے وہ مذہب شاذ ہے اور قابل التفات نہیں اور یہ آیت ان سب کی دلیل ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ یعنے پیٹ والیون کی عدت یہ ہے کہ اپنا پیٹ جنیں اور یہ آیت

عام ہے شامل ہے اس عورت کو جسکو طلاق دی جاوے اور جسکا خاوند مرجاوے اور مخصص ہے
اس آیت کو جسمیں عدت وفات کی چار مہینے دس دن مذکور ہیں (نووی ملخصاً) **باب**
وجوب الاحداد فی عدۃ الوفات وتحریمہ فی غیر ذلک الا ثلثۃ ایام سوگ واجب اس
عورت پر جس کا خاوند مرجاوے اور کسی حالت میں تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے **عن**
زینب بنت ابی سلمۃ انہا اخبرتہ ہذہ الاحادیث الثلاثۃ قال قالت
زینب رضی اللہ تعالی عنہا دخلت علی ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ
وسلم حین توفی ابوہا ابو سفیان فدعت ام حبیبۃ بطیب فیہ صفرۃ خلوق
او غیرہ فدہنت منہ جاریۃ ثم مست بعارضیہا ثم قالت واللہ ما لی بالطیب
حاجۃ غیر انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی المنبر لا یحل
لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الاخر تحد علی میت فوق ثلاث الا علی زوج
اربعۃ اشہر وعشرا قالت زینب ثم دخلت علی زینب بنت جحش رضی اللہ
تعالی عنہا حین توفی اخوہا فدعت بطیب فمست منہ ثم قالت واللہ ما
لی بالطیب من حاجۃ غیر انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی
المنبر لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الاخر تحد علی میت فوق ثلاث
الا علی زوج اربعۃ اشہر وعشرا قالت زینب رضی اللہ تعالی عنہا سمعت
امی ام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہا تقول جاءت امرأۃ الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابنتی توفی عنہا زوجہا وقد اشتکت عینہا
افنکحلہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مرتین او ثلاثا کل ذلک
یقول لا ثم قال انما ہی اربعۃ اشہر وعشرا وقد کانت احداکن فی الجاہلیۃ
ترمی بالبعرۃ علی راس الحول قال حمید فقلت لزینب وما ترمی بالبعرۃ
علی راس الحول فقالت زینب کانت المرأۃ اذا توفی عنہا زوجہا دخلت حفشا
ولبست شر ثیابہا ولم تمس طیبا ولا شیئا حتی تمر بہا سنۃ ثم تؤتی بدابۃ
حمار او شاۃ او طیر فتفتض بہ فقلما تفتض بشیء الا مات ثم تخرج فتعطی بعرۃ

تَتَزَيَّنِي بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ ترجمہ زینب بنت ابی سلمہ سے
روایت ہے مین ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالے عنہا کے پاس گئی جب اون کے باپ ابوسفیان
گذر گئے تو ام حبیبہ نے خوشبو منگوائی جو زرد تہی خلوق (ایک قسم کی مرکب خوشبو ہے) تہی یا کوئی
اور خوشبو تہی اور ایک لڑکی کو (اپنے ہاتہون سے) لگائی پہر ہاتہہ اپنے گالون پر پہیر لیے اور
کہا قسم اللہ تعالے کی مجہے خوشبو کی حاجت نہین مگر مین نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ فرماتے تہے منبر پر حلال نہین ہے اُس شخص کو جو یقین رکہتا ہو اللہ تعالے پر اور پچہلے دن پر
کہ سوگ کرے کسی مردے پر تین دن سے زیادہ مگر عورت اپنے خاوند کے لیے سوگ کرے چار مہینے
دس دن تک **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس عورت کا خاوند مرجاوے
اُسکو سوگ کرنا واجب ہے اور اسپر علماء کا اتفاق ہے مگر اسکی تفصیل مین اختلاف ہے تو واجب
ہے یہ سوگ ہر اس عورت پر جسکا خاوند مرجاوے اگرچہ اوسکے خاوند نے اُس سے جماع نہ کیا ہو یا وہ کمسن
ہو یا لونڈی ہو یا کافر ہو یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور علماء کا اور ابوحنیفہ اور ابوثور اور بعض
مالکیہ کے نزدیک اگر عورت اہل کتاب مین سے ہو تو اسپر یہ عدت واجب نہین ہے بلکہ عدت خاص
ہے مسلمان عورت سے اسیطرح لونڈی اور نابالغ عورت پر بہی عدت وفات نہین ہے اور ام ولد پر
تو بالاجماع عدت نہین ہے اسیطرح اس لونڈی پر جسکا مالک مرجاوے انتہی مختصرا **ف** زینب
نے کہا پہر مین زینب بنت جحش کے پاس جب اون کے بہائی مرے انہون نے بہی خوشبو منگائی
اور لگائی پہر کہا قسم خدا کی مجہکو خوشبو کی حاجت نہ تہی مگر مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے آپ فرماتے تہے منبر پر کسی کو درست نہین جو یقین رکہتا ہو اللہ پر اور پچہلے دن پر
کہ سوگ کرے کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوا اس عورت کے جسکا خاوند مرجاوے وہ چار مہینے
دس دن تک سوگ کرے زینب نے کہا مین نے اپنی ماں ام المومنین ام سلمہ سے سنا وہ کہتی تہین
ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند
مرگیا ہے اوس کی آنکہین دکہتی ہین کیا سرمہ لگاوٴن آپ نے فرمایا نہین پہر اوس عورت نے
پوچہا دو یا تین بار آپ نے فرمایا نہین ہر بار **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے سوگ
والی عورت کے لیے سرمے کا حرام ہونا نکلتا ہے اگرچہ ضرورت ہو اور موطا مین ایک حدیث

ہے جس مین یہ مذکور ہے رات کو لگا لے اور دن کو پونچھ ڈالے اور ان دونون حدیثون مین یون جمع کیا ہے کہ اگر ضرورت نہ ہو تو بالکل نادرست ہر اور جو ضرورت ہو تو بھی دن کو لگانا درست نہین اور رات کو درست ہر مگر بہتر یہی ہے کہ نہ لگاوے **ف** پہر آپ نے فرمایا اب تو عدت کے چار مہینے دس ہی دن ہین جاہلیت مین تو عورت ایک برس پورے مینگنی پہنکتی حمید جو راوی ہے اسحدیث کا اوس نے کہا مین نے زینب سے پوچھا اسکا کیا مطلب ہر زینب نے کہا جاہلیت کے زمانے مین جب عورت کا خاوند مرجاتا تو وہ ایک کہونسلی مین گہس جاتی برے سے برا کپڑا پہنتی نہ خوشبو لگاتی نہ کچھ یہانتک کہ ایک سال گذر جاتا پہر ایک جانور اوس کے پاس لاتے گدہا یا بکری یا چڑیا جس سے وہ اپنی عدت توڑتی (اوس جانور کو اپنی کہال پر رگڑتی یا اپنا ہاتھ اوسپر پہیرتی) ایسا بہت کم ہوتا کہ وہ جانور زندہ رہتا (اکثر مرجاتا کچھ شیطان کا اثر ہوگا یا اوسکے بدن پر میلی کچیلی ایک کہونسلی مین رہنے سے زہردار مادہ چڑہ جاتا ہوگا جو جانور پر اثر کرتا ہوگا) پہر وہ باہر نکلتی ایک مینگنی اوسکو دیتے اوسکو پہینک کر پہر جو چاہتی خوشبو وغیرہ لگاتی **عَنْ** زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ حَمِيْمٌ لِاُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَدَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْهُ بِذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ اِنَّمَا اَصْنَعُ هٰذَا لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَحَدَّثَتْهُ زَيْنَبُ عَنْ اُمِّهَا وَعَنْ زَيْنَبَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ عَنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ زینب بنت ام سلمہ رضے اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا کا کوئی رشتہ دار مرگیا اونہون زرد خوشبو منگائی اور ہاتہون پر لگائی پہر فرمایا مین یہ کام اسلیے کرتی ہون کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جو شخص یقین رکہتا ہو اللہ تعالی پر اور پچہلے دن پر اوسکو درست نہین سوگ کرنا کسی شخص پر تین دن سے زیادہ مگر عورت اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے زینب نے ایسے ہی حدیث اپنی مان (ام سلمہ رضے اللہ تعالے عنہا) سے نقل کی اور ام المومنین زینب سے یا اور کسی بی بی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے **عَنْ** حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ

قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَخَافُوا عَلَى عَيْنِهَا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَكُونُ فِي شَرِّ بَيْتِهَا فِي أَحْلَاسِهَا أَوْ فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا فِي بَيْتِهَا حَوْلًا فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ فَخَرَجَتْ أَفَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا **ترجمہ** حمید بن نافع سے روایت ہے انہوں نے سنا زینب سے جو ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا کی بیٹی تھیں انہوں نے سنا اپنی ماں سے کہ ایک عورت کا خاوند مر گیا اور اوسکی آنکھوں کا لوگوں کو ڈر ہوا وہ آئے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اجازت چاہی سرمہ لگانے کی آپ نے فرمایا تم میں کی ایک اپنے برے گھر میں کپڑا یا برا کپڑا پہن کر سال بھر بیٹھتی پھر جب کتا نکلتا تو مینگنی پھینک کر باہر نکلتی کیا چار مہینے دس دن تک صبر نہیں کر سکتی **عَنْ** حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ بِالْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا حَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي الْكُحْلِ وَحَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُخْرَى مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ تُسَمِّهَا زَيْنَبُ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا تَذْكُرَانِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّ ابْنَةً لَهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنُهَا فَهِيَ تُرِيدُ أَنْ تَكْحَلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ اور ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور اوس نے کہا میری بیٹی کا خاوند مر گیا اوس کی آنکھہ دکھتی ہے میں چاہتی ہوں سرمہ لگاؤں اوسکو آپ نے فرمایا تم میں کی ایک سال پورا ہونے پر مینگنی پھینکتی اور یہ تو چار مہینے دس دن ہیں **عَنْ** زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا أَتَى أُمَّ حَبِيبَةَ نَعِيُّ أَبِي سُفْيَانَ دَعَتْ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْ بِهِ ذِرَاعَيْهَا وَعَارِضَيْهَا وَقَالَتْ كُنْتُ عَنْ هَذَا غَنِيَّةً سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ

عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ترجمہ زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے
جب ام حبیبہ کو اون کے باپ ابوسفیان کے مرنے کی خبر پہنچی انہون نے تیسرے دن زرد خوشبو
منگائی اور دونون بانہون اور گالون کو لگائی اور کہا مجھے اسکی احتیاج نہ تھی پر مین نے
سنا ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے نہین درست ہے اوسکو جو ایمان
لاوے اللہ تعالی اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے تین دن سے زیادہ البتہ عورت اپنے خاوند
پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے عَنْ حَفْصَةَ اَوْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
اَوْ عَنْ كِلْتَيْهِمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَوْ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا
عَلٰى زَوْجِهَا ترجمہ ام المومنین حفصہ یا ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے
یا دونون سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین حلال ہے اوسکو جو ایمان
لاوے اللہ پر اور پچھلے دن پر یا ایمان لاوے اللہ اور اوسکے رسول پر سوگ کرنا کسی مردے پر تین
دن سے زیادہ البتہ عورت اپنے خاوند پر کرسکتی ہے عَنْ نَافِعٍ بِاِسْنَادِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ
مِثْلَ رِوَايَتِهٖ ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَابْنِ دِيْنَارٍ وَزَادَ فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ
وَّعَشْرًا ترجمہ ام المومنین حفصہ سے وہی روایت ہے جو اوپر گذری اس مین اتنا زیادہ ہے
کہ عورت اپنے خاوند پر سوگ کرے چار مہینے دس دن تک عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ
عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى
حَدِيْثِهِمْ ترجمہ صفیہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت یقین رکھتی ہے
اللہ تعالے اور قیامت کا اوسکو حلال نہین ہے کسی مرے کا سوگ کرنا تین دن سے زیادہ سوا

اپنے خاوند کے **عن** ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحد امرأۃ علی میت فوق ثلاث الا علی زوج اربعۃ اشھر وعشرا ولا تلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب ولا تکتحل ولا تمس طیبا الا اذا طھرت نبذۃ من قسط او اظفار **ترجمہ** ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے اور اتنے دنوں تک رنگین کپڑا نہ پہنے مگر عصب کا کپڑا **ف** عصب کہتے ہین یمن کی چادر کو جو کاڑیوں دار (سنیکتا) کے طور پر ہوتی ہے سرخ اور سفید یا سفید اور سبز یا سفید اور سیاہ اور بعضوں نے کہا کہ عصب ایک درخت ہی خاردار اور اوس کے پتوں سے رنگ نکلتا ہے ابن منذر نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ سوگ والی عورت کو کسم کی رنگے ہوئے کپڑے پہننا درست نہیں نہ اور کسی رنگ کی مگر کالے رنگ کو درست ہین یہی قول ہے عروہ بن الزبیر اور مالک اور شافعی کا اور زہری نے اکو بھی مکروہ رکھا ہے اور عروہ نے عصب کو بھی مکروہ رکھا ہے اور زہری نے اسکو جائز کہا ہے اور امام مالک نے عصب کے موٹے کپڑے کو جائز رکھا ہے اور ہمارے اصحاب کی نزدیک اسکی حرمت زیادہ صحیح ہے اور یہ حدیث دلیل ہے اُس شخص کی جس نے جائز رکھا ہے ابن منذر نے کہا تمام علماء نے سفید کپڑون کو جائز رکھا ہے اور بعض متاخرین مالکیہ نے عمدہ سفید کپڑون سے جن سے آرائش ہو منع کیا ہے اسیطرح عمدہ سیاہ کپڑون سے اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ وہ رنگ درست ہے جس سے زینت کا قصد نہ ہو اور ریشمی کپڑا پہننا درست ہی اور زیور چاندی یا سونے کا پہننا درست نہیں ہے اسیطرح موتیون کا پہننا بھی ناجائز ہے اور ایک قول یہ ہے کہ موتیون کا پہننا درست ہی (نووی) **ف** اور سرمہ نہ لگاوے اور خوشبو نہ لگاوے مگر جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑی قسط یا اظفار (خوشبوؤن کا نام ہے) کا استعمال کرے بوالقصد پاکی کے نہ زینت کے) **عن** ام عطیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنا ننھی ان نحد علی میت فوق ثلاث الا علی زوج اربعۃ اشھر وعشرا ولا نکتحل ولا نتطیب ولا نلبس ثوبا مصبوغا وقد رخص للمرأۃ فی طھرھا اذا اغتسلت احدانا فی محیضھا فی نبذۃ من قسط او اظفار **ترجمہ** ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہی انہون نے کہا منع کیے جاتے تھے ہم کسی

مردے پر سوگ کرنے سے تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک اور نہ سرمہ لگاتے تھے نہ خوشبو اور نہ کوئی رنگین کپڑا پہنتے تھے اور عورت کو اجازت تھی کہ جب حیض سے پاک ہو اور غسل کرے تو تھوڑی سی قسط یا اظفار کا استعمال کرے (بدبو دور کرنے کو) وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ ۵

کتاب اللعان

کتاب لعان کے بیان میں

فائدہ لعان کہتے ہیں ان گواہیوں کو جو خاوند اور جورو سے لی جاتی ہیں جب خاوند اپنی جورو کو زنا کی تہمت لگا دے اور گواہ نہ رکھتا ہو چونکہ ان میں لعنت کا لفظ ہوتا ہے اسلیے انکو لعان کہتے ہیں اور لعان کا حکم یہ ہے کہ خاوند اور جورو میں ہمیشہ کے لیے جدائی ہو جاتی ہے اور پھر ان کا ملاپ نہیں ہو سکتا نکاح سے **متن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَسَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے عویمر عجلانی عاصم بن عدی انصاری پاس آیا اور
اون سے کہا اے عاصم بہلا اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتہہ کسی مرد کو دیکہے کیا اُسکو مار ڈالے
پہر تم اُسکو مار ڈالوگے یا کیا کرے تو یہ مسئلہ پوچہو میرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاصم
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا آپ نے اس قسم کے سوالون کو ناپسند کیا اور اُن
کی برائی بیان کی **ف** نووی نے کہا مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سوال ہین جو
بے ضرورت ہون خاص کر جنہین مسلمانون کی رسوائی ہو اور اگر دین کے ضروری سوال ہون تو
وہ برے نہین ہین اور ایسے سوال تو ہمیشہ صحابہ کیا کرتے اور آپ اون کا جواب دیتے اون کو
ناپسند نہ کرتے اور عاصم کے سوال کو برا جاننے کی یہ وجہ تہی کہ ابہی تک وہ قصہ واقع نہین ہُوا تہا
نہ اوسکی پوچہنے کی کوئی ضرورت تہی اور اس سے مسلمانون کی رسوائی بہی ہوتی تہی کافرون کو خوشی
کا موقع حاصل ہوتا تہا (نووی) **ف** عاصم نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ اُنہ
کو شاق گذرا جب وہ اپنے لوگون مین لوٹ کر آئے تو عویمر اون کے پاس آئے اور پوچہا اے
عاصم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا عاصم نے عویمر سے کہا تو میرے پاس اچہی
چیز نہین لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا مسئلہ پوچہنا ناگوار ہوا عویمر نے کہا قسم خدا کی مین تو
باز نہ آؤن گا جب تک یہ مسئلہ آپ سے نہ پوچہون گا پہر عویمر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
تمام لوگون مین اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے پاس
غیر مرد کو دیکہے اوسکو مار ڈالے پہر آپ اوسکو مار ڈالین گے (اوس کے قصاص مین) **فائدہ**
نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کہ اگر کوئی شخص غیر مرد کو اپنی بی بی کے پاس دیکہے اور
زنا کا یقین ہوجاوے پہر وہ اوسکو مار ڈالے اور حاکم کے پاس یہ بیان کرے تو اوس پر قصاص ہے
یا نہین اکثرون کے نزدیک اوسکا بیان قبول نہ کیا جاوے گا اور قصاص لازم ہوگا مگر جب زنا
کے گواہ قائم ہوجاوین یا مقتول کے وارث اُسکا اقرار کرین تو قصاص ساقط ہوجاوے گا بشرطیکہ
مقتول محصن ہو جسکی سزا رجم ہے **ف** وہ کیا کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تیرے اور تیری جورو کے باب مین اللہ کا حکم اوترا (یعنے آیۃ لعان کی) تو جا اور اپنی جورو
کو لیکر آ سہل نے کہا پہر دونون میان بی بی نے لعان کیا اور مین لوگون کے ساتہہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تہا جب وہ فارغ ہوئے تو عویمر نے کہا یا رسول اللہ اگر مین اسعورت
کو اب رکہون تو مین جہوٹا ہون پہر عویمر نے اوسکو تین طلاق دیے اس سے پہلے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اوسکو حکم کرتے ابن شہاب نے کہا پہر لعان کرنے والون کا یہی طریقہ ٹہیر گیا **ف**
یعنی بعد لعان کے وہ جدا ہو جاتے ہین اب علما کا اختلاف ہر کہ یہ جدائی کیونکر ہوتی ہے مالک اور
شافعی کے نزدیک خود لعان سے جدائی واقع ہو جاتی ہے اور ہمیشہ کے لیے اوس عورت اور مرد مین
نکاح حرام ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک بغیر قاضی کے حکم کے جدائی نہین ہوتی اور جب خاوند
اپنے تئین جہٹلا دے تو پہر وہ عورت حلال ہو جاتی ہے اور مالک اور شافعی کے نزدیک کبہی حلال
نہین ہوتی انتہے مختصرا **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ عُوَيْمِرًا الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ مِنْ بَنِي عَجْلَانَ اَتٰى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ. سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ
حَدِيْثِ مَالِكٍ وَاَدْرَجَ فِي الْحَدِيْثِ قَوْلَهٗ وَكَانَ فِرَاقُهُ اِيَّاهَا بَعْدُ سُنَّةً فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ
وَزَادَ فِيْهِ قَالَ سَهْلٌ وَكَانَتْ حَامِلًا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعٰى اِلٰى اُمِّهٖ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ
اَنَّهٗ يَرِثُهَا وَتَرِثُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهَا **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہو عویمر انصاری
جو بنی عجلان مین سے تہا عاصم بن عدی کے پاس آیا پہر بیان کیا حدیث کو اخیر تک اوسی طرح جیسے
اوپر گذری اور حدیث مین ابن شہاب کا قول بہی شریک کر دیا کہ پہر جدائی مرد کی عورت سے سنت
ہو گئی لعان کرنے والون مین اور اتنا زیادہ کیا کہ سہل نے کہا وہ عورت حاملہ تہی اور اوسکی بیٹا کو مان
کیطرف نسبت کر کے پکارتے پہر یہ طریقہ جاری ہوا کہ ایسا لڑکا اپنی مان کا وارث ہوگا اور وہ اوسکی
وارث ہوگی اپنے حصہ کے موافق **ف** یعنی متلاعنہ عورت کا لڑکا اپنی مان کا ترکہ پاوے گا
اور وہ اوسکا ترکہ پاوے گی اگرچہ زنا کی اولاد ترکہ نہین پاتی پر مان کے زعم مین تو وہ زنا کا نہین ہے
اس لیے میراث جاری ہوگی اور نسب بہی مان سے قائم رہے گی **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي
ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيْهِمَا عَنْ حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَخِي
بَنِي سَاعِدَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ وَزَادَ فِيْهِ
فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا شَاهِدٌ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَاْمُرَهٗ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتفارقا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلعم ذاکم
التفریق بین کل متلاعنین ترجمہ ابن جریج سے روایت ہے کہا کہ مجھسے ابن شہاب نے
بیان کیا متلاعنین کا حال اور اون کا طریقہ سہل بن سعد کی حدیث سو جو بنی ساعدہ مین
سے تہا اوس نے کہا انصار مین سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض
کیا یا رسول اللہ آپ کیا سمجھتے ہین اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتہہ کسی مرد کو دیکہے اور بیان
کیا سارا قصہ حدیث کا اور اتنا زیادہ کیا کہ پہر دونون نے لعان کیا مسجد کے اندر اور مین
موجود تہا اور اس روایت مین یہہ بہی ہے کہ اوس شخص نے طلاق دیا تین بار اپنی عورت
کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کرنے سے پہلے پہر وہ جدا ہو گیا اوس سے آپ کے سامنے
آپ نے فرمایا یہی جدائی ہے درمیان لعان کرنے والونکے ف یعنی خود لعان جدائی
ہے طلاق کی حاجت نہ تہی اور ایک روایت مین ہے تجہکو اوس پر کوئی راہ نہین یعنی اب
تیری ملک ہی باقی نہ رہی تو طلاق بے موقع ہے عن سعید بن جبیر قال سئلت
عن المتلاعنین فی امرۃ مصعب ایفرق بینہما قال فما دریت ما اقول فمضیت
الی منزل ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بمکۃ فقلت للغلام استاذن
لی قال انہ قائل فسمع صوتی قال ابن جبیر قلت نعم قال ادخل فواللہ ما جاء بک
ہذہ الساعۃ الا حاجۃ فدخلت فاذا ہو مفترش برذعۃ متوسد وسادۃ حشوہا
لیف قلت ابا عبد الرحمن المتلاعنان ایفرق بینہما قال سبحان اللہ نعم ان اول من سئل
عن ذلک فلان ابن فلان قال یا رسول اللہ ارأیت ان لو وجد احدنا امرأتہ علی
فاحشۃ کیف یصنع ان تکلم تکلم بامر عظیم وان سکت سکت عن مثل ذلک قال فسکت النبی صلعم فلم
یجبہ فلما کان بعد ذلک اتاہ فقال ان الذی سألتک عنہ قد ابتلیت بہ فانزل اللہ ہؤلاء الایات
فی سورۃ النور والذین یرمون ازواجہم فتلاہن علیہ ووعظہ وذکرہ واخبرہ ان عذاب الدنیا اہون
من عذاب الآخرۃ قال لا والذی بعثک بالحق ما کذبت علیہا ثم دعاہا فوعظہا وذکرہا واخبرہا ان
عذاب الدنیا اہون من عذاب الآخرۃ قالت لا والذی بعثک بالحق انہ لکاذب فبدأ بالرجل فشہد
اربع شہادات باللہ انہ لمن الصادقین والخامسۃ ان لعنۃ اللہ علیہ ان کان من

الْكَاذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَ الْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا **ترجمہ**

سعید بن جبیر سے روایت ہی مجھسے پوچھا گیا لعان کرنے والون کا مسئلہ مصعب بن زبیر کی خلافت مین مین حیران ہوا کیا جواب دون تو مین چلا عبد اللہ بن عمر کے مکان کیطرف مکہ مین اور اون کے غلام سے کہا میری عرض کرو اُس نے کہا وہ ارام کرتے ہین اونہون نے میری آواز سنی اور کہا کیا جبیر کا بیٹا ہے مین نے کہا ہان اُنہون نے کہا اندر آ قسم خدا کی تو کسی کام سے آیا ہوگا میز اندر گیا تو وہ ایک کمل بچہائے بیٹھے تہے اور ایک تکیہ پر ٹیکا لگائے تہے جو چہال سے کہجور کے بہرا ہوا تہا مین نے کہا ای ابو عبد الرحمن لعان کرنے والون مین جدائی کیجاوے گی اُنہون نے کہا سبحان اللہ بے شک جدائی کی جاوے گی اور سب سے پہلے اس باب مین فلان نے پوچہا جو فلان کا بیٹا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا سمجہتے ہین اگر ہم مین سے کوئی اپنی عورت کو برا کام کراتے دیکہے تو کیا کرے اگر منہ سے نکالے تو بڑی بات نکالے گا اگر چپ رہی تو ایسی بری بات سے کیونکر چپ رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر چپ ہو رہے اور جواب نہین دیا پہر وہ شخص آپکے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ جو بات مین نے آپ سے پوچہی تہی مین خود اُس مین پڑ گیا تب اللہ تعالی نے یہ آیتین اوتارین سورہ نور مین وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ اخیر تک **ف** یعنے اور جو عیب لگاوین اپنی جورون کو اور شاہد نہون اون کے پاس سوا اپنی جان کے تو ایسی کسی کی گواہی یہ کہ چار گواہی دیوے اللہ کے نام کی مقرر یہ شخص سچا ہے اور پانچوین یہ کہ اللہ تعالی کی پہٹکار ہو اوس شخص پر اگر وہ جہوٹا ہو اور عورت سے ٹلتی ہی مار یون کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی مقرر وہ شخص جہوٹا ہے اور پانچوین یہ کہ اللہ تعالی کا غضب آوے اس عورت پر اگر وہ سچا ہے اور کبہی نہ ہوتا اللہ کا فضل تمہارے اوپر اور اوسکی مہر اور یہ کہ اللہ تعالی معاف کرنے والا ہے حکمتین جانتا تو کیا کچہ ہوتا (موضح القران) **ف** آپنے یہ آیتین مرد کو پڑہ کر سُنائین اور اوسکو نصیحت کی اور سمجہایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کی عذاب سے آسان ہے (یعنے اگر تو جہوٹ طوفان باندہتا ہے تو اب بہی بول دے حد قذف کی اسی کوڑے پڑ جاوینگے مگر یہ جہنم مین جلنے سے آسان

ہے وہ بولا نہین قسم اوس شخص کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھہ بھیجا مین نے عورت پر طوفان جوڑا
پھر آپ نے عورت کو بلایا اور اسکو ڈرایا اور سمجھایا اور فرمایا دنیا کا عذاب سہل ہے آخرت کے
عذاب سے وہ بولی نہین قسم اوس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میرا خاوند جھوٹ بولتا ہی
تب آپ نے شروع کیا مرد سے اور اُس نے چار گواہیان دین اسد تعالے کے نام کی مقرر وہ سچا ہے
اور پانچوین بار مین یہ کہا خدا کی پھٹکار ہو اوسپر اگر وہ جھوٹا ہو پھر عورت کو بلایا اوس نے چار گواہیان
دین اسد تعالی کے نام کی مقرر مرد جھوٹا ہے اور پانچوین بار مین یہ کہا اسد کا غضب اُترے اوسپر
اگر مرد سچا ہو بعد اوس کے آپ نے جدائی کر دی اون دونون مین **ف** یہ دلیل ہی ابو حنیفہ
رحمۃ اسد علیہ کی کہ لعان مین جب حاکم تفریق کر دیوے اُسوقت جدائی ہوتی ہے اور اس حدیث
معلوم ہوا کہ پہلے خاوند کو گواہیان دینا چاہیے اوس کے بعد عورت کو اگر عورت پہلے دیوے تو لعان
صحیح نہ ہوگا اور ابو حنیفہ رحمۃ اسد علیہ کے نزدیک صحیح ہو جاوے گا **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ
قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَیْنِ زَمَنَ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَلَمْ اَدْرِ مَا
اَقُوْلُ فَاَتَیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فَقُلْتُ اَرَاَیْتَ الْمُتَلَاعِنَیْنِ
اَیُفَرَّقُ بَیْنَہُمَا ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَ حَدِیْثِ ابْنِ نُمَیْرٍ **وہی** مضمون ہی جو اوپر گذرا **عَنِ**
ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَیْنِ
حِسَابُکُمَا عَلَی اللّٰہِ اَحَدُکُمَا کَاذِبٌ لَا سَبِیْلَ لَکَ عَلَیْہَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَالِیْ
قَالَ لَا مَالَ لَکَ اِنْ کُنْتَ صَدَقْتَ عَلَیْہَا فَہُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِہَا وَاِنْ کُنْتَ کَذَبْتَ عَلَیْہَا
فَذَاکَ اَبْعَدُ لَکَ مِنْہَا قَالَ زُہَیْرٌ فِیْ رِوَایَتِہٖ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عَمْرٍو سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ
ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم **عبد اسد** بن عمر رضی اسد تعالی
عنہما سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا لعان کرنے والون کو تم دونون کا حساب
اسد تعالی پر ہی تم مین سے ایک جھوٹا ہے آپ نے فرمایا خاوند سے اب تیرا کوئی بس عورت پر نہین
(کیونکہ وہ تجھسے ہمیشہ کے لیے جدا ہوگئی) مرد بولا میرا مال یا رسول اسد جو اوس نے لیا ہے آپ
نے فرمایا مال تجھکو نہین ملیگا کیونکہ اگر تو سچا ہے تو مال اُسکا بدلہ ہے جو اوسکی فرج تجھپر حلال ہوگئی
اور اگر تو جھوٹا ہے تو مال اور دور ہوگیا (بلکہ تیرے اوپر اور وبال ہوا جھوٹ کا) **عَنْ**

ابنِ عُمر رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہما قال فرّق رسولُ اللہِ صلی اللہُ علیہ وسلم بین اخوی بنی العجلانِ قال اللہُ یعلم ان احدکما کاذبٌ فھل منکما تائبٌ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جدائی کردی بنی عجلان کی جورو مرد مین اور فرمایا اللہ تعالے جانتا ہے تم مین سے کوئی جھوٹا ہے پھر کیا تم مین سے کوئی توبہ کرتا ہے

عن سعیدِ بن جبیرٍ قال سألتُ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عن اللعانِ فذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہٖ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے مینے ابن عمر سے لعان کو پوچھا اونہون نے نقل کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی جیسے اوپر گذرا

عن سعیدِ بن جبیرٍ قال لم یفرّق مصعبٌ بین المتلاعنینِ قال سعیدٌ فذکرتُ ذٰلک لعبدِ اللہِ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال فرّق نبیُّ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم بین اخوی بنی العجلانِ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے مصعب نے جدائی نہین کی لعان کرنے والون مین مین نے اسکا ذکر کیا عبداللہ بن عمر سے اونہون نے کہا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جدائی کردی بنی عجلان کے مرد اور عورت مین

عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما انّ رجلًا لاعن امرأتہٗ علی عہدِ رسولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم ففرّق رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم بینھما والحق الولدَ بامّہٖ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے ایک مرد نے لعان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پھر آپنے جدائی کردی دونون مین اور بچے کا نسب مان سے لگادیا

عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال لاعن رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم بین رجلٍ من الانصارِ وامرأتہٖ وفرّق بینھما ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کروایا درمیان ایک مرد انصاری اور اوسکی عورت کے اور جدائی کردی اون دونون مین

عن عُبیدِ اللہِ بھٰذا الاسناد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عن عبدِ اللہِ قال انّا لیلۃَ جمعۃٍ فی المسجدِ اذ جاء رجلٌ من الانصارِ فقال لو انّ رجلًا وجد مع امرأتہٖ رجلًا فتکلّم جلدتموہ او قتل قتلتموہ وان سکت سکت علی غیظٍ واللہِ لاسئلنّ عنہ رسولَ اللہِ صلی اللہ علیہ

وسلم فلما كان من الغد اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله فقال لو ان رجلا وجد مع امرأته رجلا فتكلم جلدتموه او قتل قتلتموه او سكت سكت على غيظ قال اللهم افتح وجعل يدعو فنزلت اية اللعان والذين يرمون ازواجهم ولم يكن لهم شهداء الا انفسهم هذه الايات فابتلي به ذلك الرجل من بين الناس فجاء هو وامرأته الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلاعنا فشهد الرجل اربع شهادات بالله انه لمن الصادقين ثم لعن الخامسة ان لعنة الله عليه ان كان من الكاذبين فذهبت لتلعن فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم مه فابت فلعنت فلما ادبرا قال لعلها ان تجيء به اسود جعدا فجاءت به اسود جعدا۔ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے میں جمعہ کی رات کو مسجد میں تھا اتنے میں ایک مرد انصاری آیا اور بولا اگر کوئی اپنی جورو کے پاس کسی مرد کو پاوے اور منہ سے نکالے تو تم اسکو کوڑے لگاؤ گے (حد قذف کے) اگر مار ڈالے تو تم اوسکو مار ڈالو گے (قصاص میں) اگر چپ رہے تو اتنا غصہ پیکر چپ رہے قسم خدا کی میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھونگا اس مسئلے کو جب دوسرا دن ہوا تو وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپسے پوچھا اوس نے کہا اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ کسیکو پاوے پھر منہ سے نکالے تو تم کوڑے لگاؤ گے اگر مار ڈالے تو اسکو بھی مار ڈالو گے اگر چپ رہے تو اتنا غصہ کہا کر چپ رہے (یہ بھی نہیں ہو سکتا) جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ کھول دے (اس مشکل کو) اور دعا کرنے لگے تب لعان کی آیۃ اوتری والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم اخیر تک پھر اس مرد کا امتحان لیا گیا لوگوں کے سامنے اور وہ اور اسکی جورو دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور لعان کیا پہلے مرد نے گواہی دی چار بار کہ وہ سچا ہے پھر پانچویں بار لعنت کر کے کہا اگر وہ جھوٹا ہو تو اوسپر لعنت ہے خدا تعالے کی پھر عورت چلی لعان کرنے کو آپ نے فرمایا ٹھہر (اور اگر خاوند کی بات سچ ہو تو اپنے قصور کا اقرار کر) لیکن اوس نے نہ مانا اور لعان کیا جب پیٹھ موڑ کر چلے تو آپنے فرمایا اس عورت کا بچہ شاید کالے رنگ کا گھونگر بال والا پیدا ہو گا (اس شخص کی صورت پر جسکا خاوند کو گمان تھا) پھر ویسا ہی

کالا گھونگر بال والا پیدا ہوا عن الاعمش بہذا الاسناد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔
عن محمد قال سألت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وانا اری ان عندہ
منہ علما فقال ان ہلال بن امیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قذف امرأتہ بشریک
بن سحماء وکان اخا البراء بن مالک لامہ وکان اول رجل لاعن فی الاسلام وقال
فلاعنہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابصروہا فان جاءت بہ ابیض سبطا
قضیء العینین فہو لہلال بن امیۃ وان جاءت بہ اکحل جعدا حمش الساقین
فہو لشریک بن سحماء قال فانبئت انہا جاءت بہ اکحل جعدا حمش الساقین
ترجمہ محمد سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا یہ سمجھ کر کہ اون کو معلوم ہے انہوں نے
کہا کہ ہلال بن امیہ نے نسبت کی زنا کی اپنی جورو کو شریک بن سحماء سے اور ہلال بن امیہ براء بن مالک
کا ماں جایا بھائی تہا اور اس نے سب سے پہلے لعان کیا اسلام میں راوی نے کہا پھر دونوں میاں
بی بی نے لعان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کو دیکھتے رہو اگر اسکا بچہ سفید
رنگ کا سیدھے بال والا لال آنکھوں والا پیدا ہو تو وہ ہلال بن امیہ کا ہے اور جو سرمئی آنکھوں
والا گھونگر بال والا پتلی پنڈلیوں والا پیدا ہو تو وہ شریک بن سحما کا ہے انس رضی اللہ عنہ نے
کہا مجھکو خبر پہونچی کہ اس عورت کا لڑکا سرمگین آنکھ گھونگر بال پتلی پنڈلیوں والا پیدا ہوا
ف یہ آپ نے قیافہ سے فرمایا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علم قیافہ صحیح ہے اور اسکی موافق
گمان ہو سکتا ہے عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ قال ذکر التلاعن
عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عاصم بن عدی فی ذلک قولا ثم انصرف
فاتاہ رجل من قومہ یشکو الیہ انہ وجد مع اہلہ رجلا فقال عاصم ما ابتلیت
بہذا الا لقولی فذہب بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بالذی
وجد علیہ امرأتہ وکان ذلک الرجل مصفرا قلیل اللحم سبط الشعر وکان الذی
ادعی علیہ انہ وجد عند اہلہ خدلا آدم کثیر اللحم فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اللہم بین فوضعت شبیہا بالرجل الذی ذکر زوجہا انہ
وجدہ عندہا فلاعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینہما فقال رجل لابن عباس

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر مین کسیکو بغیر گواہون کے رجم کرتا تو اس عورت کو رجم کرتا ابن عباس ر
رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا نہین وہ عورت دوسری تہی جو علانیہ بدکار تہی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ
سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِیَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ الرَّجُلَ یَجِدُ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَیَقْتُلُهٗ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ سَعْدٌ بَلٰی وَالَّذِیْ اَکْرَمَکَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم
اِسْمَعُوْا اِلٰی مَا یَقُوْلُ سَیِّدُکُمْ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ
انصاری (انصار کے رئیس) نے کہا یا رسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ کسی مرد کو
پاوے (زنا کرتے ہوئے) کیا اسکو مار ڈالے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین سعد نے
کہا نہین مار ڈالے قسم اسکی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ عزت دی ف سعد کا یہ کہنا مخالفت
کے طور پر نہ تھا کیونکہ مخالفت پیغمبر کی کفر ہے بلکہ طبیعت اور غیرت کے جوش سے تھا ف رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اور صحابہ سے) سنو تمہارے سردار کیا کہتے ہین (یعنے تعجب ہے ان
سے کہ ایسی بات کہتے ہین اللہ تعالے کے حکم کے سامنے طبیعت اور غصہ کو دخل نہ دینا چاہیے)۔
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ وَّجَدْتُّ مَعَ امْرَاَتِیْ رَجُلًا اُمْهِلُهٗ حَتّٰی اٰتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ نَعَمْ
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے کہا یا رسول اگر مین اپنی جورو
کے پاس غیر مرد کو دیکھون تو کیا اسکو مہلت دون چار گواہ لانے تک آپ نے فرمایا ہان عَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ وَجَدْتُّ مَعَ اَهْلِیْ رَجُلًا لَمْ اَمَسَّهٗ حَتّٰی اٰتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ کَلَّا وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ اِنْ کُنْتُ لَاُعَاجِلُهٗ
بِالسَّیْفِ قَبْلَ ذٰلِکَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوْا اِلٰی مَا یَقُوْلُ سَیِّدُکُمْ
اِنَّهٗ لَغَیُوْرٌ وَاَنَا اَغْیَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّیْ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ
روایت ہے سعد بن عبادہ نے کہا یا رسول اللہ اگر مین اپنی بی بی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھون تو
مین اسکو ہاتھ نہ لگاؤن جب تک چار گواہ نہ لاؤن آپ نے فرمایا ہان بیشک سعد نے کہا ہرگز نہین
مین تو قسم اسکی جس نے آپکو سچائی کے ساتھ بہیجا جلدی اسکا علاج تلوار سے کر دون اس

سے پہلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا سنو تمہارے سردار کیا کہتے ہین وہ بڑے غیرت دار
ہین اور مین ان سے زیادہ غیرت دار ہون اور اللہ جل جلالہ مجہہ سے زیادہ غیرت رکہتا ہے ف
یعنے روکتا ہے اپنے بندون کو گناہون سے اور برا سمجہتا ہے گناہون کو نووی نے کہا یہ تاویل
اسلیے کی کہ غیرت بندون کے حقمین تغیر اور حرکت ہو اور یہ محال ہو اللہ جل جلالہ کے حق مین۔
عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ عَنْهُ فَبَلَغَ
ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ فَوَاللّٰهِ لَأَنَا أَغْيَرُ
مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّي مِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَخْصَ
أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ اللّٰهُ الْمُرْسَلِينَ
مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ
الْجَنَّةَ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہو سعد بن عبادہ نے کہا اگر مین اپنی بی بی کے پاس
کسی مرد کو دیکہون تو تلوار سے مار ڈالون کبہی نہ چہوڑون یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
پہنچی آپ نے فرمایا تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو قسم اسکی مین ان سے زیادہ غیرت دار ہون اور
اللہ جل جلالہ مجہسے زیادہ غیرت دار ہے حرام کیا اللہ نے بیشرمی کی باتون کو چہپی اور کہلی
اسی غیرت کی وجہسے اور کوی شخص اللہ تعالے سے زیادہ غیرت دار نہین ہے اور اللہ سے
زیادہ کسی شخص کو عذر پسند نہین ہے اسی لیے اللہ تعالے نے پیغمبرون کو بہیجا خوشی اور ڈر
سناتے ہوے (تاکہ بندے سزا سے پہلے اوسکی درگاہ مین عذر کرلین اور توبہ کرین) اور کسی
شخص کو اللہ سے زیادہ تعریف پسند نہین اسلیے اللہ تعالے نے وعدہ کیا جنت کا (تاکہ بندے
اوسکی عبادت اور تعریف کرکے جنت حاصل کرلیوین) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ
بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ غَيْرَ مُصْفِحٍ وَلَمْ يَقُلْ عَنْهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ

اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰى اَتَاهَا ذٰلِكَ قَالَ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ قَالَ وَ
هٰذَا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص بنی فزارہ میں سے آیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس اور کہا میری جورو کو ایک کالا بچہ پیدا ہوا ہے (تو وہ میرا معلوم نہیں ہوتا کیونکہ
میں کالا نہیں ہوں) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں اوس نے
کہا ہان ہیں آپ نے فرمایا انکا رنگ کیا ہے وہ بولا لال ہیں آپ نے فرمایا اُن میں کوئی خاکی
بھی ہے اوس نے کہا ہان خاکی بھی ہیں آپ نے فرمایا پھر یہ رنگ کہاں سے آیا اوس نے کہا
کسی رگ نے گھسیٹ لیا آپ نے فرمایا تیرے بچے میں بھی کسی رگ نے یہ رنگ گھسیٹ لیا ہوگا
ف یعنے فقط رنگ کے اختلاف سے اس بات کا یقین نہیں ہوسکتا کہ لڑکا تیرا نہیں ہے
ملک اور ہوا کے اختلاف سے بھی بچے کا رنگ مختلف ہوتا ہے اور کبھی دوھیال یا ننھیال کی تاثیر بھی
پڑتی ہے نووی نے کہا اگر ماں باپ دونوں سفید رنگ کے ہوں اور لڑکا سیاہ رنگ ہو یا ماں
باپ دونوں کالے ہوں اور لڑکا گورا ہو تب بھی لڑکے کا نسب باپ ہی سے رہیگا اور کنایۃً قذف
کرنے سے قذف نہیں ہوتا ہے قول ہے امام شافعی علیہ الرحمہ کا **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَدَتْ
امْرَاَتِيْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَهُوَ حِيْنَئِذٍ يُعَرِّضُ بِاَنْ يَّنْفِيَهٗ وَزَادَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ قَالَ
لَمْ يُرَخِّصْ لَهٗ فِي الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ **ترجمہ** زہری نے ابن عیینہ کی حدیث کی مانند روایت کی اس میں اتنا
فرق ہے کہ کہا اے رسول اللہ تعالے کے میری عورت نے لڑکا سیاہ جنا ہے اور میرا ارادہ
ہے کہ اسکا انکار کروں اور دوسری حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو
انکار کرنے کی رخصت نہ دی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتٰى رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ
وَاِنِّيْ اَنْكَرْتُهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ
قَالَ مَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنّٰى هُوَ قَالَ لَعَلَّهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَكُوْنُ نَزَعَهٗ عِرْقٌ لَهٗ فَقَالَ لَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا لَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ لَهٗ **ترجمہ**

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک اعرابی آیا پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا اے رسول اللہ کی میری
عورت نے کالا بچہ جنا ہے اور میں اوسکا انکار کرتا ہون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو
فرمایا تیرے پاس اونٹ ہین اوسنے کہا ہان آپ نے فرمایا انکا رنگ کیسا ہے اوس نے کہا سرخ آپ نے
پوچھا کہ اون مین کوئی کالا بہی ہے وہ بولا ہان تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ رنگ کہان
سے آگیا اعرابی بولا کہ اے رسول اللہ تعالے کے کسی رگ نے کہسیٹ لیا ہوگا تو
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہان بہی کسی رگ نے کہسیٹ لیا ہوگا
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ
عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ ترجمہ اس روایت کا وہی ہوا جو اوپر گذرا

كِتَابُ الْعِتْقِ

بردہ آزاد کرنے کی کتاب

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيْمَةُ الْعَدْلِ
فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ
ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
اپنا حصہ آزاد کرے بردہ مین سے یعنے وہ بردہ مشترک ہو اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کرے
پہر آزاد کرنے والے کے پاس اسقدر مال جو بردہ کی قیمت کو پہونچ جاوے تو اس بردہ کی واجبی قیمت لگائی جاوے اور باقی
شریکون کو اون کے حصے کی قیمت اوسکے مال مین سے دی جاوے گی اور کل بردہ اوسکی طرف
سے آزاد ہو جاوے گا اور جو وہ مالدار نہ ہو تو جس قدر حصہ اوس بردہ کا آزاد ہوا اوتنا
ہی آزاد رہے گا ف اور باقی کے واسطے وہ بردہ محنت اور مزدوری کرکے اپنے تئین
آزاد کرا سکتا ہے مگر اوسپر جبر نہ ہوگا جیسے دوسری روایت مین ہے اور نووی نے اس
مین علماء کے متعدد اقوال ذکر کیے ہین عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَمْلُوْكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ يُعْتِقُ أَحَدُهُمَا

قَالَ یَضْمَنُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بردہ دو آدمیوں میں مشترک ہو پھر ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دیوے تو وہ ضامن ہوگا دوسرے شریک کے حصے کا (اگر مالدار ہو) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا لَهٗ فِیْ عَبْدٍ فَخَلَاصُهٗ فِیْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ فَاِنْ لَّمْ یَكُنْ لَهٗ اُسْتُسْعِیَ الْعَبْدُ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْهِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ غلام میں آزاد کر دیوے اُسکا چھڑانا یعنے دوسرے حصے کا بھی آزاد کرانا بھی اوسی کے مال سے ہوگا اگر وہ مالدار ہو اگر مالدار نہ ہو تو غلام محنت مزدوری کرے اور اوسپر جبر نہ کریں **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ اِنْ لَّمْ یَكُنْ لَهٗ مَالٌ قُوِّمَ عَلَیْهِ الْعَبْدُ قِیْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ یُسْتَسْعٰی فِیْ نَصِیْبِ الَّذِیْ لَمْ یُعْتِقْ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْهِ **ترجمہ** دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر وہ آزاد کرنے والا مالدار نہ ہو تو غلام کی واجبی قیمت لگائی جاوے اور محنت کرے اپنے باقی حصہ کے لیے جو آزاد نہیں ہوا اگر اوسپر جبر نہ ہوگا **ف** فرض کرو کہ بردہ زید اور عمرو میں آدھوں آدھ مشترک تھا زید نے اپنا حصہ آزاد کر دیا اور زید کے پاس مال نہیں تو بردے کی قیمت واجبی لگاوینگے فرض کرو سو روپیہ ہوئی اب وہ بردہ محنت مزدوری کر کے پچاس روپیہ عمرو کو ادا کرے تو کل آزاد ہو جاوے گا ورنہ جتنا آزاد ہوا اوتنا ہی آزاد رہے گا **بَابٌ** بَیَانِ اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ولا راوسیکو ملیگی جو آزاد کرے **ف** ولا ایک حق شرعی ہے جو آزاد کرنے والے کو اپنے بردے پر حاصل ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آزاد کرنے والا اپنے بردے کا عصبہ وارث ہو جاتا ہے **عَنْ** قَتَادَةَ یُحَدِّثُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ وَذَكَرَ فِی الْحَدِیْثِ قُوِّمَ عَلَیْهِ قِیْمَةَ عَدْلٍ **ترجمہ** قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن ابی عروبہ کی حدیث کی مانند روایت کی اور حدیث میں یہ بھی ذکر کیا کہ اوسکی واجبی قیمت لگائی جاوے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ جَارِیَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ اَهْلُهَا نَبِیْعُكِهَا عَلٰی اَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ **ترجمہ** حضرتنا
ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے اونہون نے ارادہ کیا ایک لونڈی کو خرید کر آزاد
کرنے کا لونڈی کے مالکون نے کہا ہم اس شرط پر بیچتے ہین کہ ولاء کا حق ہمارا ہوگا اونہون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اُن کو بکنے دے تو اپنا کام کر ولاء ہمیشہ
کو ملیگی جو آزاد کرے **عن** عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ
بَرِيْرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ
مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اِرْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا
اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَاءُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا
فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنُ لَنَا وَلَاءُكِ فَذَكَرَتْ
لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْ
فَاَعْتِقِيْ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
مَا بَالُ النَّاسِ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا
لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللهِ فَلَيْسَ لَهٗ وَاِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ
ترجمہ عروہ سے روایت ہے بریرہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئی اون سے
مدد مانگنے کو اپنی بدل کتابت مین اور اوس نے اپنی کتابت مین کچھ ادا نہین کیا تھا بلکہ سارا روپیہ
باقی تھا **ف** کتابت کہتے ہین غلام لونڈی سے کچھ روپیہ ٹھیراکر اوس کی آزادی ادا کرنے
پر معلق کرنے کو مثلاً مالک اپنے غلام سے کہے تو اس قدر روپیہ اتنی مدت مین مجھکو ادا کرے
تو تو آزاد ہے اب وہ غلام مکاتب ہوگیا اور جو روپیہ ٹھیرا وہ بدل کتابت ہوگا **ف**
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُس سے کہا تو اپنے لوگون پاس جا اور اگر وہ منظور کرین
تو مین سارا روپیہ کتابت کا ادا کر دیتی ہون پر ولاء تیری مجھے ملیگی بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
اپنے مالکون سے بیان کیا انہون نے نہ مانا اور کہا اگر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چاہین
تو یہ تیرے ساتھ سلوک کرین لیکن ولاء تو ہم لین گے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
اسکا ذکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو خرید کر لے اور آزاد

کردے ولاء اوسیکو ملے کی جو آزاد کرے پھر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے
اور فرمایا کیا حال ہے لوگون کا وہ وہ شرطین کرتے ہین جو اللہ تعالی کی کتاب مین نہین ہین
جو شخص ایسی شرط کرے وہ لغو ہے اگرچہ سو مرتبہ اوسکی شرط کرے شرط وہی درست اور مضبوط
ہے جو اللہ تعالے نے لگائی ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہ حدیث بہت بڑی
حدیث ہی اور اسمین سے بہت سو مسائل علماء کرام نے نکالے ہین پہر بیان کیا اون سب کو
بڑے طول سو **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت جاءت
بریرۃ الی فقالت یا عائشۃ انی کاتبت اہلی علی تسع اواق فی کل عام اوقیۃ
بمعنی حدیث اللیث وزاد فقال لا یمنعک ذلک منہا ابتاعی واعتقی وقال فی
الحدیث ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فحمد اللہ واثنی علیہ
ثم قال اما بعد **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی بریرہ میرے
پاس آئی اور کہنے لگی اے عائشہ مین نے اپنے مالکون سے کتابت کی ہے نو اوقیہ پر ہر برس
مین ایک اوقیہ (چالیس درم) اوسیطرح جیسے اوپر گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا اس
کے کہنے سے تو اپنے ارادے سو باز نہ رہو خرید لے اور آزاد کردے اور اس روایت میں
یہ ہے کہ پھر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے لوگون مین اور اللہ تعالی کی تعریف
کی اور اُس کی ستائش کی بعد اوس کے فرمایا کیا حال ہو لوگون کا اخیر تک **عن** عائشۃ
رضی اللہ تعالی عنہا قالت دخلت علی بریرۃ فقالت ان اہلی کاتبونی علی
تسع اواق فی تسع سنین کل سنۃ اوقیۃ فاعینینی فقالت لہا ان شاء اہلک
ان اعدہا لہم عدۃ واحدۃ واعتقک ویکون الولاء لی فعلت فذکرت
ذلک لاہلہا فابوا الا ان یکون الولاء لہم فاتتنی فذکرت ذلک قالت
فانتہرتہا فقالت لاہا اللہ اذا قالت فسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فسألنی فاخبرتہ فقال اشتریہا واعتقیہا واشترطی لہم الولاء فان الولاء
لمن اعتق ففعلت قالت ثم خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیۃ

فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ اَقْوَامٍ یَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَیْسَتْ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَیْسَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ كِتَابُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ یَقُوْلُ اَحَدُهُمْ اَعْتِقْ فُلَانًا وَالْوَلَاءُ لِیْ اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ترجمہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ میرے پاس آئی اور کہا میرے مالکون نے مجھکو مکاتب کیا ہے نو اوقیہ پر ہر برس مین ایک اوقیہ تو تم میری مدد کرو مین نے کہا اگر تمہارے مالک راضی ہون تو مین یہ ساری رقم یکمشت دے دیتی ہون اور تمکو آزاد کر دیتی ہون لیکن تمہاری ولا مین لون گی بریرہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اس کا ذکر اپنے مالکون سے کیا اونہون نے نہ مانا اور یہ کہا کہ ولا ہم لین گے پھر بریرہ میرے پاس آئی اور یہ بیان کیا مین نے اسکو جھڑکا اوس نے کہا قسم خدا کی یہ نہ ہوگا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا یہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سنا اور مجھسے پوچھا مینے سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا تو خرید لے اور آزاد کردے اور ولا کی شرط اونہی سے لیے کیونکہ ولاء اوسی کو ملے گی جو آزاد کرے مین نے ایسا ہی کیا بعد اوس کے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا شام کو اور اللہ تعالے کی تعریف کی اور ثنا بیان کی جیسے اسکو لائق ہے پھر فرمایا بعد اوس کے کیا حال ہے لوگون کا وہ شرطین لگاتے ہین جو اللہ کی کتاب مین نہین ہین جو شرط اللہ تعالے کی کتاب مین نہین ہے وہ باطل ہے اگرچہ سو بار شرط کی گئی ہو اللہ تعالی کی کتاب راست اور اللہ کی شرط مضبوط ہے کیا حال ہے تم مین سے بعض لوگون کا کہتے ہین دوسرے سے آزاد تم کرو اور ولا ہم لین گے حالانکہ ولاء اوسی کو ملے گی جو آزاد کرے عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ اَبِیْ اُسَامَةَ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ قَالَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَیَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ یُخَیِّرْهَا وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِهِمْ اَمَّا بَعْدُ ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ بریرہ کا خاوند غلام تہا اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا جب وہ آزاد ہوگئی

خواہ اوس سے نکاح قائم رکھے یا فسخ کرے) اوس نے اپنے نفس کو اختیار کیا (یعنے شوہر کو ناپسند کیا)
اور جو وہ آزاد ہوتا تو آپ اُسکو اختیار نہ دیتے اور اس روایۃ مین اما لعبد کا لفظ نہین ہے ۞
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ اَرَادَ
اَهْلُهَا اَنْ يَّبِيْعُوْهَا وَيَشْتَرِطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَعُتِقَتْ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَتْ وَكَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُوْنَ عَلَيْهَا
وَتُهْدِيْ لَنَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ
وَهُوَ لَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوْهُ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے
روایت ہے بریرہ کے مقدمہ مین تین باتین پیدا ہوئین ایک تو یہ کہ اوس کے مالکون نے اُسکو
بیچنا چاہا اور ولاء کی شرط اپنے لیے کرنا چاہی مین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو ولاکی شرط اونہی کے لیے کرلے اور آزاد کردے ولاء اوسی کو
ملے گی جو آزاد کرے گا دوسری یہ کہ جب مین نے اُسکو آزاد کیا تو جناب رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے اُسکو اختیار دیا اپنے شوہر (مغیث) کے باب مین اوس نے اپنے نفس کو اختیار
کیا اور شوہر کو ناپسند کیا تیسری یہ کہ لوگ بریرہ کو صدقہ دیتے اور وہ ہمارے پاس ہدیہ
بھیجتی مین نے اُسکا ذکر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا وہ اوسپر صدقہ
ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے تو کھا اُسکو عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
اَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيْرَةَ مِنْ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَاَهْدَتْ لِعَائِشَةَ لَحْمًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ صَنَعْتُمْ لَنَا مِنْ هٰذَا اللَّحْمِ قَالَتْ عَائِشَةُ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ
هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے اونہون
نے بریرہ کو خریدا انصار کے لوگون سے اور اوس کے مالکون نے ولا کی شرط کرلی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولا اوسکو ملے گی جو والی ہو نعمت کا (یعنے آزاد کرے)

اوسکو اختیار دیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو اپنے خاوند کے مقدمہ مین اسکا خاوند
غلام تہا اور بریرہ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے لیے گوشت کا حصہ بہیجا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش ہمارے لیے بہی اُس مین سے تہوڑا گوشت بناتین عائشہ نے
کہا وہ گوشت صدقہ ملا ہے بریرہ کو (اور آپ پر صدقہ حرام ہے) آپ نے فرمایا وہ بریرہ پر صدقہ
ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے (تو ہم کو اُسکا کہانا درست ہے) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهَا أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ لِلْعِتْقِ فَاشْتَرَطُوْا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَأَعْتِقِيْهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ
وَأُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمٌ فَقَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هٰذَا تُصُدِّقَ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَخُيِّرَتْ فَقَالَ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ زَوْجِهَا فَقَالَ لَا أَدْرِيْ
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے اونہون نے قصد
کیا بریرہ کو خریدنے کا آزاد کرنے کے لیے لیکن اوس کے مالکون نے ولاء کی شرط لگائی اپنے
لیے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا خرید کر اور آزاد کر ولاء اوسی
کو ملے گی جو آزاد کرے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پاس حصہ آیا گوشت کا لوگون
نے کہا یا رسول اللہ یہ گوشت صدقہ مین ملا ہے بریرہ کو آپنے فرمایا اوس کے لیے وہ صدقہ ہے
اور ہمارے لیے ہدیہ ہے اور بریرہ کو اختیار دیا گیا تہا اوس کے خاوند کے مقدمے مین۔
عبد الرحمن نے کہا اسکا خاوند آزاد تہا شعبہ نے کہا پہر مین نے عبد الرحمن سے اوس کے خاوند
کا حال پوچہا اُنہون نے کہا مجہکو معلوم نہین ہے (تو آزاد ہونے کی روایت قابل اعتبار کے
نہ رہی) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا ترجمہ ام المومنین حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا بریرہ کا خاوند غلام تہا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے
کہا اجماع ہے علماء کا اسپر کہ جب لونڈی آزاد ہوجاوے اور اُسکا خاوند غلام ہو تو لونڈی
کو اختیار ہوگا چاہے نکاح فسخ کر ڈالے چاہے باقی رکہے اور جو اُسکا خاوند آزاد ہو تو عورت کو
اختیار نہ ہوگا یہی قول ہے امام مالک اور شافعی اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک اگر خاوند

آزاد ہو جب بھی اختیار ہوگا اور دلیل ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی وہ روایت ہے مسلم کی جس مین یہ
مذکور ہے کہ بریرہ کا خاوند آزاد تہا لیکن وہ روایت قابل اعتبار کے نہین اس لیے کہ شعبہ
نے جب دوسری بار عبد الرحمن سے پوچہا تو انہون نے کہا مجہکو معلوم نہین اور مشہور روایتین
یہی ہین کہ اسکا خاوند غلام تہا حفاظ حدیث نے لکہا اوس کے آزاد ہونے کی روایت غلط اور
شاذ اور مردود ہے اور مشہور اور ثقات کی روایت کے برخلاف ہے انتہے مختصرا عَنْ
عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّھَا قَالَتْ کَانَ فِیْ بَرِیْرَۃَ ثَلَاثُ سُنَنٍ
خُیِّرَتْ عَلٰی زَوْجِھَا حِیْنَ عُتِقَتْ وَاُھْدِیَ لَھَا لَحْمٌ فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَۃُ عَلَی النَّارِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَاُتِیَ بِخُبْزٍ وَاُدْمٍ مِنْ اُدْمِ الْبَیْتِ
فَقَالَ اَلَمْ اَرَ بُرْمَۃً عَلَی النَّارِ فِیْھَا لَحْمٌ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ذٰلِکَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِہٖ عَلٰی
بَرِیْرَۃَ فَکَرِھْنَا اَنْ نُطْعِمَکَ مِنْہُ فَقَالَ ھُوَ عَلَیْھَا صَدَقَۃٌ وَھُوَ مِنْھَا لَنَا ھَدِیَّۃٌ
وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْھَا اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ترجمہ ام المومنین حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے بریرہ کیوجہ سے تین باتین معلوم ہوئین ایک تو یہہ
کہ اوسکو اختیار ملا اپنے خاوند کے مقدمہ مین جب آزاد ہوئی دوسری یہ کہ اوس کو
گوشت ملا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور ہانڈی مین گوشت چڑہا
تہا آگ پر آپنے کہانا مانگا تو روٹی اور گہر کا کچہ سالن سامنے لایا گیا آپنے فرمایا گوشت تو
ہانڈی مین چڑہا تہا آگ پر لوگون نے کہا بے شک یا رسول اللہ پر وہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہ
کو ملا ہے ہم کو برا معلوم ہوا کہ اوس مین سے آپ کو کہلادین آپ نے فرمایا وہ اُس کے لیے صدقہ
ہے اور اُس کیطرف سے ہمارے لیے ہدیہ ہے تیسری یہ کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا بریرہ کے باب مین کہ ولاء اوسیکو ملے گی جو آزاد کرے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَرَادَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنْ تَشْتَرِیَ جَارِیَۃً
یُعْتِقُھَا فَاَبٰی اَھْلُھَا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْوَلَاءُ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا یَمْنَعُکِ ذٰلِکِ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ترجمہ ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے ارادہ کیا ایک لونڈی

کو خرید کر آزاد کرنے کا ادسکے مالکوں نے نہ مانا مگر اس شرط سے قبول کیا کہ ولا انکو ملے اونہوں نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو اپنے ارادے سے باز نہ آ اور ولا اوسیکو ملے گی جو آزاد کرے **باب** النھی عن بیع الولاء وھبتہ ولا کا بیچنا یا ہبہ کرنا درست نہین **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الولاء وعن ھبتہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ولا کے بیع اور ہبہ سے **فائدہ** نووی نے کہا اس حدیث سے ولا کی بیع اور ہبہ کے حرمت نکلی اور یہ معین ہوا کہ اسکا بیع اور ہبہ صحیح نہین ہے اور ولا اپنی مستحق کیطرف سے اور کسیکو منتقل نہ ہوگی بلکہ ولا ایک رشتہ ہے ناتے کی رشتے کیطرح اور جمہور علماء کا یہی قول ہے مگر بعض سلف نے اسکا نقل جائز کہا ہے اور شاید یہ حدیث اُن کو نہین پہونچی **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر ان الثقفی لیس فی حدیثہ عن عبید اللہ الا البیع ولم یذکر الھبۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین صرف بیع کا بیان ہے ہبہ کا ذکر نہین **باب** تحریم تولی العتیق غیر موالیہ غلام اپنے آزاد کرنے والے کے سوا اور کسی کو مولے نہین بنا سکتا **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی کل بطن عقولہ ثم کتب انہ لا یحل ان یتولی مولی رجل مسلم بغیر اذنہ ثم اخبرت انہ لعن فی صحیفتہ من فعل ذلک **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہر قبیلہ پر اوسکی دیت واجب ہوگی پھر لکھا کہ کسی مسلمان کو درست نہین ہے کہ دوسرے مسلمان کے غلام کا مولے بن بیٹھے بغیر اوس کی اجازت کے اور اجازت سے بھی درست نہین اور بعضوں کے نزدیک درست ہے (نووی) پھر مجھے معلوم ہوا کہ آپ نے لعنت کی اوسپر جو ایسا کرے اپنی کتاب مین **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من تولی قوما بغیر اذن موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ لا یقبل منہ صرف ولا عدل **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو شخص کسیکو

مولی بناوے بغیر اجازت اپنے مالکون کے اوسپر لعنت ہے اسد اور اسکے فرشتون کی نہ اسکا فرض قبول
ہوگا نہ نفل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من تولی قوما بغیر اذن موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین
لا یقبل منہ یوم القیمۃ عدل ولا صرف ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اسد تعالے عنہ
سے روایت ہے جناب رسولخدا صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہوئے بناوے کسی قوم کو
اپنے مالکون کے بے اجازت اوسپر لعنت ہے اسد تعالے اور فرشتون کی سب کی قیامت کے
دن نہ اسکا نفل قبول ہوگا نہ فرض عن الاعمش بھذا الاسناد غیر انہ قال ومن والی
غیر موالیہ بغیر اذنھم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابراہیم التیمی عن
ابیہ قال خطبنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ فقال من زعم ان
عندنا شیئا نقرءہ الا کتاب اللہ عزوجل وھذہ الصحیفۃ قال وصحیفۃ
معلقۃ فی قراب سیفہ فقد کذب فیھا اسنان الابل واشیاء من الجراحات
وفیھا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ حرم ما بین عیر الی ثور فمن
احدث فیھا حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین
لا یقبل اللہ منہ یوم القیمۃ صرفا ولا عدلا وذمۃ المسلمین واحدۃ یسعی
بھا ادناھم ومن ادعی الی غیر ابیہ او انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ
اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیمۃ صرفا ولا عدلا
ترجمہ ابراہیم تیمی نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے خطبہ پڑھا حضرت علی رضے اسد تعالے
عنہ نے تو فرمایا جو شخص کہتا ہے کہ ہمارے پاس کوئی اور کتاب ہے جسکو ہم (اہلبیت) پڑھتے
ہین سوا اسد تعالی کی کتاب کے اور اس کتاب کے اور وہ انکی تلوار کے میان مین تھی تو
وہ جھوٹ بولتا ہے (اس سے رد ہوگیا رافضیون کا خیال کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم
نے حضرت علی رضی اسد تعالے عنہ کو وہ باتین بتائی تھین جو اور کسی صحابی کو نہین
بتائین) اوس کتاب مین اونٹون کی عمرون کا بیان تھا اور زخمون کی دیت کا اور اس
مین یہ بھی تھا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ حرم ہے عیر سے لیکر ثور تک

ر ثور تو مکہ میں ہے یہ غلطی ہے راوی کی ثور کے بدلے شاید احد صحیح ہو) جو شخص اوس میں نئی بات نکالے یا کسی بدعتی کو ٹھکانا دیوے تو اوس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اوسکا فرض قبول نہ کرے گا نہ نفل اور مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے ادنے مسلمان بھی ذمہ لے سکتا ہے اور جو شخص اپنے باپ کے سوا اور کسیکو باپ بنا وے یا اپنے مولے کے سوا اور کسی کو مولے بنا دے اوس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی قیامت کے دن نہ اوسکا فرض قبول ہوگا نہ نفل **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث کی شرح کتاب الحج کے اخیر میں گذر چکی **باب** فَضْلِ الْعِتْقِ بردہ آزاد کرنے کی فضیلت **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ اِرْبٍ مِّنْهَا اِرْبًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آزاد کرے مسلمان بردے کو اللہ تعالیٰ اُس کے ہر ایک عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر ایک عضو کو آزاد کرے گا جہنم سے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهَا عُضْوًا مِّنْ اَعْضَائِهٖ مِنَ النَّارِ حَتّٰی فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بردہ آزاد کرے اللہ تعالی اُس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کا عضو جہنم سے آزاد کرے گا یہانتک کہ شرمگاہ کو شرمگاہ کے بدلے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ حَتّٰی یُعْتِقَ فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آزاد کرے مسلمان بردے کو اللہ تعالے اوسکے ہر عضو کو بردے کے ہر عضو کے بدلے جہنم سے آزاد کرے گا یہانتک کہ اوس کی شرمگاہ کو بھی بردے کی شرمگاہ کے بدلے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا

امْرِءٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَءً مُسْلِمًا اِسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ حِيْنَ سَمِعْتُ الْحَدِيْثَ مِنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَذَكَرْتُهٗ لِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَاَعْتَقَ عَبْدًا لَّهٗ قَدْ اَعْطَاهُ بِهٖ ابْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ اَوْ اَلْفَ دِيْنَارٍ۔ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان آزاد کرے مسلمان کو اللہ اوس کے عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے چھڑا دے گا سعید بن مرجانہ نے کہا مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے یہ حدیث سن کر امام العابدین علی بن حسین علیہ وعلے ابائہ السلام کے پاس گیا اور ان سے یہ حدیث بیان کی اونہون نے ایک غلام کو آزاد کر دیا جس کے بدلے جعفر کی بیٹی کو دس ہزار درہم یا ہزار دینار دیے تھے **ف** سبحان اللہ اہلبیت رضی اللہ تعالےٰ عنہم کیسے عاشق تھے خدا اور رسول کے نووی نے کہا ان حدیثون سے آزاد کرنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ آزاد کرنا افضل اعمال مین سے ہے اور اس کے وجہ سے انسان کو جہنم سے آزادی ملتی ہے اور جنت ہاتھ آتی ہے اور حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اوس بردے کا آزاد کرنا افضل ہے جس کے تمام اعضا پورے ہون تو خصی یا اندھا یا کانا یا ہاتھ پاؤن کٹا ہوا نہ ہو اور خصی وغیرہ کے آزاد کرنے مین بھی ثواب ہے لیکن کامل فضیلت اسی مین ہے کہ بردے کے اعضا سب صحیح اور سالم ہون اور گران قیمت ہووے اب علما نے اختلاف کیا ہے کہ مرد کا آزاد کرنا زیادہ ثواب ہے یا عورت کا بعضون نے کہا ہے کہ عورت کا آزاد کرنا افضل ہے اور اکثر کے نزدیک مرد کا آزاد کرنا ثواب ہے اور مومنہ کی قید سے معلوم ہوا کہ یہ فضیلت مسلمان بردے کے آزاد کرنے مین ہے لیکن کافر بردہ آزاد کرنا اوس مین بھی ثواب ہے پر مسلمان سے کم ہے

بَابُ فَضْلِ عِتْقِ الْوَالِدِ باپ کو آزاد کرنے کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِیْ وَلَدٌ وَالِدًا اِلَّا اَنْ يَّجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهٗ فَيُعْتِقَهٗ۔ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹا باپ کا حق ادا نہین کر سکتا مگر ایک صورت مین کہ باپ کو کسیکا غلام دیکھے پھر خرید کر اوسکو آزاد کر دیوے **ف**

نووی نے کہا ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عزیز و اقارب کے خریدنے سے وہ آزاد نہ ہونگے جبتک انکو آزاد نہ کرے اور جمہور علماء کے نزدیک وہ خریدنے کے ساتھ آزاد ہو جاوینگے اور دلیل انکی دوسری حدیث ہے عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالُوْا وَلَدٌ وَالِدَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

کتاب خرید و فروخت کے بیان مین

بَابُ اِبْطَالِ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ بیع ملامسہ اور منابذہ باطل ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع ملامسہ سے اور بیع منابذہ سے **فائدہ** نووی نے کہا خود صحیح مسلم مین ان کی تفسیر آگے آتی ہے لیکن ہمارے اصحاب سے بیع ملامسہ کی تفسیر مین تین وجہ منقول ہین ایک یہ بیچنے والا ایک کپڑا لپٹا ہوا یا اندھیرے مین لیکر آوے اور خریدار اوسکو چھوے بیچنے والا یہ کہے کہ مین نے یہ کپڑا تیرے ہاتھ بیچا اس شرط سے کہ تیرا چھونا تیرے دیکھنے کے قائم مقام ہے اور جب تو دیکھے تو تجھے اختیار نہین ہے **دوسری** یہ کہ چھونا خود بیع قرار دیا جاوے مثلا مالک مال مشتری سے یہ کہے جب تو چھوے تو وہ تیرے ہاتھ بک گیا **تیسری** یہ کہ چھونے سے مجلس کا اختیار قطع کیا جاوے اور تینون صورتون مین یہ بیع باطل ہے اسیطرح بیع منابذہ کی بھی تین معنے ہین **ایک** تو یہ کہ کپڑے کا پھینکنا بیع قرار دیا جاوے یہ امام شافعی کی تاویل ہے **دوسری** یہ کہ پھینکنے سے اختیار قطع کیا جاوے **تیسری** یہ کہ پھینکنے سے مراد کنکری کا پھینکنا ہے اور اسکا بیان انشاء اللہ تعالے بیع الحصاۃ مین آوے گا (انتہے) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** دونون روایتونکا وہی جو اوپر گذرا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ نُهِیَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ اَمَّا الْمُلَامَسَةُ فَاَنْ یَّلْمِسَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهٖ بِغَیْرِ تَاَمُّلٍ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ یَّنْبِذَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ثَوْبَهٗ اِلَی الْاٰخَرِ وَلَمْ یَنْظُرْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا اِلٰی ثَوْبِ صَاحِبِهٖ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے دو بیعوں سے ممانعت ہوئی ہے ایک تو بیع ملامسہ اور دوسری بیع منابذہ بیع ملامسہ یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کا کپڑا چھولے بے سوچے سمجھے اور یہ کپڑا چھونے سے بیع لازم ہو جاوے اور بیع منابذہ یہ کہ ہر ایک اپنا کپڑا دوسرے کیطرف پھینک دیوے اور کوئی دوسرے کا کپڑا نہ دیکھے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ وَلِبْسَتَیْنِ نَهٰی عَنْ مُلَامَسَةٍ وَالْمُنَابَذَةِ فِی الْبَیْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْاٰخَرِ بِیَدِهٖ بِاللَّیْلِ اَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا یُقَلِّبُهٗ اِلَّا بِذٰلِکَ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ یَّنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ بِثَوْبِهٖ وَیَنْبِذَ الْاٰخَرُ اِلَیْهِ ثَوْبَهٗ وَیَکُوْنُ ذٰلِکَ بَیْعَهُمَا عَنْ غَیْرِ نَظَرٍ وَّلَا تَرَاضٍ **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعوں سے اور دو طرح کے پہناوے سے ایک تو منع کیا ملامسہ سے اور منابذہ سے بیع میں ملامسہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کا کپڑا چھوئے اپنے ہاتھ سے رات یا دن کو اور نہ الٹے اوسکو مگر اسی لیے پھینے بیع کے لیے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کیطرف پھینک دیوے اور دوسرا اپنا کپڑا اوس کیطرف پھینک دیوے اور یہی اونکی بیع ہو بغیر دیکھے اور بغیر رضامندی کے **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ بُطْلَانِ بَیْعِ الْحَصَاةِ وَالْبَیْعِ الَّذِیْ فِیْهِ غَرَرٌ کنکری کی بیع اور دھوکے کی بیع باطل ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَیْعِ الْغَرَرِ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری کی بیع سے اور دھوکے کی بیع سے **فائدہ** نووی علیہ الرحمہ نے کہا کنکری کی بیع کے تین

صفے ہین ایک یہ کہ بائع یون کہی مین نے تیرے ہاتھہ وہ کپڑے بیچے جنپر یہ کنکرے پڑے جسکو مین
پھینکتا ہون یا بیابان سے لیکر جہانتک یہ کنکرے جاوے اوتنا اسباب مین نے بیچا دوسرے یہ کہ
بائع یہ شرط لگاوے کہ جب تک مین کنکری پھینکون مجھے اختیار ہے بعد اوس کے اختیار نہین
ہے تیسرے یہ کہ خود کنکری پھینکنا بیع قرار پاوے مثلاً یون کہے جب مین اُس کپڑے پر کنکری مارون
تو وہ اتنے کو بک جاوے گا اور لیکن دہوکے کی بیع تو وہ ایک اصل عظیم ہے کتاب البیع کی اور اس
مین بہت سے مسائل داخل ہین مثلاً بیع بہاگے ہوئے بردے کی اور معدوم کی اور مجہول کی اور
جس کی تسلیم پہ قدرت نہین ہے اور جسپر بائع کی ملک پوری نہین ہوئی اور بیع مچھلی کی پانی مین
دودہ کی تہن مین بچہ کی پیٹ مین پرندے کی ہوا مین کسی غیر معین تہیلی یا کپڑے یا بکری کی وغیرہ
تو یہ سب بیعین باطل ہین اس لیے کہ ان سب مین دہوکا ہے (انتہے مختصراً) **باب**
تَحْرِيْمِ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ ترجمہ حبل الحبلہ کی بیع کی ممانعت عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ ترجمہ
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حبل
الحبلہ کی بیع سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ
يَتَبَايَعُوْنَ لَحْمَ الْجَزُوْرِ اِلٰى حَبَلِ حَبَلَةِ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ
تَحْمِلَ الَّتِيْ نُتِجَتْ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ ترجمہ حضرت
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہی جاہلیت کے لوگ اونٹ کا گوشت بیچتے تہے حبل
الحبلہ تک اور حبل الحبلہ یہ ہی کہ اونٹنی جنے پہر اوسکا بچہ حاملہ ہو اور وہ جنے تو جناب رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے **ف** نووی نے کہا حبل الحبلہ کی یہی تفسیر مالک اور شافعی
نے اختیار کی ہے اور بعضون نے کہا کہ حبل الحبلہ سے مراد یہہ ہی کہ اونٹنی حاملہ کے پیٹ کے بچے
کو بیچے احمد بن حنبل اور اسحق بن راہویہ نے اسی کو اختیار کیا ہے اور دونون بیعین باطل
ہین اول بوجہ جہالت میعاد کے اور دوسری بوجہ معدوم اور مجہول بیع کے **باب**
تَحْرِيْمِ بَيْعِ الرَّجُلِ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَسَوْمِهٖ عَلٰى سَوْمِهٖ وَتَحْرِيْمِ النَّجْشِ وَتَحْرِيْمِ التَّصْرِيَةِ
اپنے بہائی کے نرخ پر نرخ نہ کرے نہ اوسکی بیع پر بیچے اور لالچ یا بن اور تہن مین دودہ بہر رکہنا حرام

ہے عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا یبیع بعضکم علی بیع بعض ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے دوسرے کی بیع پر بیع نکرے عن
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبیع الرجل
علی بیع اخیہ ولا یخطب علی خطبۃ اخیہ الا ان یاذن لہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے اپنے بہائی
کی بیع پر بیع نہ کرے اور اپنے بہائی کے پیام پر پیام نہ دیوے مگر اوسکی اجازت سے فائدہ نووی نے
کہا بیع کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہے تو نے جو چیز خریدی ہے اوسکی خرید فسخ کر ڈال مین ویسی ہی چیز اوس سے سستی دیتا
ہون یا اوس سے عمدہ چیز اوسی قیمت پر دیتا ہون اور یہ حرام ہے اسیطرح اپنے بہائی کی خرید پر خریدنا بہی حرام ہے اوسکی مثال یون ہے
کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہے تو نے جو چیز بیچی ہے اوسکی بیع فسخ کر ڈال مین تجہسے اوس سے زیادہ قیمت پر خرید لونگا اور پیام کی
مثال کتاب النکاح مین گذر چکی عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یسم المسلم علی سوم
المسلم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے چکانے پر نہ چکاوے فائدہ نووی نے
کہا یہ ہے جب ہے کہ بایع اور مشتری بیع پر راضی ہوچکے ہون لیکن ابہی بیع نہیں ہوئی ہو اتنے مین دوسرا کہے کہ مین یہ چیز کو مول
لیتا ہون یہ ناجائز ہے لیکن ہراج نیلام مین مول بڑہانا برا ایسا کو درست ہے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نہی ان یستام الرجل علی سوم اخیہ وفی روایۃ الدورقی علی سیمۃ اخیہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اپنے بہائی کے چکانے پر چکانے سے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتلقی الرکبان لبیع ولا یبیع بعضکم علی بیع بعض ولا تناجشوا ولا یبیع
حاضر لباد ولا تصروا الابل والغنم فمن ابتاعہا بعد ذلک فہو بخیر النظرین
بعد ان یحلبہا فان رضیہا امسکہا وان سخطہا ردہا وصاعا من تمر ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قافلہ سے نہ ملو بیع
کے لیے ف یعنی آگے بڑہ کر اناج کے کہیپ مول لینے کے لیے بنجاروں سے نہ ملا کرو کیونکہ
اس مین دو نقصان ہین ایک نقصان بیوپاری کا کہ شاید بازار مین زیادہ کو بکتا ہو دوسرے
تمام شہر کی حق تلفی کہ اگر بازار مین کہیپ آتے تو سب لوگ مول لیتے ف

اور نہ بیچے کوئے تم مین سے دوسرے کی بیع پر اور نہ لاڑ یا ین کرو ف یعنی دوسرے کو نقصان دینے کے لیے قیمت نہ بڑہاؤ جب خریدنا منظور نہ ہو ف اور نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو ف جابر کی روایت مین اتنا زیادہ ہے اور چھوڑ دو لوگون کو آپس مین خرید فروخت کرین خدا روزی دیتا ہے ایک کو ایک سے مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اگر کوئی باہر سے شہر مین مثلاً اناج بیچنے لاوے اور بازار کے بھاؤ بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اوس سے کہے کہ تو ابھی نہ بیچ میرے پاس رکھہ جا مین تجھکو مہنگا بیچ دونگا اوسکو حضرت نے منع کیا کہ اس مین لوگون کا نقصان ہے اگر قحط ہو تو یہ بالاتفاق حرام ہے ورنہ مکروہ ہے ف اور نہ بند رکھو تہن مین دودہ اونٹ کا یا بکری کا پھر جو کوئی خریدے ایسے جانور کو (جسکا دودہ تہن مین رکھا گیا ہو دہوکا دینے کے لیے) تو خریدنے والے کو اختیار ہے (جب وہ دودہ دوہے اور اسکو معلوم ہو کہ دودہ اوتنا نہین نکلیگا جتنا گمان تہا) دونون مین سے جو بہلا معلوم ہو دوہنے کے بعد اوسکو کرے اگر پسند آوے تو رکھہ لیوے اور جو ناپسند ہو تو وہ جانور پھیر دیوے اور ایک صاع کھجور کا دودہ کے بدلے پھیر دیوے **فائدہ** امام شافعی اور جمہور علمار نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے محض قیاس سے حدیث کے خلاف حکم دیا ہے حالانکہ اون کا اصول یہ ہے کہ حدیث ضعیف بھی قیاس کے اوپر مقدم ہے اور یہ حدیث باتفاق علما صحیح ہے اور متعدد صحابہ سے مروی ہے خود ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بسند صحیح بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے اسواسطے علماے حنفیہ کو امام اعظم کا قول اس باب مین ترک کرنا چاہیے اور حدیث پر عمل کرنا ضرور ہے اور یہی ارشاد ہے امام ابوحنیفہ کا رحم کرے اللہ تعالے اونپر اور بخش دیوے خطا اونکی آمین یارب العلمین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ التَّلَقِّیْ وَاَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَاَنْ تَسْاَلَ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا وَعَنِ النَّجْشِ وَالتَّصْرِیَةِ وَاَنْ یَّسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سوارون سے جاکر ملنے سے (جو غلہ لاتے ہین) اور شہری کو باہر والے کا مال بیچنے سے اور ایک سوکن کو دوسری سوکن کے لیے طلاق چاہنے سے اور لاڑ یا پن سے

اور تھن میں دودھ روکنے سے اور ایک بھائی کے مول تول پر مول کرنے سے عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّجْشِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضے اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا لالچ دینے سے

باب تَحْرِيْمِ تَلَقِّي الْجَلَبِ آگے بڑھکر بنجاروں سے ملنے کی ممانعت عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّتَلَقَّى السِّلَعُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاَسْوَاقَ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ الْاٰخَرَانِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّلَقِّي ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا آگے جاکر اسباب تجارت سے ملنے کو یہانتک کہ وہ بازار میں آویں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے منع کیا آگے جاکر ملنے سے عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوْعِ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے جاکر سوداگروں سے ملنے کو عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَلَقَّى الْجَلَبُ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا آگے جاکر کھیپ سے ملنے کو عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقّٰى فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ملو آگے جاکر مالوں کے کھیپ سے (جب تک وہ بازار میں نہ آویں اور مال والوں کو بازار کا بھاؤ معلوم نہ ہو) اگر کوئی آگے جاکر ملے اور مال خریدے پھر مال کا مالک بازار میں آوے (اور بھاؤ کی دریافت میں معلوم ہو کہ اُسکو نقصان ہوا ہے) تو اوسکو اختیار رہے (چاہے بیع فسخ کر ڈالے) ف امام نووی نے کہا ظاہر احادیث سے اسکی حرمت معلوم ہوتی ہے اور یہی قول ہے

امام شافعی اور مالک اور جمہور علمار کا اور ابو حنیفہ اور اوزاعی کے نزدیک آگے جانا درست ہے بشرطیکہ لوگون کو نقصان نہ ہو اور نقصان کی صورت مین مکروہ ہے اور صحیح جمہور کا مذہب ہے اور جو کسی کام کو باہر نکلے اور وہان مال والے ملین اور مال خرید لین تو اس مین دو قول ہین صحیح یہ ہے کہ حرام ہے انتھی مختصرا

باب تحریم بیع الحاضر للبادِ شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبیع حاضر لبادٍ وقال زھیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی ان یبیع حاضر لبادٍ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچے بستی والا باہر والے کا مال

عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تتلقی الرکبان وان یبیع حاضر لبادٍ قال فقلت لابن عباس ما قولہ حاضر لبادٍ قال لا یکن لہ سمسارا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سوارون کی (جو مال لیکر آوین) آگے جاکر ملاقات سے اور منع کیا بستی والے کو باہر والے کا مال بیچنے سے طاؤس نے کہا مین نے ابن عباس سے پوچھا اسکا کیا مطلب ہے اونہون نے کہا بستی والے کو نہین چاہیے کہ باہر والے کا دلال بنے اوسکا مال بکوانے مین بلکہ اوسکو خود بیچنے دیوے

عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبیع حاضر لبادٍ دعوا الناس یرزق اللہ بعضھم من بعضٍ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچے شہر والا باہر والے کا مال بلکہ چھوڑ دو لوگون کو اللہ روزی دیتا ہے ایک کو ایک سے

عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال نھینا ان یبیع حاضر لبادٍ وان کان اخاہ او اباہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم منع کیے گئے اس بات سے کہ بستی والا باہر والے کے مال کو بیچے اگرچہ اسکا بھائی یا باپ ہووے

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نھینا ان یبیع حاضر لبادٍ ترجمہ

انس بن مالک سے روایت ہے منع کیے گئے ہم اس بات سے کہ بستی والا باہر والے کا مال بیچے

ف امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان احادیث سے اس امر کی حرمت ثابت ہوتی ہے اور یہی قول ہے شافعی اور اکثر علماء کا اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ کوئی مسافر باہر سے یا دوسرے شہر سے مال لیکر آوے بیچنے کے لیے اور بستی والا اوس سے یوں کہے تو اپنا مال میرے پاس چھوڑ دے میں آہستہ آہستہ مہنگا بیچدوں گا تو یہ منع ہے اگر اس مال کے شہر والوں کو حاجت نہ ہو تو منع نہیں باوجود مخالفت کے اگر کوئی بیچے تو بیع صحیح ہو جاوے گی لیکن حرام رہے گی ہمارا یہی مذہب ہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک بیع فسخ کردی جاوے گی اور عطا اور مجاہد اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ بیع درست ہے کیونکہ اس میں احسان ہے باہر والے پر اور ان حدیثوں کو انہوں نے منسوخ کہا ہے اور یہ دعوے ہے بلا دلیل کیونکہ اگر احسان بھی ہو مال والے پر تب بھی برائی ہے ساری بستی والوں کے ساتھ کہ وہ اوس مال سے فائدہ اُٹھاتے اور نفع کھاتے اور دعوے نسخ کا لغو ہے (انتہی مع زیادۃ)

باب حُکْمِ بَیْعِ الْمُصَرَّاۃِ مصراۃ کی بیع کا بیان

ف مصراۃ اوس جانور کو کہتے ہیں جس کے مالک نے دودھ دوہنا اُسکا موقوف کر دیا ہو تاکہ تھنوں میں خوب دودھ بھر جاوے اور لوگ دھوکا کھا دیں اوسکا بیان اوپر گذر چکا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰی شَاۃً مُصَرَّاۃً فَلْیَنْقَلِبْ بِھَا فَلْیَحْلُبْھَا فَاِنْ رَضِیَ حِلَابَھَا اَمْسَکَھَا وَاِلَّا رَدَّھَا وَمَعَھَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دودھ چڑھی بکری خریدے پھر جاکر اُسکا دودھ نچوڑے اگر اُسکا دودھ پسند آوے تو رکھ چھوڑے نہیں تو بکری پھیر دے اور ایک صاع کھجور کا اُس کے ساتھ دودھ کے بدلے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ شَاۃً مُّصَرَّاۃً فَھُوَ فِیْھَا بِالْخِیَارِ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ اِنْ شَاءَ اَمْسَکَھَا وَاِنْ شَاءَ رَدَّھَا وَرَدَّ مَعَھَا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دودھ چڑھی ہوئی

بکری خریدے اوسکو تین روز تک اختیار ہی چاہے اوس کو رکھہ چھوڑے چاہے پھیر دیوے اوس کے ساتھہ ایک صاع کھجور کا بھی دیوے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِیَارِ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تہن مین دودہ چڑہا ہوا ہو بکری خریدی اوسکو تین دن تک اختیار ہی اگر پھیر دیوے تو ایک صاع اناج کا بھی دیوے لیکن گیہون دینا ضرور نہین ف عرب مین گیہون گران ہین اور کھجور اور دوسرے اناج ارزان ہین تو فرمایا کہ کھجور کا ایک صاع دیوے یا دوسرے کسی اناج کا جیسے جواری مسور وغیرہ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰی شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِنْ شَاءَ اَمْسَکَهَا وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مصراۃ بکری خریدے تو اوسکو اختیار ہے چاہے رکھہ لیوے چاہے پھیر دیوے اور ایک صاع کھجور کا بھی اوس کے ساتھہ دیوے نہ گیہون کا عَنْ اَیُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی مِنَ الْغَنَمِ فَهُوَ بِالْخِیَارِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اِذَا مَا اَحَدُکُمُ اشْتَرٰی لِقْحَةً مُصَرَّاةً اَوْ شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ بَعْدَ اَنْ یَّحْلُبَهَا اِمَّا هِیَ وَاِلَّا فَلْیَرُدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ ترجمہ ہمام بن منبہ نے کہا یہ وہ حدیثین ہین جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر کئی حدیثین ذکر کین اون مین سے ایک یہہ بھی تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اونٹنی خریدے جسکا دودہ چڑہایا گیا ہو یا ایسی بکری خریدے تو اوسکو اختیار رہیگا دودہ دوہنے کے بعد یا اوسکو رکھہ لے یا پھیر دے اور ایک صاع کھجور کا بھی اوس کے ساتھہ دے ف امام نووی نے کہا اوپر گذر چکا کہ تصریہ یعنے جانور کا دودہ چڑہانا

لوگون کو دہوکا دینے کے لیے حرام ہے اور باوجود حرمت کے ان احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ بیع صحیح ہو جاوے گی اور خریدار کو اختیار ہوگا چاہے رکھے چاہے پہیر دے اسی طرح ہر مکر اور فریب کی بیع مین خریدار کو اختیار ہے مثلاً کسینے بوڑہی لونڈی کے بال کالے کر دیے یا گہونگر بنا دیے اور مانند اس کے اور اختلاف کیا ہے ہمارے اصحاب نے کہ یہ اختیار فوراً ہوگا علم کے بعد یا تین دن تک رہیگا تو بعضون نے کہا تین دن تک رہے گا اور اصح یہ ہے کہ علم کے ساتہہ ہی اختیار ہوگا اور حدیث مین جو تین دن کی قید مذکور ہے وہ اس لیے کہ اکثر علم تین دن مین ہوتا ہے کیونکہ ایک آدہ دن دودہ کم دینے مین چارہ وغیرہ کی خرابی کا گمان ہوتا ہے لیکن تین دن کے بعد یقین ہو جاتا ہے پہر جب ایسا جانور پہیر دینا چاہے اونٹ ہو یا بکری یا گائے دودہ اسکا بہت ہو یا تہوڑا ہر حال مین دودہ کے بدلے ایک صاع کہجور کا دینا کافی ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مالک اور لیث اور ابن ابی لیلے اور ابو یوسف اور ابو ثور اور فقہار محدثین کا اور یہی صحیح ہے اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا ہے کہ اوس شہر مین جس چیز کا خوراک مین رواج ہو اسکا ایک صاع دیدیوے یہ کہجور سے خاص نہین ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ایک طائفہ اہل عراق اور بعض مالکیہ نے یہ کہا ہے کہ وہ جانور پہیر دے اور ایک صاع کہجور دینا ضرور نہین ہے بلکہ دودہ کی قیمت دینا چاہیے کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ اگر مثلی شی کو تلف کرے تو مثل دیوے ورنہ قیمت دیوے اور دوسری جنس کا دینا قاعدہ کے خلاف ہے اور جمہور علما یہ جواب دیتے ہین کہ جب حدیث صاف وارد ہو گئی تو عقلی قاعدہ سے اوسپر اعتراض نہین کرنا چاہیے اور حکمت اس مین یہ ہے کہ عرب کی خوراک اسوقت مین کہجور تہی اور صاع ہر صورت مین مقرر کیا گیا ہے بطور حد کے تاکہ جہگڑا نہ ہو اور اکثر گاؤن دیہات مین قیمت مین اختلاف ہوتا ہے اور فساد ہوتا ہے تو شرع نے ایک ضابطہ قرار دیدیا تاکہ اس قسم کے جہگڑے مطلق پیدا ہونے نہ پاوین اور اسکی مثال شرع مین موجود ہے مثلاً بچہ کی دیت ایک بردہ وغیرہ انتہے

باب بُطْلَانِ بَيْعِ الْمَبِيعِ قَبْلَ الْقَبْضِ قبضہ سے پہلے خریدار کو دوسرے کے ہاتہہ بیچنا درست نہین ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَاَحْسِبُ کُلَّ شَیْءٍ مِثْلَہٗ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے پھر اسکو نہ بیچے جب تک اوسپر قبضہ نہ کر لیوے
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا میں ہر شے کو اسی پر خیال کرتا ہوں **ف** اور امام
شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ مذہب ہے کہ اناج کی کوئی خصوصیت نہیں بلکہ ہر ایک شئی کی خواہ منقولہ
ہو یا غیر منقولہ بیع درست نہیں جب تک بائع کا قبضہ اوسپر نہ ہووے اور عثمان بتی نے کہا
ہر شے کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا صرف زمین یا مکان یا
باغ وغیرہ غیر منقول کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے اور کسی چیز کی درست نہیں اور امام مالک
نے کہا کہ سوا اناج کے اور سب چیزوں کے بیع قبضہ سے پہلے درست ہے اور اکثر علما نے اس
اتفاق کیا ہے اور بعضوں نے کہا جو چیزیں ناپ اور تول کر بکتی ہیں اون میں اسی حدیث کے
موافق حکم ہوگا اور باقی چیزوں کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے لیکن عثمان بتی کا قول بالکل شاذ
اور متروک ہے اور قابل عمل اور اعتبار نہیں ہے (نووی) **عَنْ** عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ بِھٰذَا
الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِعْہُ حَتّٰی یَقْبِضَہٗ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَاَحْسِبُ کُلَّ شَیْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ
ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِعْہُ حَتّٰی یَکْتَالَہٗ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا لِمَ فَقَالَ
اَلَا تَرَاھُمْ یَتَبَایَعُوْنَ بِالذَّھَبِ وَالطَّعَامُ مُرْجًا وَلَمْ یَقُلْ اَبُوْ کُرَیْبٍ مُرْجًا **ترجمہ**
عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ
اسکو نہ بیچے جب تک ماپ نہ لیوے طاؤس نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
پوچھا کیوں اس کی کیا وجہ ہے انہوں نے کہا تم نہیں دیکھتے لوگوں کو اناج سونے اور چاندی
کے بدلے میعاد پر بیچتے ہیں **ف** تو اب اگر یہ شخص قبضہ سے پہلے بیچ ڈالے گا تو مبیع کہاں
سے لاوے گا حالانکہ بیع میں مبیع کا ہونا ضرور ہے اگر یہی میعاد پر بیچے اور کم میعاد ہو پہلے
میعاد سے تو وہی قباحت ہے اور جو زیادہ ہو تو گویا روپیہ کی بیع روپیہ سے ہوئی اور یہ بیفائدہ

ہے اور اس مین غوف ہر ربوا کا عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتی یستوفیہ ترجمہ عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے
وہ اسکو نہ بیچے جب تک اوسکو پورا نہ لے لیوے (یعنی ماپ تول نہ لیوے) اور اوسپر قبضہ نہ کر لیوے
عن ابن عمر قال کنا فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبتاع الطعام
فیبعث علینا من یامرنا بانتقالہ من المکان الذی ابتعناہ فیہ الی مکان
سواہ قبل ان نبیعہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اناج خریدتے تھے پھر ایک شخص کو ہمارے پاس بھیجتے تھے
جو ہم کو حکم کرتا اناج کو اوس جگہہ سے اوٹھا لے جانے کا جہان خریدتے تھے بیچنے سے پہلے
(تاکہ قبضہ ہو جاوے اوسکے بعد اگر چاہے تو اور اور کسی کے ہاتھ بیع کرے) عن ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اشتری طعاما
فلا یبعہ حتی یستوفیہ قال وکنا نشتری الطعام من الرکبان جزافا فنہانا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نبیعہ حتی ننقلہ من مکانہ ترجمہ حضرت
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
اناج خریدے پھر اسکو نہ بیچے جبتک اوسپر قبضہ نہ کر لیوے اور ہم اناج کو خریدا کرتے سواروں سے
ڈھیر لگا کر پھر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع کیا اوس ڈھیر کے بیچنے سے جب تک
اوسکو ہم اور جگہہ نہ لیجاوین عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اشتری طعاما فلا یبعہ حتی یستوفیہ
ویقبضہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اسکو نہ بیچے جب تک اسکو پورا نہ لے لیوے
اور قبضہ نہ کر لیوے (پورا لینے سے مراد یہ ہے کہ اسکو تول ماپ لیوے) عن ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاما
فلا یبعہ حتی یقبضہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

اَنَّهُمْ كَانُوا يُضْرَبُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جُزَافًا اَنْ يَبِيْعُوْهُ فِيْ مَكَانِهٖ حَتّٰى يُحَوِّلُوْهُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہی لوگون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مار پڑتی اس بات پہ کہ وہ اناج کے ڈہیر خریدتے پہر اوسی جگہہ پہ اوسکو بیچڈالتے قبضہ سے پہلے ف امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ حدیث دلیل ہی اس امر کی کہ حاکم اسلام بیع فاسد کرنے والے کو تعزیر دے سکتا ہے مارے عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَدْ رَاَيْتُ النَّاسَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ابْتَاعُوْا طَعَامًا جُزَافًا يُضْرَبُوْنَ اَنْ يَبِيْعُوْهُ فِيْ مَكَانِهِمْ ذٰلِكَ حَتّٰى يُؤْوُوْهُ اِلٰى رِحَالِهِمْ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے دیکہا لوگون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مار پڑتی جب وہ اناج کے ڈہیر خریدتے اور اُسی جگہہ پر اپنے مکانون پر لیجانے سے پہلے اُن کو بیچتے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يَشْتَرِيْ الطَّعَامَ جُزَافًا فَيَحْمِلُهٗ اِلٰى اَهْلِهٖ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اناج خریدتے تہے یعنی یہی ڈہیر کا ڈہیر اوسکو اُٹہا لاتے اپنے گہر کو ف امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس حدیث سے اناج کا ڈہیر خریدنا بغیر ناپے اور تولے درست ٹہیرا اور یہی مذہب ہی شافعی کا کہ گیہون یا کہجور وغیرہ کا ڈہیر خریدنا حرام نہین ہے لیکن کراہت مین اوس کے دو قول ہین صحیح یہ ہے کہ اگر کراہت ہو تو تنزیہی ہے اور دوسرا قول یہ ہی کہ تنزیہی کراہت بہی نہین ہی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَكْتَالَهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ مَنِ ابْتَاعَ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے پہر وہ اوسکو نہ بیچے جبتک اوسکو ناپ لیوے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِمَرْوَانَ اَحْلَلْتَ بَيْعَ الرِّبَا فَقَالَ مَرْوَانُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَحْلَلْتَ بَيْعَ الصِّكَاكِ وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتّٰى يُسْتَوْفٰى فَخَطَبَ مَرْوَانُ النَّاسَ فَنَهٰى عَنْ بَيْعِهَا قَالَ سُلَيْمَانُ فَنَظَرْتُ اِلٰى حَرَسٍ

يَأْخُذُ وَكَهَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِي النَّاسِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے
اونہون نے مروان بن الحکم سے کہا (جو حاکم تہا مدینہ کا) تونے درست کردیا ربا کی بیع کو مروان نے
کہا کیون مین نے کیا کیا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تونے سند (پروانہ) کی بیع جائز
رکہی حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اناج کی بیع سے اوسپر قبضہ کرنے سے پہلے
تب مروان نے خطبہ سنایا لوگون کو اور منع کیا اونکی بیع سے۔ سلیمان جو راوی ہے اس
حدیث کا حضرت ابوہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ سے اوس نے کہا مین نے دیکہا چوکیدارون
کو وہ ان چہٹیون کو چہین رہے تہے لوگون سے ف یعنے اون لوگون سے جنہون نے
خریدا تہا اون کو قبضہ سے پہلے۔ یہان مراد اون سندون سے جو چہٹیان ہین جو حکومت سے
ملتی ہین سالانہ معاش کی اوس مین اناج ہوتا ہے اور روپیہ وغیرہ توجس کے نام کی چہٹی نکلی
اوسکو چاہیے کہ اپنے قبضہ مین لاکر بیچے آپ اگر قبضہ سے پہلے بیچڈالے تو اسمین اختلاف ہے
نووی علیہ الرحمتہ نے کہا اصح یہ ہے کہ وہ جائز ہے اور ایک قول یہ ہے کہ جائز نہین ہے بدلیل قول
ابوہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ کے اور جس نے جائز رکہا اوس نے ابوہریرہ رضے اللہ عنہ
کے قول کی تاویل کی ہے اس طرح پر کہ مراد اون کی وہ بیع ہے جو مشتری نے کسی تیسرے شخص
کے ہاتہہ کی ہو مشتری کے قبضہ سے پہلے نہ اول بیع جو صاحب سند نے مشتری کے ہاتہہ کی
تو یہی بیع ثانی سے ہے نہ بیع اول سے اس لیے کہ صاحب سند کی ملک مستقل ہے اور وہ مشتری
نہین ہے تو اوسکی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے جیسے کوئی ترکہ کا مال قبضہ سے پہلے بیچڈالے
انتہی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهُ ترجمہ جابر بن
عبداللہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے جب تو کوئی اناج
خریدے پہر مت بیچ اوسکو جبتک اوسپر قبضہ نہ کرلے بَابُ تَحْرِيْمِ بَيْعِ صُبْرَةِ التَّمْرِ
الْمَجْهُوْلَةِ الْقَدْرِ بِتَمْرٍ کہجور کے ڈہیر کو جسکا وزن معلوم نہو کہجور کے بدلے بیچنا درست
نہین ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى

مِنَ التَّمْرِ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا ڈھیر بیچنے سے جسکا وزن معلوم نہو اوس کھجور کے بدلے جسکا وزن معلوم ہو۔ **ف** کیونکہ جب جنس ایک ہو تو برابر بیچنا چاہیے اور یہاں احتمال ہے کہ ایک طرف کھجورین ماپ مین زیادہ ہون البتہ اگر دوسری جنس کے بدلے بیچے تو قباحت نہین ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ التَّمْرَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** ثُبُوْتِ خِيَارِ الْمَجْلِسِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ بائع اور مشتری دونون کو اختیار ہے جب تک اوسی مقام مین رہین جہان بیع ہوئی ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونون کو اختیار ہے (بیع کو فسخ کرنے کا) جبتک دونون جدا نہ ہون مگر اُس بیع مین جسمین اختیار کی شرط کی گئی ہو **ف** اُس مین جدا ہونے کے بعد بھی اختیار رہتا ہے مدت معین تک نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے دلیل لی گئی ہے اختیار مجلس کی ثبوت پر بائع اور مشتری دونون کے لیے یہان تک کہ وہ دونون مجلس بیع سے جدا ہون (یعنے وہان سے اور کہین چلے جاوین اپنے جسم سے جدا ہو جاوین) اور جمہور صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے اور اسیطرف گئے ہین علی بن ابیطالب اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابوہریرہ اور ابوبرزہ اسلمی اور طاؤس اور سعید بن المسیب اور عطا اور شریح اور حسن بصری اور شعبی اور اوزاعی اور ابن ابی ذیب اور سفیان بن عیینہ اور شافعی اور ابن مبارک اور علی بن المدینی اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اور ابو ثور اور ابو عبید اور بخاری اور تمام محدثین اور امام ابوحنیفہ رح اور مالک نے کہا ہے کہ مجلس کا اختیار کوئی چیز نہین ہے بلکہ جب زبان سے ایجاب اور قبول ہو گیا تو بیع لازم ہو گئی اور ربیعہ نے ایسا ہی کہا ہے اور نخعی سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور ثوری سے ایک روایت ایسی ہی آئی ہے لیکن صحیح حدیثوں سے ان لوگون کا مذہب رد ہوتا ہے اور ان کے پاس کوئی صحیح جواب نہین ہے تو صواب وہی ہے جسکو جمہور علما نے اختیار کیا ہے انتہے **عَنْ**

ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث مالک عن نافع ترجمہ دوسری روایت کا بہی وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا تبایع الرجلان فکل واحد منھما بالخیار ما لم یتفرقا وکانا جمیعا او یخیر احدھما الآخر فان خیر احدھما الآخر فتبایعا علی ذلک فقد وجب البیع وان تفرقا بعد ان تبایعا ولم یترک واحد منھما البیع فقد وجب البیع ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو آدمی خرید اور فروخت کریں تو ہر ایک کو اختیار ہے (معاملہ توڑ ڈالنے کا) جب تک دونوں جدا نہ ہوں اور ایک جگہ رہیں یا ایک دوسرے کو اختیار دیوے (معاملہ کے نافذ کرنے کا اور بیع کے پورا کرنے کا اب اگر ایک نے اختیار دیا دوسرے کو (اور کہا کہ بیع کو نافذ کر دے) پہر دونوں راضی ہوئے بیع کے نفاذ پر تو بیع لازم ہو گئی اور جب دونوں جدا ہو گئے بیع کے بعد اور ان میں سے کسی نے بیع کو فسخ نہیں کیا تب بہی بیع لازم ہو گئی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تبایع المتبایعان بالبیع فکل واحد منھما بالخیار من بیعہ ما لم یتفرقا او یکون بیعھما عن خیار فاذا کان بیعھما عن خیار فقد وجب زاد ابن ابی عمر فی روایتہ قال نافع فکان اذا بایع رجلا فاراد ان لا یقیلہ قام فمشی ھنیھۃ ثم رجع الیہ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو آدمی خرید و فروخت کریں آپس میں تو ہر ایک کو اختیار رہے گا جب تک جدا نہ ہوں یا ان کی بیع بشرط خیار ہو پہر اگر بیع کو اختیار کریں تب بیع لازم ہو جاوے گی ابن ابی عمر کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نافع نے کہا عبداللہ بن عمر جب بیع کرتے کسی شخص سے اور منظور ہوتا کہ معاملہ فسخ نہ ہو تو تہوڑی دور چلے جاتے (بیع کے بعد تاکہ جدائی ہو جاوے) پہر لوٹ آتے اوسکے پاس **ف** امام نودی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ روایت دلیل ہے اس امر کی کہ جدائی سے مراد بدنوں کی جدائی ہے نہ ایجاب اور قبول سے جدائی جیسے بعضوں نے تاویل کی ہے عن ابن عمر یقول قال

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ بَیِّعَیْنِ لَا بَیْعَ بَیْنَھُمَا حَتّٰی یَتَفَرَّقَا اِلَّا بَیْعَ الْخِیَارِ ترجمہ
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بیع
لازم نہ ہوگی جب تک بایع اور مشتری جدا نہ ہون مگر بیع خیار مین **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے
کہا یہ جو استثنا رحدیث مین منقول ہے الابیع الخیار اسکی تفسیر مین تین قول ہین ایک یہ مراد خیار
ہے جو بعد اتمام عقد کے ہو مجلس کی جدائی سے پہلے اور مطلب یہ ہے کہ دونون کو اختیار رہے
گا جب تک جدا نہ ہون الا اس صورت مین کہ مجلس ہی مین یہ اختیار تمام کردین مثلاً دونون ملکر
بیع کو نافذ کردین تو بیع لازم ہوجاوے گی اور اختیار کا باقی رہنا جدائی تک نہ ہوگا **دوسری**
یہ کہ مراد استثنی سے وہ بیع ہے جس مین اختیار کی شرط کی گئی ہو تین دن تک یا اس سے کم تو اس بیع
مین جدائی کے ساتھ اختیار ختم نہ ہوگا بلکہ مدت مشروطہ تک باقی رہے گا **تیسری** یہ کہ مراد
وہ بیع ہے جس مین نفی خیار کی شرط ہو اس صورت مین بیع مجلس ہی مین لازم ہوجاوے گی اور
اختیار نہ ہوگا اور یہ اخیر کی تفسیر اوس شخص کے مذہب پر صحیح ہوگی جو اس شرط کے ساتھ بیع
کو جائز رکھتا ہے اور صحیح ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ اس شرط سے بیع باطل ہوجاوے
گی انتہی **عَنْ** حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِکَ لَھُمَا فِیْ بَیْعِھِمَا وَاِنْ کَذَبَا
وَکَتَمَا مُحِقَ بَرَکَۃُ بَیْعِھِمَا ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا بایع اور مشتری دونون کو اختیار ہے جب تک جدا نہون پھر اگر وہ دونون سچ بولینگے
اور بیان کردین گے (جو کچھ عیب ہے چیز مین یا قیمت مین) تو انکی بیع مین برکت ہوگی اور جو
جھوٹ بولین گے اور چھپا دین گے (عیب کو) تو انکی بیع کی برکت مٹ جاوے گی اور انکی
تجارت کو کبھی فروغ نہ ہوگا حقیقت مین تجارت ہو یا زراعت یا نوکری ایمانداری اور سچائی
وہ شے ہے جسکی بدولت ہر چیز مین دونی رات چوگنی ترقی ہوتی ہے **عَنْ** حَکِیْمِ
بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ
الْحَجَّاجِ وُلِدَ حَکِیْمُ بْنُ حِزَامٍ فِیْ جَوْفِ الْکَعْبَۃِ وَعَاشَ مِائَۃً وَعِشْرِیْنَ سَنَۃً
ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا امام مسلم علیہ الرحمۃ نے کہا کہ حکیم بن حزام

جو راوی ہین اسحدیث کے وہ خاص کعبے کے اندر پیدا ہوے اور ایک سو بیس برس تک جیے

باب مَن يُخدَعُ فِي الْبَيْعِ جو شخص بیع مین دہوکا کہاوے **عَن** ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنهُمَا يَقُولُ ذُكِرَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يُخدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَن بَايَعتَ فَقُل لَا خِلَابَةَ فَكَانَ اِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خِيَابَةَ ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر ہوا ایک شخص کا اسکو لوگ فریب دیتے ہین بیع مین تو آپ نے فرمایا اس شخص کو جب تو بیع کیا کرے تو کہدیا کر فریب نہین ہے (یعنے مجہسے فریب نہ کیجیو اگر تو فریب کرے گا تو وہ مجہپر لازم نہ ہوگا) پہر وہ جب بیع کرتا تو یہی کہتا مگر لاخلابۃ کے بدلے اوسکی زبان سے لاخیابۃ نکلتا کیونکہ وہ لام کو نہ بول سکتا **عَن** عَبدِ اللّٰهِ بنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْاِسنَادِ مِثلَهُ وَلَيسَ فِي حَدِيثِهِمَا فَكَانَ اِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خِيَابَةَ ترجمہ عبداللہ بن دینار سے ایسا ہی مروی ہے مگر اس روایت مین یہ نہین ہے کہ جب بیچتا تو لاخیابۃ کہتا **ف** نووی نے کہا بعضے نسخون مین لاخیانۃ ہے مگر وہ تصحیف ہے اور بعضے نسخون مین لاخذابۃ ہے پر صحیح وہی ہے لاخیابۃ اور اس شخص کا نام حبان بن منقذ بن عمرو انصاری تہا جو باپ ہے یحیے اور واسع بن حبان کا احد کے جنگ مین شریک تہا اور بعضون نے کہا اوسکا باپ منقذ تہا اوسکی عمر ایکسو تیس سال کی ہوگئی تہی اور کسی لڑائی مین اوس کے سر مین پتہر کا زخم لگا تہا اس وجہ سے اوسکی عقل اور زبان دونون مین فتور آگیا تہا اور دارقطنی نے کہا کہ وہ اندہا تہا اور ایک روایت مین ہے جو ثابت نہین ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے یہ بہی فرمایا تہا تو کہا کر مجہکو اختیار ہے تین دن تک (روایت کیا اسکو حاکم نے مستدرک مین اور بیہقی نے کتاب المعرفۃ مین اور ابن ماجہ نے سنن مین اور دارقطنی نے اور بخاری نے تاریخ وسط مین اور تاریخ کبیر مین اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور عبدالرزاق نے مصنف مین اور عبدالحق نے احکام مین) اب اختلاف کیا ہے علماء نے اسحدیث مین بعضون نے یہ اختیار خاص رکہا ہے اسی شخص سے اور کہا ہے دوسرے لوگون کو اگرچہ اون کا نقصان ہو بیع مین یہ اختیار نہین ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام ابوحنیفہ کا اور یہی صحیح روایت ہے مالک سے اور بغدادیو

مالکیہ نے کہا کہ جس کو ضبن دیجاوے اُسکو اختیار رہے استحا بیت کی روسے بشرطیکہ وہ ضبن تہائی قیمت تک پہونچے اور اس سے کم مین یہ اختیار نہ ہوگا اور صحیح اول مذہب ہے کیونکہ اختیار صحیح روایت سے ثابت نہین ہوا انتہے مختصرًا **باب** النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا بِغَيْرِ شَرْطِ الْقَطْعِ میوہ جبتک اُسکی صلاحیت کا یقین نہ ہو درخت پر بیچنا درست نہین جب کاٹنے کی شرط نہ ہوئی ہو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا میوون کے بیچنے سے درختون پر جبتک اُن کی صلاحیت کا یقین نہ ہو منع کیا بائع کو بیچنے سے اور خریدار کو خریدنے سے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَاْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھجور کے بیچنے سے جب تک وہ لال یا زرد نہ ہو (کیونکہ جب سرخی یا زردی اوسمین آجاتی ہے تو سلامتی کا یقین ہوجاتا ہے) اسی طرح منع فرمایا بالی کے بیچنے سے جب تک سفید نہ ہو اور آفت کا ڈر نجاوے اور منع کیا بائع کو بیچنے سے اور خریدار کو خریدنے سے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَيَذْهَبَ عَنْهُ الْاٰفَةُ قَالَ يَبْدُوْ صَلَاحُهُ حُمْرَتُهُ وَصُفْرَتُهُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو پھل کو (درخت پر) جب تک اوسکی سلامتی معلوم نہ ہولے اور آفت کے جانے کا یقین ہوجاوے سلامتی معلوم ہونے سے یہ غرض ہے کہ اس مین سرخی یا زردی نمود ہوجاوے **عَنْ** يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ لَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عَبْدِ الْوَھَّابِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِكٍ وَّعُبَیْدِ اللہِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُہٗ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو پہل کو جبتک اوسکی سلامتی معلوم نہ ہولے عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ دِیْنَارٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ شُعْبَۃَ فَقِیْلَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا مَا صَلَاحُہٗ قَالَ تَذْھَبُ عَاھَتُہٗ ترجمہ دوسری روایت کا بہی وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے لوگون نے کہا عبداللہ بن عمر سے پہل کی سلامتی سے کیا مراد ہے اونہون نے کہا اوسکی آفت جاتی رہے عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھٰی اَوْ نَھَانَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ حَتّٰی یَطِیْبَ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی منع کیا یا منع کیا ہمکو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میوون کے بیچنے سے جبتک وہ پاک نہ ہوجاوین (یعنے آفت سے) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلُ نَھٰی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُہٗ ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ (الانصاری) رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کے پہل بیچنے سے یہانتک کہ اُسکی صلاحیت ظاہر ہو عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ فَقَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ حَتّٰی یَاْکُلَ مِنْہُ اَوْ یُؤْکَلَ مِنْہُ وَحَتّٰی یُوْزَنَ قَالَ فَقُلْتُ مَا یُوْزَنُ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَہٗ حَتّٰی یُحْزَرَ ترجمہ ابوالبختری رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے (اُن کا نام سعید بن عمران تہا) مین نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے پوچہا کہجور کے درختون کی بیع کو (یعنے اون کے پہل بیچنے کو) اُنہون نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہجور کی بیع سے جبتک وہ کہانے کے لائق ہو اور جبتک وہ کاٹ کر رکہنے کے لائق ہو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَبْتَاعُوا الثِّمَارَ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو پہلون کو جب تک اون کی صلاحیت معلوم
نہو **ف** نووی نے کہا یہ ممانعت اوس صورت مین ہے جب کاٹنے کی شرط نہ ہو بیع
مین لیکن ہمارے صحاب نے کہا ہے کہ اگر کاٹنے کی شرط کیجاوے پہر نہ کاٹین تب بہی صحیح
ہوجاوے گی اور بائع جبر کرے گا خریدار پر کاٹ لینے کے لیے البتہ اگر دونون راضی ہوجاوین
درخت پر رہنے دینے کے لیے تو جائز ہے اور جو اس شرط سے بیچے کہ درخت پر رہنے دیگا
تو بیع باطل ہے بالاجماع اس لیے کہ کبہی پہل تلف ہوجاتا ہے تو بائع اپنے بہائی کا مال مفت
اوڑا لے گا اور یہ منع ہے ایسطرح اگر بلا شرط بیچے تب بہی ہمارے اور جمہور علمار کے نزدیک
بیع باطل ہے اور بعد صلاحیت معلوم ہوجانے کے ہر طرح سے بیع درست ہے **بَابُ** تَحْرِیْمِ
بَیْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ اِلَّا فِی الْعَرَایَا تر کہجور کو خشک کہجور کے بدلے بیچنا حرام ہے مگر عریہ مین
درست ہے **ف** عریۃ یہ ہے کہ باغ کا مالک اپنے درختون مین سے کچہ درخت کسی غریب کو دیوے
اور اون درختون پر تر میوہ لگا ہوا ہو پہر اوس میوہ کو وہ غریب کسی اور کے ہاتھ یا خود مالک کے
ہاتہہ خشک میوہ کے بدلے بیچڈالے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو جائز رکہا تاکہ غریبون
کو حرج نہو اور بعضون نے کہا عریہ یہ ہے کہ غریب آدمی جسکے پاس نقد روپیہ نہ ہون وہ اپنے
اور اپنے عیال کے کہانے کے لیے خشک کہجور کے بدلے درختون پر تر کہجور خریدے تو یہ جائز
ہے بشرطیکہ پانچ وسق سے کم ہو اور ایک وسق ساٹہہ صاع کا ہوتا ہے اور اسیکو مزابنہ کہتے ہین
جو ممنوع ہے مگر عریہ کو آپ نے مستثنی کردیا ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَعَنْ بَیْعِ
الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرَایَا زَادَ ابْنُ نُمَیْرٍ فِیْ رِوَایَتِهٖ اَنْ تُبَاعَ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا منع کیا پہل کے بیچنے سے جب تک اوسکی صلاحیت معلوم نہو اور درخت پر لگی ہوئی

کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے سے ابن عمر نے کہا زید بن ثابت نے ہم سے حدیث بیان کی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا کی بیع مین (عرایا جمع ہے عریہ کی جسکو معنے
اور پر گذرے) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاتَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهٗ وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ
شِهَابٍ وَحَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ سَوَاءً ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت خرید کرو درخت پر کے میوے کو جب
تک اوسکی صلاحیت ظاہر نہ ہو اور مت خرید کرو درخت پر کے کھجور خشک کھجور کے بدلے عَنْ
سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ
وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ یُّبَاعَ ثَمَرُ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَالْمُحَاقَلَةُ اَنْ یُّبَاعَ الزَّرْعُ بِالْقَمْحِ وَاسْتِكْرَاءُ الْاَرْضِ
بِالْقَمْحِ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَاتَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ وَقَالَ سَالِمٌ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ
زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَخَّصَ
بَعْدَ ذٰلِكَ فِیْ بَیْعِ الْعَرِیَّةِ بِالرُّطَبِ اَوْ بِالتَّمْرِ وَلَمْ یُرَخِّصْ فِیْ غَیْرِ ذٰلِكَ ترجمہ ابن شہاب
نے روایت کی سعید بن المسیب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے اور محاقلہ
سے۔ مزابنہ یہ ہی کہ درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدلے بیچی جاوے۔ اور محاقلہ یہ ہے کہ بالی
مین کا گیہون یعنے کہیت بیچا جاوے گیہون کے بدلے اور منع کیا آپ نے زمین کو کرایہ پر لینے
سو گیہون کے بدلے (یعنے اون گیہون کے بدلے جو اوسی زمین سے پیدا ہون گے) ابن
شہاب رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مجہسے سالم بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مت بیچو میوے کو جب تک اوسکی صلاحیت معلوم نہ ہو اور مت بیچو درخت پر کی کھجور
کو خشک کھجور کے بدلے اور سالم نے کہا مجہسے عبد اللہ نے بیان کیا اونہون سنا زید بن ثابت سے
اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے رخصت دی اوس کے بعد عریہ مین
رطب یا تمر کے بدلے مین اور سوا عریہ کے اور کسی کی اجازت نہین دی عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِیَّۃِ اَنْ یَّبِیْعَہَا بِخَرْصِہَا مِنَ التَّمْرِ ترجمہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عریہ والے کو اوس کے بیچنے کے کھجور کے بدلے انداز کرکے عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِی الْعَرِیَّۃِ یَاْخُذُہَا اَہْلُ الْبَیْتِ بِخَرْصِہَا تَمْرًا یَاْکُلُوْنَہَا رُطَبًا ترجمہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عریہ مین اور مراد عریہ سے یہ ہے کہ ایک گھر کے لوگ انداز سے کھجور دیوین اور اُس کے بدلے درخت پر کے تر کھجور کہانے کو خرید لیوین عَنْ نَافِعٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ وَالْعَرِیَّۃُ النَّخْلَۃُ تُجْعَلُ لِلْقَوْمِ فَیَبِیْعُوْنَہَا بِخَرْصِہَا تَمْرًا ترجمہ یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے ایسا ہی مروی ہے اس مین یہ ہے کہ عریہ وہ درخت ہے کھجور کا جو کسی کو دیدیا جاوے پھر وہ انداز کرکے اوسکے پہلون کو خشک کھجور کے بدلے بیچڈالے عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرِیَّۃِ بِخَرْصِہَا تَمْرًا قَالَ یَحْیَی الْعَرِیَّۃُ اَنْ یَّشْتَرِیَ الرَّجُلُ ثَمَرَ النَّخَلَاتِ لِطَعَامِ اَہْلِہٖ رُطَبًا بِخَرْصِہَا تَمْرًا ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عریہ کی بیع مین انداز کرکے کھجور کے بدلے یحییٰ نے کہا عریہ یہ ہے کہ ایک شخص کچھ درختون پر کے پہل اپنے گھر والون کے کہانے کے لیے خریدے خشک کھجور کے بدلے انداز سے عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِی الْعَرَایَا اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِہَا کَیْلًا ترجمہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا مین انداز کرکے بیچنے کی باب سے عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اَنْ تُؤْخَذَ بِخَرْصِہَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ نَافِعٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرَایَا بِخَرْصِہَا ترجمہ نافع سے مروی ہے اسی سند سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عرایا کی بیع کی

اندازکرکے عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَھْلِ دَارِھِمْ مِنْھُمْ سَھْلُ بْنُ اَبِیْ حَثْمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَقَالَ ذٰلِکَ الرِّبَا تِلْکَ الْمُزَابَنَۃُ اِلَّا اَنَّہٗ رَخَّصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرِیَّۃِ النَّخْلَۃِ وَالنَّخْلَتَیْنِ یَاْخُذُھَا اَھْلُ الْبَیْتِ بِخَرْصِھَا تَمْرًا یَاْکُلُوْنَھَا رُطَبًا ترجمہ بشیربن یسار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ سے روایت کیا جو اون کے گہرمین رہتے تہے اون مین سے ایک سہل بن ابی حثمہ تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا درخت پر لگی ہوئی کہجور کو خشک کہجور کے بدلے بیچنے سے اور فرمایا یہی سود ہے یہی مزابنہ ہے مگر آپ نے اجازت دی عریہ کی بیع مین ایک درخت یا دو درخت کی کہجور کو جو گہروالا اپنے بال بچون کے کہانے کے لیے خریدے اور اُس کے بدلے انداز سے خشک کہجور دیوے ترکہجور کہانے کو عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھُمْ قَالُوْا رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْعِ الْعَرِیَّۃِ بِخَرْصِھَا تَمْرًا۔ ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے روایت ہے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عریہ کی بیع مین انداز کرکے عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَھْلِ دَارِہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ یَحْیٰی غَیْرَ اَنَّ اِسْحَاقَ وَابْنَ مُثَنّٰی جَعَلَا مَکَانَ الرِّبَا الزَّبْنَ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ الرِّبَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر بعضے راویون نے زبن کا لفظ کہا ہے جس کے معنے وہی ہین جو مزابنہ کے ہین اور بعضون نے سود کا لفظ کہا ہے عَنْ سَھْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِھِمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ وَسَھْلِ ابْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْمُزَابَنَۃِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَصْحَابَ الْعَرَایَا فَاِنَّھُمْ قَدْ اُذِنَ لَھُمْ ترجمہ رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے یعنے درخت پر کی کہجور کو خشک کہجور کے بدلے بیچنے سے مگر عرایا والون کو اس کی اجازت دی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرَایَا بِخَرْصِہَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ اَوْ فِیْ خَمْسَۃِ یَشُکُّ دَاوٗدُ قَالَ خَمْسَۃٌ اَوْ دُوْنَ خَمْسَۃٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عرایا کی بیع میں اندازہ سے بشرطیکہ پانچ وسق سے کم ہو یا پانچ وسق تک شک ہے داؤد بن الحصین کو جو راوی ہے اس حدیث کا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الْمُزَابَنَۃِ وَالْمُزَابَنَۃُ بَیْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ کَیْلًا وَبَیْعُ الْکَرْمِ بِالزَّبِیْبِ کَیْلًا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے اور مزابنہ کہتے ہیں درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے کو ماپ سے اور درخت پر کے انگور کو خشک انگور کے بدلے بیچنے کو ماپ سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الْمُزَابَنَۃِ بَیْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ کَیْلًا وَبَیْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِیْبِ کَیْلًا وَبَیْعِ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَۃِ کَیْلًا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے اور مزابنہ کہتے ہیں درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے کو اور درخت پر کے انگور خشک انگور کے بدلے بیچنے کو ماپ سے (اٹکل و اندازہ کر کے) اور کھیت گیہوں کا گیہوں کے بدلے بیچنے کو (اس کو محاقلہ بھی کہتے ہیں) **عَنْ** عُبَیْدِ اللّٰہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَۃِ وَالْمُزَابَنَۃُ بَیْعُ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ کَیْلًا وَبَیْعُ الزَّبِیْبِ بِالْعِنَبِ کَیْلًا وَعَنْ کُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِہٖ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے اور مزابنہ بیع ہے درخت پر کی کھجور کی خشک کھجور کے ساتھ ماپ کر کے اور درخت پر کے انگور کی خشک انگور کے ساتھ ماپ سے اور ہر پھل کی اندازے سے (اوسی پھل کے بدلے) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الْمُزَابَنَۃِ وَالْمُزَابَنَۃُ اَنْ یُّبَاعَ مَا فِیْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِکَیْلٍ مُسَمًّی اِنْ زَادَ فَلِیْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَیَّ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر

رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مزابنہ سے
اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدلے بیچی جاوے یعنے خشک کھجور کے
ماپ معین ہون (مثلا چار صاع یا پانچ صاع خشک کھجور کے بدلے) اور خریدار یہ کہے کہ درخت
پر کی کھجور اگر زیادہ نکلین تو میری ہین اور جو کم نکلین تو میرا ہی نقصان ہوگا عَنْ اَيُّوبَ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ اِنْ
كَانَتْ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَّاِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا وَّاِنْ كَانَ زَرْعًا
اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَفِيْ رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ اَوْ كَانَ زَرْعًا
ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ
سے اور وہ یہ ہے کہ اپنے باغ کا پہل اگر کھجور ہو تو خشک کھجور کے بدلے بیچے ماپ سے اور
جو انگور ہو تو سوکھے انگور کے بدلے بیچے ماپ سے اور جو کھیت ہو تو سوکھے اناج کے
بدلے بیچے ماپ سے آپ نے ان سب سے منع کیا (کیونکہ سب مین احتمال ہی کمی اور بیشی کا)۔
عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب
مَنْ بَاعَ نَخْلًا وَّعَلَيْهَا ثَمَرٌ جو شخص کھجور کا درخت بیچے اور اوسپر کھجور لگی ہو عَنْ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ
نَخْلًا اُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کھجور کے درخت کو بیچا گابہا پیوند
کرنے کے بعد تو اوسپر کے پہل بائع کے ہین مگر جب خریدار شرط کر لیوے ف کہ پہل
مین لون گا اور بائع راضی ہو جاوے تو پہل خریدار کو ملین گے مالک اور شافعی اور لیث
اور اکثر علماء کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے اور وہ کہتے ہین کہ اگر اوس درخت کا گابہا
پیوند نہ ہوا ہو تو پہل خریدار کے ہون گے البتہ اگر بائع شرط کر لیوے کہ پہل مین لون گا اور
مشتری راضی ہو جاوے تو پہل بائع کو ملین گے اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک
ہر صورت مین پہل بائع کے ہونگے اور ابن ابی لیلے کے نزدیک ہر حال مین خریدار کے ہونگے

انووی باختصار) عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنہما ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال ایما نخل اشتری اصولها وقد ابرت فان ثمرها للذی ابرها الا ان یشترط الذی اشتراها ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس درخت کی جڑین کوئی خریدے اور اُس مین گابہا پیوند ہوا ہو تو پہل اوسی کے ہون گے جس نے پیوند کیا ہے مگر جب خریدار شرط کر لیوے **ف** پہلون کی لینے لیے تو اوسی کے ہین گے۔ کہجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہے نر کی بالی چیر کے نر کی بالی اوسمین پیوند کرتے ہین تو بہت پہلتا ہے عربی مین اسکو تابیر کہتے ہین اور موبرّ اوس درخت کو جس مین یہ عمل کیا گیا ہو عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنہما ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ایما امرء ابر نخلا ثم باع اصلها فللذی ابر ثمر النخل الا ان یشترط المبتاع ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد گابہا پیوند کرے کہجور کے درخت کو بیچ ڈالے تو پہل اوسی کا ہوگا مگر جس صورت مین خریدار شرط کر لیوے پہل کی عن نافع بهذا الاسناد نحوه ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتها للذی باعها الا ان یشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا فماله للذی باعه الا ان یشترط المبتاع ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو مین نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جو شخص کہجور کے درخت کو تابیر کے بعد خریدے تو پہل اسکا بائع کو ملیگا مگر جب مشتری شرط کرے پہل کی اور جو شخص کوئی بردہ خریدے اور وہ مالدار ہو تو مال بائع کا ہوگا مگر جب مشتری شرط کرے عن الزهری بهذا الاسناد مثله ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول بمثله ترجمہ دوسری روایت بہی عبداللہ بن عمر سے ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری **ف** نووی نے کہا اسحدیث مین دلالت ہے امام مالک اور شافعی کے قدیم مذہب کی کہ مالک اپنے غلام کو اگر مال کا مالک کر دیوے تو اسکی

مالک ہوجاتی ہے لیکن پھر جب مالک غلام کو بیچے تو وہ مال کا مالک ہوجاتا ہے اور جدید قول شافعی
کا اور امام ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ غلام کسی چیز کا مالک نہین ہوتا اور حدیث سے مقصود یہ ہی
کہ جو مال غلام کے قبضے مین ہو نہ اوسکی ملک مین وہ مال بائع کا ہوگا یہانتک کہ وہ کپڑے جو
پہنا ہی وہ بھی **بَابُ** النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَعَنِ الْمُخَابَرَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرَةِ
قَبْلَ بَدْوِ صَلَاحِهَا وَعَنْ بَيْعِ الْمُعَاوَمَةِ وَهُوَ بَيْعُ السِّنِيْنَ **باب** محاقلہ اور مزابنہ
اور مخابرہ کی ممانعت اور پھل کی بیع قبل صلاحیت کے اور معاومہ کا منع ہونا **ف** نووی
نے کہا مخابرہ اور مزابنہ اور پھل کی بیع قبل صلاحیت کے ان کا ذکر تو اوپر ہوچکا اب مخابرہ
اور مزارعہ دونون قریب قریب ہین اور ان کے معنے یہ ہین کہ زمین کو کرایہ دینا اوسکی پیداوار
کے ایک حصے پر مثلاً ثلث یا ربع یا نصف پر لیکن مزارعت مین تخم زمین کے مالک کا ہوتا
ہے اور مخابرہ مین تخم کاشتکار کا ہوتا ہے ایسا ہی کہا ہے ہمارے اکثر اصحاب نے اور امام
شافعی کا ظاہر نص بھی ہے اور بعض اصحاب نے ہمارے اور ایک جماعت نے یہ کہا ہو کہ
مزارعت اور مخابرت دونون ایک ہی ہین اور معاومہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے درخت
کا پھل دو یا تین برس کے لیے بیچ اور یہ باطل ہے بالاجماع اس لیے کہ اوس مین دھوکا ہی
شاید وہ درخت نہ پھلے یا کوئی آفت نہ آجاوے انتہی **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ
وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا يُبَاعُ اِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ اِلَّا
الْعَرَايَا **ترجمہ** حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی منع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ سے اور مزابنہ سے اور مخابرہ سے اور پھلون کی بیع سے
جب تک اونکی صلاحیت معلوم نہ ہوا اور نہ بیچے جادین پھل مگر روپیہ یا اشرفی کے بدلے
البتہ عرایا کی بیع درست ہی **ف** ان سب لفظون کے معنے اوپر بیان ہوچکے **عَنْ**
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى

عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُطْعِمَ وَلَا تُبَاعُ اِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ اِلَّا الْعَرَايَا قَالَ عَطَاءٌ فَسَّرَ لَنَا جَابِرٌ قَالَ اَمَّا الْمُخَابَرَةُ فَالْاَرْضُ الْبَيْضَاءُ يَدْفَعُهَا الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فَيُنْفِقُ فِيْهَا ثُمَّ يَاْخُذُ مِنَ الثَّمَرِ وَزَعَمَ اَنَّ الْمُزَابَنَةَ بَيْعُ الرُّطَبِ فِي النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَالْمُحَاقَلَةُ فِي الزَّرْعِ عَلٰى نَحْوِ ذٰلِكَ يَبِيْعُ الزَّرْعَ الْقَائِمَ بِالْحَبِّ كَيْلًا ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ اور محاقلہ اور مزابنہ سے اور پھل کی بیع سے جب تک وہ کھانے کے لائق نہ ہو اور نہ بیچا جاوے مگر چاندی اور سونے کے بدلے البتہ عرایا درست ہیں عطا نے کہا جابر نے ان لفظوں کے معنے بیان کیے تو کہا مخابرہ یہ ہے کہ خالی زمین ایک شخص دوسرے شخص کو دیوے اور وہ اُس مین خرچ کرے اور پیداوار مین سے حصہ لیوے اور مزابنہ تر کھجور کی بیع ہے جو درخت پر لگی ہو سوکھی کھجور کے بدلے پیمانہ سے اور محاقلہ کھیت مین ایسا ہی ہے یعنے کھڑا کھیت غلہ کے عوض بیچنا ماپ سے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَاَنْ يُشْتَرَى النَّخْلُ حَتّٰى يُشْقِهَ وَالْاِشْقَاهُ اَنْ يَحْمَرَّ اَوْ يَصْفَرَّ اَوْ يُؤْكَلَ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمُحَاقَلَةُ اَنْ يُبَاعَ الْحَقْلُ بِكَيْلٍ مِنَ الطَّعَامِ مَعْلُوْمٍ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يُبَاعَ النَّخْلُ بِاَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ وَالْمُخَابَرَةُ الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ وَاَشْبَاهُ ذٰلِكَ قَالَ زَيْدٌ قُلْتُ لِعَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَذْكُرُ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔ ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ سے اور کھجور کے درخت خریدنے سے جب تک اون کے پھل (یعنے اوسکے پھل ۱۲) سرخ یا زرد (یعنے گدر) نہ ہو جاوین یا کھانے کے لائق نہ ہون اور محاقلہ یہ ہے کہ کھڑا کھیت اناج کے بدلے بیچا جاوے جو معین ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کا درخت کھجور کے بدلے بیچا جاوے اور مخابرہ یہ ہے کہ تہائی یا چوتہائی پیداوار پر زمین دیوے (جس کو ہمارے ملک مین بٹائی کہتے ہین) زید نے کہا مین نے عطا بن ابی رباح سے پوچھا کیا تم نے یہہ

حدیث جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے سنی وہ روایت کرتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اونہون نے کہا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى
تُشْقِحَ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدٍ مَا تُشْقِحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا ترجمہ
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مزابنہ سے اور محاقلہ سے اور مخابرہ سے اور پہلون کی بیع سے جب تک وہ لال یا پیلے نہون
اور کہانے کے قابل نہ ہوجاوین عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ
نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَالْمُخَابَرَةِ
قَالَ أَحَدُهُمَا بَيْعُ السِّنِينَ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا ترجمہ
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
محاقلہ سے اور مزابنہ سے اور معاومہ سے اور مخابرہ سے اس حدیث کے دو راویون مین سے ایک
نے کہا کہ معاومہ وہ بیع ہے کئی برس کے لیے (اپنے درخت کے میوہ کی) اور منع کیا آپ نے استثنا
کرنے سے (یعنے ایک مجہول مقدار نکال لینے سے جیسے یون کہے مین نے تیرے ہاتھ یہ غلہ کا
ڈہیر بیچا مگر تہوڑا اس مین سے نکال لون گا یا یہ باغ بیچا مگر اس مین کے بعض درخت نہین
بیچے کیونکہ اس صورت مین بیع باطل ہوجاے گی اور جو استثنا معلوم ہو جیسے یون کہے یہ ڈہیر
غلہ کا بیچا مگر چوتہائی اس مین سے نکال لون گا تو صحیح ہے بالاتفاق) اور اجازت دی آپ
نے عرایا کی عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ
غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ بَيْعَ السِّنِينَ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر اس مین
معاومہ کا ذکر نہین ہے

بَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ زمین کو کرایہ پر دینے کا بیان

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ وَعَنْ بَيْعِهَا السِّنِينَ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ ترجمہ
جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو
کرایہ پر دینے سے ف نووی نے کہا علما نے اس مسئلہ مین اختلاف کیا ہے تو طاؤس اور

حسن بصری نے کہا کہ زمین کا کرایہ دینا مطلقاً درست نہین خواہ اناج کے بدل کرایہ دی یا سونے یا چاندی کے خواہ پیداوار کے کسی حصے پر اور امام شافعی اور امام ابوحنیفہ اور اکثر علمار کر نزدیک زمین کا کرایہ دینا چاندی اور سونے اور پارچہ اور اور اشیار کے بدل درست ہو لیکن خود اوسی زمین کی پیداوار کے کسی حصے کے بدل پر درست نہین ہے جسکو مخابرہ کہتے ہین (اور ہندی مین بٹائی) اور ربیعہ نے کہا صرف سونے اور چاندی کے بدل درست ہے اور امام مالک نے کہا کہ سونے چاندی اور اور چیزون کے بدل درست ہے مگر اناج کے بدل درست نہین اور امام احمد اور ابو یوسف اور امام محمد اور ایک جماعت مالکیہ کے نزدیک سونے اور چاندی کے بدل اور پیداوار کے ایک حصے کے بدل بہی درست ہے اور اسیکو مزارعت کہتے ہین اور ابن شریح اور ابن خزیمہ اور خطابی اور ہمارے اصحاب محققین نے اسی کو اختیار کیا ہے اور یہی راجح ہے اور حدیث ممانعت کی یہ تاویل کی ہے کہ یہ مخالفت بطور کراہت تنزیہی کے ہے اور واسطے رغبت دلانے کے ہے مفت دینے مین تمام ہوا کلام نووی کا **ف** اور کئی برس کے لیے بیع کرنے سے اور پہل کے بیچنے سے (جو درخت پر لگا ہو) جب تک وہ گدر نہ ہو **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ كِرَآءِ الْاَرْضِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَاِنْ لَّمْ يَزْرَعْهَا فَلْيُزْرِعْهَا اَخَاهُ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین خالی ہو تو وہ اُس مین کہیتی کرے اگر خود نہ کرے تو اور کسی بہائی کو دیوے (بطور عاریت کو بلا کرایہ) وہ اُس مین کہیتی کرے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرِجَالٍ فُضُوْلُ اَرَضِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ فَضْلُ اَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰی فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ **ترجمہ** جابر رضی اللہ

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کے پاس زمینیں تھیں جو خالی تھیں بیکار (یعنے اون میں کھیتی نہیں ہوتی تھی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس ضرورت سے زیادہ زمین ہو وہ اوس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی مسلمان کو دیوے (کھیتی کے لیے) اگر وہ نہ لے تو اپنی زمین رکھ چھوڑے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّؤْخَذَ لِلْاَرْضِ اَجْرٌ اَوْحَظٌّ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کا کرایہ یا فائدہ لینے سے عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّزْرَعَهَا وَعَجَزَ عَنْهَا فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُؤَاجِرْهَا اِيَّاهُ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اوس میں کھیتی کرے اگر نہ کر سکے اور عاجز ہو اوس میں کھیتی کرنے سے تو اپنے بھائی مسلمان کو دیوے اور اُس سے کرایہ نہ لیوے عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَئَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَطَاءً فَقَالَ اَحَدَّثَكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيُزْرِعْهَا اَخَاهُ وَلَا يُكْرِيْهَا قَالَ نَعَمْ ترجمہ ہمام سے روایت ہے سلیمان بن موسے نے عطار سے پوچھا کیا تم سے جابر بن عبد اللہ انصاری نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اوس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو کھیتی کے لیے دیوے اور اُسکو کرایہ پر نہ چلاوے اونہوں نے کہا ہاں عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ سے (مخابرہ کے معنے اوپر گذر چکے) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ فَضْلُ اَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيُزْرِعْهَا اَخَاهُ وَلَا تَبِيْعُوْهَا فَقُلْتُ لِسَعِيْدٍ مَا لَا تَبِيْعُوْهَا يَعْنِي

الذراع قال نعم ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس فاضل زمین ہو وہ اُس مین کھیتی کرے یا اپنے بھائی
کو کھیتی کے لیے دیوے اور نہ بیچو اسکو سلیم بن حیان نے کہا مین نے سعید بن میناء سے
پوچھا بیچنے سے کیا مراد ہے کیا کرایے پر چلانا اونہون نے کہا ہان عن جابر رضی اللہ
تعالی عنہ قال کنا نخابر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنصیب
من القصری ومن کذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ
ارض فلیزرعہا او فلیحرثہا اخاہ والا فلیدعہا ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری
رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے ہم مخابرہ (بٹائی) کیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ مبارک مین تو حصہ لیتے تھے اوس اناج مین سے جو کوٹنے کے بعد بالیون مین رہ جاتا ہے
اُس مین سے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اوس مین
کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو کھیتی کرنے دے اور نہین تو پڑا رہنے دیوے (یعنی کرایے
پر نہ چلاوے) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما یقول کنا فی زمن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نأخذ الارض بالثلث والربع بالماذیانات فقام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فقال من کانت لہ ارض فلیزرعہا فان
لم یزرعہا فلیمنحہا اخاہ فان لم یمنحہا اخاہ فلیمسکہا ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
تعالی عنہما سے روایت ہے اونہون نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین زمین
کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر (بٹائی سے) نہرون کے کنارون پر لیا کرتے تھے تب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ خود اوس مین
کھیتی کرے نہین تو اپنے بھائی کو مفت دیوے نہین تو رہنے دیوے (اور بٹائی پر نہ چلاوے)
عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
من کانت لہ ارض فلیہبہا او لیعرہا ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
مین نے سنا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جس کے پاس زمین ہو
وہ اُسکو ہبہ کر دیوے یا عاریت دیوے عن الاعمش بہذا الاسناد غیر انہ قال

فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ فَلْيُزْرِعْهَا رَجُلاً ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر اس میں یون ہے کہ خود اوس میں کہیتی کرے یا کسی اور کو کہیتی کرنے کو دیوے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ بُكَيْرٌ وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا نُكْرِي أَرْضَنَا ثُمَّ تَرَكْنَا ذَلِكَ حِينَ سَمِعْنَا حَدِيثَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ترجمہ جابر بن عبد اسد رضی اسد تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو کرایے پر دینے سے بکیر نے کہا مجہسے حدیث بیان کی نافع نے اونہوں نے سنا عبد اسد بن عمر رضی اسد عنہما سے وہ کہتے تہے ہم کرایہ دیا کرتے تہے اپنی زمین کو پہر چہوڑ دیا ہمنے جب سو رافع بن خدیج کی حدیث سنی (جو آگے آتی ہے) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ أَرْضِ الْبَيْضَاءِ سَنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ترجمہ جابر رضی اسد تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے خالی زمین کو بیچنے دو دو یا تین برس کے لیے عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ سِنِينَ ترجمہ حضرت جابر رضی اسد تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے کئی سال کے لیے بیع کرنے سے (یعنے درخت کو یا زمین کو) اور ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہے منع کیا پہل کی بیع سے کئی سال کے لیے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اسد تعالی عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اُس مین کہیتی کرے یا اپنے بہائی کو مفت دیوے اگر وہ نہ لے تو اپنی زمین رہنے دیوے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْحُقُولِ فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا الْمُزَابَنَةُ الثَّمَرُ بِالتَّمْرِ وَالْحُقُولُ كِرَاءُ الْأَرْضِ ترجمہ جابر بن

عبد اللہ سے روایت ہی اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منع کرتے تھے مزابنہ
اور حقول سے جابر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا مزابنہ تو کھجور کی بیع ہے کھجور درخت پر لگی ہو) کھجور
کے بدلے اور حقول کہتے ہین زمین کو کرایہ پر چلانے کو عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ
قَالَ نَھیٰ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَۃِ وَالْمُزَابَنَۃِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی منع کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ
سے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ یَقُوْلُ نَھیٰ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَۃِ وَالْمُحَاقَلَۃِ وَالْمُزَابَنَۃُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ فِیْ رُؤُسِ النَّخْلِ
وَالْمُحَاقَلَۃُ کِرَاءُ الْاَرْضِ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت
ہے منع کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے تو مزابنہ کھجور کا بیچنا ہے
درخت پر اور محاقلہ زمین کو کرائے پر چلانا عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھُمَا یَقُوْلُ کُنَّا لَا نَرٰی بِالْخِبْرِ بَاْسًا حَتّٰی کَانَ عَامُ اَوَّلٍ فَزَعَمَ
رَافِعٌ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھیٰ عَنْہُ ترجمہ عمرو بن دینار سے روایت ہی
مین نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم مخابرہ مین کوئی برائی نہین
سمجھتے تھے یہان تک کہ پہلا سال ہوا تو کہا رافع نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا اوس سے عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ
عُیَیْنَۃَ فَتَرَکْنَاہُ مِنْ اَجْلِہٖ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہی
کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا تو چھوڑ دیا ہمنے مخابرہ کو اس حدیث کی وجہ سے
عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھُمَا لَقَدْ مَنَعَنَا رَافِعٌ نَفْعَ
اَرْضِنَا ترجمہ مجاہد سے روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا ہمکو روک دیا رافع
نے ہماری زمین کی آمدنی سے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا کَانَ یُکْرِیْ مَزَارِعَہٗ
عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ اِمَارَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالیٰ عَنْھُمْ وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَۃِ مُعَاوِیَۃَ حَتّٰی بَلَغَہٗ فِیْ اٰخِرِ خِلَافَۃِ مُعَاوِیَۃَ اَنَّ
رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ یُحَدِّثُ فِیْھَا بِنَھْیٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ نَدخُلَ عَلَیهِ وَاَنَا مَعَهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یَنهٰی عَنْ کِرَاءِ المَزَارِعِ فَتَرَکَهَا ابنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنهُمَا بَعدُ فَکَانَ اِذَا سُئِلَ عَنهَا بَعدُ قَالَ زَعَمَ ابنُ خَدِیجٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنهَا ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ اپنی مزرعہ کرایہ پر دیا کرتے تھے لوگون کو کھیتی کرنے کے لیے اور اون سے کرایہ لیتے زمین کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان رضے اللہ تعالے عنہم کی خلافت مین اور شروع معاویہ کی خلافت مین یہانتک کہ معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی اخیر خلافت مین اون کو خبر پہونچی کہ نافع بن خدیج اس کی ممانعت بیان کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو وہ گئے اون کے پاس مین بہی ساتھہ تہا اور اُن سے پوچہا رافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تہے مزرعون کو کرایے پر دینے سے یہ سنکر عبد اللہ بن عمر رضے اللہ تعالے عنہما نے کرایہ دینا چھوڑ دیا پہر جب کوئی اوس کے بعد اون سے پوچہتا (اس مسئلہ کو) تو وہ کہتے خدیج کے بیٹے نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے عَنْ اَیُّوبَ بِهٰذَا الاِسنَادِ مِثلَهُ وَزَادَ فِی حَدِیثِ ابنِ عُلَیَّةَ قَالَ فَتَرَکَهَا ابنُ عُمَرَ بَعدَ ذٰلِکَ فَکَانَ لَا یُکرِیهَا ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ پہر عبد اللہ بن عمر نے اوسکو چھوڑ دیا اور کرایہ نہین دیتے تہے مزرعون کو عَنْ نَافِعٍ قَالَ ذَهَبتُ مَعَ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنهُمَا اِلٰی رَافِعِ بنِ خَدِیجٍ حَتّٰی اَتَاهُ بِالبَلَاطِ فَاَخبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ کِرَاءِ المَزَارِعِ ترجمہ حضرت نافع سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عمر رضے اللہ تعالے عنہ کے ساتھہ گیا رافع بن خدیج کے پاس یہانتک کہ وہ آئے اون کے پاس بلاط مین (ایک مقام کا نام ہے متصل مسجد نبوی کے) اور انہون نے کہا ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے مزرعون کو کرایے پر دینے سے عَنْ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنهُمَا اَنَّهُ اَتٰی رَافِعًا فَذَکَرَ هٰذَا الحَدِیثَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنهُمَا کَانَ یَاجُرُ الاَرضَ قَالَ فَنُبِّئَ

حَدِیْثًا عَنْ نَافِعٍ فَانْطَلَقَ بِیْ مَعَہٗ اِلَیْہِ قَالَ فَذَکَرَ عَنْ بَعْضِ عُمُوْمَتِہٖ ذَکَرَ فِیْہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی عَنْ کِرَاءِ الْاَرْضِ قَالَ فَتَرَکَہٗ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فَلَمْ یَاْخُذْہُ ترجمہ نافع سے روایت ہی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما زمین کرایہ پر لیا کرتے پہر انکو خبر دی گئی ایک حدیث کی رافع سے نافع نے کہا وہ مجہکو لیکر اون کے پاس گئے پہر رافع نے اپنے چچا ان سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کے کرایہ سے نافع نے کہا تو ابن عمر نے چہوڑ دیا کرایہ پر لینا عَنْ ابْنِ عَوْنٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فَحَدَّثَہٗ عَنْ بَعْضِ عُمُوْمَتِہٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کَانَ یُکْرِیْ اَرْضَہٗ حَتّٰی بَلَغَہٗ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ الْاَنْصَارِیَّ کَانَ یَنْھٰی عَنْ کِرَاءِ الْاَرْضِ فَلَقِیَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ فَقَالَ یَا ابْنَ خَدِیْجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ کِرَاءِ الْاَرْضِ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لِعَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سَمِعْتُ عَمَّیَّ وَکَانَا قَدْ شَھِدَا بَدْرًا یُحَدِّثَانِ اَھْلَ الدَّارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ کِرَاءِ الْاَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَقَدْ کُنْتُ اَعْلَمُ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَرْضَ تُکْرٰی ثُمَّ خَشِیَ عَبْدُ اللّٰہِ اَنْ یَکُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْدَثَ فِیْ ذٰلِکَ شَیْئًا لَمْ یَکُنْ عَلِمَہٗ فَتَرَکَ کِرَاءَ الْاَرْضِ ترجمہ سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما اپنی زمینوں کو کرایہ پر دیا کرتے تہے یہانتک کہ انکو خبر پہونچی کہ رافع بن خدیج انصاری اس سے منع کرتے ہین تو عبداللہ ان سے ملے اور کہا اے خدیج کے بیٹے تم کیا حدیث بیان کرتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین کے کرایہ دینے مین رافع بن خدیج نے کہا مین نے اپنے دونون چچاؤن سے سنا اور وہ بدر کی لڑائی مین شریک تہے وہ گہر والون سے حدیث بیان کرتے تہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو کرایے پر دینے سے عبداللہ نے کہا مین جانتا ہون کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین زمین کرایے پر دیجاتی تہی پہر عبداللہ ڈرے ایسا نہو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب میں کوئی نیا حکم دیا ہو جس کی خبر انکو نہ ہوئی تو انہوں نے چھوڑ دیا زمین کو کرایہ پر دینا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُكْرِيْهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰى فَجَاءَنَا ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِنْ عُمُوْمَتِيْ فَقَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اَنْفَعُ لَنَا نَهَانَا اَنْ نُحَاقِلَ الْاَرْضَ نُكْرِيْهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰى وَاَمَرَ رَبَّ الْاَرْضِ اَنْ يَزْرَعَهَا اَوْ يُزْرِعَهَا وَكَرِهَ كِرَاءَهَا وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم محاقلہ کیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو کرایہ دیتے زمین کو ثلث اور ربع پیداوار پر اور معین اناج کے اوپر ایک دن ہمارے پاس کوئی چچاؤں میں سے آیا اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہم کو اُس کام سے جس میں ہمارا فائدہ تھا لیکن اللہ تعالے اور اوسکے رسول کی خوشی میں ہمکو زیادہ فائدہ ہے منع کیا ہمکو محاقلہ سے یعنے زمین کو کرایہ پر چلانے سے ثلث یا ربع پیداوار پر اور حکم فرمایا کہ زمین کا مالک خود اوس میں کھیتی کرے یا دوسرے کو کھیتی کے لیے دیوے اور برا جانا آپ نے کرایہ پر دینا یا اور کسیطرح پر عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ الْاَرْضَ فَنُكْرِيْهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم محاقلہ کیا کرتے تھے یعنے کرایہ دیتے تھے زمین کو ثلث یا ربع پیداوار پر پھر بیان کیا اوسی طرح جیسے اوپر گذرا عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ عَنْ بَعْضِ عُمُوْمَتِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ ظُهَيْرَ بْنَ رَافِعٍ وَهُوَ عَمُّهٗ قَالَ اَتَانِيْ ظُهَيْرٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا فَقُلْتُ وَمَا ذَاكَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَقٌّ قَالَ سَاَلَنِيْ كَيْفَ تَصْنَعُوْنَ بِمَحَاقِلِكُمْ فَقُلْتُ نُؤَاجِرُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى الرُّبُعِ اَوِ الْاَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ اَوِ الشَّعِيْرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا ازْرَعُوْهَا اَوْ اَزْرِعُوْهَا اَوْ اَمْسِكُوْهَا

ترجمہ رافع سے روایت ہے ظہیر بن رافع نے اون سے ایک حدیث بیان کی اور ظہیر رافع کے چچا
تھے رافع نے کہا ظہیر بن رافع میرے پاس آئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا ایسے کام سے جس مین ہمارا فائدہ تہا مین نے کہا وہ کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو فرمایا وہ حق ہے اونہون نے کہا آپ نے مجھسے پوچھا تم اپنے کھیتون کو کیا کرتے ہو
ہم نے کہا یا رسول اللہ انکو کرایے پر چلاتے ہین اور وہ کرایہ یہ ہے کہ نہر پر جو پیداوار ہو اسکو
لیتے ہین یا صد وسق کھجور کے یا جو کے آپ نے فرمایا ایسا مت کرو یا تو تم خود اون مین کھیتی
کرو یا دوسرون کو کھیتی کے لیے دو (مفت) یا یون ہی رہنے دو عن رافع عن
النبي صلى الله عليه وسلم بهذا ولم يذكر عن عمه ظهير ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عن حنظلة بن قيس انه سأل رافع بن خديج رضي الله تعالى عنه عن كراء
الارض فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كراء الارض قال فقلت
ابالذهب والورق قال اما بالذهب والورق فلا بأس به ترجمہ حنظلہ بن قیس نے رافع
بن خدیج سے پوچھا زمین کو کرایہ چلانا کیسا ہے اونہون نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے مین نے کہا کیا چاندی اور سونے کے عوض مین بھی کرایہ
دینا منع ہے انہون نے کہا چاندی اور سونے کے بدل تو قباحت نہین عن حنظلة
ابن قيس الانصاري قال سألت رافع بن خديج عن كراء الارض بالذهب و
الورق فقال لا بأس به انما كان الناس يؤاجرون على عهد رسول الله صلى
الله عليه وسلم على الماذيانات واقبال الجداول واشياء من الزرع فيهلك
هذا ويسلم هذا ويسلم هذا ويهلك هذا فلم يكن للناس كراء الا هذا
فلذلك زجر عنه واما شيء معلوم مضمون فلا بأس به ترجمہ حنظلہ بن قیس انصاری
نے کہا مین نے رافع بن خدیج سے پوچھا زمین کو کرایہ دینا سونے اور چاندی کے بدلے
کیسا ہے اونہون نے کہا اس مین کوئی قباحت نہین لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے مین نہر کے کنارون پر اور نالیون کے سرون پر جو پیداوار ہوتی اوسکے بدل
مین اور کبھی اور پیداوار پر زمین کو کرایہ پر چلاتے تو بعض وقت ایک چیز تلف

ہوجاتی دوسری بچ جاتی اور کبھی یہ تلف ہوتی اور وہ بچ جاتی پھر بعضوں کو کچھ کرایہ نہ ملتا مگر وہی جو بچ رہتا اس لیے آپ نے منع فرمایا اس سے لیکن اگر کرایے کے بدل کوئی معین چیز (جیسے روپیہ اشرفی غلہ وغیرہ) جسکی ذمہ داری ہو سکے ٹہیرے تو اسمیں کوئی قباحت نہیں

عَنْ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ حَقْلًا قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْاَرْضَ عَلٰى اَنَّ لَنَا هٰذِهٖ وَلَهُمْ هٰذِهٖ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ هٰذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ هٰذِهٖ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ وَاَمَّا الْوَرِقُ فَلَمْ يَنْهَنَا ترجمہ حنظلہ زرقی سے روایت ہے اونہوں نے سنا رافع بن خدیج سے وہ کہتے تھے تمام انصار میں ہمارے یہاں محاقلہ زیادہ تہا ہم زمین کو کرایے پر دیتے یہ کہکر کہ یہاں کی پیداوار ہم لینگے اور تم یہاں کی لینا پھر کبھی یہاں اوگتا وہاں نہ اوگتا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہم کو اس سے لیکن چاندی کے بدل کرایہ دینا تو اس سے منع نہیں کیا عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ اَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ اَبِي شَيْبَةَ نَهٰى عَنْهَا وَقَالَ سَاَلْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ وَلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللّٰهِ ترجمہ عبداللہ بن السائب سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن معقل سے پوچھا مزارعت کو اونہوں نے کہا مجھسے بیان کیا ثابت بن الضحاک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے مزارعت سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ فَسَاَلْنَاهُ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ زَعَمَ ثَابِتٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَاَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ وَقَالَ لَا بَاْسَ بِهَا ترجمہ عبداللہ بن السائب سے روایت ہے ہم عبداللہ بن معقل کے پاس گئے اور اُن سے پوچھا مزارعت (بٹائی) کو اونہوں نے کہا ثابت نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزارعت سے اور حکم کیا مواجرہ کا (یعنی روپیہ اشرفی پہ کرایہ چلانے کا) اور فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے عَنْ عَمْرٍو اَنَّ مُجَاهِدًا قَالَ لِطَاؤُسٍ انْطَلِقْ بِنَا اِلَى ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ

کانھم منه لکن حدثنی من ھو اعلم بہ منھم یعنی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لان یمنح الرجل اخاہ ارضہ خیر لہ من ان یاخذ علیھا خرجا معلوما ترجمہ عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجاہد نے طاؤس سے کہا ہمارے ساتھ چلو رافع بن خدیج کے بیٹے کے پاس اور ان سے حدیث سنو جس کو وہ نقل کرتے ہیں اپنے باپ سے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو طاؤس نے گھر کا مجاہد کو اور کہا میں تو قسم اللہ کی اگر یہ جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے مزارعت سے تو کبھی نہ کرتا لیکن مجھسے حدیث بیان کی اوس شخص نے جو زیادہ جانتا تھا اوروں سے صحابہ میں یعنے ابن عباس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اپنی زمین ہبہ کر دیوے تو بہتر ہے کہ اُس سے کرایہ لیوے **ف** پس معلوم ہوا کہ کرایہ دینا منع نہیں لیکن مفت دینا اور اپنے بھائی مسلمان پر احسان کرنا افضل ہے **عن** عمرو ابن طاوس عن طاوس انہ کان یخابر قال عمرو فقلت لہ یا ابا عبد الرحمن لو ترکت ھذہ المخابرۃ فانھم یزعمون ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المخابرۃ فقال ای عمرو اخبرنی اعلمھم بذالک یعنی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم ینہ عنھا انما قال یمنح احدکم اخاہ خیر لہ من ان یاخذ علیھا خرجا معلوما ترجمہ عمرو ابن طاوس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے طاؤس رضہ مخابرہ کرتے تھے عمرو نے کہا اے ابا عبد الرحمن (یہ کنیت ہے طاؤس کی) اچھا ہے اگر تم چھوڑ دو مخابرہ کو کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ سے طاؤس نے کہا اے عمرو مجھسے بیان کیا اوس شخص نے جو صحابہ میں زیادہ جاننے والا تھا یعنے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع نہیں کیا بلکہ یوں فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت زمین

دیوے تو بہتر ہے کرایہ لیکر دینے سے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِہِمْ ترجمہ ابن عباس سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ یَّمْنَحَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ اَرْضَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْہَا کَذَا وَکَذَا لِشَیْءٍ مَّعْلُوْمٍ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُمَا ھُوَ الْحَقْلُ وَھُوَ بِلِسَانِ الْاَنْصَارِ الْمُحَاقَلَۃُ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم مین سے کوئی اپنے بہائی کو اپنی زمین مفت دیوے تو بہتر ہے کہ اُس سے کرایہ لیوے اتنا اتنا ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا یہ حقل ہے اور حقل کہتے ہین انصار کی زبان مین محاقلہ کو (اور محاقلہ کے معنے اوپر گذر چکے) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ اَرْضٌ فَاِنَّہٗ اَنْ یَّمْنَحَہَا اَخَاہُ خَیْرٌ لَّہٗ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے جس شخص کے پاس زمین ہو وہ اگر اپنے بہائی کو مستعار دیوے (بلا کرایہ) تو بہتر ہے اوسکے لیے۔

كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُزَارَعَةِ

کتاب مساقات اور مزارعۃ کے بیان مین

ف مزارعت کے معنے اوپر گذر چکے اور مساقات یہ ہے کہ اپنے درخت کسی کو دیوے اور یہ کہدے کہ ان مین پانی دینا انکی خدمت کرنا اور میوہ جو حاصل ہوگا آپسمین بانٹ لینگے آدھوں آدھ یا تہائی یا چوتہائی یا مانند اس کے۔ نووی نے کہا کہ مساقات جائز ہے اور یہی قول ہے مالک اور ثوری اور لیث اور شافعی اور احمد اور جمیع فقہا محدثین اور اہل ظاہر اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز نہین ہے اب اختلاف کیا ہے علمار نے کہ مساقات کن درختون مین درست ہی داؤد نے کہا کہ صرف کہجور کے درختون مین درست ہے اور شافعی نے کہا کہ کہجور اور انگور مین اور مالک نے کہا کہ تمام درختون مین درست ہی انتہی

مختصر عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عامل اھل خیبر بشطر
ما یخرج منھا من ثمر او زرع ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہو کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاملہ کیا تھا خیبر والون سے جب خیبر فتح ہو گیا تو حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہودیون کو وہان سے نکالدینا چاہا اونہون نے کہا ہمکو رہنے دو اور جس طرح
آپ کو منظور ہو ہم سے معاملہ کر لیجیے تب آپ نے یہ معاملہ کیا) کہ جو پیدا ہو پھل یا اناج اوس مین
سے نصف ہمارا ہے اور نصف تمہارا **ف** تو پھل مین مساقاۃ کی اور اناج مین مزارعت
اس حدیث سے شافعی اور اون کے موافقین نے استدلال کیا ہے کہ مزارعت بشمول مساقات درست
ہے اور علیحدہ درست نہین اور امام مالک کے نزدیک مزارعت مطلقا درست نہین مگر اوس زمین
مین جو درختون کے درمیان واقع ہو اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور زفر نے کہا کہ مزارعت اور
مساقات دونون نادرست ہین عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال اعطی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر بشطر ما یخرج من ثمر او زرع فکان یعطی ازواجہ
کل سنۃ مائۃ وسق ثمانین وسقا من تمر وعشرین وسقا من شعیر فلما
ولی عمر قسم خیبر خیر ازواج النبی صلعم ان یقطع لھن والماء او یضمن لھن الاوساق
کل عام فاختلفن فمنھن من اختار الارض والماء ومنھن من اختار الاوساق کل عام
فکانت عائشۃ وحفصۃ ممن اختارتا الارض والماء ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو حوالے کر دیا خیبر والون کے اس
شرط پہ کہ جو پیدا ہو پھل یا اناج وہ آدھا ہمارا ہے آدھا تمہارا تو آپ اپنی بی بیون کو ہر سال سو
وسق دیتے اسی وسق کھجور کے اور بیس جو کے جب حضرت عمر نے اپنی خلافت مین خیبر کو تقسیم
کر دیا تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی کو اختیار دیا یا تو تم بہی زمین اور پانی کا
حصہ لو یا اپنے وسق لیتے رہو تو بعضون نے زمین اور پانی لیا اور بعضون نے وسق لینا
منظور کیا حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہما نے زمین اور پانی لیا تھا
عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عامل اھل خیبر بشطر ما خرج منھا من زرع او ثمر واقتص الحدیث بنحو

حدیث علی بن مسہر لم یذکر فکانت عائشۃ وحفصۃ ممن اختارتا الارض
والماء وقال خیر ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یقطع لھن الارض و
لم یذکر الماء **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا مگر اس روایت مین یہ نہین ہے کہ حضرت عائشہ اور
حفصہ نے زمین اور پانی کو اختیار کیا بلکہ یہ ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون
کو اختیار دیا چاہین تو وہ زمین لے لیوین اور پانی کا ذکر نہین کیا **عن** ابن عمر رضی
اللہ تعالی عنہما قال لما فتحت خیبر سألت یہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان یقرھم فیہا علی ان یعملوا علی نصف ما خرج منہا من الثمر والزرع
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرکم فیہا علی ذلک ما شئنا ثم ساق
الحدیث بنحو حدیث ابن نمیر وابن مسہر عن عبید اللہ وزاد فیہ وکان
الثمر یقسم علی السھمان من نصف خیبر فیاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الخمس **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے جب خیبر فتح ہوا
تو یہود نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ہم کو رہنے دیجیے یہین اور جو پیدا ہو میوہ
یا اناج اوس مین سے آدھا آپ لیجیے آپ نے فرمایا اچھا مین زمین دیتا ہون تمکو اس شرط پر
مگر جب تک ہم چاہین گے اور جب چاہین گے نکالدین گے پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح
جیسے اوپر گذری اتنا زیادہ ہے کہ میوہ کے دو حصے کیے جاتے پانچوان حصہ اوس مین سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکال لیتے اپنے اور اپنی بی بیون کے مصارف کو واسطے اور
باقی سب مسلمانون کو تقسیم ہوتی **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ دفع الی یہود خیبر نخل خیبر وارضھا
علی ان یعتملوھا من اموالھم ولرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شطر ثمرھا **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے درختون کو اور زمین کو یہودیون
کے حوالے کردیا کہ وہ اوس کی خدمت کرین اپنی مال سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آدھا
میوہ دیوین **عن** ابن عمر ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ اجلی الیہود
والنصاری من ارض الحجاز وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما ظھر علی

خیبر اراد اخراج الیھود منھا وکانت الارض حین ظھر علیھا للہ عزوجل ولرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم وللمسلمین فاراد اخراج الیھود منھا فسئلت الیھود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرھم بھا علی ان یکفوا عملھا ولھم نصف الثمر فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقرکم بھا علی ذالک ما شئنا فقروا بھا حتی اجلاھم عمر الی تیماء اواریحاء ترجمہ عبداسد بن عمر رضی اسد تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اسد تعالے عنہ نے یہود اور نصاری کو حجاز کے ملک سے نکال دیا اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم جب خیبر پر غالب ہوئے تو آپ نے چاہا یہود کو نکالدینا کیونکہ جب اُس زمین پر آپ غالب ہوئے تو وہ اسد اور اوسکے رسول اور مسلمانون کی ہوگئی اس لیے آپ نے اُنکو نکالنا چاہا لیکن اونہون نے کہا آپ ہمکو رہنے دیجیے ہم یہان محنت کرین گے اور آدہا میوہ لین گے (آدہا آپ کو دین گے) رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ہم تم کو رہنے دیتے ہین جب ہم چاہین گے تو نکالدین گے پہر وہ وہین رہے حضرت عمر کی خلافت مین نکالے گئے تیماء یا اریحا کیطرف **ف** تیماء اور اریحا دونون گاؤن ہین اگرچہ وہ ملک عرب مین ہین لیکن حجاز مین نہین ہین اور جناب رسولخدا صلی اسد علیہ وسلم کا مقصد یہی تہا کہ کفار حجاز سے نکال دیے جاوین حضرت عمر رضی اسد تعالے عنہ نے ویسا ہی کیا **باب** فضل الغرس والزرع درخت لگانے کی اور کہیتی کرنے کی فضیلت عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یغرس غرسا الا کان ما اکل منہ لہ صدقۃ وما سرق منہ لہ صدقۃ وما اکل السبع فھو لہ صدقۃ وما اکلت الطیر فھو لہ صدقۃ ولا یرزؤہ احد الا کان لہ صدقۃ ترجمہ حضرت جابر رضی اسد تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان درخت لگاوے پہر اوس مین سے کوئی کہا دے تو لگانے والے کو صدقہ کا ثواب ملے گا اور جو چوری جاوے گا اوس مین بہی صدقے کا ثواب ملیگا اور جو درندے کہا جاوین اوس مین بہی صدقے کا ثواب ملیگا اور جو پرند کہا دین اوس مین بہی صدقہ کا ثواب ملیگا اور نہین کم کرے گا اُسکو کوئی مگر صدقہ کا ثواب ہوگا **ف** امام نودی نے کہا اس حدیث سے اور آئندہ کی حدیثون سے

درخت جمانے کی اور کہیتی کرنے کی فضیلت نکلتی ہے اور یہہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ اُسکا ثواب
ہمیشہ جاری رہے گا جبتک وہ درخت اور کہیت قائم رہین اور قیامت تک اون سے پیدا ہوتا
رہے اور علمانے اختلاف کیا ہے کہ پاکیزہ کمائی کون سی ہے بعضون نے کہا تجارت ہے
اور بعضون نے کہا صنعت یعنی ہاتہہ سے کوئی کام کرنا اور بعضون نے کہا زراعت اور
یہی صحیح ہے عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ
عَلَى أُمِّ مُبَشِّرٍ الْأَنْصَارِيَّةِ فِي نَخْلٍ لَهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ فَقَالَ لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا
وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً
ترجمہ جابر رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام مبشرہ انصاریہ
کے پاس گئے اوس کے باغ کہجور کے تو آپ نے فرمایا یہہ درخت کہجور کے کس نے لگائے مسلمان
نے یا کافر نے اوس نے کہا مسلمان نے آپ نے فرمایا جو مسلمان درخت جماوے یا کہیتی کرے
پہر اُس مین سے کوئی آدمی یا چارپایہ یا کوئی کہاوے تو اُسکو صدقے کا ثواب ملیگا عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَغْرِسُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ سَبُعٌ وَلَا طَائِرٌ
أَوْ شَيْءٌ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ وَقَالَ ابْنُ أَبِي خَلَفٍ طَائِرٌ شَيْءٌ كَذَا ترجمہ
جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
آپ فرماتے تہے جو مسلمان درخت جماوے یا کہیت لگاوے پہر اوس مین سے کوئی درندہ
یا پرندہ یا اور کوئی کہاوے تو اُسکو اجر ملے گا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا يَقُولُ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ مَعْبَدٍ حَائِطًا فَقَالَ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ
مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ مُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ قَالَ فَلَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ
غَرْسًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا طَيْرٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم ام معبد کے باغ مین گئے اور فرمایا اے ام معبد یہہ درخت
کہجور کے کس نے لگائے مسلمان نے یا کافر نے وہ بولی مسلمان نے آپ نے فرمایا پہر مسلمان تو کوئی درخت لگاوے

اور اُس مین سے کوئی آدمی یا چارپایہ یا پرندہ کچھ کہا تو اُسکو صدقے کا ثواب ملیگا قیامت کے دن تک **عَن** اُمِّ مُبَشِّرٍ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنہا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَرُبَّمَا لَمْ یَقُلْ وَکُلُّھُمْ قَالُوا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیثِ عَطَاءٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَن** اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ یَزْرَعُ زَرْعًا فَیَاْکُلُ مِنْہُ طَیْرٌ اَوْ اِنْسَانٌ اَوْ بَھِیمَۃٌ اِلَّا کَانَ لَہٗ بِہٖ صَدَقَۃٌ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان درخت لگاوے یا کھیتی پھر اوس مین سے کوئی پرندہ یا آدمی یا جانور کہاوے تو اُسکو صدقے کا ثواب ملیگا **عَن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنہُ اَنَّ نَبِیَّ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ نَخْلًا لِاُمِّ مُبَشِّرٍ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنہَا امْرَاَۃٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَنْ غَرَسَ ھٰذَا النَّخْلَ اَمُسْلِمٌ اَمْ کَافِرٌ قَالُوا مُسْلِمٌ بِنَحْوِ حَدِیثِھِمْ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باغ مین گئے ام مبشر کے جو انصار مین سے ایک عورت تہی تو آپ نے فرمایا کس نے بویا ان درختون کو کھجور کے مسلمان نے یا کافر نے لوگون نے کہا مسلمان نے اخیر حدیث تک جیسے اوپر گزرا

بَاب وَضْعِ الْجَوَائِحِ آفت سے جو نقصان ہو اوسکو مجرا دینا **عَن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنہُ یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَوْ بِعْتَ مِنْ اَخِیکَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْہُ جَائِحَۃٌ فَلَا یَحِلُّ لَکَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْہُ شَیْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِیکَ بِغَیْرِ حَقٍّ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اپنے بہائی کے ہاتھہ پہل بیچے پہر اوس پر کوئی آفت آجاوے (جس سے پہل تلف ہو جاوین) تو اب تجہے حلال نہین ہے اوس سے کچہ لینا تو کس چیز کے بدلے اپنے بہائی کا مال لے گا کیا ناحق سے **عَن** اِبْنِ جُرَیْجٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی نے کہا اگر میوہ صلاحیت معلوم ہونے کے بعد بیچا جاوے اور بائع مشتری کی تفویض کر دیوے پہر ہنگام سے پہلے وہ میوہ کسی آفت کی

وجہ سے تلف ہو جاوے تو بائع کو اُسکا نقصان دینا ہوگا یا نہ ہوگا اس مین علما کا اختلاف ہے شافعی
اور ابو حنیفہ اور لیث کے نزدیک یہ نقصان خریدار پر رہیگا اور بائع کو کچھ غرض نہین لیکن
مستحب یہ ہے کہ وہ بائع نقصان مجرا دیوے اور شافعی کا قول قدیم اور ایک طائفہ علمار کا مذہب
یہ ہے کہ بائع کو نقصان مجرا دینا لازم ہے اور مالک کے نزدیک اگر نقصان ایک تہائی سے کم
ہو تو مجرا دینا ضرور نہین اور جو تہائی یا زیادہ ہو تو مجرا دینا واجب ہے عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ بَیْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتّٰی
تَزْھُوَ فَقُلْنَا لِاَنَسٍ مَا زَھْوُھَا قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ اَرَاَیْتُكَ اِنْ مَنَعَ اللّٰہُ الثَّمَرَۃَ بِمَ
تَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِیْكَ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا کھجور کی بیع سے درخت پر جبتک وہ رنگ نہ پکڑے حمید نے کہا ہم
لوگون نے پوچھا رنگ پکڑنے کی کیا معنے انس نے کہا لال یا پیلا نہ ہو۔ بھلا تو دیکھ اگر اللہ
تعالیٰ روک لیوے پہلون کو (یعنے وہ نہ بڑہین اور تلف ہو جاوین) تو تو کس چیز کے بدل
اپنے بھائی کا مال حلال کریگا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمَرَۃِ حَتّٰی تُزْھِیَ قَالُوْا وَمَا تُزْھِیَ قَالَ
تَحْمَرُّ فَقَالَ اِذَا مَنَعَ اللّٰہُ الثَّمَرَۃَ فَبِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِیْكَ ترجمہ انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا میوہ کی بیع سے جب تک وہ رنگ نہ پکڑے لوگون
نے عرض کیا رنگ پکڑنے سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا لال نہ ہو جاوے اور فرمایا جب اللہ
تعالیٰ روک لیوے میوہ کو تو پھر کس چیز کے بدلے تم مین سے کوئی اپنے بھائی کا مال حلال
کریگا عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنْ لَمْ یُثْمِرْھَا اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فَبِمَ یَسْتَحِلُّ اَحَدُکُمْ مَالَ اَخِیْہِ ترجمہ
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ
پہلون کو نہ اُگاوے تو تم کس کے بدلے اپنے بھائی کا مال لوگے عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا آفت کے نقصان کو مجرا دینے کا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اُصِیْبَ رَجُلٌ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَھَا فَکَثُرَ دَیْنُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَیْہِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَیْہِ فَلَمْ یَبْلُغْ ذٰلِکَ وَفَاءَ دَیْنِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِہٖ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَیْسَ لَکُمْ اِلَّا ذٰلِکَ **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میوہ درخت پر خریدا اوسپر قرضہ بہت ہوگیا (میوہ کے تلف ہوجانے سے یا اور کسی نقصان کے وجہ سے) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو صدقہ دو لوگوں نے اوسے صدقہ دیا تب بھی اوسکا قرض پورا نہیں ہوا آخر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے قرضخواہوں سے فرمایا بس اب جو ملگیا سو لے لو اب کچھ نہیں ملیگا۔ **فائدہ** نووی نے کہا ہے اس روایت سے یہ نکلا کہ نیکی اور احسان کے لیے مدد کرنا چاہیے اور محتاج کی دلجوئی اور اعانت ضرور ہے اور جسپر قرض ہوجاوے اوسکو صدقہ دینا درست ہے اور قرضدار جب مفلس ہو تو اوسپر تقاضا درست نہیں نہ اوسکی گرفتاری نہ قید اور یہی قول ہے شافعی اور مالک اور جمہور علماء کا اور ابن شریح سے یہ منقول ہے کہ اُسکو قید کرینگے جب تک وہ قرض ادا کرے اور ابوحنیفہ رضی اللہ تعالے عنہ سے یہ منقول ہے کہ قرضخواہ اوسکی نگرانی کرینگے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مفلس کا سارا مال باستثنا ضروری کپڑوں وغیرہ کی قرضخواہوں کے سپرد کردیا جاوے گا عَنْ بُکَیْرِ بْنِ الْاَشَجِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوَضْعِ مِنَ الدَّیْنِ

قرض میں سے کچھ معاف کردینا مستحب ہے (اگر قرضدار کو تکلیف ہو) عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تَقُوْلُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُوْمٍ بِالْبَابِ عَالِیَۃٍ اَصْوَاتُھُمَا وَاِذَا اَحَدُھُمَا یَسْتَوْضِعُ الْاٰخَرَ وَیَسْتَرْفِقُہٗ فِیْ شَیْءٍ وَھُوَ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَا اَفْعَلُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْھِمَا فَقَالَ اَیْنَ الْمُتَاَلِّیْ عَلَی اللّٰہِ لَا یَفْعَلُ الْمَعْرُوْفَ قَالَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَلَہٗ اَیُّ ذٰلِکَ اَحَبَّ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

دروازے پر جھگڑے کی آواز سنی دونوں آوازیں بلند تھیں ایک کہتا تھا مجھے کچھ معاف کردے اور میرے ساتھ رعایت کر دوسرا کہتا تھا قسم اللہ کی میں کبھی نہیں کرونگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا وہ کہاں ہے جو اللہ تعالی کی قسم کہاتا تھا نیکی نہ کرنے پر ایک شخص بولا میں ہوں یا رسول اللہ آپنے فرمایا اُسکو اختیار ہے جیسا چاہے۔

ف یعنے نیکی میں کچھ جبر نہیں مگر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ بھلائی نہ کرنے پر قسم کہانا مکروہ ہے اور جو کہا وے تو بہتر یہ ہے کہ وہ قسم توڑ ڈالے اور کفارہ دیدیوے جیسے دوسری حدیث میں ہے **عن** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ تَقَاضٰى ابْنَ اَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاَشَارَ بِيَدِهِ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهِ **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہے اونہوں نے تقاضا کیا ابی حدرد کے بیٹے پر اپنے قرض کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں مسجد میں تو بلند ہوئیں آوازیں دونوں کی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا آپ گھر میں تھے آپ باہر نکلے اون دونوں کے پاس اور حجرے کا پردہ اٹھایا اور پکارا اے کعب بن مالک وہ بولا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے ہاتھہ سے اشارہ فرمایا کہ آدہا قرضہ معاف کردے کعب نے کہا میں نے معاف کیا یا رسول اللہ تب آپ نے ابن ابی حدرد سے کہا اوٹھہ ادا کر قرضہ اُسکا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ تَقَاضٰى دَيْنًا لَهُ عَلَى ابْنِ اَبِي حَدْرَدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ لَهُ مَالٌ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيِّ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فَمَرَّ بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَاَشَارَ بِيَدِهِ كَاَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَاَخَذَ نِصْفًا مِمَّا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہے اون کا قرض

آتا تہا عبد اللہ بن ابی حدرد پر وہ راہ مین ملا تو کعب نے اُسکو پکڑ لیا پہر دونون کی باتین ہونے لگین
یہانتک کہ آوازین بلند ہوئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے اوپر سے گذرے اور فرمایا
اے کعب اشارہ کیا اپنے ہاتہ سے آدہا قرض چہوڑ دینے کا پہر کعب نے آپکے ارشاد کے موافق
آدہا قرض لیا اور آدہا معاف کردیا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مسجد مین
تقاضا کرنا درست ہو اور صلح کرانا بہی درست ہو اور سفارش قبول کرنا جب اس مین گناہ نہ ہو اور
اشارہ کرنا **باب** مَنْ اَدْرَكَ مَابَاعَهُ عِنْدَ الْمُشْتَرِي وَقَدْ اَفْلَسَ فَلَهُ الرُّجُوْعُ
اگر خریدار مفلس ہو جاوے اور بائع کے پاس اپنی چیز بجنسہ پاوے تو واپس لے سکتا ہے **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ اَفْلَسَ
اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ
فرماتے جو شخص اپنا مال بجنسہ کسی شخص یا کسی آدمی کے پاس پاوے اور وہ مفلس ہو گیا ہو تو زیادہ
حقدار ہے اُس مال کا اوروں سے **فائدہ** نووی نے کہا علمار نے اختلاف کیا ہے
اس مسئلہ مین کہ ایک شخص نے کچہ مال خریدا پہر وہ مفلس ہو گیا یا مر گیا اوس کی قیمت ادا کرنے سے
پہلے اور اُس کے پاس اتنا روپیہ یا مال نہین جو اوسکی قیمت کو کافی ہو اور وہ مال جو خریدا تہا
بجنسہ موجود ہو تو امام شافعی اور ایک طائفہ علمار کا مذہب ہے کہ بائع کو اختیار ہوگا خواہ اس
مال کو رہنے دے اور تمام قرضخواہون کے ساتھ سرشکن مین شریک ہو جاوے اور خواہ اپنا مال بجنسہ
پہیر لیوے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بائع اور قرض خواہون کے برابر سرشکن پر
شریک ہوگا مال پہیر لینے کا اوسکو اختیار نہین اور امام مالک نے کہا کہ افلاس کی صورت مین
مال پہیر سکتا ہے اور موت کی صورت مین سب قرضخواہون کے برابر ہوگا۔ **امام شافعی**
کی دلیل یہ حدیث ہو اور موت مین وہ حدیث ہو جو سنن ابوداؤد مین مروی ہے اور ابوحنیفہ نے
ان حدیثون کی تاویل کی ہے جو ضعیف اور مردود ہے اور دلیل انکی وہ روایت ہو جو حضرت
علی رضے اللہ تعالے عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حالانکہ وہ روایت ثابت نہین

ہے اون دونوں سے تمام ہوا کلام نووی کا عَنْ یَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ زُهَيْرٍ وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ مِنْ بَيْنِهِمْ فِي رِوَايَتِهٖ أَيُّمَا امْرِئٍ فُلِّسَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ الَّذِي يُعْدِمُ إِذَا وُجِدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعُ وَلَمْ يُفَرِّقْهُ أَنَّهُ لِصَاحِبِهِ الَّذِي بَاعَهُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس شخص کے بابین جو نادار ہوجاوے جب اوس کے پاس مال جیسے کا تیسا (جو اوس نے خریدا تھا) اور اوس نے اوس مین کوئی تصرف نہ کیا ہو تو وہ بائع کا ہوگا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مفلس ہوجاوے اور اپنا مال بعینہ دوسرا کوئی شخص اوس کے پاس پاوے تو وہ زیادہ حقدار ہے اسکا بہ نسبت اور قرضخواہوں کے عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنَ الْغُرَمَاءِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ وہ زیادہ حقدار ہے اوسکا اور قرضخواہوں سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ عِنْدَهُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مفلس ہوجاوے پھر دوسرا شخص اپنا اسباب اوسکے پاس پاوے تو وہ زیادہ حقدار ہے اسکا

باب فَضْلِ إِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالتَّجَاوُزِ فِي الْاِقْتِضَاءِ مِنَ الْمُوسِرِ وَالْمُعْسِرِ مفلس کو مہلت دینے کی اور قرض وصول کرنے مین آسان کرنے کی فضیلت عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَقَالُوا أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ لَا قَالُوا تَذَكَّرْ قَالَ كُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَآمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا الْمُعْسِرَ وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُوسِرِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَجَوَّزُوا عَنْهُ ترجمہ حذیفہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے تم سے

پہلے ایک شخص کی روح لیے چلے تو اُس سے پوچھا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے وہ بولا نہین فرشتون نے کہا یاد کرو وہ بولا مین لوگون کو قرض دیا کرتا تہا پہر اپنے جوانون کو حکم کرتا کہ جو شخص مفلس ہو اُسکو مہلت دو اوسپر تقاضا نہ کرو اور جو شخص مالدار ہو اوسپر آسانی کرو (یعنے نرمی کرو یا تہوڑے سے نقصان پر خیال نہ کرو مثلاً روپیہ ٹوٹا یا کہوٹا ہو تو لے لو بہت سختی نہ کرو) اسد تعالے نے فرمایا فرشتون سے تم بہی اوسپر آسانی کرو اور اوسکے گناہون سے درگذر کرو ف کیونکہ یہ ہمارے بندون پر آسانی کرتا تہا سبحان اسد خداوند کریم کی کیسی عنایت اپنے غلامون پر ہے کہ ایک ذری سی نیکی پر سارے گناہ آسان کر دیے۔ اصل یہ ہے کہ خلوص اور عجز اور بندگی درکار ہے خدمت کر لیے تو ہزارون لاکہون کروڑون ایسے غلام موجود ہین جو کبہی نہین تہکتے پہر اگر خدمت بہی ہو تو سبحان اسد کیا کہنا پر غرور اور تکبر اور ریا کا نام نہ ہو ورنہ وہ خدمت سب لغو ہے ایسی عبادت سے جو غرور مین ڈالے وہ گناہ بہتر ہے جسپر بندہ اپنے مالک کے سامنے گڑگڑاوے روئے عاجزی کرے عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَ أَبُو مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَجُلٌ لَقِيَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَا عَمِلْتَ قَالَ مَا عَمِلْتُ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ رَجُلًا ذَا مَالٍ فَكُنْتُ أُطَالِبُ بِهِ النَّاسَ فَكُنْتُ أَقْبَلُ الْمَيْسُورَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمَعْسُورِ قَالَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ترجمہ ربعی بن حراش سے روایت ہے حذیفہ اور ابو مسعود دونون ملے تو حذیفہ رضے اسد تعالے عنہ نے کہا ایک شخص ملا اپنے پروردگار سے تو پروردگار نے پوچہا تو نے کیا عمل کیا ہے وہ بولا مین نے کوئی نیکی نہین کی مگر یہ کہ مین مالدار شخص تہا تو لوگون سے اپنا قرض مانگتا جو مالدار ہوتا اُسپر لے کہے کے موافق مین بیع کو توڑ ڈالتا یعنے جب معاملہ مین اُسکو نقصان معلوم ہوتا اور وہ یہ چاہتا کہ معاملہ فسخ ہو جاوے تو مین فسخ کر ڈالتا اپنے نفع کے لیے اُسکا نقصان گوارا نہین کرتا) اور جو مفلس ہوتا اُسکو معاف کر دیتا تو پروردگار نے فرمایا (فرشتون سے) تم بہی درگذر کرو میرے بندے سے ابو مسعود نے کہا مین نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ

فَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ قَالَ فَإِمَّا ذَكَرَ وَإِمَّا ذُكِّرَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فَكُنْتُ أُنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَأَتَجَوَّزُ فِي السِّكَّةِ أَوْ فِي النَّقْدِ فَغُفِرَ لَهُ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَّ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص مرگیا پہر وہ جنت مین گیا اوس سے پوچہا تو کیا عمل کرتا تہا سو اُس نے خود یاد کیا یا یاد دلایا گیا اوس نے کہا مین (دنیا مین) مال بیچتا تہا تو مفلس کو مہلت دیتا اور سکہ یا نقد مین درگذر کرتا (اوس کے نقصان یا عیب سے اور قبول کرلیتا) اس وجہ سے میری بخشش ہوئی ابو مسعود نے کہا مین نے اسکو سُنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أُتِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِهِ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَقَالَ لَهُ مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا قَالَ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا قَالَ يَا رَبِّ آتَيْتَنِي مَالَكَ فَكُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ فَكُنْتُ أَتَيَسَّرُ عَلَى الْمُوْسِرِ وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا أَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِي فَقَالَ عُقْبَةُ ابْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ وَأَبُو مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيُّ هٰكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے اللہ عزوجل کے پاس اُسکا ایک بندہ لایا گیا جسکو اُس نے مال دیا تہا تو اللہ تعالے نے اُس سے پوچہا تو نے دنیا مین کیا عمل کیا اور اللہ سے کچہ نہین چہپا سکتے بندے نے کہا اے میرے مالک تو نے اپنا مال مجہکو دیا تہا مین لوگون کے ہاتہہ بیچتا تہا اور میری عادت تہی درگذر کرنے کی (اور معاف کرنے کی) تو مین آسانی کرتا تہا مالدار پہ اور مہلت دیتا تہا نادار کو تب اللہ تعالے نے فرمایا پہر مین تو زیادہ لائق ہون معاف کرنے کے لیے تجہہ سے درگذر کرو میرے بندے سے پہر عقبہ بن عامر جہنی اور ابو مسعود انصاری نے کہا ہمنے ایسا ہی سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے

عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُوْسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوْسِرًا فَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوْا عَنْهُ ترجمہ حضرت ابی مسعود رضی اللہ تعالی عنہ

سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص کا حساب ہوا تو اسکی کوئی نیکی نہ نکلی مگر اتنی کہ وہ لوگون سے معاملہ کرتا تہا اور مالدار رتہا تو اپنے غلامون کو حکم کرتا نادار کو معاف کر دینے کا تب اللہ تعالے نے فرمایا ہم زیادہ حق رکھتے ہین معاف کرنے کا تجہ سے اور حکم دیا کہ معاف کرو اوس کے گناہون کو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ رَجُلٌ یُدَایِنُ النَّاسَ فَکَانَ یَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَیْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ یَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی فَتَجَاوَزَ عَنْهُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص لوگون کو قرض دیا کرتا وہ اپنے نوکر سے کہتا جو مفلس ہو اسکو معاف کر دینا شاید اللہ تعالی اوس کے بدلے ہمکو معاف کرے پہر وہ اللہ تعالے سے ملا اللہ نے اوسکو بخشدیا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ طَلَبَ غَرِیْمًا لَهٗ فَتَوَارٰی عَنْهُ ثُمَّ وَجَدَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ مُعْسِرٌ قَالَ آللّٰهِ قَالَ آللّٰهِ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّنْجِیَهُ اللّٰهُ مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ یَضَعْ عَنْهُ ترجمہ عبد اللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہو ابو قتادہ نے اپنے ایک قرضدار کو ڈہونڈا وہ چہپ گیا پہر اوسکو پایا تو وہ بولا مین نادار ہون ابو قتادہ نے کہا اللہ کی قسم اوس نے کہا اللہ کی قسم تب ابو قتادہ نے کہا مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جس شخص کو بہلا معلوم ہو کہ اللہ اوسکو نجات دیوے قیامت کے دن کی سختیون سے تو وہ مہلت دیوے نادار کو یا معاف کر دیوے اوسکو عَنْ اَیُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا

بَابُ تَحْرِیْمِ مَطْلِ الْغَنِیِّ وَصِحَّةِ الْحَوَالَةِ وَاسْتِحْبَابِ قَبُوْلِهَا اِذَا اُحِیْلَ عَلٰی مَلِیٍّ

جو شخص مالدار ہو اوسکو قرض ادا کرنے مین دیر کرنا حرام ہے اور جب قرض اوتارا جاوے مالدار پر تو اوس کا قبول کر لینا مستحب ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُکُمْ عَلٰی مَلِیٍّ فَلْیَتْبَعْ ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مالدار
ہو (یعنے اتنا کہ قرض ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو) پھر وہ دیر کرے قرض کے ادا کرنے مین تو وہ
ظالم ہے اور جب تم مین سے کوئی لگا دیا جاوے مالدار پر تو اُسکا پیچھا کرے **فائدہ** لگا دیا
جاوے یعنے حوالہ دیا جاوے مثلاً زید عمرو کا مقروض ہے زید نے عمرو کو حوالہ دیا بکر پر یعنے بکر
پر اپنا قرض اوتار دیا اوسکی رضامندی سے اور عمرو کا مقابلہ کرا دیا تو عمرو کو قبول کرنا چاہیے
اگر بکر مالدار ہے اور بکر کا پیچھا کرنا چاہیے۔ اب یہ قبول کرنا مستحب ہے اور بعض علما نے
کہا کہ مباح ہے اور بعضون نے کہا واجب ہے بوجہ ظاہر حدیث کے اور یہی مذہب ہے داؤد ظاہری
کا۔ نووی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِہٖ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** تَحْرِیْمِ بَیْعِ فَضْلِ الْمَاءِ
الَّذِیْ یَکُوْنُ بِالْفَلَاةِ وَیُحْتَاجُ اِلَیْہِ لِرَعْیِ الْکَلَاءِ وَتَحْرِیْمِ مَنْعِ بَذْلِہٖ وَتَحْرِیْمِ بَیْعِ
ضِرَابِ الْفَحْلِ جو پانی جنگل مین ضرورت سے زیادہ ہو اوسکا بیچنا حرام ہے جب لوگون کو اُسکی
احتیاج ہو گھانس چرانے مین اور اُسکا روکنا منع ہے اور نر کدانے کی اجرت لینا منع ہے
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ فَضْلِ الْمَاءِ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوس پانی کے بیچنے سے جو ضرورت سے زیادہ ہو **فائدہ** نووی نے کہا
دوسری روایت مین یون ہے منع کیا زائد پانی کے روکنے سے تاکہ اوسکی وجہ سے زائد
گھانس رکی رہے اور ایک روایت مین ہے کہ زائد پانی نہ بیچا جاوے تاکہ اُسکی وجہ سے زائد گھانس
بھی بکے اور اسکا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کا جنگل مین کنوان ہو اور اُسمین اُسکی ضرورت
سے زیادہ پانی نکلے اور اُس جنگل مین گھانس بھی ہو لیکن پانی سوا اس کنوے کے اور
کہین نہ ہو تو جانور والے اپنے جانورون کو اوس جنگل مین چرا نسکین بغیر اوس کنوے
مین سے پانی پلانے کے اب کنوے والا اوسکا پانی پینے کو نہ دیوے یا اوسکی قیمت لیوے
اور اس بہانے سے گویا گھانس کی چرائی کی بھی قیمت لیوے تو یہ حرام ہے۔ ہمارے صحاب

نے کہا ہے کہ ضرورت سے زائد جو پانی جنگل میں ہو اوسکو مفت دینا چاہیے کئی شرطون سے ایک
کہ وہان اور کہین پانی نہ ہو دوسرے یہ کہ جانورون کے پینے کے لیے دیا جاوے نہ کہیتی کہو سینچنے
تیسری یہ کہ مالک کو اوس کی احتیاج نہ ہو اور مذہب صحیح یہ ہے کہ جو اپنی ملکی زمین میں کنوان
یا چشمہ کہودے تو پانی بہی اوس کے ملک ہوگا اور بعضون نے کہا پانی اوسکی ملک نہ ہوگا لیکن
جب پانی کو اپنے برتن میں لے لیوے تو وہ ملک ہے جاتا ہے یہی صواب ہے اور بعضون نے اسپر
اجماع نقل کیا ہے انتہے بالاختصار **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ
نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَالْاَرْضِ
لِتُحْرَثَ نَعْنِيْ ذٰلِكَ تَعْنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** حضرت جابر بن عبد اللہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی کدائی کو بیچنے سے۔
ف یعنے اوس کی اجرت لینے سے نووی نے کہا علمار نے اختلاف کیا ہے اس مین کہ
اونٹ یا اور کوئی جانور نر کی کدائی کی اجرت لینا کیسا ہے تو امام شافعی اور امام ابوحنیفہ اور
ابوثور کا مذہب یہ ہے کہ اوس کی اجرت لینا حرام ہے اور مادہ والے پر کچہ دینا واجب نہیں
اور ایک جماعت صحابہ اور تابعین اور مالک نے اوس کو جائز رکہا ہے ایک مدت معین اور ضربات
معین کیلیے اور نہی کو تنزیہی بتلایا ہے **ف** اور پانی کو بیچنے سے اور زمین کو بیچنے سے کہیتی
کے لیے **فائدہ** یعنے مزارعت سے اسکا بیان مفصل اوپر گذر چکا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ
بِهِ الْكَلَاُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہین روکا جاوے بیکار پانی تاکہ روکی جاوے اسکی وجہ سے گہانس **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا
فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوْا بِهِ الْكَلَاَ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روکو اوس پانی کو جو تمہاری ضرورت سے زیادہ ہو گہانس
کو روکنے کو لیے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَاُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچا جاوے وہ پانی جو ضرورت سے
زیادہ ہوتا کہ گھاس بکے **باب** تحریم ثمن الکلب وحلوان الکاہن ومہر البغی
والنہی عن بیع السنور کتے کی قیمت اور نجومی کی مٹھائی اور رنڈی کی خرچی اور بلی کی بیع
حرام ہے **عن** ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نہی عن ثمن الکلب ومہر البغی وحلوان الکاہن **ترجمہ** ابو مسعود
انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت
سے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ کتے کی بیع حرام ہے اور وہ صحیح نہیں ہے اور اسکی قیمت
حرام ہے اور جو کوئی کتے کو مار ڈالے اگرچہ وہ تعلیم یافتہ ہو تب بھی اوس پر قیمت کا تاوان نہیں
اور جمہور علما کا جیسے ابو ہریرہ اور حسن بصری اور ربیعہ اور اوزاعی اور حکم اور حماد اور شافعی
اور احمد اور داؤد اور ابن منذر وغیرہم کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک
ان کتون کی بیع درست ہو جن سے منفعت ہو اور ان کے مار ڈالنے والے پر قیمت کا تاوان ہو
اور ابن منذر نے جابر اور عطا اور نخعی سے شکاری کتے کی بیع کا جواز نقل کیا ہے نہ اور کتے کا
اور امام مالک سے اس مین کئی روایتین ہین ایک تو یہ کہ اس کی بیع جائز نہین ہے لیکن تلف
کرنے والے پر قیمت کا تاوان ہے دوسرے یہ کہ بیع جائز ہے اور تلف کرنے والے پر تاوان
بھی ہے تیسرے یہ کہ بیع ناجائز اور تلف کرنے والے پر تاوان بھی نہین ہے جمہور کی دلیل یہ
حدیث ہو اور جو اسکی بعد آتی ہین اور وہ جو حدیث ہے کہ منع کیا آپ نے کتے کی قیمت سے
مگر شکاری کتے کی قیمت سے اور حضرت عثمان نے ایک شخص سے کتے کا تاوان بیس اونٹ دلائے
اور عمرو بن العاص کے بیٹے نے کتے کے مار ڈالنے مین اسکا تاوان دلایا تو یہ سب روایتین
ضعیف ہین باتفاق ائمہ حدیث کر اور مین نے انکو تفصیل سے شرح مہذب مین بیان کیا ہے
(نووی) **ت** اور کسی رنڈی فاحشہ کی خرچی سے **ف** جو وہ زنا کی اجرت مین لیتی
ہے اور یہ حرام ہے باجماع اہل اسلام **ترجمہ** اور نجومی کی مٹھائی سے **فائدہ** جو غیب
کی بات بتانے پر اوسکو اجرت ملتی ہے اور داخل ہین اس مین پنڈت اور رمال اور جفار جو غیب
کی باتین بتادین اونکی کمائی سب حرام ہے نووی نے کہا بغوی اور قاضی عیاض نے کہا

کہ اتفاق کیا ہے اہل اسلام نے کاہن کی اجرت حرام ہونے پر کیونکہ وہ عوض ہے فعل حرام کا اور
کھانا ہے لوگون کا مال فریب اور جھوٹ سے اسیطرح اجرت گانے والے اور نوحہ کرنے والے کی
اور یہ جو صحیح مسلم مین آیا ہے کہ لونڈیون کی کمائی سے آپ نے منع فرمایا تو مراد وہی کمائی ہے جو
زنا سے ہووے نہ اوس کمائی سے جو سلائی یا کتوائی سے ہو خطابی نے کہا عراف کی کمائی بھی
حرام ہے اور کاہن اور عراف مین یہ فرق ہے کہ کاہن آئندہ کی باتین بتاتا ہے اور اسرار کے
معرفت کا دعوی کرتا ہے اور عراف چوری کا مال اور گمی ہوی چیز کا پتا بتاتا ہے یہ خطابی نے
ابوداؤد کی کتاب البیوع پر لکھا ہے اور آخر کتاب مین یہ لکھا ہے کہ کاہن وہ ہے جو غیب دانی
کا دعوی کرے اور لوگون کو آیندہ ہونے والی باتین بتلا دے اور عرب مین کچھ لوگ کاہن تھے
جو دعوی کرتے تھے بہت باتین جاننے کا بعضے اون مین سے یہ کہتے تھے کہ اون کے ساتھ جنات
مین سے کوئی رفیق ہے یا کوئی جن اونکا تابع ہے جو خبرین بتلا دیتا ہے اور بعضی یہ کہتے تھے کہ اون
کو ایسی سمجھ ہے جس سے وہ آیندہ کی باتین سمجھ جاتے ہین اور بعضی اون مین سے عراف کہلاتے
تھے یہ وہ لوگ تھے جو اسباب کو دیکھکر مقدمات سے مطلب نکال لیتے تھے مثلاً کوئی چیز چوری گئی لوگما
والے کو پکڑ لیتے تھے اور بعضی منجم کو کاہن بولتے تھے اور یہ حدیث ان سب لوگون کو شامل ہے اور
اسحدیث سے منع ہے اُن لوگون کی بات ماننا اور اوسپر یقین کرنا لیکن طبیب تو اوسکو بھی بعضے
کاہن یا عراف کہتے تھے پر وہ اس نہی مین داخل نہین ہے تمام ہوا کلام خطابی کا امام ابوالحسن
ماوردی نے اپنی کتاب احکام سلطانیہ کے اخیر مین لکھا ہے کہ محتسب کو روکنا چاہیے ایسے لوگون
کی کمائی سے جیسے نجومی یا اور کوئی بازی والا اور سزا دینے چاہئے دینے والے اور لینے والے کو
واللہ اعلم انتہے **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر
گذرا **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَثَمَنُ الْكَلْبِ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ **ترجمہ** رافع بن خدیج
سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بری کمائی ہے رنڈی
فاحشہ کی کمائی اور کتے کی قیمت اور پچھنی لگانیوالے کی مزدوری **ف** نووی نے کہا اسحدیث
مین دلیل ہے اوس شخص کی جو پچھنی لگانے کی اجرت کو حرام جانتا ہے اور اس مین علما کا اختلاف

عراف اور کاہن کا فرق

ہے اکثر سلف اور خلف کے نزدیک یہ اجرت حرام نہین ہے اور یہی مشہور مذہب ہی امام احمد
کا اور ایک روایت مین اون سے یہ حرام ہے آزاد کو نہ غلام کو اور اون کی دلیل ہے حدیث ابن
عباس کی جسکو روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی اور مزدوری
دی پچھنی لگانے والے کو اور یہ حدیث محمول ہی تنزیہ پر اور اسکا مطلب یہ ہی کہ پچھنی لگانے کا پیشہ
ایک ذلیل پیشہ ہے حتی المقدور دوسرا پیشہ کرنا افضل ہے عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ
الْحَجَّامِ خَبِيثٌ ترجمہ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالے عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی آپ نے فرمایا کتے کی قیمت خبیث ہی اور رنڈی کی خرچی خبیث ہے اور پچھنی لگانے
والی کی کمائی خبیث ہی عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَنِ
الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ فَقَالَ زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ ترجمہ
ابوالزبیر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے جابر سے پوچھا کتے اور بلی کی قیمت کو اونھون نے
کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ف نووی نے کہا بلی کی قیمت اس
واسطے منع کیا کہ وہ بے کار ہے یا یہ نہی تنزیہی ہے تاکہ لوگ اوس کے بیچ لوگون کو مفت دیا کرین
اسپر بہی اگر اس سے منفعت ہو اور کوئی بیچے تو بیع صحیح ہے اور زر ثمن حلال ہی یہی ہمارا مذہب
اور اکثر علما کا مذہب ہے مگر ابن منذر نے ابوہریرہ اور طاؤس اور مجاہد اور جابر بن زید سے نقل کیا
کیا ہے کہ اسکی بیع جائز نہین ہے اور حجت اونکی یہی حدیث ہی بَابُ الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ
وَبَيَانِ نَسْخِهِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِ اقْتِنَائِهَا إِلَّا لِصَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ أَوْ مَاشِيَةٍ وَنَحْوِ ذٰلِكَ کتون کے
قتل کا حکم پہر اس حکم کا منسوخ ہونا اور اس امر کا بیان کہ کتے کا پالنا حرام ہے مگر شکار یا کہیتی یا
جانورون کی حفاظت کے لیے یا ایسے ہی اور کوئی کام کے واسطے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ترجمہ عبداللہ بن
عمر رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتون کو مار ڈالنے کا

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل
الکلاب فارسل فی اقطار المدینۃ ان تقتل ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتون کے مار ڈالنے کا پھر بھیجا آپ نے لوگون
کو مدینہ کے سب طرف کتون کو مارنے کے لیے عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بقتل الکلاب فتنبعث فی المدینۃ
واطرافہا فلا ندع کلبا الا قتلناہ حتی انا لنقتل کلب المریۃ من اہل البادیۃ
یتبعہا ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم
فرماتے تھے کتون کے قتل کا تو ہمین بھیجے لگا مدینہ کے شہر مین اور اُس کے چارون طرف کتون کے
پھر کوئی کتا ہم نہین چھوڑتے تھے سبکو مار نہ ڈالا ہو یہان تک کہ ہم نے دودھ والی اونٹنی کے
ساتھ جو کتا رہتا تھا دیہات والون مین اوسکو بھی مار ڈالا فائدہ نووی نے کہا علما نے
اتفاق کیا ہے کہ کاٹنے والے کتے کو مار ڈالنا چاہیے لیکن اختلاف کیا ہے اوس کتے کے مارنے
مین جس سے کوئی نقصان نہین تو ہمارے اصحاب مین سے امام الحرمین نے یہ کہا ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سب کتون کے مار ڈالنے کا حکم کیا تھا پھر وہ حکم منسوخ ہو گیا اور
آپ نے منع کیا کتون کے قتل سے مگر وہ کتا جو کالا بھجنگ ہو پھر یہ قاعدہ قرار پایا کہ ہر کتے کا
قتل منع ہے خواہ وہ کالا ہو یا اور کوئی رنگ کا ہو جو نقصان نہ دیوے اور قاضی عیاض نے کہا
کہ بہت علما نے انہی حدیثون سے تمسک کیا ہے جو کتون کے قتل کے باب مین آئین ہین لیکن
مستثنیٰ کیا ہے اون مین سے شکاری کتون کو اور یہی مذہب ہے امام مالک اور اُن کے اصحاب کا
انتہی مختصرا عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
امر بقتل الکلاب الا کلب صید او کلب غنم او ماشیۃ فقیل لابن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما ان ابا ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول او کلب زرع فقال ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زرعا ترجمہ عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتون کے مار ڈالنے کا مگر شکاری کتا یا
بکریون کے منڈے کا کتا یا اور جانورون کی حفاظت کا لوگون نے عبد اللہ بن عمر سے کہا ابوہریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہیت کے کتے کو بہی مستثنی کرتے ہین عبد اللہ بن عمر نے کہا بیشک ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کہیت بہی ہے **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے حضرت ابو ہریرہ کی تحقیر منظور نہین ہے نہ اون کی روایت مین کوئی شک تہی بلکہ اسکا مطلب یہ ہی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چونکہ کہیت تہا اور اُن کو اوسکی حفاظت کے لیے کتے کا پالنا ضرور تہا اس لیے اُنہون نے یہ لفظ یاد رکہا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سبہی یاد نہ رہا اور حاصل یہ ہے کہ کہیت کا لفظ کچہ صرف ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نقل نہین کیا بلکہ ایک جماعت صحابہ نے نقل کیا ہے اور جو صرف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے تب بہی وہ روایت مقبول اور کافی ہوتی اس لیے کہ صحابہ سب ثقہ ہین۔ اب کتون کے پالنے مین ہمارا مذہب یہ ہی کہ بغیر ضرورت کے کتا پالنا حرام ہے اور شکار یا کہیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لیے درست ہی اور گہر کی حفاظت کے لیے پالنے مین اختلاف ہی صحیح قول یہ ہے کہ جائز ہے اُنپر قیاس کر کے انتہی ملخصًا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ يَقُولُ اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى اَنَّ الْمَرْاَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا نَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَهِيمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَاِنَّهُ شَيْطَانٌ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا کتون کے مارنے کا یہان تک کہ عورت جنگل سے آتی اپنا کتا لیکر تو ہم اُسکو بہی مار ڈالتے پہر آپ نے منع کیا کتون کے قتل سے اور فرمایا مار ڈالو ایک سان سیاہ کتے کو جس کی آنکہہ پر دو سفید ٹیکے ہون وہ شیطان ہوتا ہے **فائدہ** یعنے شریر ہوتا ہے اکثر ایسا کتا کاٹ کہاتا ہے تکلیف دیتا ہے۔ امام احمد اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ ایسے کتے کا شکار بہی درست نہین کیونکہ وہ شیطان ہے اور شافعی اور مالک اور جمہور علما کے نزدیک اُسکا بہی شکار درست ہی اور حکم اُسکا مثل اور کتون کے ہے (نووی) عَنِ ابْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ **ت** ابن مغفل سے روایت ہی حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے کتون کے مارنے کا حکم فرمایا کہ کیا بگاڑتے ہین اُن کا پھر اجازت دی شکاری کتا اور ریوڑ کا کتا
پالنے کی عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ يَحْيٰى وَرَخَّصَ فِيْ كَلْبِ
الْغَنَمِ وَالصَّيْدِ وَالزَّرْعِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ اجازت
دی آپ نے بکریون کے کتے اور شکار کے کتے اور کہیت کے کتے کی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارٍ نَقَصَ مِنْ
اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی کتا پالا سوا اُس کتے کے جو جانورون کی حفاظت کے
لیے ہو یا شکاری ہو تو اُسکا ثواب ہر روز دو قیراط کے برابر کم ہوگا فائدہ قیراط پانچ جو
کا ہوتا ہے اب علماء نے اختلاف کیا ہے کہ یہ نقصان گذشتہ اعمال کے ثواب مین سے ہوگا
یا آیندہ اعمال کے اور ایک قیراط دن کے اعمال مین سے گھٹیگا ایک رات کے یا ایک فرض مین
سے ایک نفل مین سے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ کتا پالنے سے فرشتون کے آنے مین حرج ہوتا
ہے یا آنے جانے والون کو اوس کے بھونکنے سے تکلیف ہوتی ہے یا پالنے والے کے کپڑے اور
برتن نجس ہو جانے کی وجہ سے (نووی) عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ
قِيْرَاطَانِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے بشرطیکہ وہ شکاری یا جانورون کی حفاظت کے لیے نہ ہو اُس کے
ثواب مین سے ہر روز دو قیراط گھٹتے جاوینگے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ ضَارِيَةٍ اَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ
كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے سوا شکاری کتے یا ریوڑ کے تو اُسکے عمل مین سے ہر روز
دو قیراط کم ہونگے عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ كَلْبَ صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ
عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَوْ كَلْبَ حَرْثٍ ترجمہ

سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے سوا جانورون کے حفاظت کے لیے یا شکاری کتے کی اوس کے عمل مین سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔ عبداللہ نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کھیت کا کتا زیادہ کیا عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ ضَارٍ اَوْ مَاشِیَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ قَالَ سَالِمٌ وَکَانَ اَبُوْهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ اَوْ کَلْبَ حَرْثٍ وَکَانَ صَاحِبَ حَرْثٍ **ترجمہ** سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے اونہون نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص کتا پالے مگر وہ شکاری یا جانورون کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اوسکے عمل مین سے ہر روز دو قیراط کم ہون گے سالم نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے اور کھیت کا نہ ہو اور اون کا کھیت بھی تھا (اسوجہ سے اونہون نے یاد رکھا اس لفظ کو) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا اَهْلِ دَارٍ اتَّخَذُوْا کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَةٍ اَوْ کَلْبَ صَائِدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ **ترجمہ** سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا عبداللہ بن عمر سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس گھر کے لوگون نے کتا رکھا اور وہ جانورون کے حفاظت کے لیے یا شکاری نہ ہو تو اون کے اعمال مین سے ہر روز دو قیراط کم ہون گے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ زَرْعٍ اَوْ غَنَمٍ اَوْ صَیْدٍ یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا رکھے مگر وہ کھیت کا یا بکریون کا یا شکار کا کتا نہ ہو تو اوس کے ثواب مین سے ہر روز ایک قیراط کے برابر کم ہوگا

فائدہ نووی نے کہا کسی روایت مین ایک قیراط ہے کسی مین دو قیراط شاید یہ مطلب ہوگا کہ مدینہ مین اگر پالے تو دو قیراط نقصان ہوگا کیونکہ مدینہ منورہ متبرک ہے اور فضیلت رکھتا ہے اور شہرون پر بس وہان کی ضرورت کتا رکھنا زیادہ گناہ ہے اور یا ہر پالے تو ایک

قیراط ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ یہ اختلاف کتوں کی قسم پر ہے جو کتا زیادہ موذی ہو اوس میں دو
قیراط نقصان ہوگا ورنہ ایک قیراط ہوگا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا لَیْسَ بِکَلْبِ صَیْدٍ وَّلَا مَاشِیَةٍ وَّلَا اَرْضٍ فَاِنَّهٗ یَنْقُصُ مِنْ
اَجْرِهٖ قِیْرَاطَانِ کُلَّ یَوْمٍ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِی الطَّاهِرِ وَلَا اَرْضٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی
اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے اور وہ شکار
نہ ہو اور نہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو نہ زمین کے (یعنے کھیت کی) تو اوس کے ثواب میں
سے دو قیراط کا ہر روز نقصان ہوگا۔ اور ابو الطاہر کی روایت میں ولا ارض کا لفظ نہیں
ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَةٍ اَوْ صَیْدٍ اَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ کُلَّ یَوْمٍ
قِیْرَاطٌ قَالَ الزُّهْرِیُّ فَذُکِرَ لِابْنِ عُمَرَ قَوْلُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
قَالَ یَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا هُرَیْرَةَ کَانَ صَاحِبَ زَرْعٍ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے مگر کتا ریوڑ کا یا
شکار کا یا کھیت کا اوس کے ثواب میں ہر روز ایک قیراط گھٹتا ہوگا۔ زہری نے کہا ابن عمر رضی اللہ تعالے
عنہ سے ذکر ہوا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کا کہ وہ کھیت کے کتے کو بھی مستثنی کرتے ہیں
تو اونھوں نے کہا رحم کرے اللہ ابوہریرہ پر وہ کھیت والے تھے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَمْسَکَ کَلْبًا فَاِنَّهٗ
یَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ اِلَّا کَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِیَةٍ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جو شخص کتا رکھے اوس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم کیا
جاوے گا مگر کھیت کا کتا یا ریوڑ کا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ
ترجمہ دونوں روایتوں کا وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا لَیْسَ بِکَلْبِ صَیْدٍ وَّلَا
غَنَمٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے

قیراط

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا رکھے اور وہ شکاری یا بکریون کی حفاظت کے لیے نہو تو اوس کے عمل مین سے روز ایک قیراط نقصان ہوگا **عن** سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ شَنُوءَةَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ **ترجمہ** سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے اور وہ ایک شخص تہے شنوءہ کے قبیلہ مین سے اور صحابی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون نے کہا مین نے سنا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جو شخص کتا پالے اور وہ کام نہ آوے اوس کے کہیت کو یا تہن کے (یعنے جانورون کی حفاظت کو) اوس کے عمل مین سے ہر روز ایک قیراط کا گہٹاؤ ہوگا۔ سائب بن یزید نے کہا مین نے سفیان سے پوچہا تم نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اونہون نے کہا ہان قسم ہے اس مسجد کے رب کی **عن** السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ وَفَدَ عَلَيْهِمْ سُفْيَانُ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنَائِيُّ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب حِلِّ أُجْرَةِ الْحِجَامَةِ

پچہنی لگانے کی اجرت حلال ہے

عن حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ هُوَ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمْ **ترجمہ** حمید سے روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے لوگون نے پوچہا پچہنی لگانے والے کی کمائی کو اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچہنی لگائی ابو طیبہ کے ہاتہہ سے پہر حکم کیا آپ نے دو صاع اناج اوسکو دینے کا اور اُس نے بیان کیا یہ اپنے لوگون سے تو اونہون نے ہلکا کر دیا اوس کے محصول کو (یعنے اُس خراج کو جو اُس سے لیتے تہے) اور فرمایا آپ نے افضل دوا اون کی جن سے تم علاج کرتے ہو پچہنی لگانا ہے

عن حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَلَا تُعَذِّبُوا

مِنْ بَيَاتِكُم بِالتَّمْرِ ترجمہ حمید سے روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا حجام کی کمائی کیسی ہے پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گذری اسمین یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا افضل اُن چیزون مین جن سے تم دوا کرتے ہو حجامت ہے (یعنے پچھنی لگانا) اور قسط بحری یعنے دریائی کوٹ فائدہ جسکو عود ہندی کہتے ہین گرم و خشک ہے معدہ اور دل اور دماغ کو فائدہ کرتا ہے اور سرد و تر بیماریون مین نہایت مفید ہے ف اور مت ایذا دو اپنے بچون کو حلق دبا کر ف غذرہ یعنے درد حلق کی بیماری مین بلکہ عود ہندی لگانا کافی ہے یا کہلانا عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ فَاَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ اَوْ مُدٍّ اَوْ مُدَّيْنِ وَكَلَّمَ فِيْهِ فَخُفِّفَ عَنْ ضَرِيْبَتِهِ ترجمہ حمید سے روایت ہے مین نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام ہمارا بلوایا وہ حجام تھا (یعنے پچھنی لگاتا تھا) پھر اوس نے پچھنی لگائی آپ کے آپ نے حکم کیا ایک صاع یا ایک مُد یا دو مُد اناج اوسکو دینے کا اور گفتگو آئی اوس کے باب مین تو گھٹا دیا گیا محصول اوسکا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی اور حجام کو اسکی مزدوری دی اور ناک مبارک مین دوا ڈالی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ حَجَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ لِبَنِيْ بَيَاضَةَ فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْرَهُ وَكَلَّمَ سَيِّدَهُ فَخَفَّفَ عَنْهُ مِنْ ضَرِيْبَتِهِ وَلَوْ كَانَ سُحْتًا لَمْ يُعْطِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنی لگائی بنی بیاضہ (ایک قبیلہ ہے انصار مین سے) کے ایک غلام نے پھر آپ نے اُسکو اجرت دی اور اُس نے اپنے مالک سے اُسکا ذکر کیا اوس نے اُسکا محصول کم کر دیا (جو روزانہ اُس سے ٹھیرا تھا اُسکو خراج کہتے ہین اور یہ جائز ہے) اور اگر حجامت کی اجرت حرام ہوتی تو آپ کبھی اوسکو نہ دیتے باب تَحْرِيْمِ بَيْعِ الْخَمْرِ شراب بیچنا حرام ہے عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم یخطب بالمدینۃ قال یا ایہا الناس ان اللہ تعالی یعرض بالخمر ولعل
اللہ سینزل فیہا امرا فمن کان عندہ منہا شیء فلیبعہ ولینتفع بہ قال فما لبثنا الا
یسیرا حتی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی حرم الخمر فمن ادرکتہ
ہذہ الایۃ وعندہ منہا شیء فلا یشرب ولا یبیع قال فاستقبل الناس بما کان عندہم
منہا فی طریق المدینۃ فسفکوہا **ترجمہ** حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے خطبہ مین مدینہ مین اے لوگو اللہ تعالی اشارہ
کرتا ہے شراب کی حرمت کا **فائدہ** جب جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اس
وقت تک شراب حرام نہ تہا لوگ پیا کرتے تہے بعضون نے آپ سے پوچہا تو یہ آیت اوتری یسئلونک
عن الخمر والمیسر اخیر تک اس آیت مین یہ فرمایا کہ شراب مین اگرچہ فائدہ ہے پر ضرر زیادہ ہے اسسے لوگون نے
شراب پینا نہین چہوڑا تو دوسری ایک سخت آیت اوتری یا ایہا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم
سکاری اخیر تک اس آیت مین نشہ کیحالت مین نماز پڑہنے سے منع کیا پر صاف شراب پینا حرام نہین
کیا لیکن جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہو گیا کہ اب آیندہ اللہ جل جلالہ کا ارادہ یہ ہے
کہ شراب کو بالکل حرام کر دیوے تب آپ نے یہ حدیث فرمائی **ف** اور شاید کہ کوئی حکم اس کے باب مین
اوتار کر اسلیے جس کے پاس شراب ہو وہ بیچڈالے اور اوسکی قیمت سے فائدہ اوٹہاوے ابو سعید رضی
اللہ تعالے عنہ نے کہا چند روز گذرے تہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے
نے حرام کر دیا شراب کو اب جس کے پاس شراب ہو اور اسکو یہ حرمت کی آیت پہونچ جاوے تو وہ نہ پیئے نہ بیچے
ابو سعید رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا تب جن لوگون پاس شراب تہا وہ اسکو مدینہ کے رستے پر لائے
اور بہا دیا **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک کسی شے کے باب مین
کوئی حکم نہ اوترے جبتک کسیطرح کی تکلیف نہین ہے اور اس مسئلہ مین خلاف ہے علما اصول کا جو مذہب
ہے صحیح یہ ہے کہ قبل شرع کے وارد ہونیکے نہ حکم ہے نہ تکلیف کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا وما کنا معذبین
حتی نبعث رسولا دوسرا قول یہ ہے کہ اصل اشیا مین حرمت ہے جب تک شرع وارد نہ ہو تیسرا قول
یہ ہے کہ اصل اشیا مین اباحت ہے چوتہا قول یہ ہے کہ توقف کرنا چاہیے انتہے پہر نووی نے کہا کہ شراب
کا بیچنا بالاجماع حرام ہے اور علت اوسکی امام شافعی رحمۃ اللہ تعالے علیہ کے نزدیک یہ ہے کہ وہ نجس ہے

اور کوئی مباح منفعت اوس سے حاصل نہین ہو سکتی تو مثل اور نجاسات کے جیسے گوہ اور کبوتر کی بیٹ اوس کی بیع حرام ہے اسی طرح اون درندہ جانورون کی بیع جن مین کوئی فائدہ نہین نہ وہ شکار کے کام آتے ہین جیسے نیولا سانپ وغیرہ اونکی بیع بھی ناجائز ہے اور یہ جو دوسری حدیث مین آیا ہے کہ اللہ تعالے جب کسی قوم پر کسی چیز کا کہانا حرام کرتا ہے تو اوسکی قیمت بھی حرام کرتا ہے مراد اوس سے وہی چیزین ہین جو کہانے کے لیے ہون برخلاف اون چیزون کے جو اور کام کی ہون جیسے غلام خچر گدہا کہ اون کا کہانا حرام ہے پر بیچنا جائز ہے اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہین اور جو درست ہوتا تو حضرت حکم فرما دیتے بلکہ منع کرتے اوس کے ضائع کرنے سے جیسے پہلے حدیث کہ آپ نے حکم فرمایا تہا اوس کے بہیڑ النے کا اور جیسے مردہ بکری کے مالکون کو فرمایا تہا کہ تم نے اوسکی کہال سے فائدہ کیون نہین اوٹہایا یہی قول ہے شافعی اور احمد اور ثوری اور مالک کا صحیح تر روایت مین اور جائز رکہا ہے اوسکو اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ اور مالک نے ایک روایت مین عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِنَّ رَجُلًا اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ حَرَّمَهَا قَالَ لَا فَسَارَّ اِنْسَانًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَرْتَهٗ فَقَالَ اَمَرْتُهٗ بِبَيْعِهَا فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا قَالَ فَفَتَحَ الْمَزَادَةَ حَتّٰى ذَهَبَ مَا فِيْهَا ترجمہ عبد الرحمن بن وعلہ سبائی سے روایت ہے جو مصر کا رہنے والا تہا اوس نے پوچھا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے انگور کے شیرہ کو ابن عباس نے کہا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک مشک شراب کی تحفہ لایا آپ نے فرمایا تو نہین جانتا کہ اللہ تعالے نے حرام کر دیا ہے اوسکو اوس نے کہا نہین تب اوس نے کان مین دوسرے سے بات کی آپ نے فرمایا تو نے کیا بات کی وہ بولا مین نے کہا بیچ ڈال اوس کو آپ نے فرمایا جس نے اسکا پینا حرام کیا ہے اوس نے اسکا بیچنا حرام کیا ہے یہ سن کر اوس شخص نے مشک کا منہ کہولدیا اور جو کچہ اوس مین تہا سب بہ گیا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ دوسری روایت کا بہی عبد اللہ بن عباس سے ایسی ہی ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْاٰيَاتُ

مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْتَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ نَهٰى عَنِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے جب سورۂ بقر کی اخیر آیتین اتریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور وہ آیتین لوگون کو پڑھ کر سنائین اور منع کیا انکو شراب کی سوداگری سے **ف** قاضی عیاض نے کہا شراب کی حرمت تو سورۂ مائدہ مین ہے اور وہ ربا کی آیت سے بہت پہلے اتری ہے کیونکہ ربا کی آیت سب سے آخر مین اتری ہے تو احتمال ہے کہ یہ ممانعت تحریم کے بعد ہو یا خمر کی تحریم کے وقت آپ نے تجارت خمر کو بھی حرام کر دیا ہو پھر بیان کیا دوبارہ تاکہ خوب مشہور ہو جاوے اور شاید اوس مجلس مین ایسے لوگ ہون جنکو تجارت کی حرمت کی خبر نہ ہوئی ہو **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اُنْزِلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے جب سورۂ بقر کے اخیر آیتین اتریں سود کے باب مین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کیطرف نکلے اور حرام کیا شراب کی سوداگری کو **باب** تَحْرِيْمِ بَيْعِ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ شراب اور مردار اور سور اور بتون کی بیع حرام ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهُ يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَتُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهَا اَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهُ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس سال مکہ فتح ہوا آپ فرماتے تھے مکہ مین کہ اللہ تعالے اور اوسکے رسول نے حرام کر دیا ہے شراب اور مردار اور سور اور بتون کی بیع کو لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ مردار کی چربی تو کشتیون مین لگائی جاتی ہے اور کھالون مین ملی جاتی ہے اور لوگ اُس سے روشنی کرتے ہین آپ نے فرمایا نہین وہ حرام ہے پھر فرمایا اُسوقت اللہ تعالی تباہ کر دے یہود کو جب اللہ تعالی نے اونپر چربی کو حرام کیا (یعنے کھانا اُس کا) تو اونہون نے

نے اوسکو کھلایا یا بیچکر اوس کی قیمت کہائی **فائدہ** نووی نے کہا یہ جو آپ نے فرمایا نہین وہ حرام
ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اوسکا بیچنا کسی حال مین درست نہین کیونکہ اسکی بیع حرام ہے نہ یہ کہ چربی کی
منفعت اوٹھانا حرام ہے اور شافعی اور اصحاب شافعی کا مذہب یہی ہے کہ مردار کی چربی سے نفع
اوٹھانا جائز ہے جیسے کشتیون مین لگانا یا چراغ روشن کرنا وغیرہ جو کہانے مین داخل نہین اور نہ آدمی
کے بدن مین لگے اور یہی قول ہے عطا بن ابی رباح اور محمد بن جریر طبری کا اور جمہور علماء کے نزدیک
اوس سے کوئی منفعت لینا درست نہین کیونکہ مردار سے نفع اوٹھانے کی ممانعت مطلق ہے مگر جو خاص کی
گئی جیسے دباغت کی ہوئی کہال - اب اگر تیل یا گہی نجس ہو جاوے تو اوس سے روشنی کرنے مین یا اور کسی
استعمال مین سوا کہانے یا بدن مین لگانے کے جیسے صابون بنانے یا جانورون کے کہلانے مین اختلاف
ہے سلف کا لیکن ہمارے صحیح مذہب مین وہ جائز ہے اور قاضی عیاض نے اسکو نقل کیا ہے امام مالک
اور بہت سے صحابہ سے اور شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ اور اون کے اصحاب اور لیث بن سعد سے اور
کہا کہ ایسا ہی منقول ہے حضرت علی اور ابن عمر اور ابو موسی اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبد اللہ بن
عمر سے اور ابو حنیفہ اور اُن کے اصحاب اور لیث وغیرہم نے نجس تیل کا بیچنا جب اوسکی نجاست بیان
کر دیوے جائز رکہا ہے اور عبد الملک بن ماجشون اور احمد بن حنبل اور احمد بن صالح کے نزدیک ان
مین سے کوئی منفعت اوٹھانا درست نہین واللہ اعلم - علماء نے کہا ہے مردار کی بیع مین کافر کی لاش کی
بیع بہی داخل ہے جب وہ جنگ مین مارا جاوے اور کافر اسکو خریدنا چاہین اور حدیث مین آیا ہے کہ
نوفل بن عبد اللہ مخزومی کو مسلمانون نے جنگ خندق مین مار ڈالا تہا پہر کافر اوس کی لاش کے لیے
دس ہزار درہم جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دینے لگے لیکن آپ نے نہ لیے اور نعش اون کے حوالے
کر دی تو علت اون چیزون کے بیع کے منع ہونے کی نجاست ہے پہر ہر نجس کی بیع ناجائز ہے اور بت کے
بیچنے سے ممانعت اسلیے ہے کہ اُس سے کوئی منفعت نہین پہر اگر اوس کے ٹکڑون سے توڑ کر کوئی نفع
ہوتا ہو تو اسکی بیع مین اختلاف ہے بعضون کے نزدیک منع ہے بوجہ اطلاق نہی کے اور بعضون
کے نزدیک منفعت کی صورت مین جائز ہے جب کوئی منفعت نہ ہو لیکن مردار اور شراب اور سور کی
بیع تو باجماع اہل اسلام حرام ہے انتہی **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر

گذرا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بلغ عمر ان سمرۃ باع خمرا فقال قاتل اللہ سمرۃ الم یعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ الیھود حرمت علیہم الشحوم فجملوھا فباعوھا **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر پہونچی کہ سمرہ نے شراب بیچا اونہوں نے کہا اللہ کی مار سمرہ پر کیا اوس کو خبر نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے لعنت کی یہودیوں پر اون پر چربی کا کھانا حرام ہوا تو چربی کو گلایا پھر اسکو بیچا **عن** عمرو بن دینار بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قاتل اللہ الیھود حرم اللہ علیہم الشحوم فباعوھا واکلوا اثمانھا **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ یہود کو تباہ کرے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا اونپر چربیوں کو پھر اونہوں نے اوسکو بیچ کر اوسکا پیسہ کھایا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاتل اللہ الیھود حرم علیھم الشحم فباعوہ واکلوا ثمنہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب الربوٰا

سود کے بیان مین **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مسلمانون نے ربا یعنے سود کی حرمت پر اجماع کیا ہے اگرچہ اوسکی جزئیات مین اختلاف کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے واحل اللہ البیع وحرم الربوٰا یعنے حلال کیا اللہ تعالیٰ نے بیع کو اور حرام کیا ربا کو اور حدیثین اس باب مین بہت ہین اور مشہور ہین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اون حدیثون مین نص کیا ہے ربا کی حرمت پر چھ چیزون مین سونا اور چاندی اور گیہون اور جو اور کھجور اور نمک مین اب اہل ظاہر کا یہ قول ہے کہ سوا ان چیزون کے اور کسی چیز مین ربا نہین ہے کیونکہ اون کے نزدیک قیاس نہین ہوسکتا اور باقی تمام علما نے یہ کہا ہے کہ ربا ان چھ چیزون سے خاص نہین ہے بلکہ جہان حرمت کی علت پائی جاوے گی وہان ربا حرام ہوگا اور اختلاف کیا اونہون نے علت مین تو شافعی کے نزدیک علت ثمن اور طعم ہے اور مالک کے تو نزدیک ثمن اور اذخار اور ابو حنیفہ کے نزدیک وزن اور کیل اور سعید بن المسیب اور احمد اور امام شافعی کے نزدیک طعم اور وزن یا کیل اس صورت مین خربوزہ یا سفرجل یا اور میوون مین جو تل کو نہین بکتی ربا حرام نہ ہوگا اب اجماع کیا ہے علما نے کہ بیع ربوی کی دو مہر کو ربوی کے بدلے

جب علت مختلف ہو تو کمی بیشی اور ادہار دونو طرح درست ہے مثلاً بیع سونے کی گیہون کے بدلے یا چاندی کی جو کے بدلے اور جو جنس
ایک ہو تو کمی اور بیشی اور ادہار دونو نادرست ہی اور جو جنس مختلف ہو لیکن علت ایک ہو جیسے سونے کی بیع چاندی کے
بدلے یا گیہون کی جو کے بدلے تو ادہار نادرست ہے لیکن کمی بیشی درست ہے انتہی مختصراً عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ
وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ ترجمہ ابو سعید
خدری سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچو سونا سونے سے مگر برابر برابر اور کم زیادہ نہ بیچو اور نہ
بیچو چاندی چاندی کے بدلے مگر برابر برابر اور کم زیادہ نہ کرو اور ادہار نہ بیچو عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ
مِنْ بَنِیْ لَيْثٍ اِنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِیَّ يَأْثُرُ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ فَذَهَبَ
عَبْدُ اللّٰهِ وَنَافِعٌ مَعَهُ وَفِیْ حَدِيْثِ ابْنِ رُمْحٍ قَالَ نَافِعٌ فَذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاَنَا مَعَهُ وَاللَّيْثِیُّ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى اَبِیْ سَعِيْدٍ
الْخُدْرِیِّ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اَخْبَرَنِیْ اَنَّكَ تُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ
الْوَرِقِ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَعَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَاَشَارَ اَبُوْ سَعِيْدٍ بِاِصْبَعَيْهِ
اِلٰى عَيْنَيْهِ وَاُذُنَيْهِ فَقَالَ اَبْصَرَتْ عَيْنَایَ وَسَمِعَتْ اُذُنَایَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ وَلَا
تَبِيْعُوْا شَيْئًا غَائِبًا مِنْهُ بِنَاجِزٍ اِلَّا يَدًا بِيَدٍ ترجمہ نافع سے روایت ہی بنی لیث کے ایک شخص نے عبد اللہ
بن عمر سے کہا کہ ابو سعید اسکو نقل کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قتیبہ کی روایت مین ہے یہ سنکر
عبد اللہ بن عمر چلے اور نافع انکے ساتھ تھے اور ابن رمح کی روایت مین ہی نافع نے کہا عبد اللہ بن عمر چلے اور مین
انکے ساتھ تھا اور بنی لیث کا وہ شخص بھی ہمراہ تھا یہانتک کہ ابو سعید خدری کے پاس پہنچے عبد اللہ نے کہا
مجھسے اس شخص نے کہا تم یہ بیان کرتے ہو کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چاندی کو
چاندی کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر کہ
ابو سعید نے اپنی انگلیون سے اپنی آنکھون اور کانون کیطرف اشارہ کیا پہر کہا میری آنکھون نے دیکھا
اور میرے کانون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مت بیچو سونے کو سونے کے بدلے
اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے مگر برابر اور کم زیادہ نہ بیچو اور ادہار نہ بیچو مگر دست بدست
عَنْ نَافِعٍ بِنَحْوِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ
إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو سونے کو بدلے مین سونے کے اور نہ چاندی کو
بدلے مین چاندی کے مگر تول کر برابر برابر ٹھیک ٹھیک عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الدِّينَارَ بِالدِّينَارَيْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ
ترجمہ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت
بیچو ایک دینار کو بدلے مین دو دینار کے اور نہ ایک درم کو بدلے مین دو دینار کے اور نہ ایک
درم کو بدلے مین دو درم کے فائدہ کیونکہ جب ایک ہی اور ایسی حالت مین کمی اور بیشی حرام
ہے گو ایک مال کھرا ہو اور دوسرا کھوٹا ہو اور جو ضرورت آن پڑے تو چاندی کو سونے کے بدل
بیچکر پھر سونے کے بدل اوس چاندی کو خرید لیوے عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ أَنَّهُ
قَالَ أَقْبَلْتُ أَقُولُ مَنْ يَصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا إِذَا جَاءَ خَادِمُنَا
نُعْطِيكَ وَرِقَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ أَوْ لَتَرُدَّنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهُ
فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ
بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَ
هَاءَ ترجمہ مالک بن اوس بن حدثان سی روایت ہی مین آیا یہ کہتا ہوا کون بیچتا ہے روپیون کو
سونے کے بدلے طلحہ بن عبید اللہ نے کہا اور وہ حضرت عمر رضے اللہ تعالے عنہ کے پاس بیٹھے تھے
اپنا سونا مجھکو دے پھر ٹھہر کر آ جب نوکر ہمارا آویگا تو تیرے روپیہ دیدیوینگے حضرت عمر رضے
اللہ تعالی عنہ نے کہا ہرگز نہین تو اُس کے روپیہ اسیوقت دیدیو یا اُسکا سونا پھیر دے اسلیے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چاندی کا بیچنا سونے کے بدل ربا ہے مگر دست بدست اور
گیہون کا بیچنا گیہون کے بدلے ربا ہے مگر دست بدست اور جو کا بیچنا جو کے بدلے ربا ہے
مگر دست بدست اور کھجور کا بیچنا کھجور کے بدلے ربا ہے مگر دست بدست فائدہ

یعنے دونون طرف کا مال نقد ہو نا چاہئے اوسی مجلس مین اور اودہار نا جائز ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ فَجَاءَ أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ قَالُوا أَبُو الْأَشْعَثِ فَجَلَسَ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْ أَخَانَا حَدِيثَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا غَزَاةً وَعَلَى النَّاسِ مُعَاوِيَةُ فَغَنِمْنَا غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَكَانَ فِيمَا غَنِمْنَا آنِيَةٌ مِنْ فِضَّةٍ فَأَمَرَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا أَنْ يَبِيعَهَا فِي أَعْطِيَاتِ النَّاسِ فَتَسَارَعَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ فَبَلَغَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَامَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبٰى فَرَدَّ النَّاسُ مَا أَخَذُوا فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَلَا مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَحَدَّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ قَدْ كُنَّا نَشْهَدُهُ وَنَصْحَبُهُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُ فَقَامَ عُبَادَةُ فَأَعَادَ الْقِصَّةَ فَقَالَ لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ أَوْ قَالَ وَإِنْ رَغِمَ مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَصْحَبَهُ فِي جُنْدِهِ لَيْلَةً سَوْدَاءَ قَالَ حَمَّادٌ هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ ترجمہ حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے مین شام مین چند لوگون کے بیچ مین بیٹھا تھا اتنے مین ابو الاشعث آیا لوگون نے کہا ابو الاشعث وہ بیٹھ گیا مین نے اوس سے کہا تم میرے بھائی سے عبادہ بن صامت کی حدیث بیان کرو اوسنے کہا اچھا ہم نے ایک جہاد کیا اور اوس مین معاویہ سردار تھے تو بہت چیزین لوٹ مین حاصل کین اون مین ایک برتن بھی تھا چاندی کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اوس کے بیچنے کا لوگون کی تنخواہ پر **فائدہ** یعنے جب صدقات مین سے حصہ ملیگا تو قیمت اوسکی لے لینگے غرض اودہار بیچنے کا حکم کیا **ف** اور لوگون نے جلدی کی اوسکے لینے مین یہ خبر عبادہ بن صامت کو پہونچی وہ کھڑے ہوئے اور کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ منع کرتے تھے سونے کو سونے کے بدلے مین بیچنے سے اور چاندی کو چاندی کے بدلے اور گیہون کو گیہون کے بدلے اور جَو کو جَو کے بدلے اور کھجور کو کھجور کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے مگر برابر برابر نقد النقد پھر جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو ربا ہو گیا

یہ سنکر لوگوں نے جو لیا تھا پھیر دیا معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی وہ خطبہ پڑھنے لگے کھڑے ہوکر کیا حال ہے لوگوں کا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیثیں روایت کرتے ہیں جن کو ہم نے نہیں سنا اور ہم آپکے پاس حاضر رہے اور آپ کی صحبت میں رہے **فائدہ** معاویہ کی یہ دلیل کافی نہیں کیونکہ حاضر رہنے اور صحبت کرنے سے ہر بات کا سننا ضرور نہیں اور اسیوجہ سے بہت سی حدیثیں ایک صحابی نے سنیں دوسرے نے نہیں سنیں **ف** یہ عبادہ کھڑے ہوئے اور قصہ بیان کیا بعد اسکے کہا ہم تو وہ حدیث ضرور ہی بیان کرینگے جو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی اگرچہ معاویہ کو برا معلوم ہو یا یوں کہا اگرچہ معاویہ کی ذلت ہو میں پروا نہیں کرتا اگر اُن کے ساتھ نہ رہوں اُنکے لشکر میں تاریک رات میں حماد نے یہی کہا یا ایسا ہی کہا **عَنْ** اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَاِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ فَبِيْعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو سونے کو بدلے میں سونے کے اور چاندی کو بدلے میں چاندی کے اور گیہوں کو بدلے میں گیہوں کے اور جو کو بدلے میں جو کے اور کھجور کو بدلے میں کھجور کے اور نمک کو بدلے میں نمک کے برابر برابر ٹھیک ٹھیک نقدا نقد پھر جب قسم بدل جاوے (مثلاً گیہوں جو کے بدلے) تو جس طرح چاہے بیچو (کم و بیش) پر نقدا نقد ہونا ضرور ہے **فائدہ** نووی نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جو اور گیہوں علیحدہ علیحدہ قسم ہیں اور یہی مذہب ہے شافعی اور ابوحنیفہ اور ثوری اور فقہا محدثین کا اور مالک اور لیث اور اوزاعی اور اکثر علماے مدینہ اور علماے متقدمین شام کے نزدیک وہ دونوں ایک قسم ہیں اور یہی منقول ہے عمر اور سعد اور سلف سے اور اتفاق کیا ہے علماء نے کہ باجرہ ایک قسم ہے اور جوار دوسری قسم ہے اور چانول تیسری قسم ہے مگر لیث اور ابن وہب کے نزدیک یہ تینوں ایک قسم میں داخل ہیں **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ

وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبَى الْآخِذُ وَالْمُعْطِي فِيهِ سَوَاءٌ ترجمہ ابو سعید خدری رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو سونے کو بدلے سونے کے اور چاندی کو بدلے چاندی کے اور گیہون کو بدلے مین گیہون کے اور جو کو بدلے مین جو کے اور کھجور کو بدلے مین کھجور کے اور نمک کو بدلے مین نمک کے برابر برابر نقدا نقد پہر جو کوئی زیادہ دیوے یا زیادہ لیوے تو سود ہو گیا لینے والا اور دینے والا برابر ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ نَذَكَرَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبَى إِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ أَلْوَانُهُ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو کھجور کو بدلے کھجور کے اور گیہون کو بدلے گیہون کے اور جو کو بدلے جو کے اور نمک کو بدلے نمک کے برابر برابر نقدا نقد پہر جو کوئی زیادہ دیوے یا زیادہ لیوے تو سود ہو گیا مگر جب قسم بدلجاوے تو زیادتی اور کمی درست ہے

عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَدًا بِيَدٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت مین نقدا نقد کا ذکر نہین ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو سونے کو سونے کے بدل تول کر برابر برابر اور چاندی کو چاندی کے بدل تول کر برابر برابر جو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہو گیا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا ترجمہ ابوہریرہ رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار کو بدلے دینار کے بیچو اور درم کو بدلے درم کے اور کوئی زیادہ نہ ہو ایک دوسرے سے

عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي تَمِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ

اَبِی الْمِنْهَالِ قَالَ بَاعَ شَرِیْكٌ لِّیْ وَرِقًا بِنَسِیْئَةٍ اِلَی الْمَوْسِمِ اَوْ اِلَی الْحَجِّ فَجَاءَ اِلَیَّ فَاَخْبَرَنِیْ فَقُلْتُ هٰذَا اَمْرٌ لَّا یَصْلُحُ قَالَ قَدْ بِعْتُهٗ فِی السُّوْقِ فَلَمْ یُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَیَّ اَحَدٌ فَاَتَیْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَئَلْتُهٗ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَنَحْنُ نَبِیْعُ هٰذَا الْبَیْعَ فَقَالَ مَا كَانَ یَدًا بِیَدٍ فَلَا بَاْسَ بِهٖ وَمَا كَانَ نَسِیْئَةً فَهُوَ رِبًا وَّاْتِ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ تِجَارَةً مِّنِّیْ فَاَتَیْتُهٗ فَسَئَلْتُهٗ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابو المنہال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میرے ایک شریک نے چاندی بیچی ادہار حج کے موسم تک وہ مجھسے پوچھنے آیا مین نے کہا یہ تو درست نہین اوس نے کہا مین نے بازار مین بیچی اور کسینے منع نہین کیا پھر مین براء ابن عازب پاس آیا اون سے پوچھا اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور ہم ایسی بیع کیا کرتے تھے آپنے فرمایا اگر نقد الفقد ہو تو قباحت نہین اور جو ادہار ہو تو سود ہے اور تو زید بن ارقم رضی کے پاس جا اون کی سوداگری مجھ سے زیادہ ہے (تو وہ اس مسئلہ سے بخوبی واقف ہون گے) مین اون کے پاس گیا اور اون سے پوچھا اونہون نے بھی ایسا ہی کہا **عَنْ** اَبِی الْمِنْهَالِ یَقُوْلُ سَاَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ سَلْ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَهُوَ اَعْلَمُ فَسَئَلْتُ زَیْدًا فَقَالَ سَلِ الْبَرَاءَ فَاِنَّهٗ اَعْلَمُ ثُمَّ قَالَا نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَیْنًا **ترجمہ** ابو المنہال سے روایت ہے مین نے براء بن عازب سے پوچھا صرف کو (یعنے چاندی یا سونے کے بدلے چاندی یا سونا بیچنا کیسا ہے) اونہون نے کہا زید بن ارقم سے پوچھ وہ زیادہ جانتے ہین پھر زید سے پوچھا اونہون نے کہا براء سے پوچھ وہ زیادہ جانتے ہین پھر دونو نے کہا منع کیا رسول اللہ صلعم نے چاندی کو سونیکے بدلے بیچنے سے ادہار **فائدہ** اگر دست بدست ہو تو کچھ قباحت نہین ہے جیسے اوپر گذر چکا ۔

عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَّاَمَرَنَا اَنْ نَّشْتَرِیَ الْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَیْفَ شِئْنَا وَنَشْتَرِیَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَیْفَ شِئْنَا قَالَ فَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَدًا بِیَدٍ فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتُ **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے منع کیا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے بدلے اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر اور حکم کیا ہم کو چاندی خریدنے کا سونے کے بدل جسطرح سے ہم چاہین اور سونا خریدنے کا چاندی کے بدل جس طرح ہم چاہین ایک

شخص نے اون سے پوچھا اور کہا نقد انقد اونہوں نے کہا میں نے ایسا ہی سنا **عَنْ** اَبِی بَکْرَۃَ قَالَ نَھَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** فَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ بِخَیْبَرَ بِقِلَادَۃٍ فِیْھَا خَرَزٌ وَذَھَبٌ وَھِیَ مِنَ الْمَغَانِمِ تُبَاعُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالذَّھَبِ الَّذِیْ فِی الْقِلَادَۃِ فَنُزِعَ وَحْدَہٗ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الذَّھَبُ بِالذَّھَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ **ترجمہ** فضالہ بن عبید انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تشریف رکھتے تھے آپ پاس ایک ہار لایا گیا اوس میں نگ تھے اور سونا بھی تھا وہ لوٹ کا مال تھا جو بکرے ہا تھا آپ نے حکم کیا اُس کا سونا جدا کیا گیا پھر آپ نے فرمایا اب سونے کو سونے کے بدل بیچو برابر تول کر **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جب سونا کسی اور چیز کے ساتھ لگا ہو تو اُس کا بیچنا سونے کے بدلے درست نہیں جبتک سونا علیحدہ نہ کیا جاوے اب سونے کو سونے کے بدل برابر برابر تول کر بیچنا چاہیے اور دوسری شے کو اختیار ہے جتنے داموں پر چاہے بیچے یہی حکم ہے جب کسی شی میں چاندی لگی ہو اور وہ چاندی کے بدلے بیچی جاوے اور یہی منقول ہے حضرت عمر اور ابن عمر اور جماعت سلف سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔ اور ابو حنیفہ اور ثوری اور حسن بن صالح کے نزدیک اُس کا علیحدہ کرنا ضرور نہیں اور اُس کی بیع اوس سونے سے زیادہ کے بدلے میں جتنا اوس شے میں لگا ہے یا اوس چاندی سے زیادہ کے بدلے میں جتنی اوسمیں لگی ہو درست ہے اور اس سے کم یا برابر سونے اور چاندی کے بدل درست نہیں اور مالک کے نزدیک اگر سونا یا چاندی تہائی یا تہائی سے کم ہو تو وہ تابع ہوجاوے گا اور اوس کی بیع ہر طرح درست ہے اور حماد بن ابی سلیمان کے نزدیک ہر حال میں درست ہے اور یہ غلط ہے مخالف ہے حدیث کے (انتہی مختصرا) **عَنْ** فَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اشْتَرَیْتُ یَوْمَ خَیْبَرَ قِلَادَۃً بِاثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فِیْھَا ذَھَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُھَا فَوَجَدْتُ فِیْھَا اَکْثَرَ مِنِ اثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰی تُفَصَّلَ **ترجمہ** حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے میں نے خیبر کے دن ایک ہار خریدا بارہ اشرفیوں کو اوس میں سونا تھا اور نگ تھے جب میں نے سونا جدا کیا تو اوس میں بارہ اشرفیوں

سے زیادہ سونا نکلا مین نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا وہ ہار نہ بیچا جاوے
جب تک اسکا سونا علیحدہ نہ کیا جاوے عن سعید بن یزید بھذا الاسناد نحوہ ترجمہ دوسری
روایت کا وہی جو اوپر گذرا عن فضالۃ بن عبید قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یوم خیبر نبایع الیھود الاوقیۃ الذھب بالدینارین والثلاثۃ فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیعوا الذھب بالذھب الا وزنا بوزن ترجمہ فضالہ بن
عبید سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے خیبر کے دن اور یہودیوں سے معاملہ
کرتے تھے ایک اوقیہ (چالیس درہم) سونے کا دو یا تین دیناروں کے بدلے تب جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو سونا سونے کے بدلے مگر تول کر برابر برابر عن حنش
انہ قال کنا مع فضالۃ بن عبید رضی اللہ تعالی عنہ فی غزوۃ فطارت لی ولاصحابی
قلادۃ فیھا ذھب وورق وجوھر فاردت ان اشتریھا فسألت فضالۃ بن عبید
فقال انزع ذھبھا فاجعلہ فی کفۃ واجعل ذھبک فی کفۃ ثم لا تاخذن
الا مثلا بمثل فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان یؤمن
باللہ والیوم الاخر فلا یاخذن الا مثلا بمثل ترجمہ حنش سے روایت ہے مین فضالہ بن عبید
کے ساتھ تھا ایک جہاد مین تو میرے اور میرے یارون کے حصے مین ایک ہار آیا جس مین سونا اور چاندی اور
جواہر سب تھے مین نے اسکو خریدنا چاہا اور فضالہ سے پوچھا اونھون نے کہا اسکا سونا جدا کر کے ایک
پلڑے مین رکھہ اور اپنا سونا ایک پلڑے مین پھر نہ لے مگر برابر برابر کیونکہ مین نے سنا ہے جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص ایمان رکھتا ہے اللہ تعالے پر اور قیامت
کے دن پر وہ نہ لیوے مگر برابر برابر عن معمر بن عبد اللہ انہ ارسل غلامہ بصاع
قمح فقال بعہ ثم اشتر بہ شعیرا فذھب الغلام فاخذ صاعا وزیادۃ بعض صاع
فلما جاء معمرا اخبرہ بذلک فقال لہ معمر لم فعلت ذلک انطلق فردہ ولا تاخذن
الا مثلا بمثل فانی کنت اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الطعام
بالطعام مثلا بمثل وکان طعامنا یومئذ الشعیر قیل فانہ لیس بمثلہ قال
فانی اخاف ان یضارع ترجمہ معمر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انھون نے

اپنے غلام کو ایک صاع گیہون کا دیکر بھیجا اور کہا اسکو بیچ کر جو لیکر آ وہ غلام لیکر گیا اور ایک صاع اور کچھ زیادہ جو لیے جب معمر پاس آیا اور انکو خبر کی تو معمر نے کہا تونے ایسا کیون کیا جا اور پھیر کر آ اور مت لے مگر برابر برابر کیونکہ مین نے سُنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اناج بدلے اناج کے برابر برابر بیچو اور ان دنون ہمارا اناج جو تھی لوگون نے کہا اور جو گیہون مین نرخ سے (تو کمی بیشی جائز ہے) اُنھون نے کہا مجھ کو ڈر ہے کہین دونون ایک جنس کا حکم رکھتے ہون

فائدہ امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا امام مالک نے اس روایت سے دلیل لی ہے کہ گیہون اور جو ایک جنس ہے اور جب وہ ایک دوسرے کے بدلے بیچے جاوین تو اُن مین کمی ناجائز ہے اور ہمارا اور علماء کا یہ قول ہے کہ گیہون اور جو دونون علیحدہ علیحدہ قسمین ہین اور اُن مین کمی اور بیشی درست ہے جیسے گیہون اور چانول مین اور دلیل ہماری وہ ہے جو گذر چکا کہ آپ نے فرمایا جب قسمین بدل جاوین تو جس طرح چاہے بیچو اور ابو داؤد اور نسائی نے عبادہ بن صامت سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گیہون کو جو کے بدلے بیچنے مین اگر جو زیادہ ہون قباحت نہین بشرطیکہ دست بدست ہون اور معمر کی یہ روایت حجت کے لائق نہین ہے کیونکہ اس مین یہ کہان ہے کہ گیہون اور جو ایک جنس ہے بلکہ معمر نے احتیاطاً ڈر کر اوس سے پرہیز کیا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ سَعِيْدِ ‌الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَخَا بَنِیْ عَدِیٍّ الْاَنْصَارِیَّ فَاسْتَعْمَلَهٗ عَلٰی خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَشْتَرِی الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوْا وَلٰكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ اَوْ بِيْعُوْا هٰذَا وَاشْتَرُوْا بِثَمَنِهٖ مِنْ هٰذَا وَكَذٰلِكَ الْمِيْزَانُ

ترجمہ ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی مین سے ایک شخص کو عامل کیا خیبر کا وہ جنیب (عمدہ قسم ہے کھجور کی) کھجور لے کر آیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا کیا خیبر مین سب کھجور ایسی ہی ہوتی ہے وہ بولا نہین قسم خدا کی یا رسول اللہ ہم یہ کھجور ایک صاع جمع (خراب قسم کی کھجور) کے دو صاع دیکر خریدتے ہین آپ نے فرمایا ایسا مت کرو بلکہ برابر برابر بیچو یا ایک کو

بیچکر اوس کی قیمت کی بدل دوسری خرید لو اور ایسا ہی اگر تول کر بیچو تو بہی برابر برابر بیچو **ف**
امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا شاید اس عامل کو اوسوقت تک اس بیع کی حرمت معلوم نہ ہوئی ہوگی
کیونکہ ربا کی حرمت کا شروع زمانہ تہا یا اور کسی وجہ سے اور اس روایت سے ہمارے اصحاب نے دلیل
لائی ہے کہ عینہ کی بیع حرام نہیں ہے اور وہ ایک حیلہ ہے جس سے سود کی غرض حاصل ہو جاتی ہے وہ یہ
ہے کہ کسی شخص کو سو روپیہ لینا منظور ہون اور سود سمیت دو سو دینا ہون تو وہ صاف طور پر سود کو
قرض نہ لیوے بلکہ دو سو روپیہ کو ایک شے مہاجن سے مول لے لیوے پہر سو روپیہ کو اوسکے ہاتھ بیچکر وہ سو روپیہ اپنی کام میں
لاوے اور دو سو روپیہ مہاجن کے اپنی میعاد پر ادا کرے اور یہ بیع شافعی اور دوسرے علماء کے نزدیک حرام نہیں ہے لیکن مالک اور احمد نے
حرام کہا ہے **ھ** شافعی کا یہ مذہب صحیح نہیں ہے اور دوسری حدیثوں مین عینہ کی بیع پر وعید آئی
ہے اور وہ سود خوارون کی ایجاد ہے اور حیلہ اللہ جل جلالہ کے سامنے مفید نہیں وہ نیت اور
ارادے کو خوب جانتا ہے **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا
لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا **ترجمہ** ابوسعید
خدری اور ابوہریرہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری اس مین یہ ہے کہ ہم ایک صاع اس
کے دو صاع کے بدلے اور دو صاع تین صاع کے بدلے لیتے ہین تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ایسا مت کر جمع کو روپیون کے بدلے بیچ پہر روپیون سے جنیب خرید کر **عن** أَبِي سَعِيدٍ
يَقُولُ جَاءَ بِلَالٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هٰذَا فَقَالَ بِلَالٌ تَمْرٌ كَانَ عِنْدَنَا رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ
لِمَطْعَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ
أَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ
بِهِ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ سَهْلٍ فِي حَدِيثِهِ عِنْدَ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ برنی (ایک عمدہ قسم ہے) کھجور لے کر آئے جناب رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہاں سے لائے بلال نے کہا میرے پاس خراب قسم کی کہجور تھی تو دو صاع اسکے
دیکر میں نے ایک صاع اسکا آپکے کہانے کے لیے خریدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افسوس
یہ تو عین سود ہے ایسا مت کر لیکن جب تو کہجور خریدنا چاہے تو اپنی کہجور بیچ ڈال پہر اوس کی قیمت
کے بدلے دوسری کہجور خریدے **عن** ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بتمر فقال ما ھذا التمر من تمرنا فقال الرجل یا رسول اللہ بعنا
تمرنا صاعین بصاع من ھذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا الربا فردوہ
ثم بیعوا تمرنا واشتروا لنا من ھذا **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہجور آئی آپ نے فرمایا یہ کہجور ہماری کہجور سے بہت عمدہ ہے ایک شخص بولا
یا رسول اللہ ہم نے اپنی کہجور کے دو صاع دیکر اسکے ایک صاع لیے ہیں آپ نے فرمایا یہ تو ربا ہو گیا اس
کو پہیر دو اور پہلے ہماری کہجور بیچو پہر اوس کی قیمت میں سے یہ کہجور ہمارے لیے خرید لو **عن** ابی سعید
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا نرزق تمر الجمع علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وھو الخلط من التمر فکنا نبیع صاعین بصاع فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال لا صاعی تمر بصاع ولا صاعی حنطۃ بصاع ولا درھم بدرھمین
ترجمہ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہمکو جمع کہجور ملا کرتی تہی جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور اوس میں سب کہجوریں ملی رہتی تہیں تو ہم دو صاع اوس
کے ایک صاع کے بدلے بیچتے تہے یہ خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا کہجور
کے دو صاع ایک صاع کے بدلے نہ بیچنا چاہیے اسیطرح گیہوں کے دو صاع ایک صاع کے بدلے
اور ایک درم دو درم کے بدلے **عن** ابی نضرۃ قال سألت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما عن الصرف فقال ایدا بید قلت نعم قال لا باس بہ فاخبرت ابا سعید
فقلت انی سألت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن الصرف فقال ایدا
بید قلت نعم قال لا باس بہ قال او قال ذلک انا سنکتب الیہ فلا یفتیکموہ
قال فواللہ لقد جاء بعض فتیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتمر فانکرہ
فقال کان ھذا لیس من تمر ارضنا قال کان فی تمر ارضنا او فی تمرنا العام

بعض الشئ فلخذت هذا او زدت بعض الزیادة فقال اضعفت اربیت لا تقربن
هذا اذا رابك من تمرك شئ فبعه ثم اشتر الذی ترید من التمر ترجمہ ابونضرہ
سے روایت ہے مین نے ابن عباس سے پوچہا صرف کو (یعنے چاندی سونے کی بیع کو چاندی سونے
کے بدلے) انہون نے کہا کیا نقدا نقد مین نے کہا ہان اونہون نے کہا نقدا نقد مین کچہ قباحت
نہین مین نے ابوسعید رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا مین نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے پوچہا
تہا صرف کو اونہون نے کہا کیا نقدا نقد مین نے کہا ہان انہون نے کہا نقدا نقد مین کچہ قباحت
نہین ابوسعید رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کیا ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے ایسا کہا ہم انکو
لکہین گے وہ تمکو ایسا فتوی نہین دینگے اور کہا قسم خدا کی بعض جوان آدمی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہجور لیکر آئے آپ نے اسکو نیا سمجہا اور فرمایا یہ تو ہمارے ملک کی کہجور نہین ہے انہون
نے کہا اس سال مین ہمارے ملک کی کہجور مین کچہ نقصان تہا تو مین نے یہ کہجور لی اور اسکے بدلے میں
زیادہ کہجور دی آپنے فرمایا تونے زیادہ دیا سود دیا اب اسکے پاس نجانا جب تمکو اپنی کہجور مین کچہ
نقصان معلوم ہو تو اسکو بیچڈالو پہر جو کہجور پسند کرو وہ خرید کرلو عن ابی نضرة قال سالت ابن
عمر وابن عباس رضی الله تعالی عنهم عن الصرف فلم یریا به باسا فانی لقاعد عند
ابی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه فسالته عن الصرف فقال ما زاد فهو ربا
فانکرت ذلك لقولهما فقال لا احدثك الا ما سمعت من رسول الله صلی الله علیه
وسلم جاءه صاحب نخلة بصاع من تمر طیب وکان تمر النبی صلی الله علیه وسلم
هذا اللون فقال له النبی صلی الله علیه وسلم انی لك هذا قال انطلقت بصاعین
فاشتریت به هذا الصاع فان سعر هذا فی السوق کذا وسعر هذا کذا فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ویلك اربیت اذا اردت ذلك فبع تمرك بسلعة
ثم اشتر بسلعتك ای تمر شئت قال ابو سعید فالتمر بالتمر احق ان یکون ربا
ام الفضة بالفضة قال فاتیت ابن عمر بعد فنهانی ولم آت ابن عباس رضی الله
تعالی عنهما قال فحدثنی ابو الصهباء انه سال ابن عباس رضی الله تعالی عنهما
بمكة فكرهه ترجمہ ابونضرہ سے روایت ہے مین نے ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما

سے پوچھا صرف کو انہوں نے اوس مین کوئی قباحت نہین دیکھی (اگرچہ کمی بیشی ہو بشرطیکہ نقدا نقد ہو) پھر مین بیٹھا تھا ابوسعید خدری کے پاس اون سے مین نے پوچھا صرف کو اونہوں کہا جو زیادہ ہو وہ ربا ہے مین نے اسکا انکار کیا بوجہ ابن عمر اور ابن عباس کے کہنے کے اونہوں نے کہا مین تجھ سے نہین بیان کرون گا مگر جو سُنا مین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ پاس ایک کھجور والا ایک صاع عمدہ کھجور لیکر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھجور اسی قسم کی تھی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کھجور کہان سے لایا وہ بولا مین دو صاع کھجور کے لیکر گیا اور اُن کے بدلے ایک صاع اس کھجور کا خریدا کیونکہ اس کا نرخ بازار مین ایسا ہو اور اسکا نرخ ایسا ہو آپ نے فرمایا خرابی ہو تیری سود دیا تو نے جب تو ایسا کرنا چاہے تو اپنی کھجور کسی اور شے کے بدلے بیچڈال پھر اوس شے کے بدلے جو کھجور تو چاہے خرید کرلے ابوسعید نے کہا تو کھجور جب بدلی کھجور کے دی جاوے اوس مین سود ہو تو چاندی جب بدلے چاندی کے دی جاوے (کم وزیادہ) تو اُس مین سود ضرور ہوگا (اگرچہ نقدا نقد ہو) ابونضرہ نے کہا پھر مین ابن عمر کے پاس آیا اوس کے بعد تو اونہون نے بھی منع کیا اس سے (شاید اُنکو ابوسعید کی حدیث پہنچ گئی) اور ابن عباس کے پاس مین نہین گیا لیکن مجھسے ابوالصہبا نے حدیث بیان کی انہوں نے پوچھا ابن عباس سے اوسکو مکہ مین تو مکروہ کہا اونہوں نے **فائدہ** پہلے ابن عمر اور ابن عباس کا یہ مذہب تہا کہ جب نقدا نقد بیع ہو تو کمی اور بیشی سے ربا نہین ہوتا اگرچہ ایک ہی جنس ہو اور جائز رکھتے تہے ایک درہم کی بیع دو درہم کے بدلے اور ایک دینار کی دو دینار کے بدلے اور ایک صاع کھجور کے دو صاع کھجور کے بدلے اسی طرح گیہون اور تمام ربوی اجناس مین وہ کم و بیش بیچنا جائز رکھتے تہے بشرطیکہ دست بدست ہو اور جو اودہار ہو تو وہ ربا ہو جاوے گا پھر اون دونون صاحبون نے اپنے قول سے رجوع کیا اور ایک جنس مین کم و بیش بیچنے کی حرمت کے قائل ہو گئے

عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ الدِّیْنَارُ بِالدِّیْنَارِ وَالدِّرْھَمُ بِالدِّرْھَمِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰی فَقُلْتُ لَہٗ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ غَیْرَ ھٰذَا فَقَالَ لَقَدْ لَقِیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فَقُلْتُ اَرَاَیْتَ ھٰذَا الَّذِیْ تَقُوْلُ اَشَیْءٌ سَمِعْتَہٗ مِنْ رَّسُوْلِ

اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ وَجَدْتَہٗ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اَجِدْهُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّبَا فِی النَّسِيْئَةِ

ترجمہ ابوصالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنا وہ کہتے تھے دینار بدلے دینار کے اور درم بدلے درم کے برابر بیچنا چاہیے جو زیادہ دیوے یا زیادہ لیوے تو سود ہے میں نے کہا ابن عباس تو اور کچھ کہتے ہیں اونہوں نے کہا میں ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ملا اور میں نے کہا تم جو یہ کہتے ہو تو کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یا قرآن میں پایا ہے اونہوں نے کہا نہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا نہ قرآن مجید میں پایا بلکہ مجھ سے حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ربا اودھار میں ہے (تو اس سے میں یہ سمجھا کہ اگر نقد انقد کمی بیشی کے ساتھہ بھی ہو تو ربا نہیں ہو)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الرِّبَا فِی النَّسِيْئَةِ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجھے اسامہ بن زید نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود اودھار میں ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبَا فِيْمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے اسامہ بن زید سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ربا نہیں ہے نقد انقد میں

عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لَقِیَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَقَالَ لَهٗ اَرَاَيْتَ قَوْلَكَ فِی الصَّرْفِ شَیْءٌ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْ شَیْءٌ وَجَدْتَهٗ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا كَلَّا لَا اَقُوْلُ اَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْتُمْ اَعْلَمُ بِهٖ وَاَمَّا كِتَابُ اللّٰهِ فَلَا اَعْلَمُهٗ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الرِّبَا فِی النَّسِيْئَةِ **ترجمہ** عطار بن ابی رباح سے روایت ہے ابوسعید خدری ابن عباس رضے اللہ تعالیٰ عنہما سے ملے اور ان سے پوچھا تم جو بیع

صرف کی باب مین کہتے ہو تو کیا تم نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اللہ تعالی کی کلام مجید
مین پایا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہرگز نہین مین تم سے نہ کہونگا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو اور اللہ تعالی کی کتاب کو مین نہین جانتا (یہ
عاجزی کے طور پر کہا) لیکن مجھسے حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے سود ادہار مین ہے **ف** نووی نے کہا بعض علماء نے کہا ہے کہ اسامہ کی یہ روایت
منسوخ ہے اور حدیثون سے اور اجماع کیا ہے اہل اسلام نے کہ وہ متروک العمل ہے اور بعضون نے
اسکی تاویل کی ہے کہ وہ محمول ہے اون اموال پر جو ربوی نہین ہین جیسے بیع دین کے ساتھ دین
کی میعاد پر اس طرح پر کہ ایک کپڑا معلوم الصفت قرض ہو پہر اسکو بیچے ایک پردے سے معلوم الصفت
کے بدلے تو اگر نقد بیچے تو جائز ہے یا وہ محمول ہے اجناس مختلفہ پر کیونکہ اون مین کمی بیشی ربا نہین
ہے بلکہ ادہار ربا ہے یا وہ مجمل ہے اور ابوسعید اور عبادہ کی حدیث مبین ہے اور عمل واجب ہے
مبین پر انتہے مختصرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَهٗ قَالَ قُلْتُ وَکَاتِبَهٗ وَشَاهِدَیْهِ قَالَ اِنَّمَا نُحَدِّثُ
بِمَا سَمِعْنَا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی سود کہانے
والے پر اور سود کہلانے والے پر راوی نے کہا مین نے پوچھا سود کا حساب لکہنے والے پر اور اسکے
گواہون پر تو انہون نے کہا ہم اوتنی ہی حدیث بیان کرینگے جتنی ہم نے سنی ہے **عَنْ**
جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَهٗ
وَکَاتِبَهٗ وَشَاهِدَیْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی سود کہانے والے پر اور سود کہلانے والے پر اور سود لکہنے والے پر
اور سود کے گواہون پر اور فرمایا وہ سب برابر ہین **ف** گناہ مین معاذ اللہ نووی نے کہا
اس حدیث سے یہ نکلا کہ باطل اور حرام پر مدد کرنا بہی حرام ہے۔ اب جو مولوی اور منصف سود کا فیصلہ
کرتے ہین اور سود لاتے ہین یا جو اہلکار اور منشی سود کا حساب لکہتے ہین وہ بہی ملعون اور مردود
ہین اس حدیث سے اور انکو توبہ کرنا چاہیے اور ایسی نوکری پر خاک ڈالنا چاہیے **باب**
اَخْذِ الْحَلَالِ وَتَرْکِ الشُّبُهَاتِ حلال لینا اور مشتبہ مال سے پرہیز کرنا **عَنْ** النُّعْمَانِ بْنِ

بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَاَھْوٰی
النُّعْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِاِصْبَعَیْہِ اِلٰی اُذُنَیْہِ اِنَّ الْحَلَالَ بَیِّنٌ وَّاِنَّ الْحَرَامَ بَیِّنٌ وَّ
بَیْنَھُمَا مُشْتَبِھَاتٌ لَّا یَعْلَمُھُنَّ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُھَاتِ اسْتَبْرَأَ
لِدِیْنِہٖ وَعِرْضِہٖ وَمَنْ وَّقَعَ فِی الشُّبُھَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ کَالرَّاعِیْ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ
اَنْ یَّرْتَعَ فِیْہِ اَلَا وَاِنَّ لِکُلِّ مَلِکٍ حِمًی اَلَا وَاِنَّ حِمَی اللّٰہِ مَحَارِمُہٗ اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً
اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ ترجمہ

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اشارہ کیا نعمان نے اپنی انگلیوں سے دونوں کانوں کیطرف) آپ فرماتے مقرر حلال کھلا ہے اور حرام بھی کھلا ہے لیکن حلال اور حرام کے درمیان ایسی چیزیں ہیں جو دونوں سے ملتی ہیں یعنے ان میں شبہ ہے انکو بہت لوگ نہیں جانتے تو جو شبہوں سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لے گیا اور جو شبہوں میں پڑا وہ آخر حرام میں بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رمنی یعنے روکی ہوئی زمین کے آس پاس چراتا ہے اوس کے جانور رمنی کو بھی چر جاویں گے خبردار رہو ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہے خبردار رہو خدا تعالیٰ کا رمنہ اُس کے حرام کی ہوئیں چیزیں ہیں جان رکھو بیشک بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے اگر وہ سنور گیا تو سارا بدن سنور گیا اور جو وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑ گیا یاد رکھو وہ ٹکڑا دل ہے ÷

ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علما نے اجماع کیا ہے کہ یہ حدیث بہت بڑے کام کی ہے اوس میں بہت سے فائدے ہیں اور یہ اون حدیثوں میں کی ایک حدیث ہے جن پر اسلام کا مدار ہے ایک جماعت نے کہا کہ یہ حدیث تہائی ہے اسلام کی اور دو تہائیاں یہ دو حدیثیں ہیں اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ اور من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ اور ابو داؤد سجستانی نے کہا کہ اسلام کا مدار چار حدیثوں پر ہے تین یہی جو بیان ہوئیں اور چوتھی یہ حدیث لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ اور بعضوں نے کہا یہ حدیث ازھد فی الدنیا یحبک اللہ وازھد ما فی ایدی الناس یحبک الناس علما رکرام نے اس حدیث کی عظمت کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس میں کھانے اور پینے اور لباس وغیرہ سب کی درستی بیان کردی اور یہ بھی فرما دیا کہ شبہ کی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ اس سے دین اور آبرو دونوں کی سلامتی ہے

اور شبہون مین پڑنے سے ڈرا دیا اور اوسکی مثال دی رمنہ سے پہر بیان فرمایا اوس چیز کو جو انسان کے بدن مین سب چیزون سے بڑی ہے وہ کیا ہے دل اوسکی درستی سے سارا بدن درست ہوتا ہے اور اوسکے بگڑنے سے سارا بدن بگڑ جاتا ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا مقرر حلال کہلا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ دنیا مین تین قسم کے کام اور چیزین ہین ایک تو وہ جو صاف اور کہلم کہلا حلال ہین جیسے روٹی میوہ زیتون کا تیل شہد دودہ حلال جانور کا انڈا حلال جانور کا اور سوا اس کے اور حلال کہانے اسی طرح بات کرنا دیکہنا چلنا وغیرہ کہ یہ سب کہلم کہلا حلال ہین اور ان کی حلت مین کوئی شک نہین ہے دوسری وہ جو صاف صاف کہلم کہلا حرام ہین جیسے شراب اور سور مردار پیشاب بہتا ہوا خون اسیطرح زنا اور جہوٹ اور غیبت اور چغلخوری اور اجنبی عورت کی طرف دیکہنا اور مانند ان کے جو کام ہین تیسرے وہ جو نہ کہلم کہلا حلال ہین نہ صاف صاف حرام ہین اسیواسطے بہت لوگون کو اون کا علم نہین جیسے عوام کو لیکن علماء اونکی حلت یا حرمت کسی دلیل سے نکالتے ہین پہر جب کوئی شے ایسی ہو اور اُس مین کوئی نص یا اجماع نہ ہو تو مجتہد اوس کے لیے اجتہاد کرتے ہین پہر اوسکو حلال سے ملاتے ہین یا حرام سے کسی دلیل شرعی سے پہر اگر حلال سے ملایا تو وہ شے حلال ہوگئی اور کبہی حلت کی دلیل ایسی ہوتی ہے جسمین احتمال رہتا ہے تو تقوی یہ ہے کہ اوس شے کو ترک کرے اور وہ اسی مضمون مین داخل ہے کہ جس نے شبہ کی چیزون یا کامون کو ترک کیا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لے گیا اب جس مین مجتہد کو کوئی بات نہ کہلی تو وہ حلال ہوگی یا حرام یا اوس مین توقف ہوگا اس باب مین تین مذہب ہین جنکو قاضی عیاض نے نقل کیا اور ظاہر یہ ہے کہ اس مین وہی حکم ہوگا جو اشیا مین ہے قبل وارد ہونے شرع کے اور اس مین چار مذہب ہین صحیح یہ ہے کہ نہ اوسکو حلال کہین گے نہ حرام نہ مباح کیونکہ اہل حق کے نزدیک تکلیف شرع ہی سے ثابت ہوتی ہے دوسرا مذہب یہ ہے کہ وہ حرام ہے تیسرا یہ ہے کہ مباح ہے چوتہا توقف انتہی ما قال النووی **عَنْ** ذَکَرِیَّا بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ غَیْرَ اَنَّ حَدِیْثَ زَکَرِیَّا اَتَمُّ مِنْ حَدِیْثِھِمْ وَاَکْثَرُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرِ بْنِ سَعْدٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَخْطُبُ النَّاسَ بِحِمْصٍ وَھُوَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی

اللہ علیہ وسلم یقول الحلال بین والحرام بین ذکر بمثل حدیث زکریا عن الشعبی الی قولہ یوشک ان یقع فیہ ترجمہ نعمان بن بشیر بن سعد سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور وہ خطبہ سُناتے تھے لوگون کو حمص (ایک شہر ہے شام مین) مین اور کہتے تھے مین نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری یوشک ان یقع فیہ تک

باب بیع البعیر واستثناء رکوبہ

اونٹ کا بیچنا اور سواری کی شرط کر لینا عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما انہ کان یسیر علی جمل لہ قد اعیا فاراد ان یسیبہ قال فلحقنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدعا لی وضربہ فسار سیرا لم یسر مثلہ قال بعنیہ بوقیۃ قلت لا ثم قال بعنیہ فبعتہ باوقیۃ واستثنیت علیہ حملانہ الی اھلی فلما بلغت اتیتہ بالجمل فنقدنی ثمنہ ثم رجعت فارسل فی اثری فقال اترانی ماکستک لاخذ جملک خذ جملک ودراھمک فھولک ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ جا رہے تھے ایک اونٹ پر جو تھک گیا تھا اونہون نے چاہا اوسکو آزاد کر دینا (یعنے چھوڑ دینا جنگل مین) جابر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے آن کر ملے اور میرے لیے دعا کی اور اونٹ کو مارا پھر وہ ایسا چلا کہ ویسا کبھی نہین چلا تھا (یہ آپ کا معجزہ تھا) آپ نے فرمایا اس کو میرے ہاتھ بیچڈال ایک اوقیہ پر (دوسری روایت مین پانچ اوقیہ ہین اور ایک اوقیہ زیادہ دیا اور ایک روایت مین دو اوقیہ اور ایک درم یا دو درم ہین اور ایک روایت مین سونے کا ایک اوقیہ اور ایک روایت مین چار دینار اور بخاری نے ایک روایت مین آٹھ سو درم اور ایک روایت مین بیس دینار اور ایک روایت مین چار اوقیے نقل کیے ہین) مینے کہا نہین پھر آپنے فرمایا اسکو میرے ہاتھ بیچڈال مین نے ایک اوقیہ پر آپ کے ہاتھ بیچڈالا اور شرط کری اوسپر سواری کی اپنے گھر تک جب مین اپنے گھر پہونچا تو اونٹ آپ پاس لیکر آیا آپ نے اوسکی قیمت میرے حوالے کی مین لوٹا پھر آپنے مجھکو بلا بھیجا اور فرمایا کیا مین تجھے قیمت کم کراتا تھا تیرا اونٹ لینے کے لیے اپنا اونٹ لے جا اور روپیہ بھی تیرے ہین **ف** یہ ایک ادنی نمونہ ہے آپ کی سخاوت اور احسان کا نووی نے کہا کہ امام احمد اور اُن کے موافقین نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جانور کی بیع اس شرط

سے درست ہو کہ تاک اپنی سواری اوسپر ٹہیرالے اوپر امام مالک کے نزدیک یہ شرط اوسوقت جائز ہے
جب مسافت سواری کی قلیل ہو اور شافعی اور ابو حنیفہ اور باقی علماء کے نزدیک یہ شرط جائز نہیں
خواہ مسافت قلیل ہو یا کثیر اور جابر کی حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خریدنا
منظور نہ تھا صرف جابر پر احسان کرنا منظور تھا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ
نُمَيْرٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ
غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاحَقَ بِيْ وَتَحْتِيْ نَاضِحٌ لِيْ قَدْ اَعْيَا
وَلَا يَكَادُ يَسِيْرُ قَالَ فَقَالَ لِيْ مَا لِبَعِيْرِكَ قَالَ قُلْتُ عَلِيْلٌ قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهٗ فَدَعَا لَهٗ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْاِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ قَالَ فَقَالَ
لِيْ كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ اَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ اَفَتَبِيْعُنِيْهِ
فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهٗ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَبِعْتُهٗ اِيَّاهُ عَلٰى اَنَّ لِيْ فَقَارَ
ظَهْرِهٖ حَتّٰى اَبْلُغَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ عَرُوْسٌ فَاسْتَاْذَنْتُهٗ فَاَذِنَ
لِيْ فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتَّى انْتَهَيْتُ فَلَقِيَنِيْ خَالِيْ فَسَاَلَنِيْ عَنِ الْبَعِيْرِ فَاَخْبَرْتُهٗ
بِمَا صَنَعْتُ فِيْهِ فَلَامَنِيْ فِيْهِ قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لِيْ حِيْنَ اسْتَاْذَنْتُهٗ مَا تَزَوَّجْتَ اَبِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ لَهٗ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا قَالَ اَفَلَا تَزَوَّجْتَ
بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُوُفِّيَ وَالِدِيْ اَوِ اسْتُشْهِدَ وَلِيْ اَخَوَاتٌ
صِغَارٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ اِلَيْهِنَّ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ
ثَيِّبًا لِتَقُوْمَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ
اِلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهٗ وَرَدَّهٗ عَلَيَّ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے

جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو آپ مجھ سے ملے (راہ میں) اور میری سواری میں
ایک اونٹ تھا پانی کا وہ تھک گیا تھا اور بالکل چل نہ سکتا تھا آپ نے پوچھا تیرے اونٹ کو کیا ہوا ہے
میں نے عرض کیا وہ بیمار ہے یہ سنکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ہٹے اور اونٹ کو ڈانٹا
اور اُس کے لیے دعا کی پھر وہ ہمیشہ سب اونٹوں کے آگے ہی چلتا رہا آپ نے فرمایا اب تیرا اونٹ
کیسا ہے میں نے کہا اچھا ہے آپ کی برکت کا طفیل ہے آپ نے فرمایا میرے ہاتھ بیچتا ہے

مجھے شرم آئی اور ہماری پاس اور کوئی اونٹ پانی لانے کے لیے نہ تھا آخر مین نے کہا ہان بیچا ہون
پھر مین نے اُس اونٹ کو آپ کے ہاتھ بیچ ڈالا اس شرط سے کہ مین اوسپر سواری کرونگا مدینے تک پھر مین
نے عرض کیا یا رسول اللہ مین نوشہ ہون (یعنے ابھی میرا نکاح ہوا ہے) مجھے اجازت دیجیے لوگون
سے پہلے مدینہ جانے کی آپ نے اجازت دی مین لوگون سے آگے بڑھکر مدینہ آپہونچا وہان میرے
ماموں ملے اور اونٹ کا حال پوچھا مین نے سب حال بیان کیا اونہون نے مجھکو بہت ملامت کی کہ
ایک ہی اونٹ تھا تیرے پاس اور گھر والے بہت ہین اوسکو بھی تو نے بیچ ڈالا اور اوسکو یہ معلوم نہ تھا
کہ خداوند کریم کو جابر کا فائدہ منظور ہی جابر نے کہا جب مین نے آپ سے اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا
تو نے کنواری سے شادی کی ہے یا نکاحی سے مین نے کہا نکاحی سے آپنے فرمایا کنواری سے کیون
نہ کی وہ تجھسے کھیلتی تو اُس سے کھیلتا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ مرگیا یا شہید ہوگیا میری
کئی بہنین چھوڑکر چھوٹی چھوٹی تو مجھے برا معلوم ہوا کہ مین شادی کرکے اور ایک لڑکی لاؤن انکے
برابر جو نہ اُنکو ادب سکھاوے اور نہ اُنکو دباوے اس لیے مین نے ایک نکاحی سے شادی کی تا
کہ اونکو دابے اور تمیز سکھاوے جابر نے کہا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف
لائے مین اونٹ صبح ہی لیکر گیا آپ نے اوسکی قیمت مجھکو دی اور اونٹ بھی پھیر دیا عن
جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَقْبَلْنَا مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاعْتَلَّ جَمَلِيْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ وَفِيْهِ قَالَ لِيْ بِعْنِيْ جَمَلَكَ هٰذَا قَالَ قُلْتُ
لَا بَلْ هُوَ لَكَ قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيْهِ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيْهِ
قَالَ قُلْتُ فَاِنَّ لِرَجُلٍ عَلَيَّ اُوْقِيَّةَ ذَهَبٍ فَهُوَ لَكَ بِهَا قَالَ قَدْ اَخَذْتُهٗ فَتَبَلَّغْ عَلَيْهِ
اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ
اَعْطِهٖ اُوْقِيَّةً مِّنْ ذَهَبٍ وَّزِدْهُ قَالَ فَاَعْطَانِيْ اُوْقِيَّةً مِّنْ ذَهَبٍ وَّزَادَنِيْ قِيْرَاطًا قَالَ
فَقُلْتُ لَا تُفَارِقُنِيْ زِيَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ فِيْ كِيْسٍ لِّيْ
فَاَخَذَهٗ اَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم لوگ
مکہ سے مدینہ کو آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو میرا اونٹ بیمار ہوگیا اور بیان کیا
حدیث کو پوری قصے کے ساتھ اور اس روایت مین یہ ہے کہ پھر آپنے فرمایا میرے ہاتھ اپنا یہ اونٹ

بچھڑا ل مین نے کہا وہ آپ ہی کا ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا نہین بچھڑا ل میرے ہاتھ مین نے کہا پھر
وہ آپ کا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہین بچھڑا ل میرے ہاتھ مین نے کہا تو ایک شخص کا میرے
اوپر ایک اوقیہ سونا ہے آپ ایک اوقیہ سونے کے بدلے یہ اونٹ لے لیجیے آپنے فرمایا مین نے لیا پھر
تو پہونچ جاوے گا اوسی اونٹ پر مدینہ تک جابر نے کہا جب مین مدینہ مین آیا تو جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال سے فرمایا اسکو ایک اوقیہ سونے کا دیدے اور کچھ زیادہ دے تو بلال
نے مجھکو ایک اوقیہ سونے کا دیا اور ایک قیراط زیادہ دیا مین نے کہا یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھکو زیادہ دیا ہے وہ ہمیشہ میرے پاس رہے (بطور تبرک کے) تو ایک تھیلی مین وہ
میرے پاس رہا یہانتک کہ شام والون نے یوم الحرہ کو چھین لیا **ف** یوم الحرہ وہ دن ہے
جب شام والون نے یزید کی سلطنت مین مدینہ منورہ پر حملہ کیا تھا اور مدینہ والون کو قتل اور
تاراج کیا تھا یہ واقعہ ٦٣ھ ہجری مین ہوا **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْھُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَتَخَلَّفَ نَاضِحِیْ وَسَاقَ
الْحَدِیْثَ وَقَالَ فَنَخَسَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِیْ ارْکَبْ بِسْمِ
اللّٰہِ وَزَادَ اَیْضًا قَالَ فَمَا زَالَ یَزِیْدُنِیْ وَیَقُوْلُ وَاللّٰہُ یَغْفِرُ لَکَ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر مین تو میرا اونٹ
پیچھے رہ گیا اور بیان کیا حدیث کو اور کہا اوس مین پھر ٹھونسا دیا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے پھر مجھسے فرمایا کہ سوار ہوجا اللہ تعالی کا نام لیکر اور یہ بھی زیادہ کیا کہ آپ مجھکو زیادہ دیتے
جاتے اور فرماتے جاتے اللہ بخش دیوے تجھکو **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ
لَمَّا اَتٰی عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَعْیَا بَعِیْرِیْ قَالَ فَنَخَسَہٗ فَوَثَبَ فَکُنْتُ
بَعْدَ ذٰلِکَ اَحْبِسُ خِطَامَہٗ لِاَسْمَعَ حَدِیْثَہٗ فَمَا اَقْدِرُ عَلَیْہِ فَلَحِقَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِعْنِیْہِ فَبِعْتُہٗ مِنْہُ بِخَمْسِ اَوَاقٍ قَالَ قُلْتُ عَلٰی اَنَّ لِیْ ظَھْرَہٗ
اِلَی الْمَدِیْنَۃِ قَالَ وَلَکَ ظَھْرُہٗ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ اَتَیْتُہٗ بِہٖ فَزَادَنِیْ اُوْقِیَّۃً ثُمَّ وَھَبَہٗ لِیْ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میرا اونٹ خستہ ہو گیا تھا آپ نے اوسے ٹھونسا دیا وہ کود کر

لگا اوس کے بعد مین اُسکی نکیل کہینچتا کہ آپ کی بات سنون لیکن اُسکو تہام نہ سکتا (ایسا تیز چلنے لگا
آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہسے آکر ملے اور فرمایا اُسکو میرے ہاتہہ بیچڈال مین نے آپ کے
ہاتہہ بیچڈالا پانچ اوقیہ پر اور مین نے یہ شرط کرلی کہ مدینہ منورہ تک مین اوسپر سواری کرون گا آپ
نے فرمایا مدینہ تک تو سوار رہ جب مین مدینہ پہونچا تو وہ اونٹ آپکی خدمت مین لیکر آیا آپ نے
ایک اوقیہ اور زیادہ دیا اور اونٹ بہی مجہکو بخشدیا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُمَا قَالَ سَافَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ أَظُنُّهُ
قَالَ غَازِيًا وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ يَا جَابِرُ أَتَوَفَّيْتَ الثَّمَنَ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے مین نے سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ۔ راوی نے کہا جابر نے
شاید جہاد کا سفر کہا پہر بیان کیا سارا قصہ اتنا زیادہ ہے آپ نے فرمایا اے جابر تو نے قیمت
پائی جابر نے کہا ہان آپ نے فرمایا قیمت لے اور اونٹ بہی لے قیمت لے اور اونٹ بہی لے
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا يَقُوْلُ اشْتَرٰى مِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْرًا بِأُوْقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا
أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ فَأَكَلُوْا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ أَمَرَنِيْ أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ
رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِيْ ثَمَنَ الْبَعِيْرِ فَأَرْجَحَ لِيْ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے
عنہ سی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ مجہ سے خریدا دو اوقیہ اور ایک درم
کو یا دو درم کو پہر جب آپ صرار (ایک مقام کا نام ہے مدینہ منورہ کے پاس اور خطابی نے کہا وہ
ایک کنوان ہے مدینہ سے تین میل پر عراق کے راہ پر اور بعضون نے اسکو ضرار ضاد معجمہ سے
پڑہا ہے اور وہ خطا ہے) مین پہونچے تو حکم دیا ایک گاے کے کاٹنے کا وہ کاٹی گئی اور سب لوگون
نے اُسکا گوشت کہایا جب آپ مدینہ مبارک مین آئے تو حکم کیا مجہکو مسجد مین جانے کا اور دو
رکعت نماز پڑہنے کا اور اونٹ کی قیمت مجہکو تول کردی اور زیادہ دی **ف** نووی
نے کہا اس حدیث سی معلوم ہوا کہ گاے کا ذبح کرنا اولے ہے نحر سے اور نحر بہی جائز ہے اور یہ
بہی معلوم ہوا کہ جو سفر سے لوٹ کر آوے اوسکو پہلے مسجد مین جانا اور دو رکعت نماز پڑہنا مستحب

ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دن کو بھی نفل کی وہی دو رکعتین پڑھنا چاہیے جیسے رات کو اور ہمارا اور
جمہور علما کا یہی قول ہے اور اس کا بیان کتاب الصلوۃ مین گذر چکا اور اس حدیث سے بہت فائدے
معلوم ہوئے ایک تو بڑا معجزہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ خستہ اور ماندہ اونٹ کو دم بھر مین
چاق اور چست کر دیا دوسرے سوال کرنا بیع کا شئی کے مالک سے تیسرے چکانے کا جواز چوتھے اپنے
ماتحت لوگون کا حال پوچھنا اور اون کی کیفیت دریافت کرنا اور ان کو نیک صلاح دینا پانچوین
باکرہ سے نکاح مستحب ہونا چھٹے بی بی سے کھیلنے کا استحباب ساتوین جابر کی فضیلت کہ انہون
نے اپنا حظ نفس چھوڑا اور بہنون کی تعلیم کو مقدم رکھا آٹھوین سفر سے آتے وقت مسجد مین
جانے اور دو رکعت نفل پڑھنے کا استحباب نوین نیک راہ بتانے کا استحباب دسوین معاملہ مین بڑھا
دینے کا ثواب گیارہوین ثمن کے وزن کی اجرت بایع پر ہونا بارہوین آثار صالحین سے برکت
حاصل کرنیکا جواز تیرہوین لشکر کے بعض لوگون کو اجازت لیکر لوٹنے کا جواز چودہوین وکالت کا
جواز ادائے حقوق مین انتہے ما قال النووی **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِثَمَنٍ قَدْ سَمَّاهُ
وَلَمْ يَذْكُرِ الْاُوْقِيَّتَيْنِ وَالدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ وَقَالَ اَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قَسَمَ لَحْمَهَا
ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے یہی قصہ جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے وہ اونٹ مجھ سے خریدا اس قیمت پر جو آپ نے مقرر کی اور نہ اوقیون کا ذکر کیا نہ ایک درم
نہ دو درمون کا اور کہا کہ آپ نے حکم کیا ایک گائے کے نحر کرنے کا پھر اس کا گوشت بانٹا **عَنْ**
جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ قَدْ اَخَذْتُ جَمَلَكَ
بِاَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا مین نے تیرا اونٹ چار دینار کو لیا اور تو اوس پر چڑھ کر
جا مدینہ تک **بَابُ** جَوَازِ اقْتِرَاضِ الْحَيَوَانِ وَاسْتِحْبَابِ تَوْفِيَتِهِ خَيْرًا مِمَّا عَلَيْهِ
جانور کا قرض لینا درست ہے اور اس سے بہتر جانور دینا مستحب ہے **عَنْ** اَبِي رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ اِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ
فَاَمَرَ اَبَا رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَرَجَعَ اِلَيْهِ اَبُوْ رَافِعٍ

فَقَالَ لَمْ اَجِدْ فِيهَا اِلَّا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ اَعْطِهِ اِيَّاهُ اِنَّ خِيَارَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً
ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے اونٹ کا بچہ قرض لیا
(یعنے چھہ برس سے کم کا) پھر آپ پاس صدقہ کے اونٹ آئے آپ نے ابورافع کو حکم کیا اوسکا اونٹ
ادا کرنے کا ابو رافع آپ کے پاس آئے لوٹ کر اور کہا کہ صدقہ کے اونٹوں مین (ویسا کوئی بچہ)
نہین) اوس سے بہتر پورے سات برس کے اونٹ ہین آپ نے فرمایا وہی اوسکو دیدے اچھے وہ لوگ
ہین جو قرض کو اچھی طرح سے ادا کرین **عن** اَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ
فَاِنَّ خَيْرَ عِبَادِ اللّٰهِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے جو مولے تھے رسول اللہ صلعم کے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ کا جوان بچہ قرض لیا پھر بیان کیا اوسیطرح اس مین یہ
ہے کہ آپ نے فرمایا بہتر بندے اللہ کے وہ ہین جو اچھی طرح سے قرض ادا کرین **ف** نووی
علیہ الرحمۃ نے کہا جانور کے قرض لینے مین تین مذہب ہین ایک تو شافعی اور مالک اور جمہور
علماء کا کہ سب جانورون کا قرض لینا درست ہے مگر لونڈی اوس شخص کو قرض لینا درست
نہین جو اوس سے جماع کر سکے اور جو جماع نہ کر سکے جیسے اوس کا محرم یا عورت یا خنثی تو درست
ہے اور دوسرا مذہب مزنی اور ابن جریر اور داؤد کا کہ لونڈی کا قرض لینا بھی درست ہے
اسیطرح تمام حیوانات کا تیسرا مذہب ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کا کہ کسی جانور کا قرض لینا درست
نہین اور یہ حدیث رد کرتی ہے ابوحنیفہ کے مذہب کو اور اُن کا دعوی کہ یہ حدیث منسوخ
ہے بغیر دلیل کے قبول نہین ہو سکتا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ قرض ادا کرتے وقت اُس سے
بہتر زیادہ دینا مستحب اور عمدہ صفت ہے اور یہ منع نہین کیونکہ بلا شرط ہے اور منع وہ ہے جس
مین شرط کیجاوے انتہی مختصر **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ
لِرَجُلٍ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ فَاَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ اَصْحَابُ
النَّبِيِّ صلعم فَقَالَ النَّبِيُّ صلعم اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا فَقَالَ لَهُمُ اشْتَرُوْا لَهُ سِنًّا
فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَقَالُوْا اِنَّا لَا نَجِدُ اِلَّا سِنًّا هُوَ خَيْرٌ مِنْ سِنِّهِ قَالَ فَاشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ
اِيَّاهُ فَاِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ اَوْ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

سے روایت ہی ایک شخص کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض آتا تہا اوس نے آپ کو سخت کہا صحابہ نے قصد کیا اوسکو سزا دینے کا آپ نے فرمایا مقرضکا حق ہے اوسکو کہنا دینا ہے ایہ اخلاق وتحمل ہی نبوت کے پہر آپنے صحابہ سے فرمایا ایک اونٹ خرید کر کے اوسکو دو اونہوں نے کہا ہمکو تو اوس کے اونٹ سے بہتر ملتا ہے آپ نے فرمایا وہی خرید کر اوسکو دو کیونکہ بہتر تم مین وہ لوگ ہین جو قرض اچہی طرح ادا کرتے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال استقرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا فاعطاہ سنا فوقہ وقال خیارکم محاسنکم قضاء ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ قرض لیا پہر اوس سے بڑہ کر ایک اونٹ دیا اور فرمایا بہتر تم مین وہ لوگ ہین جو اچہی طرح قرض ادا کرتے ہین عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء رجل یتقاضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا فقال اعطوہ سنا فوق سنہ وقال خیرکم احسنکم قضاء ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ایک شخص جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اپنے اونٹ کا تقاضا کرنے آیا آپ نے فرمایا اس سے بہتر اونٹ اوسکو دیدو اور فرمایا اچہا تم مین وہ ہے جو قرض کو اچہی طرح ادا کرے

باب جواز بیع الحیوان بالحیوان من جنسہ متفاضلا

جانور کو جانور کے بدل کم زیادہ بیچنا درست ہی عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء عبد فبایع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الھجرۃ ولم یشعر انہ عبد فجاء سیدہ یریدہ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعنیہ فاشتراہ بعبدین اسودین ثم لم یبایع احدا بعدہ حتی یسئلہ اعبد ھو ترجمہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی ایک غلام آیا اور اوس نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر آپ کو معلوم نہ تہا کہ یہ غلام ہے پہر اوسکا مالک آیا اوس کے لینے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو بیچ ڈال میرے ہاتھ آپنے دو کالے غلام دیکر اوسکو خریدا بعد اوس کے کسی سے آپ بیعت نہ لیتے جب تک یہ پوچہہ نہ لیتے غلام ہے (یا آزاد ہے) وہ

ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اوسکا مالک بہی مسلمان ہوگا اسی لیے اوس نے دو کالے غلاموں کے بدلے بیچ ڈالا اور ظاہر یہ ہے کہ وہ غلام بہی مسلمان ہونگے اور نہین جائز ہے مسلمان غلام کی بیع کافر کے ہاتہہ اور احتمال ہے کہ اوسکا مالک کافر ہو اور یہ دونو

کالے غلام بہی کا فرمون آور اس سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال خلق ثابت ہوتا ہے آپ نے یہ پسند نہ کیا کہ وہ غلام جس نے بیعت کی تہی اور آپ کی صحبت چاہی نا امید پہیرا جاوے آور یہ بہی ثابت ہوا کہ ایک غلام کے بیع دو غلامون کے بدلے درست ہی خواہ قیمت برابر ہو یا کم و بیش اور اسپر اجماع ہے علماء کا جب دست بدست بیع ہو اور یہی حکم ہے تمام جانورون کا اور جو اودہار بیچے تو وہ بہی جائز ہے شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک جائز نہین ہے

باب الرَّهْنِ وَجَوَازِهِ فِي الْحَضَرِ كَالسَّفَرِ گرو رکہنا سفر اور حضر دونون مین جائز ہے۔

عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيْئَةٍ فَأَعْطَاهُ دِرْعًا لَهُ رَهْنًا ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے اناج خریدا اودہار پہر آپ نے زرہ اوسکے پاس گرو رکہدی **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا وَرَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيْدٍ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے اناج خریدا اور اپنے لوہے کی زرہ اوس کے پاس گرد کردی **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا اِلٰى اَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيْدٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپ نے میعاد پر غلہ خریدا **عن** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ حَدِيْدٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین لوہے کا ذکر نہین ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سی یہ نکلتا ہے کہ ذمی کافرون سے معاملہ کرنا درست ہی اور جو مال اون کے ہاتہہ مین ہے وہ اون کے ملک مین ہوگا اور یہ بہی بیان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی کمی تہی اور فقر سے رغبت تہی اور یہ بہی نکلا کہ رہن کرنا جائز ہے اسی طرح آلات حرب کا رہن کرنا ذمی کافرون کے پاس آور رہن حضر مین جائز ہے اور یہی قول ہے شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور اکثر علما کا مگر مجاہد اور داؤد نے یہ کہا ہے کہ رہن صرف سفر مین درست ہی بدلیل اس آیۃ کے وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ اخیر تک اور جمہور کی دلیل یہ حدیث ہی اور یہ

یہودی سے یہ معاملہ کرنے کی وجہ یہی ہے کہ جواز اس کا معلوم ہو یا اور صحابہ کے پاس اوس وقت
اُن کی حاجت سے زیادہ اناج نہ ہوگا اور بعضون نے کہا اسوجہ سے کہ صحابہ کرام آپ کی رہن قبول
نہ کرتے اور آپ سے دام نہ لیتے اس لیے آپ نے یہودی سے معاملہ کیا اور اجماع کیا مسلمانون نے
اہل ذمہ سے معاملہ کرنے کے جواز پر لیکن مسلمان کو درست نہین ہے حربی کافرون کے ہاتھہ ہتھیار
اور آلات حرب کا بیچنا نہ قرآن کا ہدیہ کرنا نہ مسلمان غلام کافر کے ہاتھہ بیچنا **باب** السلم

باب سلم کے بیان مین **ف** سلم اور سلف اور قرض اس بیع کو کہتے ہین جس مین قیمت پیشگی
دیجاتی ہے اور مال دینے کے لیے ایک مدت معین ہوتی ہے یا اوسی وقت لیا جاتا ہے اور اتفاق
کیا ہے اہل اسلام نے اس کے جواز پر **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قدم
النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یسلفون فی الثمار السنۃ والسنتین
فقال من اسلف فی تمر فلیسلف فی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم **ترجمہ**
عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو تشریف
لائے اور لوگ سلف کرتے تھے میوون مین ایک سال دو سال کے لیے تب آپ نے فرمایا جو کوئی سلف
کرے کھجور مین تو سلف کرے مقرر ماپ مین یا مقرر تول مین مقرر میعاد تک **ف** بیع سلم
جائز ہے بشرطیکہ جس مال کے لیے سلم کیجاوے اوسکا مقدار معلوم ہو ماپ یا تول سے یا گز سے یا
شمار سے ماپ تول میوون اور اناج وغیرہ مین اگر کپڑے مین اور شمار جانور مین اسیطرح اگر میعاد
ٹھیرے تو وہ بھی معلوم ہو اس سے یہ غرض نہین ہے کہ میعاد کا ہونا سلم مین ضرور ہے بلکہ بلا میعاد
بھی سلم درست ہے شافعی علیہ الرحمۃ کا یہی قول ہے اور مالک اور ابوحنیفہ کے نزدیک میعاد کا ہونا
ضرور ہے (نووی مختصراً) **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قدم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس یسلفون فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من اسلف فلا یسلف الا فی کیل معلوم ووزن معلوم **ترجمہ** ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگ
سلف کرتے تھے تو آپ نے فرمایا جو کوئی سلف کرے وہ معین ماپ مین کرے معین تول مین **عن**
ابن ابی نجیح بھذا الاسناد مثل حدیث عبد الوارث ولم یذکر الی اجل معلوم

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت مین میعاد معین کا ذکر نہین ہے عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ بِاِسْنَادِهِمْ مِثْلَ حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَةَ یَذْکُرُ فِیْهِ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین میعاد معین کا ذکر ہے

بَابُ تَحْرِیْمِ الْاِحْتِکَارِ فِی الْاَقْوَاتِ احتکار

انسان اور حیوان کی خوراک مین حرام ہے ف احتکار کے معنے غلہ یا گہانس دانہ وغیرہ خریدنا پہر اسکو رکھہ چہوڑنا مہنگائی مین بیچنے کے لیے یہ حرام ہے اونہی چیزون مین جو آدمی یا جانور کی خوراک ہین بشرطیکہ گرانی کے زمانہ مین خرید کیا جاوے اور تجارت کے لیے خریدے اور جو اپنے اور گہر والون کے خوراک کے لیے خریدے تو حرام نہین ہے اسی طرح اون چیزون مین جو خوراک نہین ہین (نووی مختصرا) عَنْ یَحْیٰی وَهُوَ ابْنُ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ یُحَدِّثُ اَنَّ مَعْمَرًا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَکَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ فَقِیْلَ لِسَعِیْدٍ فَاِنَّکَ تَحْتَکِرُ قَالَ سَعِیْدٌ اِنَّ مَعْمَرًا الَّذِیْ کَانَ یُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِیْثَ کَانَ یَحْتَکِرُ ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے سعید بن المسیب روایت کرتے تہے معمر حدیث بیان کرتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی احتکار کرے وہ گنہگار رہے لوگون نے سعید بن المسیب سے کہا تم تو خود احتکار کرتے ہو اونہون نے کہا معمر جنہون نے یہ حدیث روایت کی ہے وہ بہی احتکار کرتے تہے ف ابن عبد البر نے کہا یہ دونون شخص تیل کا احتکار کرتے ہین اور وہ حرام نہین ہے یا وہ احتکار کرتے تہے جو جائز ہے مثلا جس وقت گرانی یا احتیاج نہ ہو اس لیے کہ احتکار کی حرمت کی علت یہی ہے کہ عامہ خلائق کو تکلیف نہ ہو اب اگر کسی شخص کے پاس غلہ ہو اور لوگون کو اوسکی احتیاج ہو مثلا سوا اس کے اور کہین غلہ نہ ملے اور وہ نہ بیچے تو حاکم جبرا اسکو دلا دیوے عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحْتَکِرُ اِلَّا خَاطِئٌ ترجمہ معمر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احتکار نہ کرے گا مگر گنہگار عَنْ مَعْمَرِ بْنِ اَبِیْ مَعْمَرٍ اَحَدِ بَنِیْ عَدِیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ یَحْیٰی ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْحَلْفِ فِی الْبَیْعِ بیع مین قسم کہانے کی ممانعت عَنْ

اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْحَلْفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلرِّبْحِ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قسم چلانے والی ہو اسباب کی مٹانے والی ہے نفع کی **ف** یعنے اگرچہ قسم کھانے سے خریدار دھوکے میں آجاتا ہے اور مال نکل جاتا ہے پر ایسے شخص کو برکت نہیں ہوتی اور آئندہ نفع سٹ کر نقصان لاحق ہوتا ہے اور دکان برباد ہو جاتی ہے **عن** اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِیَّاکُمْ وَکَثْرَةَ الْحَلْفِ فِی الْبَیْعِ فَاِنَّهُ یُنَفِّقُ ثُمَّ یَمْحَقُ **ترجمہ** ابوقتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم بہت قسم کھانے سے بیچ میں اسلیے کہ وہ مال کی نکاسی کرتی ہے پھر مٹا دیتی ہے (برکت کو)

باب الشُّفْعَةِ باب شفعہ کے بیان میں

عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَهٗ شَرِیْكٌ فِیْ رَبْعَةٍ اَوْ نَخْلٍ فَلَیْسَ لَهٗ اَنْ یَبِیْعَ حَتّٰی یُؤْذِنَ شَرِیْکَهٗ فَاِنْ رَضِیَ اَخَذَ وَاِنْ کَرِهَ تَرَكَ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا کوئی شریک ہو زمین میں یا باغ میں تو اسکو اپنا حصہ بیچنا درست نہیں (اور کسی کے ہاتھ) جبتک اپنے شریک کو اطلاع نہ دیوے پھر اگر وہ راضی ہو تو لے لیوے اور اگر ناراض ہو تو چھوڑ دیوے **ف** نووی نے کہا شریک کو سب کے نزدیک شفعہ کا استحقاق ہو جب تک جائداد کی تقسیم نہ ہو جاوے اور شفعہ خاص ہے جائداد غیر منقولہ سے اور نہیں ہے شفعہ جانور یا کپڑے اور مال امتاع میں قاضی عیاض نے کہا یہ قول شاذ ہے کہ شفعہ اسباب میں ہو اور یہی روایت ہو عطا سے اور ہر ایک شی میں یہانتک کہ کپڑے میں بھی اور یہ ابن منذر نے عطا سے نقل کیا ہے اور جائداد قسمت شدہ میں شفعہ جوار سے ثابت ہوتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہو امام شافعی اور مالک اور احمد اور جمہور علما کا مذہب یہ ہو کہ جوار سے شفعہ نہیں ہوتا اور ابن منذر نے عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار اور عمر بن عبد العزیز اور زہری اور یحیی انصاری اور ابو الزناد اور ربیعہ اور مالک اور

اوزاعی اور عنبرہ اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور ابو حنیفہ اور ثوری کے
نزدیک جوار سے شفعہ ثابت ہوتا ہے اور ہمارے اصحاب نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ شفعہ
اوسی عقار مین ہے جو قابل قسمت ہو تو حمام صغیر یا چکی مین شفعہ نہین ہے اور اس شخص نے بھی دلیل
لی ہے جو غیر قابل قسمت مین بھی شفعہ کا قائل ہوا ہے اور شریک کا لفظ عام ہے شامل ہے مسلمان
اور کافر اور ذمی کو مسلمان پہ دعوے شفعہ کا ہو سکتا ہے جیسے مسلمان کو ذمی پہ یہی قول ہے شافعی
اور مالک اور ابو حنیفہ اور جمہور علمار کا اور شعبی اور حسن اور احمد کے نزدیک ذمی کو مسلمان پر شفعہ
نہین ہے اور اعرابی کو شفعہ ہے جیسے شہر کے کو یہی قول ہے شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ اور
احمد اور اسحق اور ابن منذر اور جمہور علمار کا اور شعبی نے کہا جو شہر مین نہین رہتا اوسکو شفعہ
نہین ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا جبتک اطلاع نہ دیوے تو اطلاع دینا ہمارے نزدیک مستحب ہے اور
بغیر اطلاع کے بیچنا مکروہ تنزیہی ہے حرام نہین ہے اور جو اطلاع دینے کے بعد شریک نے اجازت
دیدی تو پھر شفعہ کا دعوی کر سکتا ہے یہی قول ہے شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور اون کے اصحاب
کا اور حکم اور ثوری اور ابو عبید اور ایک طائفہ اہل حدیث کے نزدیک پھر دعوی نہین کر سکتا اور
امام احمد سے دو روایتین ہین ان دونون مذہبون کے موافق واللہ اعلم (نووی) **حق**

جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالشفعۃ فی
کل شرکۃ لم تقسم ربعۃ او حائط لا یحل لہ ان یبیع حتی یؤذن شریکہ فان
شاء اخذ وان شاء ترک فاذا باع ولم یؤذنہ فھو احق بہ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہے حکم کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا ہر ایک مشترک مال مین جو
بٹا نہ ہو زمین ہو یا باغ ایک شریک کو درست نہین کہ دوسرے شریک کو اطلاع دیے بغیر اپنا حصہ
بیچڈالے پھر دوسرے شریک کو اختیار ہو جاتا ہے لیوے چاہے نہ لیوے اب اگر بغیر اطلاع کے
بیچڈالے تو وہ شریک زیادہ حقدار ہے اغیر شخص سے اوسی دام کو خود لے سکتا ہے **حق**

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم الشفعۃ فی کل شرک فی ارض او ربع او حائط لا یصلح ان یبیع حتی یعرض
علی شریکہ فیاخذ او یدع فان ابی فشریکہ احق بہ حتی یؤذنہ **ترجمہ**

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے شفعہ ہر ایک مشترک مال میں ہے زمین اور گھر اور باغ میں ایک شریک کو درست نہیں کہ اپنا حصہ بیچے جب تک دوسرے شریک سے کہہ نہ لے پھر وہ لیوے یا چھوڑ دیوے اگر نہ کہے تو دوسرا شریک زیادہ تر حقدار ہے جب تک اوسکو خبر نہ ہو اور وہ چھوڑ نہ دیوے)

باب غرز الخشب فی جدار الجار ہمسایہ کی دیوار میں لکڑی گاڑنا

عن ابی هریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمنع احدکم جارہ ان یغرز خشبۃ فی جدارہ قال ثم یقول ابوہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ مالی اراکم عنها معرضین واللہ لارمین بها بین اکتافکم **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے (کیونکہ یہ مروت کے خلاف ہے اور اپنا کوئی نقصان نہیں بلکہ اگر ہمسایہ اوس پر چھت ڈالے تو اور دیوار کی حفاظت ہے) ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے تھے (لوگوں سے) میں دیکھتا ہوں تم اس حدیث کو سننے سے دل چراتے ہو قسم اللہ کی میں اسکو بیان کروں گا تم لوگوں میں **ف** اصل ترجمہ یہ ہے کہ میں ڈالوں گا اس حدیث کو تمہاری مونڈھوں میں یا تمہارے اطراف میں اکنافکم - نون سے پڑھیں اب اختلاف کیا ہے علما نے کہ آیا یہ حکم وجوب کے لیے ہے یا استحباب کے اصح یہ ہے کہ استحباب ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کا اور احمد اور ابوثور اور اصحاب حدیث کے نزدیک واجب ہے

عن الزہری بهذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب تحریم الظلم وغصب الارض وغیرها ظلم کرنا اور دوسرے کی زمین چھیننا حرام ہے

عن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالی عنهما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اقتطع شبرا من الارض ظلما طوقہ اللہ ایاہ یوم القیمۃ من سبع ارضین **ترجمہ** سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک بالشت برابر زمین ظلم سے لیگا اللہ تعالے قیامت کی روز اسکو سات زمینوں کا طوق پہنا دے گا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کے بھی سات طبقے ہیں جیسے آسمان سات ہیں اور فرمایا

اللہ تعالی نے سبع سموات ومن الارض مثلہن اور مماثلت کی تاویل ہیات یا شکل سے خلاف ہی ظاہر کے اسیطرح سے سات زمینون سو سات اقلیمین مراد لینا یہ بہی بعید ہے ورنہ ایک اقلیم کی ایک بالشت بہر زمین غصب کرنے سے ساتون اقلیم کی زمین کا طوق بنانے کی کوئی وجہ نہ تہی بر خلاف اسکے جب زمین کے سات طبقہ ہون کیونکہ ایک بالشت بہر کی بہی سات طبقہ ہون گے جو تابع ہون گے اُس کے اور طوق بنانے سے یہ غرض ہے کہ اوسکو تکلیف دیجاویگی اوس کے اٹہانے کی اور گردن کے طوق کیطرح پہنائی جاوے گی اور اوسکی گردن لنبی کردی جاوے گی واللہ اعلم عن

سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ اَرْوَى خَاصَمَتْهُ فِي بَعْضِ دَارِهِ فَقَالَ دَعُوهَا وَاِيَّاهَا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ طُوِّقَهُ فِي سَبْعِ اَرَضِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا وَاجْعَلْ قَبْرَهَا فِي دَارِهَا قَالَ فَرَاَيْتُهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُولُ اَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي الدَّارِ مَرَّتْ عَلَى بِئْرٍ فِي الدَّارِ فَوَقَعَتْ فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا ترجمہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے رجو بڑے صحابی ہین اور عشرہ مبشرہ مین سے راضی ہو اللہ تعالی اون سے) اروی بنت اویس لڑی گہر کی زمین مین اونہون نے کہا جانے دو اور دیدو اوسکو (جو دعوی کرتی ہے) کیونکہ مین نے سنا ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جو شخص بالشت برابر زمین ناحق لے لیوے اللہ اوسکو ساتون زمین کا طوق پہناویگا قیامت کے روز یا اللہ اگر اروی جہوٹی ہے تو اوس کی بینائی کہووے اور گہر ہی مین اوسکی قبر بناوے ۔ راوی نے کہا پہر مین نے اروی کو دیکہا اندہی ہو گئی تہی دیوارون کو ٹٹولتی تہی اور کہتی تہی سعید کی بد دعا مجہے لگ گئی ایک روز وہ جا رہی تہی اپنے گہر مین تو کنوے مین گر پڑی وہی اوسکی قبر ہو گئی (معاذ اللہ ظلم اور ایذا رسانی کی یہی سزا ہے) عن هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ اَرْوَى بِنْتَ اُوَيْسٍ ادَّعَتْ عَلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ اَخَذَ شَيْئًا مِنْ اَرْضِهَا فَخَاصَمَتْهُ اِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَقَالَ سَعِيدٌ اَنَا كُنْتُ اٰخُذُ مِنْ اَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ
الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَہٗ اِلٰی سَبْعِ اَرَضِیْنَ فَقَالَ لَہٗ مَرْوَانُ لَا اَسْئَلُکَ بَیِّنَۃً بَعْدَ ھٰذَا
فَقَالَ سَعِیْدٌ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَتْ کَاذِبَۃً فَعَمِّ بَصَرَھَا وَاقْتُلْھَا فِیْ اَرْضِھَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ
حَتّٰی ذَھَبَ بَصَرُھَا ثُمَّ بَیْنَا ھِیَ تَمْشِیْ فِیْ اَرْضِھَا اِذْ وَقَعَتْ فِیْ حُفْرَۃٍ فَمَاتَتْ **ترجمہ**
ہشام بن عروہ سے روایت ہے اونہون نے اپنے باپ سے سنا کہ اروی بنت اویس نے دعوی کیا
سعید بن زید پر کہ اونہون نے میری زمین کچھ لے لی ہے پھر جھگڑا کیا مجھ سے مروان
بن حکم کے پاس (جو حاکم تھا مدینہ کا) سعید رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا بھلا مین اس
کی زمین لون گا اور مین سن چکا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروان نے پوچھا تم کیا سن
چکے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہون نے کہا مینے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص بالشت
بھر زمین کسی کی ظلم سے اوڑا لے تو اللہ تعالی اوسکو سات زمین تک کا طوق پہناویگا مروان نے
کہا اب مین تم سے گواہ نہین مانگنے کا اس کے بعد سعید نے کہا یا اللہ اگر اروی جھوٹی ہے تو اوس
کی آنکھ اندھی کر دے اور اس کی زمین مین اوسکو مار راوی نے کہا پھر اروی نہین مری یہانتک
کہ اندھی ہوگئی اور ایک روز وہ اپنی زمین مین جا رہی تھی گڑھے مین گری اور مر گئی **عن**
سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ
الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّہٗ یُطَوَّقُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ **ترجمہ** سعید بن زید سے
روایت ہے مین نے سنا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص ایک بالشت
بھر زمین لے ظلم سے اللہ تعالی اوسکا طوق بنا دے گا سات زمینون مین سے **عن** اَبِیْ
ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَاْخُذُ اَحَدٌ
شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ بِغَیْرِ حَقِّہٖ اِلَّا طَوَّقَہُ اللّٰہُ اِلٰی سَبْعِ اَرَضِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ **ترجمہ** ابوہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص بالشت بھر زمین
ناحق نہ لیوے نہین تو اللہ تعالے اوسکا طوق بنا دیگا سات زمینون تک قیامت کے دن **عن**
مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّ اَبَا سَلَمَۃَ حَدَّثَہٗ وَکَانَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ قَوْمِہٖ خُصُوْمَۃٌ فِیْ اَرْضٍ
اَنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی عَائِشَۃَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَھَا فَقَالَتْ یَا اَبَا سَلَمَۃَ اجْتَنِبِ الْاَرْضَ فَاِنَّ رَسُوْلَ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ
ترجمہ محمد بن ابراہیم سے روایت ہے ابو سلمہ رضی اللہ تعالے عنہ نے اون سے بیان کیا اون کے اور
ان کی قوم کے بیچ مین جھگڑا تھا ایک زمین مین وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس گئے اور
اون سے بیان کیا اُنھون نے کہا اے ابو سلمہ بچا رہ زمین سے (یعنے ناحق کسی کی زمین لینے سے)
اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلم کرے بالشت بھر زمین کے برابر اللہ تعالی
اُسکو سات زمین کا طوق پہنا دے گا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ
أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** قَدْرِ الطَّرِيقِ
إِذَا اخْتَلَفُوا فِيهِ جب راہ مین اختلاف ہو تو کتنی راہ رکھنا چاہیے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَ أَذْرُعٍ
ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب تم راہ مین اختلاف کرو تو اوسکی چوڑان سات ہاتھ رکھہ لو **ف** کیونکہ اسقدر
کافی ہے آدمی اور جانور کے گذرنے کے لیے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ اختلاف کی صورت
مین ہے لیکن اگر زمین والے باہم متفق ہون تو وہ جسطرح چاہین رستہ نکالین اُنپر کوئی اعتراض نہوگا

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

كتاب فرائض یعنے ترکے کے حصون کے بیان مین

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ
وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ ترجمہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین وارث ہوگا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا **ف**
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اسپر اجماع ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہ ہوگا لیکن مسلمان تو وہ بھی کافر
کا وارث نہ ہوگا جمہور علما کے نزدیک اور ایک طائفہ کے نزدیک وارث ہوگا اور یہی مذہب ہے معاذ
بن جبل اور معاویہ اور سعد بن المسیب کا اور صحیح جمہور کا قول ہے اور مرتد بھی مسلمان کا وارث
نہ ہوگا اسیطرح مسلمان مرتد کا امام شافعی اور مالک اور ربیعہ اور ابن ابی لیلے کے نزدیک بلکہ

اوسکا مال مسلمانون کی لوٹ مین شریک کیا جاویگا اور امام ابوحنیفہ اور اہل کوفہ اور اوزاعی اور اسحاق کے نزدیک مسلمان مرتد کا وارث ہوگا اور یہی مروی ہے علی اور ابن مسعود اور جماعت سلف سے لیکن ثوری اور ابوحنیفہ کے نزدیک جو مال اوس نے ارتداد کی حالت مین کمایا وہ مسلمانون کا ہوگا اور دوسرے علمار کے نزدیک سب اوسکو وارثون کا ہوگا جو مسلمان ہین لیکن کافر آپس مین ایک دوسرے کے وارث ہون گے جیسے یہودی نصرانی کا اور نصرانی یہودی کا اور مجوسی یہودی یا نصرانی کا اور امام مالک کے نزدیک نہ ہوگا امام شافعی نے کہا ہے کہ حربی ذمی کا وارث نہ ہوگا نہ ذمی حربی کا اسیطرح اگر دو حربی دو مختلف سلطنتون مین ہون وہ بہی آپس مین وارث نہ ہون گے جب اون دو سلطنتون مین جنگ ہوا انتہے مختصرا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حصہ والون کو اون کے حصے دیدو پہر جو بچے وہ اوس مرد کا ہے جو سب سے زیادہ میت سے نزدیک ہو **ف** یعنے عصبہ کو دیدو لیکن عصبہ قریب کے ہوتے ہوئے عصبہ بعید وارث نہ ہوگا۔ حصہ والے یعنے اصحاب الفرائض وہ لوگ ہین جن کے حصے اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین مقرر کردیے جیسے بیٹی۔ مان۔ باپ۔ خاوند۔ جورو بہن وغیرہ اب میت کا مال بعد ادائے قرض اور وصیت کے جو بچے گا وہ حصون کے موافق پہلے ان وارثون کو ملیگا اوس کے بعد جو بچ رہے گا وہ نزدیک کے عصبہ کو دیا جاوے گا اسپر اجماع ہے مسلمانون کا اور نزدیک عصبہ کے ہوتے ہوئے دور والا وارث نہ ہوگا مثلاً کسی نے بیٹی اور بہائی اور چچا کو چہوڑا بیٹی کو آدہا مال ملیگا اور باقی بہائی کو اور چچا کو کچہہ نہ ملے گا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْسِمُوا الْمَالَ بَيْنَ اَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلٰى كِتَابِ اللهِ تَعَالٰى فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بانٹ دو مال کو اصحاب فرائض مین موافق اللہ تعالی کی کتاب کے پہر جو بچ رہے
اون سے وہ نزدیک والے مرد کا حصہ ہے مثلاً بیٹے کا یا پوتے کا اوس کے بعد باپ کا اوسکے بعد بہائی
یا دادا کا اوسکے بعد بہتیجے یا بہتیجے کے بیٹون یا پوتون کا اوس کے بعد چچا کا اوس کے بعد چچا کے
بیٹون کا اوس کے بعد باپ کے چچا کا اوس کے بعد اون کے بیٹون کا اوس کے بعد دادا کے چچا کا
اوس کے بعد اوس کے بیٹون کا اوس کے بعد باپ کے دادا کے چچا کا اوس کے بعد اوس کے بیٹون کا
علی ہذا القیاس اور حقیقی مقدم ہوگا علاتی پر اور علاتی بہائی حقیقی بہتیجے پر مقدم ہوگا **عَنِ**
ابْنِ طَاؤُسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ وَرَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ مَرِضْتُ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ يَعُوْدَانِيْ مَاشِيَانِ فَاُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوْئِهٖ فَاَفَقْتُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ
اَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ
اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین بیمار ہوا تو جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر دونون پاؤن پیدل میرے پوچہنے کو آئے مین بیہوش
ہوگیا تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پہر وضو کا پانی میرے اوپر ڈالا مجہے ہوش
آگیا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین اپنے مال کا کیا فیصلہ کرون آپ نے کچہ جواب نہ دیا یہانتک
تک کہ میراث کی آیت اوتری یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ اخیر تک **فائدہ**
امام نووی نے کہا اس حدیث سے بیمار پرسی کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ بیمار
پرسی کے لیے پیدل جانا بہتر ہے اور وضو کے پانی ڈالنے سے یہ بات نکلی کہ آثار صالحین سے
برکت لینا درست ہے جیسے اون کے بچے ہوئے کہانے یا پانی وغیرہ سے اور اون کے ساتھ کہانے
اور پینے سے اور ہمارے اصحاب نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ مستعمل پانی وضو یا غسل کا پاک
ہے اور رد کیا ہے ابو یوسف کے قول کا جو اوس کی نجاست کے قائل ہین حالانکہ یہ اعتراض ہو
سکتا ہے کہ مراد وضو کے پانی سے وہ ہو جو برتن مین وضو کے بعد بچ رہا ہو لیکن زیادہ برکت
تو اسی پانی مین ہوگی جو آپ کے اعضائے شریفہ سے وضو مین لگا ہو۔ اور اس حدیث سے یہ بہی نکلا

کہ مریض کی وصیت جائز ہے اگرچہ بعض وقت اوسکی عقل جاتی رہے بشرطیکہ وصیت حالت افاقہ
اور ہوش مین ہوا ہے مختصرا **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال عادنی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی بنی سلمۃ یمشیان
فوجدنی لا اعقل فدعا بماء فتوضأ ثم رش علی منہ فافقت فقلت کیف
اصنع فی مالی یا رسول اللہ فنزلت یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ
الانثیین **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے بیمار پرسی کی میری جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر نے بنی سلمہ مین پیدل آکر تو دیکھا مجھے بیہوش آپ نے
پانی منگایا اور وضو کیا پھر اوس پانی مین سے تھوڑا مجھپر چھڑکا مجھے ہوش آگیا مین نے عرض کیا
یا رسول اللہ مین اپنے مال مین کیا کرون (یعنے کیونکر بانٹون) تب یہ آیۃ اوتری یوصیکم اللہ
فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین اخیر تک **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہما یقول عادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا مریض ومعہ ابو بکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماشیین فوجدنی قد اغمی علی فتوضأ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ثم صب علی من وضوئہ فافقت فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقلت یا رسول اللہ کیف اصنع فی مالی قال فلم یرد علی شیئا حتی
نزلت آیۃ المیراث **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے میری عیادت کی اور مین بیمار تھا آپ کے ساتھ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور دونون
پیدل آئے مجھکو بے ہوش پایا تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے وضو
کا پانی مجھپر ڈالا مجھے ہوش آگیا دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہین مین نے عرض کیا
یا رسول اللہ مین اپنے مال مین کیا کرون آپنے کچھ جواب نہ دیا یہانتک کہ میراث کی آیت اوتری
عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول دخل علی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وانا مریض لا اعقل فتوضأ فصبوا علی من وضوئہ فعقلت
فقلت یا رسول اللہ انما یرثنی کلالۃ فنزلت آیۃ المیراث فقلت لمحمد
بن المنکدر یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ قال ھکذا انزلت

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور بیمار رہتا
بیہوش آپ نے وضو کیا لوگون نے آپ کے وضو کا پانی مجہپر ڈالا مجہے ہوش آگیا مین نے عرض کیا
یارسول اللہ میرا ترکہ تو کلالہ کا ہوگا (کلالہ وہ ہے جسکی اولاد نہ ہو نہ باپ اسکی تفسیر آگے آویگی) تب
میراث کی آیت اوتری۔ شعبہ نے کہا مین نے محمد بن منکدر سے کہا یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی
الکلالۃ اونہون نے کہا اسیطرح اوتری عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِي حَدِيْثِ وَهْبِ
ابْنِ جَرِيْرٍ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرَائِضِ وَفِيْ حَدِيْثِ النَّضْرِ وَالْعَقَدِيِّ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرْضِ
وَلَيْسَ فِيْ رِوَايَةِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ قَوْلُ شُعْبَةَ لِابْنِ الْمُنْكَدِرِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَطَبَ
يَوْمَ جُمُعَةٍ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَا اَدَعُ بَعْدِيْ شَيْئًا اَهَمَّ عِنْدِيْ مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَاجَعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا اَغْلَظَ لِيْ
فِيْ شَيْءٍ مَا اَغْلَظَ لِيْ فِيْهِ حَتّٰى طَعَنَ بِاِصْبَعِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ يَا عُمَرُ اَلَا
تَكْفِيْكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ الَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ سُوْرَةِ النِّسَاءِ وَاِنِّيْ اِنْ اَعِشْ اَقْضِ
فِيْهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِيْ بِهَا مَنْ يَّقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَمَنْ لَّا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ ترجمہ معدان
بن ابی طلحہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے خطبہ پڑہا جمعہ کے دن تو ذکر کیا
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور ذکر کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا پہر کہا مین نے اپنے
بعد کوئی مسئلہ ایسا مشکل نہین چھوڑتا جیسے کلالہ کا مسئلہ اور مین نے کوئی مسئلہ ایسا بار بار
نہین پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے کلالہ کو پوچہا اور آپ نے بہی ایسی سختی
کسیبات مین مجہسے نہین کی جیسے کلالہ مین کی یہانتک کہ اپنی انگلی مبارک میرے سینے مین
کوچہی اور فرمایا اے عمر تجہکو بس نہین ہے وہ آیت جو گرمی کے موسم مین اتری سورہ نسا
کے اخیر مین پہر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اگر مین جیون گا تو کلالہ کے باب مین ایسا
(صاف صاف) حکم دون گا کہ اوس کے موافق ہر شخص فیصلہ کرے جو قرآن پڑہتا ہے
اور جو نہین پڑہتا **ف** حضرت عمر نے کلالہ کے فیصلہ مین دیر کی اس لیے کہ انہون نے

نے خوب غور نہ کیا ہوگا اور اُن کی رائے جب تک قائم نہ ہوئی ہوگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون سے سختی کی تاکہ وہ بہروسانہ کرلین اوسپر جو وارد ہوا نص مین اور استنباط اور غور اور فکر چھوڑ دینے
حالانکہ اللہ تعالے نے فرمایا لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم تو استنباط واجبات ضروری مین سے ہے کیونکہ
نصوص صریحہ بہت قلیل ہین اور اگر استنباط چھوڑ دیا جاوے توبہت سے واقعات مین فیصلہ دشوار
ہوگا اب کلالہ کے اشتقاق مین لوگون نے اختلاف کیا ہے اکثر کے نزدیک وہ تکلل سے نکالا گیا ہے
جس کے معنے ایک کنارے مین پڑ جانا مثلاً چچا کا بیٹا وہ کلالہ ہے کیونکہ نسب کے خط سے ایک طرف
پڑ گیا ہے اور بعضون نے کہا تکلل کے معنے گہیرنے کے ہین اور اسی سے ہے اکلیل جو سر کو گہیرتی
ہے اور بعضون نے کہا کل الشئے سے نکلا ہے جب وہ شئے دور ہو اور اختلاف کیا ہے علمار نے کہ کلالہ
سے آیت مین کیا مراد ہے کئی اقوال پر ایک یہ ہے کہ کلالہ سے مراد وراثت ہے جب میت کی اولاد نہ ہو
نہ والد ہو دوسرے یہ کہ کلالہ اوس میت کا نام ہے جسکا نہ ولد ہو نہ والد خواہ وہ میت مرد ہو یا عورت
تیسرے یہ کہ کلالہ اون وارثون کو کہتے ہین جنمین نہ ولد ہو نہ والد چوتھے یہ کہ کلالہ اوس مال موروث
کو کہتے ہین۔ شیعہ کہتے ہین کہ کلالہ وہ ہے جسکی اولاد نہ ہو اگرچہ اوسکا باپ یا دادا ہو تو وہ بہائیونکو
کو میراث دلاتے ہین باپ کے ساتھ قاضی عیاض نے کہا اور یہ منقول ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے لیکن یہ روایت باطل ہے صحیح نہین صحیح وہی ہے جو جماعت علما نے کہا اور بعض علما نے اجماع
نقل کیا ہے اسپر کہ کلالہ وہ ہے جسکی اولاد نہ ہو نہ باپ۔ اگر وارثون مین دادا بھی ہو تو وہ کلالہ
ہون گے یا نہین اس مین اختلاف ہے اور جب وارثون مین بیٹی یا دختر ہو تو وہ کلالہ ہون گے جمہور علما
کے نزدیک کیونکہ بہائی بہن بیٹی کے ساتھ وارث ہوتے ہین اور ابن عباس کے نزدیک بیٹی کے
ہوتے ہوئے بہن کو کچھ نہ ملے گا کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا لیس لہ ولد ولہ اخت اور یہی مذہب ہے
داؤد کا اور شیعون نے کہا بیٹی یا دختر ہونے سے وارث کلالہ نہ ہون گے کیونکہ اون کے نزدیک
بیٹی کے ہوتے ہوئے بہنون کو کچھ نہین ملتا اور سب مال بیٹی کا ہے (نووی مختصراً) عَنْ
قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ترجمہ
براء بن عازب سے روایت ہے اخیر آیت جو اوتری یہ ہے یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اٰخِرُ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْكَلَالَةِ وَاٰخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ بَرَاءَةٌ ترجمہ براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے اخیر آیت جو اوتری کلالہ کی آیت ہو اور اخیر سورت جو اوتری سورۂ براءت ہو عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اٰخِرَ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ تَامَّةً سُوْرَةُ التَّوْبَةِ وَاَنَّ اٰخِرَ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْكَلَالَةِ ترجمہ براء سے روایت ہو اخیر سورت جو پوری اوتری سورۂ توبہ ہے اور اخیر آیت جو اوتری کلالہ کی آیت ہو عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ كَامِلَةً ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ يَسْتَفْتُوْنَكَ ترجمہ براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اخیر آیت جو اُتری يستفتونک ہو عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمَيِّتِ عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْئَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰى عَلَيْهِ وَاِلَّا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنازہ آتا تھا اور وہ قرضدار ہوتا آپ پوچھتے کیا اس نے اتنا مال چھوڑا ہے جو اوس کے قرضہ کو کافی ہو اگر لوگ کہتے ہان چھوڑا ہے تو نماز پڑھتے اور نہین تو لوگون سے فرمادیتے تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو ف نووی نے کہا آپ قرضدار پر اسلیے نماز نہ پڑھتے تاکہ اور لوگ جو زندہ ہین اونکو ڈر پیدا ہو اور وہ قرض کے ادا مین کوشش کرین ایسا نہ ہو کہ مر جاوین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون پر نماز نہ پڑھین اور یہ ابتدائے اسلام مین تھا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنا مال نہ تھا کہ لوگون کا قرض اپنے پاس سے ادا کرتے ف پھر جب اللہ تعالےٰ نے کھولدیا آپ پر مال کو آپ نے فرمایا مین زیادہ عزیز ہون مومنون کا خود اون کی جانون سے (یہ انتہائے محبت ہو کہ خود اون سے زیادہ اون کا دوست ہووے) اب جو کوئی قرضدار مرے تو قرض کا ادا کرنا میرے ذمہ ہو اور جو کوئی مال چھوڑ کر مرے تو وہ اُس کے وارثون کا ہے ف یہ حدیث بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت

کی ایک بڑی دلیل ہو سکا نہی کے اور کسی مین اتنی جرات نہین ہے کہ لوگون کا قرض اپنے ذمہ
لیوے اور مال اُن کے وارثون کو دلاوے بعضون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
قرض مسلمانون کے مال مین سے دلاتے اور بعضون نے کہا خاص اپنے مال مین سے اور بعضون نے
کہا یہ فعل آپ پر واجب تھا بعضون نے کہا آپ تبرعًا کرتے تھے اور ہمارے اصحاب نے اختلاف
کیا ہے کہ جو کوئی قرضدار مرے اُسکا قرضہ بیت المال سے ادا کیا جاوے یا نہین (النووی مختصرًا)
عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِیْثِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ
مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ اِنْ عَلَی الْاَرْضِ مِنْ مُّؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِهٖ فَاَیُّکُمْ مَا تَرَكَ
دَیْنًا اَوْ ضَیَاعًا فَاَنَا مَوْلَاهُ وَاَیُّکُمْ تَرَكَ مَالًا فَاِلَی الْعَصَبَةِ مَنْ کَانَ ترجمہ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوسکی جسکے ہاتھ
مین محمد کی جان ہے زمین پر کوئی مومن ایسا نہین جس کے ساتھ سب سے زیادہ مین قریب نہ ہون
تو جو کوئی تم مین سے قرض یا بال بچے چھوڑ جاوے مین اُس کا مددگار ہون یعنے اسکا قرض ادا
کرنا اوس کے بال بچون کی پرورش کرنا میرے ذمہ ہے) اور جو کوئی تم مین سے مال چھوڑ جاوے
تو وہ اوسکی وارث کا ہے جو کوئی ہو عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا
اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ
مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ فَاَیُّکُمْ مَا تَرَكَ دَیْنًا اَوْ ضَیْعَةً فَادْعُوْنِیْ فَاَنَا وَلِیُّهٗ وَاَیُّکُمْ مَا تَرَكَ مَالًا
فَلْیُؤْثَرْ بِمَالِهٖ عَصَبَتُهٗ مَنْ کَانَ ترجمہ ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ ہے جو حدیث
بیان کی ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بیان
کین کئی حدیثین اون مین ایک یہ بھی تھی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نزدیک
زیادہ ہون مومنون کا خود اونکی جانون سے اللہ تعالی کی کتاب کی موجب (اس آیت اَلنَّبِیُّ
اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ) پھر جو کوئی تم مین سے قرض یا بال بچے چھوڑ جاوے مجھکو بلاؤ
مین اون کا ذمہ دار ہون اور جو کوئی تم مین سے مال چھوڑ جاوے تو اُسکا عصبہ لیوے جو کوئی ہو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَیْنَا **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بوجھہ چھوڑ جاوے (قرض یا بال بچے) ہماری طرف ہے **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ غُنْدَرٍ فَمَنْ تَرَكَ كَلًّا وَلِیْتُهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔

كِتَابُ الْهِبَاتِ

کتاب ہبہ اور صدقہ کے بیان مین

بَابٌ كَرَاهَةِ شِرَاءِ الْاِنْسَانِ مَا تَصَدَّقَ بِهٖ مِمَّنْ تَصَدَّقَ عَلَیْهِ جس کو کوئی چیز صدقہ دیوے پھر اس سے وہی چیز خریدنا مکروہ ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ حَمَلْتُ عَلٰی فَرَسٍ عَتِیْقٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهٗ صَاحِبُهٗ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ بَائِعُهٗ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِكَ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِهٖ كَالْكَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِهٖ **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے ایک عمدہ گہوڑا خدا کی راہ مین دیا پھر جس کو دیا تہا اوس نے اسکو تباہ کردیا مین سمجہا کہ یہ اسکو اب سستے دام مین بیچ ڈالے گا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا آپ نے فرمایا مت خرید کر اسکو اور مت پہیر اپنے صدقے کو اس لیے کہ صدقہ لوٹانے والا کتے کی طرح ہے جو قے کرکے پہر اسکو کہانے جاتا ہے **ف** نووی نے کہا یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور صدقہ مین لوٹانا درست نہین البتہ اگر اپنی اولاد کو ہبہ کرے تو رجوع کر سکتا ہے **عَنْ** مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ لَا تَبْتَعْهُ وَاِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے مت خرید اوسکو اگرچہ وہ تجہہ ایک درم کو دیدے **عَنْ** عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ حَمَلَ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهٗ عِنْدَ صَاحِبِهٖ وَقَدْ اَضَاعَهٗ وَكَانَ قَلِیْلَ الْمَالِ فَاَرَادَ اَنْ یَّشْتَرِیَهٗ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَاِنْ اُعْطِیْتَهٗ

بدرہم فان مثل العاید فی صدقتہ کمثل الکلب یعود فی قیئہ ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اونہون نے ایک گہوڑا دیا خدا تعالی کی راہ مین بہر دیکہا اوسکو وہ جس کے پاس تہا اوس نے تباہ کر دیا اسکو گہاس اور دانہ کی بے خبری سے اور وہ نادار تہا تو حضرت عمر نے چاہا بہر خریدنا اوسکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے ذکر کیا آپنے فرمایا مت خرید اوسکو اگرچہ ایک درم کو ملے کیونکہ مثال اوسکی جو لوٹتا ہے اپنے صدقہ مین مثال کتے کی ہے لوٹتا ہے قے کرکے بہر کہانے کو عن زید بن اسلم بہذا الاسناد غیر ان حدیث مالک اتم واکثر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ حمل علی فرس فی سبیل اللہ فوجدہ یباع فاراد ان یبتاعہ فسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال لا تبتعہ ولا تعد فی صدقتک ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک گہوڑا دیا خدا کی راہ مین بہر دیکہا تو وہ گہوڑا بک رہا تہا اونہون نے اوسکو خریدنا چاہا رسول اللہ علیہ وسلم سے پوچہا آپ نے فرمایا مت خرید اوسکو اور مت لوٹا اپنے صدقے کو عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث مالک ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان عمر حمل علی فرس فی سبیل اللہ ثم راٰہا تباع فاراد ان یشتریہا فسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعد فی صدقتک یا عمر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ فرمایا آپنے مت لوٹ اپنے صدقے مین اے عمر

باب

تحریم الرجوع فی الصدقۃ صدقہ دیکر لوٹانا حرام ہے عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل الذی یرجع فی صدقتہ کمثل الکلب یقیئ ثم یعود فی قیئہ فیاکلہ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال اوسکی جو لوٹاتا ہے اپنے صدقے کو مثال کتے کی ہے قے کرکے بہر جاتا ہے اوس کے کہانے کو عن محمد بن علی بن الحسین یذکر بہذا الاسناد نحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عن محمد بن فاطمة رضي الله تعالى عنها بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنا بهذا الاسناد نحو حديث بشير ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عباس رضي الله تعالى عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انما مثل الذي يتصدق بصدقته ثم يعود في صدقته كمثل الكلب يقيء ثم يأكل قيئه ترجمہ حضرت ابن عباس رضے اسد تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے مثال اوس شخص کی جو صدقہ دیوے پہر اوس کو لینا چاہے کتے کی سی ہے جو قے کرتا ہے پہر قے کو کہاتا ہے عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال العائد في هبته كالعائد في قيئه ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اسد تعالی عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلے اسد علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ مین لوٹنے والا مثل اوس کے ہے جو قے کرکے پہر کہانے جاوے عن قتادة بهذا الاسناد مثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عباس رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال العائد في هبته كالكلب يقيء ثم يعود في قيئه ترجمہ عبداسد بن عباس رضی اسد تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ کو لوٹانے والا مثل کتے کی ہے جو قے کرکے پہر اپنی قے کو کہانے جاتا ہے باب كراهية تفضيل بعض الاولاد في الهبة بعض لڑکون کو کم دینا اور بعض کو زیادہ دینا مکروہ ہے عن النعمان بن بشير انه قال ان اباه رضي الله تعالى عنه اتى به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني نحلت ابني هذا غلاما كان لي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكل ولدك نحلته مثل هذا فقال لا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فارجعه ترجمہ نعمان بن بشیر کو اون کے باپ بشیر رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور کہا مین نے اپنے اس لڑکے کو ایک غلام ہبہ کیا ہے آپ نے پوچہا تو نے اپنے اور لڑکون کو بہی ایسا ہی ایک ایک غلام دیا ہے اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا تو اس سے بہی پہیر لے ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ اپنی اولاد کو صدقہ دیکر اوس سے رجوع کرسکتا ہے اور وہ

منع نہین ہے نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہی کہ اولاد کو دینے مین برابری کرنا چاہیے
اور لڑکا لڑکی دونون برابر ہین اور بعضون نے لڑکے کے دو حصے رکھے ہین اور لڑکی کا ایک
اگر ایک کو زیادہ دے اور دوسرے کو کم تو امام شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ مکروہ
ہے اور حرام نہین ہے اور یہ صحیح ہے اور طاوس اور عروہ اور مجاہد اور ثوری اور احمد اور
اسحق کے نزدیک یہ حرام ہے اور یہ باطل ہے عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَتَى بِي أَبِي إِلَى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ أَكُلَّ بَنِيكَ
نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ
أَمَّا يُونُسُ وَمَعْمَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا أَكُلَّ بَنِيكَ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ عُيَيْنَةَ
أَكُلَّ وَلَدِكَ وَرِوَايَةُ اللَّيْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ بَشِيرًا
جَاءَ بِالنُّعْمَانِ ترجمہ وہی جو گذرا صرف چند لفظون کا اختلاف ہی عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ
بَشِيرٍ قَالَ وَقَدْ أَعْطَاهُ أَبُوهُ غُلَامًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا
الْغُلَامُ قَالَ أَعْطَانِيهِ أَبِي قَالَ فَكُلَّ إِخْوَتِهِ أَعْطَيْتَهُ كَمَا أَعْطَيْتَ هٰذَا قَالَ لَا
قَالَ فَرُدَّهُ ترجمہ نعمان بن بشیر کے باپ نے انکو ایک غلام دیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے نعمان سے پوچہا یہ کیسا غلام ہے اونہون نے کہا میرے باپ نے مجہکو دیا ہے آپ نے
اون کے باپ سے کہا کیا تو نے نعمان کے سب بہائیون کو ایسا ہی غلام دیا ہے جیسا نعمان کو دیا
ہے اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا تو اوس سے بہی پہیر لے عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ
تَصَدَّقَ عَلَيَّ أَبِي بِبَعْضِ مَالِهِ فَقَالَتْ أُمِّي عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضَى حَتَّى
تُشْهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلَى صَدَقَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَلْتَ
هٰذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ قَالَ لَا قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ أَبِي
فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہی میرے باپ نے کچہ مال اپنا مجہہ
ہبہ کیا میری مان عمرہ بنت رواحہ بولی مین جب خوش ہونگی تو اسپر گواہ کردے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو میرا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے پوچہا کیا تو نے

اپنی سب اولاد کو ایسا ہی دیا ہے اوس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا خدا تعالی سے ڈرو اور انصاف
کرو اپنے مال میں پہر میرے باپ نے وہ ہبہ پہیر لیا عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اُمَّهُ بِنْتَ
رَوَاحَةَ سَأَلَتْ اَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ مِنْ مَالِهِ لِابْنِهَا فَالْتَوٰى بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَدَا لَهُ
فَقَالَتْ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا وَهَبْتَ لِابْنِيْ
فَاَخَذَ اَبِيْ بِيَدِيْ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ هٰذَا بِنْتَ رَوَاحَةَ اَعْجَبَهَا اَنْ اُشْهِدَكَ عَلَى الَّذِيْ وَهَبْتُ
لِابْنِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَشِيْرُ اَلَكَ وَلَدٌ سِوٰى هٰذَا قَالَ
نَعَمْ قَالَ اَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِيْ اِذًا فَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ عَلٰى
جَوْرٍ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے اون کی ماں بنت رواحہ نے اون کے باپ سے سوال
کیا کہ اپنے مال میں سے کچہ ہبہ کردیں اون کے بیٹے کو (یعنے نعمان کو) لیکن بشیر نے ایک سال
تک ٹالا پہر وہ مستعد ہوئے ہبہ کرنے کو تو اون کی ماں بولی میں راضی نہیں ہونگی جب تک تم
گواہ نہ کردو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ہبہ پر تو میرے باپ نے میرا ہاتہ پکڑا اور
میں اون دنوں لڑکا تہا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سے عرض کیا یا رسول
اللہ اسکی ماں بنت رواحہ نے یہ چاہا ہے کہ آپ گواہ ہوجاویں اوس ہبہ پر جو میں نے اس لڑکے کو کیا ہے
آپنے فرمایا اے بشیر کیا سوا اس کے اور بہی تیرے لڑکے ہیں بشیر نے کہا ہاں آپنے فرمایا سبکو بہی تو نے ایسا ہی ہبہ کیا ہے بشیر نے کہا نہیں آپ
نے فرمایا تو پہر مجہے گواہ مت کر کیونکہ میں ظلم پر گواہ نہیں ہوتا عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَكَ بَنُوْنَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُلَّهُمْ اَعْطَيْتَ مِثْلَ
هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ ترجمہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالے عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اور بہی تیرے بیٹے ہیں بشیر نے کہا ہاں
آپنے فرمایا اور بیٹوں کو بہی تو نے ایسا ہی دیا ہے بشیر نے کہا نہیں آپنے فرمایا تو پہر میں
گواہ نہیں ہوتا ظلم پر عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْهِ لَا تُشْهِدْنِيْ عَلٰى جَوْرٍ ترجمہ حضرت نعمان بن بشیر رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اون کے باپ سے مت گواہ

کر مجھکو ظلم پر **عن** النُّعمَانِ بنِ بَشِیرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنہُمَا قَالَ انطَلَقَ بِی اَبِی
یَحمِلُنِی اِلیٰ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اشہَد اَنِّی قَد نَحَلتُ
النُّعمَانَ کَذَا وَکَذَا مِن مَالِی فَقَالَ اَکُلَّ بَنِیکَ قَد نَحَلتَ مِثلَ مَا نَحَلتَ النُّعمَانَ قَالَ لَا قَالَ
فَاشہِد عَلیٰ ھٰذَا غَیرِی ثُمَّ قَالَ اَیَسُرُّکَ اَن یَکُونُوا لَکَ فِی البِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلیٰ
قَالَ فَلَا اِذًا **ترجمہ** نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میرے باپ مجھکو اٹھا کر لے
گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ آپ گواہ رہیں کہ میں نے نعمان کو
فلان فلان چیز اپنے مال میں سے ہبہ کی ہے آپ نے فرمایا کیا سب بیٹوں کو تو نے ایسا ہی دیا ہے
جیسے نعمان کو دیا ہے میرے باپ نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو پھر مجھکو گواہ نہ کر اور کسیکو کرلے بعد
اسکے فرمایا کیا تو خوش ہے اس سے کہ سب برابر ہوں تیرے ساتھ نیکی کرنے میں میرا باپ بولا ہاں
آپ نے فرمایا تو پھر ایسا مت کر (یعنے ایک کو دے ایک کو نہ دے) **عن** النُّعمَانِ بنِ بَشِیرٍ
قَالَ نَحَلَنِی اَبِی نُحلًا ثُمَّ اَتیٰ بِی رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لِیُشہِدَہٗ فَقَالَ اَکُلَّ
وَلَدِکَ اَعطَیتَہٗ ھٰذَا قَالَ لَا قَالَ اَلَیسَ تُرِیدُ مِنہُمُ البِرَّ مِثلَ مَا تُرِیدُ مِن ذَا قَالَ
بَلیٰ قَالَ فَاِنِّی لَا اَشہَدُ قَالَ ابنُ عَونٍ فَحَدَّثتُ بِہٖ مُحَمَّدًا فَقَالَ اِنَّمَا تَحَدَّثنَا اَنَّہٗ
قَالَ قَارِبُوا بَینَ اَبنَائِکُم **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے میرے باپ نے مجھکو کچھ ہبہ
کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر گیا آپ کو گواہ بنانے کو آپ نے پوچھا کیا تم نے اپنے
سب لڑکوں کو ایسا ہی دیا ہے میرا باپ بولا نہیں آپ نے فرمایا کیا تو نہیں چاہتا کہ تیرے سب
لڑکے نیک ہوں جیسے اس لڑکے کو چاہتا ہے وہ بولا کیوں نہیں آپ نے فرمایا تو میں نہیں گواہ
ہوتا۔ ابن عون نے کہا میں نے یہ حدیث محمد سے بیان کی اونہوں نے کہا ہمسے نعمان نے یہ بیان
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برابری کرو اپنی اولاد کو دینے میں **عن** جَابِرٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ قَالَ قَالَتِ امرَاَۃُ بَشِیرٍ اَنحِل اِبنِی غُلَامَکَ وَاَشہِد لِی رَسُولَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَاَتیٰ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابنَۃَ فُلَانٍ
سَاَلَتنِی اَن اَنحَلَ ابنَہَا غُلَامِی وَقَالَت اَشہِد لِی رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اَلَہٗ اِخوَۃٌ قَالَ نَعَم قَالَ اَفَکُلَّہُم اَعطَیتَ مِثلَ مَا اَعطَیتَہٗ قَالَ لَا قَالَ فَلَیسَ

يَصْلُحُ هٰذَا وَاِنِّیْ لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰی حَقٍّ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی بشیر کی
عورت نے اپنے خاوند سی کہا یہ غلام میرے بیٹے کو ہبہ کردے اور گواہ کر دے اوسپر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ فلان کی بیٹی نے مجہ سی
یہ کہا کہ مین اوس کے بیٹے کو اپنا غلام ہبہ کرون اور آپکو گواہ کردون آپ نے فرمایا اوس کے اور بہی
بہائی ہین وہ بولا ہان مین آپ نے فرمایا تونے اُن سب کو بہی وہی دیا جو اُس کو دیا ہے وہ بولا
نہین آپنے فرمایا پہر تو یہ درست نہین اور مین تو گواہ نہین بننے کا مگر حق پر **بَابُ الْعُمْرٰی**
باب عمرے کے بیان مین **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا عمری کہتے ہین یون کہنے کو یہ گھر
مین نے تجہے عمر بہر کے لیے دیا یا زندگی بہر کے لیے یا جبتک تو جیے یا باقی رہے ہمارے اصحاب نے
کہا کہ عمرے کی تین صورتین ہین ایک تو یہ کہ یون کہے مین نے یہ گہر تجہے عمر بہر کے لیے دیا پہر جب
تو مرجاوے تو وہ تیرے وارثون یا پس ماندون کا ہے یہ عمری تو بلا خلاف صحیح ہے اور مثل ہبہ
کے ہے اس صورت مین موہوب لہ کی وفات کے بعد وہ گہر اوس کے وارثون کا ہوگا اگر وارث نہ
ہو تو بیت المال مین داخل ہوگا پہر عمرے کرنے والے کو پہر نہ ملیگا دوسرے یہ کہ یون کہے مین نے تجہے
عمر بہر کے لیے دیا پس صرف اسیقدر اور کچہ نہ کہے اس مین شافعی کے دو قول ہین اصح یہ ہے کہ یہ
بہی صحیح ہے اور اسکا حکم بہی اول کا سا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ عقد باطل ہے اور ہمارے
بعض اصحاب نے کہا ہے کہ شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ وہ گہر حین حیات اوسکے قبضہ مین رہیگا اور
بعد اُس کے وفات کے عمرے کرنے والے کو مل جاوے گا اگر وہ نہ ہو تو اوسکے وارثون کو ملے گا اور
بعضون نے کہا قول قدیم یہ ہے کہ وہ عاریت کی مثل ہوگا جب چاہے عمرے دینے والا اوسکو پہیر
لیوے اگر وہ مرجاوے تو یہ حق اوس کے وارثون کو حاصل ہوگا **تیسرے** یہ کہ یون کہے یہ گہر
مین نے تجہے عمر بہر کے لیے دیا جب تو مرجاوے تو گہر میرا ہے یا میرے وارثون کا اسکی صحت مین
خلاف ہی بعضون کے نزدیک باطل ہے اور اصح یہ ہے کہ یہ عقد بہی صحیح ہے اور اسکا حکم بہی اول
کا سا ہے اور دلیل اوسکی احادیث صحیحہ ہین اور شروط فاسدہ لغو ہین اور جس کو عمرے دیا وہ
اس گہر کا مالک ہوجاوے گا اور امام احمد کے نزدیک عمری مطلق صحیح ہے اور موقت صحیح نہین اور
امام مالک کے نزدیک سب صورتون مین عمرے سے منفعت اوٹہانے کا حق معمر لہ کو حاصل ہوگا

اور ملک عمری کرنے والے کی بدستور قائم رہے گی اور ابوحنیفہ کے نزدیک عمری صحیح ہے اور اون کا
مذہب وہی ہے جو شافعی کا ہے اور یہی قول ہے ثوری اور حسن بن صالح اور ابوعبیدہ کا انتہے بلفظہ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي أُعْطِيَهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا
لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت
ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عمری کرے کسی کے لیے اور اسکے وارثون کے
لیے (یعنے یون کہے کہ یہ گہر مین نے تجہے عمر بہر کو دیا پہر تیرے بعد تیرے وارثون کو) تو وہ اوسی کا ہو جاوے
گا جس کو عمرے دیا گیا (یعنے معمر لہ کا) اور دینے والے کیطرف نہ لوٹے گا اسلیے کہ اوس نے دیا اس طرح
جس مین ترکہ ہوگیا (یعنے وارثون کا حق ہوگیا) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرَى لَهُ
وَلِعَقِبِهِ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهُ حَقَّهُ فِيْهَا وَهِيَ لِمَنْ أُعْمِرَ وَلِعَقِبِهِ غَيْرَ أَنَّ يَحْيَى قَالَ فِي
أَوَّلِ حَدِيْثِهِ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے اونہون نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے
جو کوئی عمری کرے کسی کے لیے اور اسکے وارثون کے لیے تو اوس نے اپنا حق کہو دیا اب وہ معمر لہ
کا ہوگا اور اوس کے وارثون کا یحیی کی روایت مین یون ہے جو کوئی عمرے کرے تو وہ معمر لہ کا ہے
اور اوس کے وارثون کا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَالَ لَهُ قَدْ
أَعْطَيْتُكَهَا وَعَقِبَكَ مَا بَقِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ فَإِنَّهَا لِمَنْ أُعْطِيَهَا فَإِنَّهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى
صَاحِبِهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عمرے دیوے دوسرے
کو اوسکی زندگی تک اور اوس کے بعد اوس کے وارثون کو اور یون کہے یہ مین نے تجہے دیا اور تیرے
بعد تیرے وارثون کو جب تک اون مین سے کوئی باقی رہے تو وہ اوسیکا ہوگا جسکو عمری دیا جاوے
اور عمری دینے والے کو نہ ملیگا اس لیے کہ اوس نے اس طرح دیا جس مین میراث ہوگئی عن

عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال انما العمری التی اجاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقول ہی لک ولعقبک فاما اذا قال ہی لک ما عشت فانہا ترجع الی صاحبہا قال معمر وکان الزہری یفتی بہ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ عمری جسکو جائز رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہے کہ عمری دینے والا یون کہے یہ تیرا ہے اور تیرے وارثون کا ہے اور جو یون کہے یہ تیرا ہے جب تک تو جیے تو وہ اوس کے مرنے کے بعد عمرے دینے والے کے پاس چلا جاوے گا معمر نے کہا زہری ایسا ہی فتوے دیتے تھے عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فیمن اعمر عمری لہ ولعقبہ فہی لہ بتلۃ لا یجوز للمعطی فیہا شرط ولا ثنیا قال ابو سلمۃ لانہ اعطی عطاء وقعت فیہ المواریث فقطعت المواریث شرطہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا جب کوئی عمری دیوے ایک شخص کو اور اوس کے بعد اوس کے وارثون کو تو قطعی معمر لہ کی ملک ہو جاتا ہے اب کوئی شرط یا استثنا عمری دینے والے کا جائز نہ ہوگا ابو سلمہ نے کہا اسلیے کہ اوس نے وہ عطا کی جس مین میراث ہوگئی اور میراث نے اوسکی شرط کو کاٹ دیا عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمری لمن وہبت لہ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمری اوسی کو ملے گا جسکو دیا جاوے عن جابر بن عبد اللہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسکوا علیکم اموالکم ولا تفسدوہا فانہ من اعمر عمری فہی للذی اعمرہا حیا ومیتا ولعقبہ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روکے رہو اپنے مالون کو اور مت بگاڑو اون کو کیونکہ جو کوئی عمری دیوے وہ اوسیکا ہوگا جس کو دیا جاوے زندہ ہو یا مردہ اور اسکے وارثون کو عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث ابی خیثمۃ وفی حدیث ایوب من الزیادۃ قال جعل الانصار یعمرون المہاجرین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسکوا

عَلَیْکُمْ اَمْوَالَکُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ انصار عمری کرنے لگے مہاجرین کے لیے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روکے رہو اپنے مالون کو عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَعْمَرَتِ امْرَاَۃٌ بِالْمَدِیْنَۃِ حَائِطًا لَھَا اِبْنًا لَھَا ثُمَّ تُوُفِّیَ وَ تُوُفِّیَتْ بَعْدَہٗ وَتَرَکَ وَلَدًا وَلَہٗ اِخْوَۃٌ بَنُوْنَ لِلْمُعْمِرَۃِ فَقَالَ وَلَدُ الْمُعْمِرَۃِ رَجَعَ الْحَائِطُ اِلَیْنَا وَقَالَ بَنُو الْمُعْمَرِ بَلْ کَانَ لِاَبِیْنَا حَیَاتَہٗ وَمَوْتَہٗ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰی طَارِقٍ مَوْلٰی عُثْمَانَ فَدَعَا جَابِرًا فَشَہِدَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرٰی لِصَاحِبِھَا فَقَضٰی بِذٰلِکَ طَارِقٌ ثُمَّ کَتَبَ اِلٰی عَبْدِ الْمَلِکِ فَاَخْبَرَہٗ بِذٰلِکَ وَاَخْبَرَہٗ بِشَہَادَۃِ جَابِرٍ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِکِ صَدَقَ جَابِرٌ فَاَمْضٰی ذٰلِکَ طَارِقٌ فَاِنَّ ذٰلِکَ الْحَائِطَ لِبَنِی الْمُعْمَرِ حَتَّی الْیَوْمِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ایک عورت نے مدینہ مین اپنے بیٹے کو ایک باغ دیا عمرے کے طور پہ پہر وہ بیٹا مر گیا بعد اوس کے عورت مری اور اولاد چہوڑ گئی اور بہائی۔ تو عورت کی اولاد نے کہا باغ پہر ہماری طرف آگیا اور لڑکے کے لڑکے نے کہا باغ ہمارے باپ کا تہا اوسکی زندگی اور موت مین پہر دونون نے جہگڑا کیا طارق پاس جو مولی تہے عثمان بن عفان کے اونہون نے جابر کو بلایا اور جابر نے گواہی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر کہ عمری اوسی کا ہے جسکو دیا جاوے پہر یہی حکم کیا طارق نے بعد اوس کے عبد الملک بن مروان کو لکہا اور یہ بہی لکہا کہ جابر نے ایسی گواہی دی ہے عبد الملک نے کہا جابر سچ کہتے ہین پہر طارق نے وہ حکم جاری کر دیا اور وہ باغ آجتک اوس لڑکے کی اولاد کے پاس ہے عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ طَارِقًا قَضٰی بِالْعُمْرٰی لِلْوَارِثِ لِقَوْلِ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہی طارق نے فیصلہ کیا عمرے کا معمر لہ کے وارث کے لیے بوجہ حدیث جابر کے جو اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰی جَائِزَۃٌ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمری جائز ہے عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ الْعُمْرٰی مِیْرَاثٌ لِاَھْلِھَا ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمری میراث ہے اوسکی جسکو عمری دیا گیا ہو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تعالٰی
عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ
تعالٰی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمری جائز ہے عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ مِیْرَاثٌ لِاَهْلِهَا اَوْ قَالَ جَائِزَةٌ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا لله

كِتَابُ الْوَصِيَّةِ

کتاب وصیت کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ
امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهٗ شَیْءٌ یُرِیْدُ اَنْ یُوْصِیَ فِیْهِ یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَوَصِیَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ
عِنْدَهٗ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مسلمان کو لائق نہیں ہے کہ اوس کے پاس کوئی چیز ہو جس کے لیے وہ وصیت کرنا چاہے اور دو راتیں
گذارے بے وصیت لکھی ہوئی ف یعنے جس شخص کے پاس حقوق یا اموال ہوں اور
اوسکو وصیت ضروری ہو تو بہتر یہ ہے کہ وصیت لکھکر ہر وقت اپنے پاس رہنے دیوے ایسا نہ ہو کہ
موت آجاوے اور وصیت لکھہ نہ سکے عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهُمَا قَالَا
وَلَهٗ شَیْءٌ یُوْصِیْ فِیْهِ وَلَمْ یَقُوْلَا یُرِیْدُ اَنْ یُوْصِیَ فِیْهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ
حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰهِ وَقَالُوْا جَمِیْعًا لَهٗ شَیْءٌ یُوْصِیْ فِیْهِ اِلَّا فِیْ حَدِیْثِ اَیُّوْبَ فَاِنَّهٗ
قَالَ یُرِیْدُ اَنْ یُوْصِیَ فِیْهِ كَرِوَایَةِ یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهٗ شَیْءٌ یُوْصِیْ فِیْهِ یَبِیْتُ ثَلَاثَ لَیَالٍ اِلَّا وَوَصِیَّتُهٗ
عِنْدَهٗ مَكْتُوْبَةٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا مَا مَرَّتْ عَلَیَّ لَیْلَةٌ
مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ اِلَّا وَعِنْدِیْ وَصِیَّتِیْ
ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کسی مسلمان کو لائق نہیں ہے جس کے پاس کوئی شے ہو وصیت کرنے کے قابل وہ
تین راتین گذارے مگر اُسکی وصیت اوسکے پاس لکھی ہوئی ہونا چاہیے۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا جب سے
حب یہ حدیث سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس روز سے ایک رات بھی میرے اوپر ایسی نہیں
گذری کہ میرے پاس میری وصیت نہ ہو **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَمْرِو
ابْنِ الْحَارِثِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی نے کہا اجماع کیا ہے اہل اسلام نے کہ
وصیت مامور بہ ہے لیکن ہمارا اور جمہور علما کا مذہب یہ ہے کہ وصیت مستحب ہے واجب نہیں ہے
اور داؤد اور اہل ظاہر نے کہا کہ وہ واجب ہے لیکن اگر کسی آدمی پر قرض ہو یا کوئی حق ہو یا امانت ہو
تو بالاتفاق واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ لکھکر اوسپر گواہی کرا دیوے اور جو امر نیا ہو اُسکو درج کرتا جائے
لیکن یہ ضرور نہیں کہ ہر ایک بات لکھے بلکہ اہم امورات کا لکھنا کافی ہے **عَنْ** سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ
اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَنِيْ مَا تَرٰى مِنَ الْوَجَعِ وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَلَا يَرِثُنِيْ
اِلَّا ابْنَةٌ لِيْ وَاحِدَةٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ اَفَاَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهٖ قَالَ لَا اَلثُّلُثُ
وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ
النَّاسَ وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِيْ
فِيْ امْرَاَتِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ
عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَّلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ
اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ
لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ قَالَ رَثٰى لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَنْ تُوُفِّيَ
بِمَكَّةَ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے میری عیادت کی حجۃ الوداع میں اور میں ایسی درد میں مبتلا تھا کہ موت کے قریب ہو گیا تھا میں
نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے جیسا درد ہے آپ جانتے ہیں اور میں مالدار آدمی ہوں **ف** نووی
نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عیادت مریض کی مستحب ہے اور مال جمع کرنا جائز ہے **ت** اور
میرا وارث سوا ایک بیٹی کے اور کوئی نہیں ہے کیا میں دو تہائی مال خیرات کر دوں آپ نے فرمایا

نہین مین نے کہا آدہا مال خیرات کردون آپ نے فرمایا نہین ایک تہائی خیرات کر اور ایک تہائی بہی بہت ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہماری اصحاب نے کہا ہے کہ اگر وارث مالدار ہوون تو ایک تہائی مال کی وصیت کرے اور جو محتاج ہون تو تہائی سے بہی کم وصیت کرنا مستحب ہے اور اجماع کیا ہے علمانے کہ جس شخص کے وارث موجود ہون اوس کی وصیت تہائی سے زیادہ مین جاری نہ ہوگی مگر وارثون کی اجازت سے اور جس کے وارث نہین ہین اوس کی بہی وصیت تہائی مال سے زیادہ صحیح نہ ہوگی ہماری اور جمہور علما کے نزدیک اور ابو حنیفہ اور اسحق اور احمد کے نزدیک ایک روایت مین صحیح ہے **ت** اگر تو اپنے وارثون کو مالدار چہوڑ جاوے تو بہتر ہے اس سے کہ تو انکو محتاج چہوڑ جاوے لوگون کے سامنے ہاتہ پہیلاتے پہرین اور تو جو خرچ کرے گا خدا کی رضامندی کے لیے اوسکا ثواب تجہے ملیگا یہانتک کہ اُس لقمے کا بہی جو تو اپنی جورو کے منہ مین ڈالے **ف** اس حدیث سے یہ نکلا کہ عزیز پر احسان کرنا اور زیادہ ثواب ہے اور عملون کا ثواب نیت سے ہے جب خدا کی اطاعت کی نیت ہو تو مباح مین بہی ثواب ہے جیسے کہانا عبادت کی طاقت کے لیے اور سونا عبادت کے لیے بیدار ہونے کے واسطے اور بی بی سے صحبت کرنا زنا سے بچنے کے لیے (نووی) **ت** میں نے کہا یارسول اللہ کیا مین پیچہے رہ جاؤن گا اپنے اصحاب کے **ف** یعنے مکہ مین رہجاؤن گا سعد ڈرے کہ کہین مکہ مین نہ مرجاؤن حالانکہ وہان سے ہجرت کر چکا ہون اور صحابہ مکروہ جانتے تہے مکہ مین مرجانا کس لیے کہ اُسکو چہوڑ دیا تہا خدا تعالے کے واسطے قاضی عیاض نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ہجرت کا حکم بعد فتح مکہ کے بہی باقی تہا اور بعضون نے کہا یہ حکم اون لوگون کے لیے ہے جو مکہ سے فتح کے پہلے ہجرت کر چکے تہے لیکن جس نے بعد ہجرت کی اوسکے لیے یہ حکم نہین ہے **ت** آپ نے فرمایا اگر تو پیچہے رہے گا (یعنے زندہ رہے گا) پہر ایسا عمل کرے گا جس سے اللہ تعالی کی خوشی منظور ہو تو تیرا درجہ بڑہے گا اور بلند ہوگا اور شاید تو زندہ رہے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا صحیح نکلا اور سعد رضی اللہ تعالے عنہ زندہ رہے یہانتک کہ عراق فتح کیا **ت** یہانتک کہ فائدہ ہو تجہسے بعض لوگون کو اور نقصان ہو بعض لوگون کو **ف** ایسا ہی ہوا سعد سے فائدہ ہوا مسلمانون کو دین اور دنیا کا اور نقصان ہوا کافرون کو جو مارے گئے اور قید ہوئی اونکی عورتین لونڈیان بنین۔ قاضی نے کہا مہاجر اگر مکہ مین مرے تو اوسکی ہجرت باطل نہ ہوگی بشرطیکہ ضرورتا

تہائی مال یا بسا جائز ہو **عن** سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال عادنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت اوصی بمالی کلہ فقال لا قلت فالنصف فقال لا فقلت ابالثلث فقال نعم والثلث کثیر **ترجمہ** سعد سے روایت ہے میری عیادت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے عرض کیا کیا میں وصیت کروں اپنے سارے مال کے لیے آپ نے فرمایا نہیں پھر میں نے عرض کیا کیا میں وصیت کروں آدھے مال کے لیے آپ نے فرمایا نہیں مینے عرض کیا تو تہائی کے لیے آپ نے فرمایا ہاں اور تہائی بھی بہت ہے **عن** ثلاثۃ من ولد سعد کلھم یحدث عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی سعد یعودہ بمکۃ فبکی فقال ما یبکیک قال قد خشیت ان اموت بالارض التی ھاجرت منھا کما مات سعد بن خولۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اشف سعدا ثلاث مرار قال یا رسول اللہ ان لی مالا کثیرا وانما یرثنی ابنتی افاوصی بمالی کلہ قال لا قال فبالثلثین قال لا قال فبالنصف قال لا قال فبالثلث قال الثلث والثلث کثیر ان صدقتک من مالک صدقۃ وان نفقتک علی عیالک صدقۃ وان ما تاکل امراتک من مالک صدقۃ وانک ان تدع اھلک بخیر او قال بعیش خیر من ان تدعھم یتکففون الناس وقال بیدہ **ترجمہ** سعد کے تینوں بیٹوں نے کہا اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس تشریف لائے بیمار پرسی کو وہ رونے لگے آپ نے پوچھا تو کیوں روتا ہے سعد نے کہا مجھے ڈر ہے کہیں مر جاؤں اوس زمین میں جس سے ہجرت کی تھی میں نے جیسے سعد بن خولہ مر گیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ اچھا کر دے سعد کو تین بار پھر سعد نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس بہت مال ہے اور میری وارث ایک بیٹی ہے کیا میں سارے مال کی وصیت کردوں (فقرا اور مساکین کے لیے) آپ نے فرمایا نہیں مینے عرض کیا اچھا دو تہائی مال کی آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا اچھا نصف کی آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا تہائی کی آپ نے فرمایا ہاں تہائی اور تہائی بہت ہے اور تو جو صدقہ دے اپنے مال میں سے وہ تو صدقہ ہے اور جو خرچ کرتا ہے اپنے بال بچوں پر وہ بھی صدقہ ہے اور جو تیری بی بی کھاتی ہے تیرے مال میں سے وہ بھی صدقہ ہے اور جو تو اپنے لوگوں

کرہیلا کرے اور عیش سے چہوڑ جاوے (یعنی مالدار او غنی) تو یہ بہتر ہے اس سے کہ تو چہوڑ جاوے انکو لوگون کے سامنے ہاتہہ پہیلاتے ہوے اور اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتہہ مبارک سے **عن** ثلثۃ مِّن وُلدِ سعدٍ قالوا مرض سعد بمکۃ فاتاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ بنحو حدیث الثقفی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** حمید بن عبد الرحمن قال حدثنی ثلثۃ من وُلدِ سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کلھم یحدثنیہ مثل حدیث صاحبہ قال مرض سعد بمکۃ فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ بنحو حدیث عمرو بن سعید عن حمید الحمیری **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال لو ان الناس غضوا من الثلث الی الربع فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الثلث والثلث کثیر وفی حدیث وکیع کبیر او کثیر **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کاش لوگ ثلث سے کم کر کے چوتہائی کی وصیت کرین کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثلث بہت ہے **ف** تو ثلث سے کم وصیت کرنا اور زیادہ بہتر ہے اور یہی قول ہے جمہور علما کا حضرت ابوبکر نے خمس کی وصیت کی اور حضرت علی نے بہی اور ابن عمر اور اسحاق نے ربع کی اور بعضون نے سدس کی بعضون نے عشر کی اور حضرت علی اور ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ جسکے وارث بہت ہون اسکو بالکل وصیت نکرنا مستحب ہے جب مال تہوڑا ہو **باب** وصول ثواب الصدقات الی المیت صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ابی مات وترک مالا ولم یوص فھل یکفر عنہ ان اتصدق عنہ قال نعم **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرا باپ مر گیا اور مال چہوڑ گیا اور اس نے وصیت نہین کی کیا اس کے گناہ بخشے جاوین گے اگر مین اوسکی طرف سے صدقہ دون آپ نے فرمایا ہان **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امی افتلتت نفسھا وانی اظنھا لو تکلمت تصدقت فلی اجر ان اتصدق عنھا قال نعم **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض

کیا میری ماں ناگہاں مرگئی اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کرسکتی تو ضرور صدقہ دیتی تو مجھے ثواب ملیگا اگر میں اوسکی طرف سے صدقہ دوں آپ نے فرمایا ہاں عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوصِ وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ میری ماں لکا یک مرگئی اور اُس نے وصیت نہیں کی اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کرتی تو ضرور صدقہ دیتی کیا اُسکو ثواب ملیگا اگر میں اوس کی طرف سے صدقہ دوں آپنے فرمایا ہاں ملیگا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا أَبُو أُسَامَةَ وَرَوْحٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا فَهَلْ لِي أَجْرٌ كَمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَمَّا شُعَيْبٌ وَجَعْفَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا أَفَلَهَا أَجْرٌ كَرِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ میت کیطرف سے صدقہ دینا مستحب ہے اور اُسکو ثواب پہونچتا ہے اور صدقہ دینے والے کو بھی ثواب ہے اور یہ حدیثیں خاص کرتی ہیں اس آیت کو وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى اور اجماع کیا ہے مسلمانوں نے کہ وارث پر میت کیطرف سے صدقہ واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے اور جو قرض ہو میت پر تو اُس کے ترکے سے ادا کرنا اُسکا واجب ہے خواہ میت وصیت کرے یا نہ کرے اور یہ راس المال سے دیا جاویگا اب خواہ وہ قرض بندے کا ہو یا اللہ کا جیسے زکوۃ اور حج اور نذر اور کفارہ اور صوم کا فدیہ اور اگر ترکہ نہ ہو تو وارث پر ادا کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے

باب مَا يَلْحَقُ الْإِنْسَانَ مِنَ الثَّوَابِ بَعْدَ وَفَاتِهِ بعد مرنے کے انسان کو کس چیز کا ثواب پہونچتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرجاتا ہے آدمی تو اُس کا عمل موقوف ہوجاتا ہے مگر تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے ایک تو صدقہ جاریہ کا دوسرے اوس علم سے لوگ فائدہ اٹھاویں تیسرے نیکبخت بچے جو دعا کرے اوس کے لیے **ف** نووی نے کہا علماء نے کہا ہے مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب

آدمی مرجاتا ہے تو اُسکا عمل موقوف ہوجاتا ہے اور اب نیا ثواب اُسکو حاصل نہین ہوتا مگر ان تین چیزون سے
کیونکہ میت انکا سبب ہوتا ہے اولاد تو اوسی کی کمائی ہے اسی طرح وہ علم جسکو دنیا مین چہوڑ گیا تعلیم
یا تصنیف ہو اسی طرح صدقہ جاریہ جیسے وقف اور اس حدیث سے بڑی فضیلت نکلی اوس نکاح کی جو ولد
صالح کی امید سے کیا جاوے اور اس مین دلیل ہے صحت وقف کی اور اوسکی کثرت ثواب کی اور بیان
ہے علم کی فضیلت کا اور ترغیب ہے اوس کے حاصل کرنے اور پہیلانے اور چہوڑ جانے کی تعلیم یا تصنیف
سے یا شرح سے اور ضرور ہے کہ تمام علمون مین سے وہ علم اختیار کرے جو سب سے زیادہ مفید ہے پہر جو اس کے
بعد پہر جو اوس کے بعد اور یہ بہی ثابت ہوا کہ دعا کا ثواب میت کو پہنچتا ہے اسی طرح صدقہ کا اور اسی
طرح ادائے قرض کا اور اسپر اجماع ہے اور حج مین اختلاف ہے اور روزہ میت کا ولی اوس کیطرف
سے رکہہ سکتا ہے۔ لیکن قرآن کا پڑہنا اور ثواب اُس کا میت کو پہونچانا یا نماز پڑہنا تو امام شافعی
رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور جمہور علما کا یہ مذہب ہے کہ ان چیزون کا ثواب میت کو نہین پہنچتا اور اس
مین اختلاف ہے اور اسکا بیان اوپر گذر چکا

بَابُ الْوَقْفِ باب وقف کے بیان مین

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَسْتَاْمِرُهُ فِيْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ
هُوَ اَنْفَسُ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ بِهٖ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا
قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنَّهٗ لَا يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا يُبْتَاعُ وَلَا يُوْرَثُ وَلَا يُوْهَبُ قَالَ فَتَصَدَّقَ
عُمَرُ فِي الْفُقَرَاۤءِ وَفِي الْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ
عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ قَالَ فَحَدَّثْتُ
هٰذَا الْحَدِيْثَ مُحَمَّدًا فَلَمَّا بَلَغْتُ هٰذَا الْمَكَانَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ
مُتَاَثِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَاَنْبَاَنِيْ مَنْ قَرَاَ هٰذَا الْكِتَابَ اَنَّ فِيْهِ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا

ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو ایک زمین ملی
خیبر مین تو وہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کرنے اوس باب مین اونہون نے کہا یا
رسول اللہ مجہے خیبر مین ایک زمین ملی ہے ایسا عمدہ مال مجہکو کبہی نہین ملا تو آپ کیا حکم کرتے ہین
اوس کے باب مین آپنے فرمایا اگر تو چاہے تو زمین کی ملکیت کو روک رکہے (یعنے اصل زمین کو اپنی

صدقہ دی اوسکو یعنے اوسکی منفعت کو پھر حضرت عمر نے اوسکو تصدق کیا اس شرط پر کہ اصل زمین نہ بیچی جاوے نہ خریدی جاوے نہ وہ کسی کی میراث میں آوے نہ ہبہ کی جاوے اور تصدق کیا اوسکو فقیرون اور ناتے والون اور بردون میں (یعنے اونکی آزادی مین مدد دینے کے لیے) اور مسافرون مین اور ناتوان لوگون مین (یا مہمان کی مہمانی مین) اور جو کوئی اوسکا انتظام کرے وہ اُس مین سے کہاوے دستور کے موافق یا کسی دوست کو کہلاوے لیکن مال اکٹھا نہ کرے (یعنے روپیہ جوڑنے کی نیت سے اوس مین تصرف نہ کرے) **عَن** ابنِ عَونٍ بِهٰذَا الاِسنَادِ مِثلَهُ غَيرَ اَنَّ حَدِيثَ ابنِ اَبِي زَائِدَةَ وَ اَزهَرَ انتَهىٰ عِندَ قَولِهٖ اَو يُطعِمَ صَدِيقًا غَيرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ وَ لَم يَذكُر مَا بَعدَهُ وَحَدِيثُ ابنِ اَبِي عَدِيٍّ فِيهِ مَاذَكَرَ سُلَيمٌ قَولُهُ فَحَدَّثتُ بِهٰذَا الحَدِيثِ مُحَمَّدًا اِلىٰ اٰخِرِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَن** عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنهُ قَالَ اَصَبتُ اَرضًا مِن اَرضِ خَيبَرَ فَاَتَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقُلتُ اَصَبتُ اَرضًا لَم اُصِب مَالًا اَحَبَّ اِلَيَّ وَلَا اَنفَسَ عِندِي مِنهَا وَسَاقَ الحَدِيثَ بِمِثلِ حَدِيثِهِم وَلَم يَذكُر فَحَدَّثتُ مُحَمَّدًا وَمَا بَعدَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی نے کہا اس حدیث مین دلیل ہے اسبات کی کہ وقف صحیح ہے اور یہی ہمارا اور جمہور علما کا مذہب ہے اور اجماع ہے مسلمانون کا مساجد کے وقف اور سقایون کے وقف پر اور وقف کرنے والے کی شرطین صحیح ہین اور وقف کی بیع یا ہبہ یا میراث درست نہین ہے اور وقف صدقہ جاریہ ہے

باب تَركِ الوَصِيَّةِ لِمَن لَيسَ لَهُ شَيءٌ يُوصِي فِيهِ جسکو پاس کوئی شے قابل وصیت کے نہو اُسکو وصیت نہ کرنا درست ہے **عَن** طَلحَةَ بنِ مُصَرِّفٍ قَالَ سَاَلتُ عَبدَ اللّٰهِ بنَ اَبِي اَوفىٰ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنهُ هَل اَوصىٰ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قُلتُ فَلِمَ كُتِبَ عَلَى المُسلِمِينَ الوَصِيَّةُ اَو فَلِمَ اُمِرُوا بِالوَصِيَّةِ قَالَ اَوصىٰ بِكِتَابِ اللّٰهِ **ترجمہ** طلحہ بن مصرف رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن ابی اوفے سے پوچھا کیا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی (مال وغیرہ کے لیے) اُنہون نے کہا نہین مین نے کہا پھر مسلمانون پر کیون وصیت فرض ہوئی یا اون کو کیون وصیت کا حکم ہوا اُنہون نے کہا آپ نے وصیت کی اللہ تعالی کی کتاب پر عمل کرنے کی **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا

یہ جو کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہیں کی اسکا مطلب یہ ہے کہ ثلث مال کی یا اور کسی
قدر مال کی وصیت نہیں کی اس لیے کہ آپ پاس مال نہ تھا یا یہ مطلب ہے کہ حضرت علی یا اور کسی کو
وصی نہیں بنایا جیسے شیعہ گمان کرتے ہیں اور وہ جو آپ کی زمین خیبر اور فدک میں تھی تو اسکو آپ نے
اپنی زندگی ہی میں مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا تھا اور یہ جو دوسری احادیث میں ہے کہ
آپ نے وصیت کی اللہ تعالی کی کتاب پر عمل کرنے کی یا اہل بیت کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے
کی یا مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکالنے کی یا سفارت کی خاطر کرنے کی تو یہ اس وصیت میں داخل
نہیں ہیں اس صورت میں مخالفت نہ ہوگی انتہے **عن** مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ قُلْتُ فَكَيْفَ اُمِرَ النَّاسُ بِالْوَصِيَّةِ وَفِيْ حَدِيْثِ
ابْنِ نُمَيْرٍ قُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الْوَصِيَّةُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا
وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَا اَوْصٰى بِشَيْءٍ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے نہیں چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار اور نہ درہم اور
نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی کسی مال کے لیے **عن** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ ذَكَرُوْا عِنْدَ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتٰى اَوْصٰى
اِلَيْهِ فَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهٗ اِلٰى صَدْرِيْ اَوْ قَالَتْ حَجْرِيْ فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدِ
انْخَنَثَ فِيْ حَجْرِيْ وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهٗ مَاتَ فَمَتٰى اَوْصٰى اِلَيْهِ **ترجمہ** اسود بن یزید سے
روایت ہے لوگوں نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے پاس ذکر کیا کہ حضرت علی
رضی اللہ تعالے عنہ وصی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے کہا آپ نے انکو کب وصی
بنایا میں آپ کو اپنے سینہ سے لگائے بیٹھی تھی یا آپ میری گود میں تھے اتنے میں آپ نے طشت منگایا
پھر آپ گر پڑے میری گود میں اور مجھے خبر نہیں ہوئی کہ آپ نے انتقال کیا پھر علی کو کیونکر وصیت
کی **ف** شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر کو اپنا وصی اور جانشین بنا گئے
تھے اور اس سے غرض یہ ہے کہ جناب امیر کی خلافت بلافصل ثابت کریں اہل سنت کو جناب امیر

کی فضیلت اور بزرگی اور قربت رسول سے انکار نہین ہے مگر جو امر حدیث صحیح سے ثابت نہ ہو اوس کو کیونکر قبول کرین عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَوْمُ الْخَمِیْسِ وَمَا یَوْمُ الْخَمِیْسِ ثُمَّ بَکٰی حَتّٰی بَلَّ دَمْعُہُ الْحَصٰی فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبَّاسٍ وَّمَا یَوْمُ الْخَمِیْسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَعُہٗ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ اَکْتُبْ لَکُمْ کِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدِیْ فَتَنَازَعُوْا وَمَا یَنْبَغِیْ عِنْدَ نَبِیٍّ تَنَازُعٌ وَقَالُوْا مَا شَانُہٗ اَھَجَرَ اسْتَفْہِمُوْہُ قَالَ دَعُوْنِیْ فَالَّذِیْ اَنَا فِیْہِ خَیْرٌ اُوْصِیْکُمْ بِثَلَاثٍ اَخْرِجُوا الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا کُنْتُ اُجِیْزُھُمْ قَالَ وَسَکَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْقَالَ فَاُنْسِیْتُھَا قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ

ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا جمعرات کا دن کیا ہے جمعرات کا دن پہر روئے یہان تک کہ اون کے آنسوون سے کنکریان تر ہوگئین مین نے کہا اے ابن عباس جمعرات کے دن سے کیا غرض ہے اونہون نے کہا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی سختی ہوئی آپ نے فرمایا میرے پاس لاؤ (دوات اور تختی) مین ایک کتاب لکھدون تم کو تاکہ تم گمراہ نہ ہو میرے بعد یہ سنکر لوگ جہگڑنے لگے اور پیغمبر کے پاس جہگڑا نہین چاہیے اور کہنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے کیا آپ سے بہی لغو صادر ہوسکتا ہے پہر سمجہ لو آپ سے **ف** صحیح مسلم کی روایت مین اہجر ہے بہمزہ استفہام اور یہ صحیح ہو اوس روایت سے جس مین ہجر یا یہجر ہے اصل مین معنے ہجر بضم ہا کے ہذیان اور فحش گوئی کے ہین اور یہ امر صحابہ سے بعید ہے کہ حضرت کی نسبت ایسا کلمہ نکالین خصوصاً حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے تو معنے اہجر کے یہ ہین کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہی ہذیان ہوسکتا ہے یعنے نہین ہوسکتا یہ استفہام انکاری ہے تو اچہی طرح سمجہ لو اس صورت مین مقصود حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا رد کرنا تہا اون لوگون پر جنہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم مبارک کی تعمیل نہ کی اور یہ خیال کیا کہ آپ پر بیماری کی سختی ہے معلوم نہین اسوقت مین آپ کیا فرما رہے رہین کہ تمہارا یہ خیال لغو ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہذیان صادر ہونا محال ہے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اگر یہجر کی روایت بغیر ہمزہ صحیح ہو تو کہنے والے کی خطا ہے اوس نے بغیر سمجہے بوجہے ایسا

لفظ کہدیا اور یہ بعید نہین پریشانی اور اضطراب اور رنج کیحالت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بیماری کی وجہ سے تو چاہیے تھا یون کہنا یہ بیماری کی سختی ہے لیکن ہجر کا لفظ زبان سے نکل
گیا۔ نہایہ مین ہے اہجر یعنے کیا آپ کا کلام مختلف ہوگیا ہے بوجہ بیماری کے تو یہ استفہام ہے نہ خبر
جس کے معنے فحش اور ہذیان کے ہوتے ہین کیونکہ یہ حضرت عمر کا قول ہے اور اون کے ساتھہ یہ گمان
نہین ہو سکتا کہ وہ ایسا لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بولین اور مجمع البحار مین ہے کہ اوس کے
معنے یہ بہی ہو سکتے ہین کیا آپ نے چہوڑ دیا تم کو تو ہجر ضد ہے وصل کی اور ایک روایت مین اہجر ہے
باب افعال سے جسکے معنے فحش کے ہین یعنی غلط کہا اور خطا کی اور ایک روایت مین اہجرا ہے انتہی
امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ بات جان لینا چاہیے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم معصوم
ہین کذب سے یا تغییر احکام شرعیہ سے حالت صحت اور مرض دونون مین اور معصوم ہین اس سے کہ جو امر
کے پہنچانے کا آپ کو حکم ہوا اوس کو نہ پہونچاوین لیکن بیماری اور درد دکھ سے معصوم نہین ہین جن
مین کسیطرح کا نقص یا آپ کے درجہ کا انحطاط نہ ہو اور نہ شریعت کا فساد ہو اور جب آپ پر سحر ہوا تہا
تو آپ کو یہ خیال آتا کہ فلان کام کر چکے ہین حالانکہ اُسکو نہ کیا ہوتا مگر یہ نہین ہوا کہ آپ نے خلاف
احکام سابقہ کے کوئی حکم دیا ہو جب یہ بات جان لی تو اب یہ سنو کہ علما نے اختلاف کیا ہے اُس کتاب
مین کہ آپ کو کیا لکھنا منظور تہا بعضون نے یہ کہا ہے کہ آپ کو منظور تہا خلیفہ کا معین کرنا تاکہ آیندہ
جہگڑا اور فساد نہ ہو اور بعضون نے کہا آپ کی یہ غرض تھی کہ ضروریات دین کا خلاصہ لکھوادین تاکہ
آیندہ اُن کی نسبت اختلاف نہ ہو اور سب لوگ متفق رہین منصوص پر اور پہلے آپ نے اس کتاب کے
لکھوانے کا ارادہ کیا جب معلوم ہوا کہ اسی مین مصلحت ہے کہ کتاب نہ لکہی جاوے تو آپ نے اس حکم
اور ارادے کو موقوف رکہا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے اوسوقت جو کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پہ بیماری کی شدت ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے اور کافی ہے ہمکو اللہ تعالی کی
کتاب یہ دلیل ہے حضرت عمر کے انتہاے سمجھ اور باریکی نظر کی اسواسطے کہ اونہون نے یہ خیال کیا ایسا نہ ہو
کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم بعض ایسے مشکل باتین لکھوادین جن کی تعمیل صحابہ سے نہ ہو سکے
اور وہ گنہگار ہون تو اونہون نے کہا کافی ہے ہمکو اللہ تعالی کی کتاب اور اللہ تعالی خود فرماتا ہے
ہمنے کتاب مین کوئی بات نہین چھوڑی اور فرماتا ہے آج مین نے تمہارا دین پورا کر دیا تو اون کو

معلوم تھا کہ اللہ تعالی اپنے دین کو پورا کر چکا ہے اور آپکی امت گمراہ نہ ہوگی اس لیے اونہون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آرام دینا چاہا ایسی تکلیف کی حالت مین اور حضرت عمر ابن عباس رضی
اللہ تعالی عنہما سے زیادہ سمجھدار تھے امام بیہقی نے دلائل النبوۃ کے اخیر مین لکھا ہے کہ حضرت عمر کی نیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راحت دینا تھی بیماری کی حالت مین اور اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
یہی منظور ہوتا کہ کتاب لکھی جاوے تو آپ ضرور لکھوا دیتے اور صحابہ کرام کے اختلاف سے حکم الٰہی
کو موقوف نہ کرتے کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ جیسے آپ نے تمام دین کی باتین پہونچانے
مین کسی مخالف کی مخالفت یا دشمن کی دشمنی کا خیال نہین کیا اور جیسے ان باتون کا آپنے حکم دے
ہی دیا کہ مشرکون کو جزیرۂ عرب سے نکالدو وغیرہ وغیرہ بیہقی نے کہا سفیان بن عیینہ نے اہل علم
سے نقل کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ کی خلافت کے لیے
لکھوا دین لیکن جب آپ کو معلوم ہوگیا کہ تقدیر الٰہی یون ہی ہے تو آپنے لکھوانا موقوف رکھا جیسے
شروع بیماری مین بھی آپ نے لکھوانا چاہا تھا پھر فرمایا ہاے سر اور چھوڑ دیا لکھوانا اور فرمایا انکار
کرتا ہے اللہ تعالی اور انکار کرتے ہین مومنین مگر ابوبکر کو اور چاہا حضرت ابوبکر کو اپنی خلافت کے
لیے انکو نماز مین امام کر کے بیہقی نے کہا اگر غرض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احکام دین کو لکھوانا تھا تو
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے خیال کیا کہ احکام دین کے خود اللہ تعالی پورے کر چکا ہے اور
فرماتا ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ۔ اور کوئی واقعہ قیامت تک ایسا نہ ہوگا جس کے لیے صراحۃ یا اشارۃ
قرآن اور حدیث مین بیان نہ ہووے تو ایسے کام کے لیے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا ایسی بیماری کی حالت مین اور اس مین یہ بھی غرض
تھی کہ اجتہاد اور استنباط کا باب بند نہ ہو جاوے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے تھے
جب حاکم سوچ کر حکم دیوے پھر ٹھیک کرے تو اوسکو دو اجر ہین اور جو غلطی کرے تو ایک اجر ہے اور
یہ دلیل ہے اس امر کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے کامون کو علماء کی رای پر چھوڑ دیا
تو حضرت عمر نے بھی انکا چھوڑنا اسی حال مین مناسب جانا کیونکہ اسمین درجہ ملیگا علماء کو اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی آرام حاصل ہوگا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس امر
مین حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ پر انکار نہین کیا اور خاموش ہو رہے یہ دلیل ہے اون کی

رائے کے ساتھ موافقت کرنے کی۔ خطابی نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول اوس امر پر محمول
نکرنا چاہیے کہ اونہون نے غلطی کا وہم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یا اور کسیطرح کا گمان کیا
جو آپکے ساتھ لائق نہین مگر جب اونہون نے دیکھا کہ آپ پر مرض کی بہت شدت ہے اور وفات آپکی
قریب ہی تو اُن کو ڈر ہوا کہ شاید آپ یہ بات بیماری کی حالت مین بغیر ارادے کے کرتے ہون تو
منافقون کو موقع ملے دین مین اعتراض کرنے کا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ سے گفتگو
کیا کرتے بعض کامون مین جب تک آپکا ارادہ قطعی نہ ہوتا جیسے حدیبیہ کے دن گفتگو کی اور قریش
کے ساتھ صلح کرنے مین گفتگو کی البتہ جب آپ کسی کام کا حتمی طور پر حکم کرتے تو کسی کو گفتگو کی
مجال نہ ہتی اور اکثر علماء اس طرف ہین کہ آپ سے اون کامون مین خطا ہو سکتی ہے جو صرف اپنی
رائے سے دیوین اور فدا ایتعالے کیطرف سے اوس مین کوئی حکم نہ اوترے لیکن اسپر اجماع ہے کہ
آپ اس خطا پر ثابت اور قائم نہین رہ سکتے اور یہ بات معلوم ہے کہ اگرچہ اللہ تعالی نے آپ کا درجہ
سب مخلوقات سے زیادہ کیا ہے اسپر بہی آپ لوازم بشریت سے پاک نہ تہے اور نماز مین آپ کو سہو ہوا
پس گمان ہو سکتا ہے کہ بیماری مین بہی ایسی کوئی بات پیدا ہو اسی خیال سے حضرت عمر رضی اللہ
تعالی عنہ نے دوبارہ دریافت کرنیکا حکم دیا۔ خطابی نے کہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی
ہے کہ آپ نے فرمایا میری امت کا اختلاف رحمت ہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسی کو بہتر
سمجہا اور اس حدیث پر صرف دو آدمیون نے اعتراض کیا ہے ایک تو بے دین تہا یعنی جاحظ اور
دوسرا حماقت مین مشہور یعنے اسحاق بن ابراہیم موصلی اُس نے اپنی کتاب اغانی کے شروع مین
اہلحدیث کی برائی کی ہے اور یہ کہا ہے کہ روایت کرتے ہین ایسی حدیثین جنکو خود نہین سمجہتے
ان دونون آدمیون کا اعتراض یہ ہے کہ اگر اختلاف رحمت ہو تو اتفاق عذاب کا ہوگا اور اسکا
جواب یہ ہے کہ اختلاف کے رحمت ہونے سے اتفاق کا عذاب ہونا ضرور نہین اور ایسے لزوم کا قائل
وہی ہوگا جو جاہل ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ رات کو تمہارے لیے رحمت کیا تو کیا اوس سے دن
عذاب ہوگا۔ خطابی نے کہا اختلاف تین قسم کا ہے ایک تو اختلاف اثبات صانع اور اوس کی
توحید مین اور اسکا انکار کفر ہے۔ دوسری اوسکی صفات اور مشیت مین اور اسکا انکار
بدعت ہے تیسرے فروعی احکام مین جیسے کسی شے کی طہارت یا نجاست یا حدث یا غیر حدث

مین اختلاف پس سکو اللہ تعالی نے رحمت کیا ہے اور یہی اختلاف مراد ہے حدیث مین اختلاف امتی رحمۃ۔ مازری نے کہا اگر کوئی اعتراض کرے کہ صحابہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف ایسی موقعہ مین کیونکر جائز ہوا حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف حکمدیا کہ میرے پاس دوات کاغذ لاؤ تاکہ مین ایک کتاب لکھون تو یہ اختلاف نافرمانی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ حرام ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ ہر ایک امر وجوب کے لیے نہین ہوتا اور قرائن سے یہ بات معلوم ہوجاتی ہے تو صحابہ کو اسکا قرینہ معلوم ہوا ہوگا کہ آپ کا یہ حکم اختیاری تہا نہ وجوبی پہر اونہون نے اختیار کیا نہ لکھنے کو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی راے اسی کو مقتضی ہوئی اور شاید وہ یہ سمجہے کہ یہ حکم آپ سے بلا قصد صمیم صادر ہوا اور یہی مراد ہے ہجر سے انتہے ملخصًا مترجم کہتا ہے کہ حدیث بڑی نازک حدیث ہے اور شیعون نے اوسکو دلیل گردانا ہے حضرت عمر رضے اللہ تعالے عنہ پر طعن کرنے کے لیے حالانکہ اگر تسلیم کر لیا جاوے کہ حضرت عمر رضے اللہ تعالے عنہ سے خطا ہوئی تو اس مین کیا استبعاد ہے کیونکہ ہم حضرت عمر کو خطا سے معصوم نہین سمجہتے اور ایسی خطا خصوصًا ایسی پریشانی اور رنج کی حالت مین جیسا حضرت کی بیماری سے صحابہ کو تہی باعث طعن نہین ہوسکتے اکثر جب رنج اور مصیبت مین انسان بدحواس ہوجاتا ہے تو دل قابو مین نہین رہتا زبان کا ذکر کیا ہے پس صرف ایسی ایک محتمل بات سے جسکی تاویل صحیح بہی ہوسکتی ہے حضرت عمر رضے اللہ تعالی عنہ کے فضائل اور مناقب متعددہ کو چہوڑکر اون پر ملامت کرنا انتہی کی بددینی اور ناخدا ترسی ہے واللہ علی ذلک شہید **ف** آپ نے فرمایا ہٹ جاؤ میرے پاس سے مین جس کام مین مصروف ہون وہ بہتر ہے (اوس سے جس مین تم مشغول ہو جہگڑے اور بک بک مین) مین تم کو تین باتون کی وصیت کرتا ہون ایک تو یہ کہ مشرکون کو نکالدینا جزیرہ عرب سے **ف** نووی نے کہا اصمعی نے کہا جزیرہ عرب انتہاے عدن سے لیکر عراق تک ہے طول مین اور جدہ سے لیکر اطراف شام تک عرض مین اور ہروی نے مالک سے نقل کیا ہے کہ جزیرہ عرب سے مدینہ مراد ہے اور صحیح مشہور مالک سے یہ ہے کہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن مراد ہے اور اس حدیث سے دلیل لی ہے مالک اور شافعی اور اور علماء نے اور انہون نے کافرون کے نکالنے کو واجب کہا ہے عرب سے اور کہا ہے کہ کافرون کو عرب مین رہنے کی اجازت نہین دینا چاہیے لیکن شافعی نے اس حدیث کو خاص کیا ہے جزیرہ

عرب کا ایک حصہ ہے اور وہ حجاز کا حصہ ہے جس مین مکہ اور مدینہ اور یمامہ داخل ہے نہ مین وغیرہ علماء نے
کہا ہے کہ کفار کو عرب مین مسافرت کرنے سے منع نہ کیا جاوے گا لیکن وہان تین دن سے زیادہ ٹہیرنے
سے منع کیا جاوے گا حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس مین سے مکہ اور حرم مکہ مستثنیٰ ہے
وہان کافر کو داخل ہونے کی بھی اجازت نہ دی جاوے گی اگر پوشیدہ چلا جاوے تو اسکا نکالنا فرض واجب
ہے اگر وہان مر جاوے اور دفن ہو جاوے تو اوس کی نعش نکال ڈالین گے جب تک اوس مین تغیر نہ ہوا ہو
یہی قول ہے جمہور فقہا کا اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کافر کو حرم مین جانے کی اجازت دی
ہے اور دلیل جمہور کی قول ہے اللہ تعالیٰ کا فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا انتہے **ف**
دوسری جو سفارتین آوین ادن کی خاطر اوسیطرح کرنا جیسے مین کیا کرتا تہا تاکہ اور قوم مین خوش ہون
اور ان کو اسلام کیطرف رغبت ہو) اور تیسری بات ابن عباس نے نہین کہی یا سعید نے کہا مین بہول
گیا **ف** علما نے اختلاف کیا ہے کہ وہ تیسری بات کیا تہی بعضون نے کہا کہ وہ اسامہ کے لشکر
کا سامان کر دینا ہے اور قاضی عیاض نے کہا وہ تیسری بات یہ ہوگی کہ میری قبر کو وثن نہ بنانا یعنے
جیسے بتون کی پرستش ہوتی ہے اوس طرح میری قبر کی پرستش نہ کرنے لگنا اور بعضون نے کہا وہ یہود
کا نکالنا تہا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ
الْخَمِيسِ ثُمَّ جَعَلَ تَسِيلُ دُمُوعُهٗ حَتّٰى رَاَيْتُ عَلٰى خَدَّيْهِ كَاَنَّهَا نِظَامُ اللُّؤْلُؤِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُونِي بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ اَوِ اللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا
لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهٗ اَبَدًا فَقَالُوا اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْجُرُ **ترجمہ** ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اونہون نے کہا پنجشنبہ کا دن اور کیا ہے پنجشنبہ کا دن پہر ان کی
آنسو بہنے لگین دونون گالون پر جیسے موتی کی لڑی اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میرے پاس ہڈی اور دوات لاؤ یا تختی اور دوات لاؤ مین ایک کتاب لکہوا دون کہ تم گمراہ نہ
ہو لوگ کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیماری کی شدت مین بے اختیار کچہ کہہ رہے ہین
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمَّ اَكْتُبْ
لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّونَ بَعْدَهٗ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوا مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَٰلِكَ الْكِتَابَ مِنَ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ

ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب پہنچا تو اوس وقت حجرے کے اندر کئی آدمی تھے اون مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ مین تم کو ایک کتاب لکھدیتا ہون تم گمراہ نہو گے اُس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی شدت ہی اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے بس کرتی ہے ہم کو اللہ تعالیٰ کی کتاب **ف** یہ حضرت عمر کی رائ تھی جو اونہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حال کو دیکھکر ظاہر کی اور آپ کی تکلیف کو گوارا نہ کیا ورنہ اللہ تعالیٰ خود اپنی کتاب مجید مین فرماتا ہے مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا اللہ کی کتاب ہمکو حکم کرتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور تابعداری کرنے کے لیئے اور ایک حدیث مین ہے کہ نہ پاؤن مین تم مین کسیکو تکیہ کیے ہوئے اپنی چھپرکٹ پر میرا حکم اوسے پہونچے اور وہ یہ کہے مین نہین جانتا مین نے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب مین پایا اوسکی پیروی کی اور دوسری حدیث مین ہے کہ مین دیا گیا قرآن مجید اور مانند اوسکی اور اس مین کچھ شک نہین کہ اگر یہ کتاب لکھی جاتی تو اوس سے ہدایت ہوتی پر جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی ویسا ہی ہوا اور اوسی مین کچھ بہتری ہوگی **ت** اور گھر مین جو لوگ تھے اونہون نے اختلاف کیا کسی نے کہا دوات وغیرہ لاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب لکھوا دینگے اوس کے بعد تم گمراہ نہ ہوگے اور بعضون نے حضرت عمر کی رائے کے موافق کہا جب اُنکی بک بک زیادہ ہوئی اور اختلاف بہت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو آپ نے فرمایا اٹھو جاؤ عبیداللہ نے کہا ابن عباس کہتے تھے بڑی مصیبت ہوئی بڑی مصیبت ہوئی یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ادن لوگون کے اختلاف اور غل کی وجہ سے کتاب نہ لکھوا سکے

كِتَابُ النَّذْرِ

کتاب نذر کے بیان مین

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری مان پر نذر تھی اور وہ اوس کے ادا کرنے سے بیشتر مر گئی آپ نے فرمایا تو ادا کر دے اوسکی طرف سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اجماع کیا ہے مسلمانون نے صحت نذر پر اور اوسکی پورا کرنے کے وجوب پر اگر نذر عبادت ہو اور گناہ یا مباح کی نذر منعقد نہین ہوگی اور اوسپر کفارہ نہین ہے اور یہی اکثر علما کا قول ہے اور امام احمد اور ایک طائفہ کے نزدیک اوس مین کفارہ ہے قسم کا اور میت کیطرف سے مالی حقوق بالاتفاق اسکا وارث ادا کر سکتا ہے اور بدنی مین اختلاف ہے پھر مالی حقوق کا ادا کرنا ہر طرح واجب ہے خواہ وصیت کی ہو یا نہ کی ہو امام شافعی کا یہی قول ہے اور امام مالک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر وصیت کی ہے تو واجب ہے ورنہ واجب نہین ہے اور سعد کی مان کی نذر مطلق تھی یا روزے کی نذر تھی یا عتق تھا یا صدقہ اس مین اختلاف ہے لیکن ہر حال مین وارث پر ایفای نذر اوسی وقت واجب ہے جب میت مال چھوڑ جاوے اور جو مال نہ چھوڑے تو مستحب ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ الْإِسْنَادِ اللَّيْثِ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَنْهَانَا عَنِ النَّذْرِ وَيَقُولُ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّحِيحِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہم کو منع کرنے لگے نذر سے اور فرماتے تھے نذر کسی بلا کو نہین پھیرتی (جو تقدیر مین آنے والی ہے) لیکن نذر کی وجہ سے بخیل کے پاس سے مال نکلتا ہے **فائدہ** یعنے مومن کو چاہیے کہ عبادت خالص خدا کی رضامندی

کے لیے کرے نہ اپنے مطلبون اور مرادون کے عوض مین یہ تو ایک تجارت ٹھیری اور تقدیر پر
یقین رکھے یہ اعتقاد نہ کرے کہ نذر سے تقدیر پلٹ جاویگی جب اللہ تعالی کی نذر کا یہ حال ہو کہ اس
سے حضرت منع کرین تو اور بزرگون کی نذر معاذ اللہ کیونکر درست ہوگی اور اس سے کیونکر بلا رد
ہوگی یہ جاہلون کے خیال ہین خدا تعالی اُن سے بچاوے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ النَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُهُ
وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَخِيْلِ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر کسی شے کو نہ آگے کر سکتی ہے نہ پیچھے (بلکہ جو وقت جس کام کا تقدیر
مین لکھا ہے اوسی وقت پر ہوگا) بلکہ نذر بخیل کے دل سے مال نکالتی ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّهُ لَا يَاْتِيْ بِخَيْرٍ
وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نذر سے اور فرمایا کہ اوس سے کوئی فائدہ نہین ہوتا (یعنے کوئی آنے
والی بلا نہین رکتی اور تقدیر نہین پھرتی) بلکہ بخیل کے دل سے مال نذر کے سبب سے نکلتا ہے (یعنی
بخیل یون تو خیرات نہین کرتا جب آفت آتی ہے تو نذر ہی کے بہانے روپیہ دیتا ہے اور مسکینون
کو فائدہ ہوتا ہے) عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تَنْذُرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ
ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نذر مت کرو کیونکہ نذر سے تقدیر نہین پھرتی صرف بخیل سے مال جدا ہوتا ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّهُ
لَا يَرُدُّ مِنَ الْقَدَرِ وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نذر سے اور فرمایا اوس سے تقدیر نہین پھرتی بلکہ
بخیل کا مال نکلتا ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَرِّبُ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ شَيْئًا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

قَدَّرَهُ لَهُ وَلٰكِنَّ النَّذْرَ يُوَافِقُ الْقَدَرَ فَيُخْرَجُ بِذٰلِكَ مِنَ الْبَخِيلِ مَا لَمْ يَكُنِ الْبَخِيلُ يُرِيدُ
اَنْ يُخْرِجَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نذر کسی چیز کو آدمی سے نزدیک نہیں کرتی جو اللہ تعالیٰ نے اوسکی تقدیر میں نہیں لکھی لیکن نذر موافق
ہوتی ہے تقدیر کے تو نکلتا ہے نذر کی وجہ سے بخیل کے پاس سے وہ مال جسکو وہ نہیں چاہتا تھا نکالنا
عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عُمَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عِمْرَانَ
ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَتْ ثَقِيفُ حُلَفَاءَ لِبَنِي عُقَيْلٍ فَاَسَرَتْ ثَقِيفُ
رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسَرَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ وَاَصَابُوا مَعَهُ الْعَضْبَاءَ فَاَتَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْوَثَاقِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَاَتَاهُ فَقَالَ مَا شَاْنُكَ قَالَ بِمَ اَخَذْتَنِي
وَبِمَ اَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ قَالَ اِعْظَامًا لِذٰلِكَ اَخَذْتُكَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيفَ
ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَقِيقًا فَرَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا شَاْنُكَ قَالَ اِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ
تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَاَتَاهُ
فَقَالَ مَا شَاْنُكَ قَالَ اِنِّي جَائِعٌ فَاَطْعِمْنِي وَظَمْاٰنُ فَاَسْقِنِي قَالَ هٰذِهِ حَاجَتُكَ فَفُدِيَ
بِالرَّجُلَيْنِ قَالَ وَاُسِرَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَاُصِيبَتِ الْعَضْبَاءُ فَكَانَتِ الْمَرْاَةُ فِي الْوَثَاقِ
وَكَانَ الْقَوْمُ يُرِيحُونَ نَعَمَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ بُيُوتِهِمْ فَانْفَلَتَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْوَثَاقِ
فَاَتَتِ الْاِبِلَ فَجَعَلَتْ اِذَا دَنَتْ مِنَ الْبَعِيرِ رَغَا فَتَتْرُكُهُ حَتّٰى تَنْتَهِيَ اِلَى الْعَضْبَاءِ
فَلَمْ تَرْغُ قَالَ وَهِيَ نَاقَةٌ مُنَوَّقَةٌ فَقَعَدَتْ فِي عَجُزِهَا ثُمَّ زَجَرَتْهَا فَانْطَلَقَتْ وَ
نَذِرُوا بِهَا فَطَلَبُوهَا فَاَعْجَزَتْهُمْ قَالَ وَنَذَرَتْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ رَاٰهَا النَّاسُ فَقَالُوا الْعَضْبَاءُ نَاقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّهَا نَذَرَتْ اِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَاَتَوْا
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بِئْسَمَا
جَزَتْهَا نَذَرَتْ لِلّٰهِ اِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ لَتَنْحَرَنَّهَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا

بملکك الحمد في رواية ابن حجر لا نذر في معصية الله رحمه عمران بن حصين رضي الله
تعالی عنہ سے روایت ہے ثقیف اور بنی عقیل مین دوستی تھی حلف کے ساتھ تو ثقیف نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے دو شخصون کو قید کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے
بنی عقیل مین سے ایک شخص کو گرفتار کیا اور عضباء (نام ہے حضرت کے ناقہ کا) کو بھی اوس کے ساتھ پکڑا
پھر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوس شخص کے پاس آئے وہ بندھا ہوا تھا اوس نے کہا یا محمد پھر
آپ اوس کے پاس گئے اور پوچھا کیا کہتا ہے وہ بولا آپ نے مجھ کو کس قصور مین پکڑا اور حاجیون کے سردار
(یعنے عضباء کو) کس قصور مین پکڑا آپ نے فرمایا بڑا قصور ہے اور مین نے تجھے پکڑا ہے تیرے دوست
ثقیف کے قصور کے بدلے یہ کہکر آپ چلے اوس نے پھر پکارا یا محمد یا محمد اور آپ نہایت رحم دل اور مہربان
تھے آپ پھر لوٹے اوس کیطرف اور پوچھا کیا کہتا ہے وہ بولا مین مسلمان ہون آپنے فرمایا اگر تو اوس وقت
یہ کہتا جب تو اپنے کام کا مختار تھا (یعنے گرفتار نہین ہوا تھا) ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس
حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کوئی کافر قید ہو اور پھر مسلمان ہو جاوے تو اوسکو قتل نہ کرین گے لیکن اوس کو
غلام بنانا یا اوس کے بدل روپیہ یا دوسرا شخص لینا یا مفت چھوڑ دینا درست ہو اور جو قید سے پہلے
مسلمان ہو تو وہ اور مسلمانون کیطرح بالکل آزاد رہے گا ف تو بالکل نجات پاتا پھر آپ
لوٹے اوس نے پھر پکارا یا محمد یا محمد آپ پھر آئے اور پوچھا کیا کہتا ہے وہ بولا مین بھوکا ہون مجھ
کھانا کھلایے اور پیاسا ہون مجھے پانی پلایے آپ نے فرمایا یہ لے (یعنے کھانا پانی اوسکو دیا) پھر
وہ ادن دو شخصون کے بدلے چھوڑا گیا جن کو ثقیف نے قید کر لیا تھا ۔ راوی نے کہا انصار مین
کی ایک عورت قید ہو گئی اور عضباء بھی قید ہو گئی پھر وہ عورت بند مین تھی اور کافر اپنے جانورون
کو آرام دیتے تھے اپنے گھرون کے سامنے وہ ایک رات بھاگ نکلی بند مین سے اور اونٹون پاس
آئی جب اونٹ کے نزدیک جاتی وہ آواز کرتا وہ اوسکو چھوڑ دیتی یہانتک کہ عضباء کے پاس آئی
اوس نے آواز نہین کی اور وہ بڑی غریب اونٹنی تھی عورت اوس کی پیٹھ پر بیٹھ گئی پھر ڈانٹا اوس
کو وہ چلی کافرون کو خبر ہو گئی وہ عضباء کے پیچھے چلے (اپنی اپنی اونٹنی پر سوار ہو کے) لیکن
عضباء نے ادن کو تھکا دیا (یعنے کوئی پکڑ نہ سکا عضباء ایسی تیز رو تھی) اوس عورت نے نذر کی اللہ
کی کہ اگر عضباء مجھ کو بچا لیجاوے تو مین اوسکو قربانی کرون گی جب وہ عورت مدینہ مین آئی ... اگر ان

سے دیکھا اونہون نے کہا یہ تو عضبا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی وہ عورت
بولی مین نے نذر کی ہے کہ اگر عضبا پر اللہ تعالیٰ مجھے نجات دیوے تو اوسکو نحر کرون گی یہ سنکر
صحابہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے (تعجب سے) فرمایا
سبحان اللہ کیا برا بدلہ دیا اوس عورت نے عضبا کو یعنے عضبا نے تو اوسکی جان بچائی اور
وہ عضبا کی جان لینا چاہتی ہے **ف** اس موقعہ پر ایک نقل مجھکو یاد آئی ہے ایک افغان نے
کسی عالم سے تمام علم تحصیل کیا جب فارغ ہوا تو ایک روز چھری تیز کرکے اپنے اوستاد کے پاس
تنہائی مین گیا اور کہنے لگا آپ نے مجھپر اتنا بڑا احسان کیا ہے کہ اسکا بدلا مین دنیا مین کچھ نہیں
کرسکتا مگر ایک بدلا مین نے سوچ کر نکالا ہے اوستاد نے پوچھا وہ کیا ہے شاگرد نے کہا مین
اس چھری سے آپ کو شہید کرتا ہون قیامت کے دن آپ مرے سے جنت کو سدہاریے اور مین
دوزخ سے سمجھ لون گا اوستاد بہت گھبرائے اونہون نے سوچ کر یہ کہا تدبیر تو تم نے خوب نکالی لیکن
ذرا مین غسل کرلون اور کپڑے بدل لون اتنی مہلت دو شاگرد نے کہا بہت اچھا اور حجرہ سے باہر
آیا اوستاد نے حجرے کا دروازہ بند کیا اور چلانا شروع کیا یارو دوڑو یہ مجھے مارے ڈالتا ہے بستی
والے جمع ہوئے اور شاگرد کو ملامت کی اوس نے کہا واہ عجیبا ولٹا زمانہ ہے مین نے تو اوستاد کی
بھلائی کے لیے اپنا جہنمی ہونا قبول کیا تھا اگر اون کی عقل ایسی اوندھی ہے تو مجھے کیا غرض
ہے کہ اون کو شہید کا درجہ دلاؤن **ف** اوس نے نذر کی کہ اگر اللہ تعالیٰ عضبا کے پیٹ پر اسکو
نجات دیوے تو وہ عضبا ہی کی قربانی کرے گی جو نذر گناہ کے لیے کی جاوے وہ پوری نہ کیجاوے
اور نہ وہ نذر جسکا انسان مالک نہین اور ابن حجر کی روایت مین ہے نہین ہے نذر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی
مین **ف** اگرچہ جانور کا نحر کرنا گناہ نہین پر یہ اخلاق سے بعید ہے کہ وہ جانور سواری کا ہو
اور عمدہ سواری دیتا ہو اور وقت پر کام آیا ہو اوسکی قربانی کرے علاوہ اسکے عضبا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی تھی وہ اوس عورت کی ملک نہ تھی پرایے جانور کی قربانی کرنا
گناہ مین داخل ہے۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو کوئی نذر کرے گناہ کرنے
کی جیسے شراب پینے کی تو وہ نذر باطل ہے اور اس مین کفارہ وغیرہ کچھ نہین ہے مالک اور شافعی
اور ابو حنیفہ اور داؤد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور امام احمد کے نزدیک اس مین کفارہ ہے

قسم کا **عن** ایوب بھذا الاسناد نحوہ وفی حدیث حماد کانت العضباء لرجل من بنی عقیل وکانت من سوابق الحاج وفی حدیثہ ایضا فاتت علی ناقۃ ذلول مجرسۃ وفی حدیث الثقفی وھی ناقۃ مدربۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا حماد کی روایت مین ہی کہ عضباء بنی عقیل کے ایک شخص کی تہی اور حاجیون کے ساتہہ جو اونٹنیان آگے رہتی تہین اون مین سے تہی اور اس روایت مین یہ ہے کہ وہ عورت ایک اونٹنی کے پاس آئی جو غریب تہی ملائم اور ثقفی کی روایت مین ہے اور وہ اونٹنی تہی غریب **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای شیخا یھادی بین ابنیہ فقال ما بال ھذا قالوا نذر ان یمشی قال ان اللہ تعالی عن تعذیب ھذا نفسہ لغنی وامرہ ان یرکب **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑہے کو دیکہا جو اپنے دونون بیٹون کے بیچ مین تکیہ لگائے جا رہا تہا آپ نے پوچہا اس کا کیا حال ہی لوگون نے عرض کیا اس نے نذر کی ہے پیدل چلنے کی آپ نے فرمایا اللہ تعالی بے پروا ہے اس کو عذاب دینے سے اور حکم کیا اوسکو سوار ہو جانے کا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالے عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ادرک شیخا یمشی بین ابنیہ یتوکا علیھما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما شان ھذا قال ابناہ یا رسول اللہ کان علیہ نذر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارکب ایھا الشیخ فان اللہ غنی عنک وعن نذرک واللفظ لقتیبۃ وابن حجر **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑہے کو دیکہا جو اپنے دونون بیٹون کے بیچ مین ٹیکا دیکر چل رہا تہا آپ نے فرمایا اسکو کیا ہوا ہے اوس کے بیٹون نے کہا یا رسول اللہ اوس نے نذر کیہے پیدل حج کو جانے کی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار ہو جا اے بوڑہے کیونکہ اللہ تعالی محتاج نہین ہے تیرا اور تیری نذر کا **عن** عمرو بن ابی عمرو بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عقبۃ بن عامر انہ قال نذرت اختی ان تمشی الی بیت اللہ حافیۃ فامرتنی ان استفتی لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستفتیتہ فقال لتمش ولترکب **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہی میری بہن نے نذر کی کہ بیت اللہ

اگر ننگی پاؤں جاوے گی تو حکم کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے کا میں نے پوچھا آپ نے فرمایا پیدل بھی چلے اور سوار بھی **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ وَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُفَضَّلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ حَافِيَةً وَزَادَ وَكَانَ اَبُو الْخَيْرِ لَا يُفَارِقُ عُقْبَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمیں ننگی پاؤں کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** يَحْيَى بْنِ عَامِرٍ اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَخْبَرَهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا بوڑھے کی حدیث تو محمول ہے اوسپر جو عاجز ہو جاوے چلنے سے وہ تو سوار ہو لیوے اور ایک قربانی کرے اور عقبہ کی بہن کی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب تک طاقت ہو تو پاؤں سے چلے پھر جب تھک جاوے تو سوار ہو لیوے اس صورت میں بھی دم دیوے اور یہی قول ہے شافعی اور ایک جماعت کا اور ننگی پاؤں چلنے کی صورت میں جوتا پہننا درست ہے **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ محمول ہے نذر لجاج پر اوسکی صورت یہ ہے مثلاً کوئی کہے اگر میں زید سے بات کروں تو ایک حج کرنا خدا کے لیے مجھپر لازم ہے پھر وہ بات کرے تو اوس کو اختیار ہوگا خواہ قسم کا کفارہ دیوے یا نذر بجا لاوے اور امام احمد کے نزدیک محمول ہے نذر معصیت پر جیسے کوئی نذر کرے شراب پینے کی یا اور کسی گناہ کی تو وہ کفارہ دیوے مثل کفارہ قسم کے اور ایک جماعت فقہاء المحدیث کا مذہب یہ ہے کہ ہر نذر میں اوسکو اختیار ہے خواہ نذر پوری کرے خواہ کفارہ دیوے

كِتَابُ الْاَيْمَانِ

کتاب قسموں کے بیان میں

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى خدا تعالیٰ کے سوا اور کسی کی قسم کھانے کی ممانعت **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ

مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا ذَاكِرًا وَلَا اٰثِرًا
ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
منع کرتا ہے تمکو باپ دادا کی قسم کہانے سے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا قسم خدا کی مین نے
نہین قسم کہائی باپ دادا کی جب سے مین نے یہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ اپنی طرف سے
نہ دوسرے کی طرف سے **ف** علمار کرام نے کہا ہے حکمت اس ممانعت کی یہ ہے کہ قسم سے عظمت
نکلتی ہے اوس شخص کی جس کی قسم کہاتے ہین اور عظمت حقیقی خدا تعالیٰ ہی کے لیے ہے پس
مشابہ کیا جاوے گا اوس کے اور کوئی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ اگر مین خدا کی قسم سو بار کہاؤن
پھر پورا نہ کرون تو بہتر ہے اس سے کہ اور کسی کی قسم کہاؤن اور پورا کرون اگر کوئی کہے کہ ایک حدیث
مین خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افلح وابیہ ان صدق اور اس کے باپ کی قسم کہائی جواب
اسکا یہ ہے کہ یہ بطور عادت کے زبان سے نکل گیا اور وہان قسم کی نیت نہ تہی اور اللہ تعالیٰ جو
اپنی مخلوقات کی قسم کہاتا ہے وہ اسوجہ سے کہ اللہ تعالیٰ سے بڑہکر کوئی نہین ہے پس وہ مشرف و بنا
ہے اپنی مخلوقات کو ایک دوسرے پر قسم کہاکر۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے علما کے نزدیک
غیر اللہ کی قسم کہنا مکروہ ہے حرام نہین ہے **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ
اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَنْهٰى عَنْهَا وَلَا تَكَلَّمْتُ بِهَا وَلَمْ يَقُلْ ذَاكِرًا وَّلَا اٰثِرًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**
سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ بِمِثْلِ رِوَايَةِ يُوْنُسَ وَمَعْمَرٍ ترجمہ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنا عمر کو قسم کہاتے ہوے اپنے باپ کی پہر
بیان کیا حدیث کو اوسی طرح **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ رَكْبٍ وَ
عُمَرُ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ فَنَادَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ
اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ ترجمہ عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ

کو چند سوارون مین اور وہ قسم کہا رہے تہے اپنے باپ کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا ان کو
اور فرمایا خبردار رہو اللہ تعالی منع کرتا ہے تم کو اپنے باپ دادا کی قسم کہانے سے پہر جو کوئی تم مین سے
قسم کہانا چاہے وہ اللہ تعالی کی قسم کہاوے یا چپ رہے (یعنے قسم ہی نہ کہاوے ضرورت کیا ہے)
عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا
يَحْلِفْ اِلَّا بِاللّٰهِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ ترجمہ عبداللہ بن عمر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کہانا چاہے وہ قسم نہ کہاوے مگر اللہ
کی قریش اپنے باپ دادون کی قسم کہایا کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت قسم کہاؤ
اپنے باپ دادون کی عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ
قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم مین سے قسم کہاوے لات اور عزی کی (یہ دونون بت
تہے جاہلیت کے زمانے مین جنکو لوگ پوجا کرتے تہے) وہ کہے لا الہ الا اللہ **ف** کیونکہ اوس نے
وہ کام کیا جو کافر کرتے ہین اور بتون کی تعظیم کرنا کفر ہے نووی نے کہا جب کوئی قسم کہاوے لات
اور عزے کی یا اور کسی بت کی یا یون کہے اگر مین ایسا کام کرون تو یہودی ہون یا نصرانی ہون یا
اسلام سے بری ہون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بری ہون تو اوسکی قسم منعقد ہی نہ ہوگی
اور اسکو استغفار کرنا اور کلمہ پڑہنا چاہیے اور کفارہ لازم نہ ہوگا اور ابوحنیفہ کے نزدیک کفارہ
لازم ہوگا مگر مبتدع یا بری من النبی صلے اللہ علیہ وسلم یا یہودی یا نصرانی کی صورت مین۔
ف اور جو کوئی کہے دوسرے سے آئین تجہسے جوا کہیلون تو صدقہ دیوے **فائدہ** تاکہ وہ
کفارہ ہوجاوے اس گناہ کا خطابی نے کہا اوتنا صدقہ دیوے جتنے سے وہ جوا کہیلنے والا تہا مگر صحیح
یہ ہے کہ مقدار کی کوئی خصوصیت نہین ہے جتنا ہوسکے اوتنا صدقہ دیوے۔ قاضی عیاض نے
کہا اس حدیث سے جمہور علماء کا مذہب صحیح ہوتا ہے کہ گناہ جب دل مین جم جاوے تو وہ بہی گناہ ہے
اور اسکا بیان شروع کتاب مین تفصیل سے گذرا (نووی) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

حدیث معمر مثل حدیث یونس غیر انہ قال فلیتصدق بشیء وفی حدیث الاوزاعی من حلف باللات والعزی قال ابو الحسین مسلم ھذا الحرف یعنی قولہ تعال اقامرک فلیتصدق لا یرویہ احد غیر الزھری قال وللزھری نحو من تسعین حدیثا یرویہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یشارکہ فیہ احد باسانید جیاد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عن عبد الرحمن بن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحلفوا بالطواغی ولا بآبائکم ترجمہ عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت قسم کہاؤ بتون کی اور نہ باپ دادون کی

باب ندب من حلف یمینا فرای غیرھا خیرا منھا ان یاتی الذی ھو خیر ویکفر عن یمینہ

جو شخص قسم کہاوے کسی کام پر پہر اوس کے خلاف کو بہتر سمجہے تو اوس کو کرے اور قسم کا کفارہ دیوے

عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالی عنہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رھط من الاشعریین نستحملہ فقال واللہ لا احملکم وما عندی ما احملکم علیہ قال فلبثنا ما شاء اللہ ثم اتی بابل فامر لنا بثلاث ذود غر الذری فلما انطلقنا قلنا او قال بعضنا لبعض لا یبارک اللہ لنا اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستحملہ فحلف ان لا یحملنا ثم حملنا فاتوہ فاخبروہ فقال ما انا حملتکم ولکن اللہ حملکم انی واللہ ان شاء اللہ لا احلف علی یمین ثم اری خیرا منھا الا کفرت یمینی واتیت الذی ھو خیر ترجمہ حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا چند اشعریون کے ساتھ آپ سے سواری مانگنے کو آپ نے فرمایا قسم خدا کی مین تم کو سواری نہین دون گا اور میرے پاس کوئی سواری نہین جو تم کو دون پہر ٹہیرے رہے ہم جتنا خدا تعالے نے چاہا بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اونٹ آئے آپ نے حکم دیا ہمکو سفید کوہان کے تین اونٹ دینے کا جب ہم چلے تو ہم نے کہا یا بعضون نے ہم مین سے کہا اللہ تعالی برکت نہ دے ہم کو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور سواری مانگی تو آپ نے قسم کہائی ہم کو سواری نہ ملے گی پہر آپ نے ہم کو سواری دی لوگون نے آن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ نے فرمایا مین نے تم کو سوار نہین کیا لیکن

الله تعالی نے سوار کیا اور مین تو اگر خدا چاہے کسی بات کی قسم نہ کہاؤن گا پہر اوس کے بہتر دوسرا کام دیکہون
گا مگر اپنی قسم کا کفارہ دون گا اور وہ کام کرون گا جو بہتر ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے
اور اس کے بعد جو حدیثین آتی ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ قسم کہانے کے بعد اگر اسکا توڑنا بہتر معلوم
ہو تو توڑ ڈالے اور کفارہ دیوے اور اسپر اتفاق ہے علما کرام کا اور کفارہ قسم توڑنے سے پہلے واجب
نہ ہوگا اور توڑنے کے بعد کفارہ دینا درست ہے لیکن قسم سے پہلے کفارہ درست نہین اسپر بہی اتفاق
ہے اور اختلاف ہے اس مین کہ توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست ہے یا نہین تو مالک اور اوزاعی اور
ثوری اور شافعی کے نزدیک درست ہے اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک درست نہین **عن**
أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسْأَلُهُ لَهُمُ الْحُمْلَانَ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ
اللهِ إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ
وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا أَشْعُرُ فَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنْعِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ
مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ
إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَلْبَثْ
إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِي أَيْ عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَجِبْ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ فَلَمَّا أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
خُذْ هَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ
حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ فَارْكَبُوهُنَّ قَالَ أَبُو مُوسَى فَانْطَلَقْتُ إِلَى
أَصْحَابِي بِهِنَّ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ
وَلَكِنْ وَاللهِ لَا أَدَعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ مَعِي بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَأَلْتُهُ لَكُمْ وَمَنْعَهُ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ ثُمَّ إِعْطَاءَهُ إِيَّايَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا
تَظُنُّوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ فَقَالُوا لِي وَاللهِ إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَلَنَفْعَلَنَّ
مَا أَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسَى بِنَفَرٍ مِنْهُمْ حَتَّى أَتَوُا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم منعہ ایاھم ثم اعطاھم بعد فحدثوھم بما حدثھم بہ ابوموسی

سواء۔ ترجمہ ابوموسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی میرے ساتھیون نے مجھکو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری مانگنے کو جب وہ آپ کے ساتھ گئی تھی جیش العسرہ یعنے غزوہ تبوک مین مین نے عرض کیا یا نبی اللہ میرے ساتھیون نے مجھے بھیجا ہے آپ کے پاس سواری کے لیے آپ نے فرمایا قسم خدا کی مین تم کو سواری نہ دون گا اور اتفاق سے جب مین نے یہ کہا آپ اوسوقت غصے مین تھے مجھے معلوم نہ تھا مین رنجیدہ ہوکر لوٹا اور دو باتون کا مجھکو رنج تھا ایک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار سے اور دوسرے اس خیال سے کہ کہین آپ کو مجھسے رنج نہ ہوا ہو۔ مین اپنے یارون کے پاس آیا اور اون کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہہ سنایا تھوڑی دیر مین ٹھیرا تھا کہ بلال کی آواز مین نے سنی عبداللہ بن قیس (یہ نام ہے ابوموسے اشعری کا) کون ہے مین نے جواب دیا اُنھون نے کہا چل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے بلاتے ہین مین آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا یہ جوڑے اور یہ جوڑا اونٹون کا سب چھہ اونٹ جنکو آپ نے سعد سے خریدا تھا اور اُن کو لے جا اپنے یارون کے پاس اور کہہ کہ اللہ تعالے نے یا اوس کے رسول نے یہ سواری تمکو دی ہے تو سوار ہو اوسپر ابوموسے نے کہا مین وہ اونٹ لیکر اپنے یارون کے پاس گیا اور اُن سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو یہ سواریان دین ہین لیکن مین تمکو نہین چھوڑون گا جبتک تم مین سے کچھ لوگ میرے ساتھ چلین اون لوگون کے پاس جنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلے انکار سنا ہی پھر دینا آپ کا اوس کے بعد تم یہ گمان نہ کرنا مین نے تم سے وہ کہدیا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا تھا۔ چونکہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسی سے سواری دینے کا انکار کیا اور اُنھون نے اپنے یارون سے کہدیا بعد اوس کے آپ نے سواریان دین تو ابوموسے ڈرے کہین میرے یار یہ نہ سمجھین کہ اوس نے اپنی طرف سے بات بنالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار نہ کیا ہوگا اسلیے مقابلہ کرانا چاہا۔ پھر میرے یارون نے کہا قسم خدا کی تم ہمارے نزدیک سچے ہو اور جب تم چاہتے ہو ہم ویسا ہی کرین گے (یعنے تمہارے ساتھ چلین گے) پھر ابوموسے اُن میں سے کئی آدمیون کو لیکر گئے اون لوگون کے پاس جنھون نے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار اور بعد اوسکے دینا سنا تھا اور اُن لوگون نے ویسا ہی بیان کیا ابوموسے کے یارون سے جیسے ابوموسے

یارسول اللہ ہم آئے تہے آپکے پاس سواری مانگنے کو تو آپ نے قسم کہائی تہی کہ ہمکو سواری نہ دینگے
پہر آپنے سواری دی ہمکو اور آپ بہول گئے یارسول اللہ اپنی قسم کو آپنے فرمایا مین تو قسم خدا کی اگر اللہ
تعالی چاہے کوئی قسم نہ کہاؤن گا پہر اوس سے بہتر دوسری بات دیکہون گا تو جو بہتر بات ہے وہ کرون
گا اور قسم کہول ڈالون گا سو تم جاؤ تم کو اللہ نے سواری دی ہے اسی طرح توبہی اپنی قسم کو توڑ اور
مرغ کا گوشت جو حلال ہے اسکو کہا عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ
وَبَيْنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ وُدٌّ وَاِخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقُرِّبَ
اِلَيْهِ طَعَامٌ فِيْهِ لَحْمُ دَجَاجٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ
قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِي مُوْسَى وَاقْتَصُّوْا جَمِيْعًا الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ مُوْسَى وَهُوَ يَاْكُلُ لَحْمَ
الدَّجَاجِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا نَسِيْتُهَا ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی مین نہین بہولا
قسم کو عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ مَا عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُكُمْ وَاللّٰهِ مَا اَحْمِلُكُمْ ثُمَّ بَعَثَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ ذَوْدٍ بُقْعِ الذُّرٰى فَقُلْنَا اِنَّا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ اَنْ لَا يَحْمِلَنَا فَاَتَيْنَاهُ فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ اَرٰى
غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ترجمہ ابوموسی اشعری سے روایت ہے
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سواری مانگنے کو آپ نے فرمایا میرے پاس سواری
نہین ہے اور مین تمکو قسم خدا کی سواری نہین دون گا پہر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمارے پاس تین اونٹ بہیجے جن کی کوہان چت کری تہی ہمنے کہا ہم آپ پاس گئے تہے سواری
مانگنے تو آپ نے قسم کہائی تہی کہ ہم کو سواری نہ دینگے پہر ہم آپ پاس گئے اور آپ سی بیان کیا
آپنے فرمایا مین کسی بات پر قسم نہین کہاتا پہر دوسرے بات بہتر پاتا ہون تو وہ بہتر کام کرتا ہون
اور قسم کا کفارہ دیدیتا ہون عَنْ اَبِيْ مُوْسَى قَالَ كُنَّا مُشَاةً فَاَتَيْنَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ بِنَحْوِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے ہم پیدل

تے سفر میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگنے آئے پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے
اوپر گذری عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَعْتَمَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهِ فَوَجَدَ الصِّبْيَةَ قَدْ نَامُوْا فَاَتَاهُ اَهْلُهُ بِطَعَامِهِ
فَحَلَفَ لَا يَاْكُلُ مِنْ اَجْلِ صِبْيَتِهِ ثُمَّ بَدَا لَهُ فَاَكَلَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ
فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَاْتِهَا وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص کو دیر ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر وہ اپنے
گھر گیا تو بچوں کو دیکھا وہ سو گئے ہیں اوس کی عورت کھانا لائی اوس نے قسم کھائی میں نہ کھاؤں گا یہ
بچوں کی وجہ سے پھر اوسکو کھانا مناسب معلوم ہوا اور اوس نے کھا لیا بعد اوس کے جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جو شخص حلف کرے کسی بات پر پھر دوسری
بات اوس سے بہتر سمجھے تو کرے اور قسم کا کفارہ دیوے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى خَيْرًا مِّنْهَا
فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَلْيَفْعَلْ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھاوے کسی بات کی پھر دوسری بات اوس سے بہتر
سمجھے تو کفارہ دیوے قسم کا اور بہتر بات کرے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا
فَلْيَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهِ ترجمہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھاوے کسی بات کی پھر اوسکا خلاف بہتر سمجھے تو جو بہتر
سمجھے وہ کرے اور قسم کا کفارہ دے عَنْ سُهَيْلٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ
فَلْيُكَفِّرْ يَمِيْنَهُ وَلْيَفْعَلِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ترجمہ اس میں یہ ہے کہ کفارہ دیوے قسم
کا اور جو کام بہتر ہے وہ کرے عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ اِلٰى عَدِيِّ بْنِ
حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَسَاَلَهُ نَفَقَةً فِيْ ثَمَنِ خَادِمٍ فَقَالَ لَيْسَ عِنْدِيْ مَا
اُعْطِيْكَ اِلَّا دِرْعِيْ وَمِغْفَرِيْ فَاَكْتُبُ اِلٰى اَهْلِيْ اَنْ يُّعْطُوْكَهَا قَالَ فَلَمْ يَرْضَ

۱۲ اَوْ فِيْ بَعْضِ ثَمَنِ خَادِمٍ

فغضب علیٰ فقال واللہ لا اعطیک شیئاً ثم ان الرجل رضی فقال اما واللہ لولا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حلف علی یمین ثم رای اتقی للہ منھا فلیات التقوی ما حنثت فی یمینی ترجمہ تمیم بن طرفہ سے روایت ہے ایک فقیر مانگنے کو آیا عدی بن حاتم پاس اور سوال کیا اون سے ایک غلام کی قیمت کا یا کوئی حصہ اوس کی قیمت کا عدی نے کہا میرے پاس کچھ نہین ہے مگر میری زرہ اور خود تو مین اپنے گھر والون کو لکھتا ہون تجھے دینے کے لیے وہ راضی نہ ہوا۔ عدی کو غصہ آیا اور کہا قسم خدا کی مین تجھے کچھ نہین دون گا پھر وہ شخص راضی ہو گیا عدی نے کہا اگر مین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہوتا آپ فرماتے تھے جو شخص قسم کہاوے پھر دوسری بات اوس سے بڑھکر پرہیزگاری کی سمجھے تو وہ بات کرے تو مین اپنی قسم نہ توڑتا (اور تجھے کچھ نہ دیتا) عن عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی یمین فرای غیرھا خیراً منھا فلیات الذی ھو خیر ولیترک یمینہ ترجمہ عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کہاوے پھر اوس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے تو اوس کو کرے اور قسم کو چھوڑ دیوے عن عدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حلف احدکم علی الیمین فرای خیراً منھا فلیکفرھا ولیات الذی ھو خیر ترجمہ عدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی قسم کہاوے پھر اوس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے تو کفارہ دیوے قسم کا اور جو کام بہتر ہو وہ کرے عن عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ واتاہ رجل یسئلہ مائۃ درھم فقال تسئلنی مائۃ درھم وانا ابن حاتم واللہ لا اعطیک ثم قال لولا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حلف علی یمین ثم رای خیراً منھا فلیات الذی ھو خیر ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے ایک شخص اون کے پاس آیا اور سو درم مانگنے لگا اونہون نے کہا تو مجھ سے سو درم مانگتا ہے اور مین حاتم کا بیٹا ہون قسم خدا تعالیٰ کی مین تجھے نہ دونگا پھر کہا مین ایسا ہی کرتا (یعنے تجھے نہ دیتا) اگر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ

نہ سنا ہوتا آپ فرماتے تہے جو شخص قسم کہاوے کسی کام کی پہر اوس سے بہتر دوسرا کام سمجہے تو جو بہتر ہے وہ کرے عن تمیم بن طرفۃ قال سمعت عدی بن حاتم اتاہ رجل یسئلہ فذکر مثلہ وزاد ولک اربع مائۃ فی عطائی ترجمہ تمیم بن طرفہ سے روایت ہے مین نے عدی بن حاتم سے سنا ایک شخص نے اون سے سوال کیا پہر بیان کیا اوسیطرح جیسے اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ عدی نے کہا تو چار سو درم لے میری تنخواہ مین سے عن عبد الرحمن بن سمرۃ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد الرحمن بن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ لا تسئل الامارۃ فانک ان اعطیتہا عن مسئلۃ وکلت الیہا وان اعطیتہا عن غیر مسئلۃ اعنت علیہا واذا حلفت علی امر فرایت غیرہا خیرا منہا فکفر عن یمینک وائت الذی ہو خیر ترجمہ عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سو فرمایا اے عبد الرحمن بن سمرہ مت درخواست کر حکومت کی کیونکہ اگر درخواست سے تجہے حکومت ملیگی تو خدا تعالی تیری مدد نہ کرے گا اور جو بغیر درخواست ملے تو خدا تعالی تیرا مددگار رہگا اور جب تو کسیکام پر قسم کہاوے پہر اوس کے خلاف بہتر سمجہے تو کفارہ دی قسم کا اور جو کام بہتر ہے وہ کر عن عبد الرحمن بن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا الحدیث ولیس فی حدیث المعتمر عن ابیہ ذکر الامارۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب الیمین علی نیۃ المستحلف

قسم کہلانے والے کی نیت کے موافق قسم ہوگی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمینک علی ما یصدقک علیہ صاحبک ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم تیری اوسی مطلب پر ہوگی جسپر تیرا صاحب تجہے سچا سمجہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیمین علی نیۃ المستحلف ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم کا مطلب قسم کہلانے والی کی نیت کے موافق ہوگا

ف ان حدیثون کا مطلب یہ ہے کہ جب قاضی یا اور کوئی کسی شخص کو قسم دلوے اور وہ مکاری سے اپنے تئین گناہ

سے بچانے کے لیے قسم کہا ہے اور اسکا مطلب دوسرا کہے تو یہ مکر اوسکو فائدہ نہ دیگا اور قسم کا گناہ اوسپر پڑیگا اور اسپر اجماع ہے (نووی) **بَابُ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِيْنِ وَغَيْرِهَا** قسم میں انشاء اللہ کہنا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ لِسُلَيْمَانَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ سِتُّوْنَ امْرَاَةً فَقَالَ لَاَطُوْفَنَّ عَلَيْهِنَّ اللَّيْلَةَ فَتَحْمِلُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَتَلِدُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا وَاحِدَةٌ فَوَلَدَتْ نِصْفَ اِنْسَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ اسْتَثْنٰى لَوَلَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیبیاں تہیں اونہوں نے کہا میں ان سب کے پاس ایک رات میں ہو آونگا اور سب کو پیٹ رہیگا پہر ہر ایک ان میں سے ایک لڑکا جنے گی جو سوار ہوکر خدا تعالی کی راہ میں جہاد کریگا پہر حضرت سلیمان علیہ السلام ان سب کے پاس گئے لیکن کوئی حاملہ نہیں ہوئی سوا ایک عورت کے وہ بہی آدہا بچہ جنی (جو کسی کام کا نہ نکلا) جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ تعالی کہتے تو ہر ایک عورت ایک لڑکا جنتی اور سوار ہوتا خدا تعالی کی راہ میں جہاد کرتا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث میں کئی فائدے ہیں ایک تو یہ جو کام آیندہ کرنے کو کہے اوسکے ساتہ انشاء اللہ تعالے کہے دوسرے جب حلف کے ساتہ ان شاء اللہ کہے تو حلف نہ ٹوٹے گی کیونکہ حلف منعقد ہی نہ ہوگی بشرطیکہ حلف کے ساتہ ہی کہے اور جو بعد کہے تو جائز نہ ہوگا اور طاوس اور حسن سے منقول ہے کہ اسی مجلس میں کہہ سکتا ہے اور سعید بن جبیر سے کہ چار مہینے تک کہہ سکتا ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ ہمیشہ کہہ سکتا ہے جب یاد آوے اوسی طرح اگر طلاق یا عتاق میں انشاء اللہ لگادے تو طلاق اور عتاق واقع نہ ہوگا اور ضرور ہے کہ زبان سے کہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک دل سے نیت بہی کافی ہے (نووی مختصرا) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَاُطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِيْنَ امْرَاَةً كُلُّهُنَّ تَاْتِيْ بِغُلَامٍ يُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ اَوِ الْمَلَكُ

قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ فَلَمْ یَقُلْ وَنَسِیَ فَلَمْ تَاْتِ وَاحِدَۃٌ مِّنْ نِسَآئِہٖ اِلَّا وَاحِدَۃٌ جَآءَتْ بِشِقِّ غُلَامٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ لَمْ یَحْنَثْ وَکَانَ دَرَکًا لَہٗ فِیْ حَاجَتِہٖ ؕ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت سلیمان بن داؤد علیہما الصلوۃ والسلام پیغمبر نے کہا مین اس شب ستر عورتون کے پاس ہو آؤن گا (ایک روایت مین نوّے ہین ایک مین ننانوے ایک مین سو) ہر ایک اون مین سے ایک لڑکا جنے گی جو جہاد کرے گا خدا تعالے کی راہ مین اون کے ساتھی یا فرشتے نے کہا کہو انشاء اللہ تعالے لیکن اونہون نے نہین کہا وہ بہول گئے پہر کوئی عورت نہین جنی البتہ ایک جنی وہ بہی آدہا بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ تعالے کہتے تو ان کی بات نہ جاتی اور ان کا مطلب پورا ہو جاتا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَۃَ عَلٰی سَبْعِیْنَ امْرَاَۃً تَلِدُ کُلُّ امْرَاَۃٍ مِّنْھُنَّ غُلَامًا یُّقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقِیْلَ لَہٗ قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ فَلَمْ یَقُلْ فَاطَافَ بِھِنَّ فَلَمْ تَلِدْ مِنْھُنَّ اِلَّا امْرَاَۃٌ وَّاحِدَۃٌ نِّصْفَ اِنْسَانٍ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ لَمْ یَحْنَثْ وَکَانَ دَرَکًا لِّحَاجَتِہٖ ؕ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے اونہون نے کہا حضرت سلیمان بن داؤد علیہما الصلوۃ والسلام نے کہا مین رات کو ستر عورتون کے پاس ہو آؤن گا اور ہر ایک ایک لڑکا جنے گی جو جہاد کرے گا خدا تعالی کی راہ مین اون سے کہا گیا انشاء اللہ کہو اونہون نے نہین کہا اور رات کو سب کے پاس ہو آئے کوئی نہ جنی مگر ایک عورت وہ بہی آدہا بچہ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو اون کی بات نہ جاتی اور اون کا مطلب پورا ہوتا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَۃَ عَلٰی تِسْعِیْنَ امْرَاَۃً کُلُّھَا تَاْتِیْ بِفَارِسٍ یُّقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ لَہٗ صَاحِبُہٗ قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ فَلَمْ یَقُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ فَطَافَ عَلَیْھِنَّ جَمِیْعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْھُنَّ اِلَّا امْرَاَۃٌ

وَّ احدةً تجاءت بشقِّ رجلٍ وَّ ایمُ الَّذی نفسُ محمّدٍ بیدہٖ لو قال اِنشاء اللہ لجاھدوا فی سبیلِ اللہِ فرسانًا اجمعُون ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے کہا مین اس رات کو نوّے عورتون کے پاس ہو آؤن گا ہر ایک سے ایک لڑکا ہوگا جو سوار ہوکر خدا کی راہ مین جہاد کرے گا اون کا ساتہی (کوئی آدمی ہوگا یا فرشتہ) بولا کہو انشاء اللہ اونہون نے نہین کہا (بہول گئے) پہر وہ سب عورتون کے پاس گئے لیکن کوئی حاملہ نہوئی ایک ہوئی وہ بہی ایک ٹکڑا آدمی کا جنی قسم اوس کی جسکے ہاتہہ مین محمد کی جان ہو اگر وہ انشاء اللہ تعالی کہتے تو سب کی سب عورتین لڑکے جنتین اور سب لڑکے جہاد کرتے سوار ہوکر خدا کی راہ مین سب ملکر عن ابی الزّناد بہٰذا الاسناد مثلہ غیر انّہ قال کلّھا تحمل غلامًا یجاھد فی سبیل اللہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب النّھی عن الاصرار فی الیمین فیما یتاذّی بہ اھل الحالف ممّا لیس بحرامٍ جب قسم سے گہر والون کا نقصان ہو تو قسم نہ توڑنا منع ہے بشرطیکہ وہ کام حرام نہ ہو

عن ھمّام بن منبّہٍ قال ھٰذا ما حدّثنا ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالے عنہ عن رّسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم واللہ لان یّلجّ احدکم بیمینہٖ فی اھلہٖ اٰثم لّہ عند اللہ من ان یُّعطی کفّارتہ الّتی فرض اللہ ترجمہ ہمام بن منبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے یہ حدیثین بیان کی ہم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اون مین سے ایک یہ حدیث ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی مقرر قسم مین سے کسیکا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گہر والون کے حق مین کہائی ہو زیادہ گناہ ہے اوس کے لیے خدا تعالی کے نزدیک قسم کے کفارہ دینے سے جو اللہ تعالی نے مقرر کیا ہے فائدہ یعنی ہر چند قسم کا پورا کرنا بہتر ہے لیکن جسمین اپنے گہر والون کا نقصان ہو ایسی قسم کا توڑنا ضرور ہے اور جو نہ توڑیگا وہ گنہ گار ہوگا بشرطیکہ قسم کا توڑنا کوئی گناہ کی بات نہ ہو مثلاً یون کہے مین بی بی کے ساتہہ کہانا نہ کہاؤن گا یا اوس سے بات نکرون گا یا بازار سے اوس کے لیے کوئی چیز نہ لاؤن گا ایسی قسمون کا توڑ ڈالنا بہتر ہے اور کفارہ دیدینا اور جو اسکا توڑنا گناہ ہو مثلاً

یون کہیں بی بی کے ساتھ شراب نہ پیون گا یا جوا نہ کہیلون گا تو ایسی قسم کو پورا کرنا ضرور ہی **باب** نَذْرِ الْكَافِرِ وَمَا يَفْعَلُ فِيْهِ إِذَا أَسْلَمَ کافر کفر کیحالت مین کوئی نذر مانے پہر مسلمان ہوجاوے
عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا یا رسول اللہ مین نے جاہلیت کے زمانے مین نذر مانی تہی کہ کعبہ کی مسجد کے اندر ایک رات اعتکاف کرون گا آپ نے فرمایا پہر پورا کر اپنی نذر کو **ف** نووی نے کہا مالک اور ابوحنیفہ اور ہمارے اکثر اصحاب کے نزدیک کافر کی نذر ہی صحیح نہین اور بعضون کے نزدیک صحیح ہی بدلیل اسی حدیث کے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ اعتکاف بغیر روزے کے صحیح ہے اور یہی قول ہی شافعی اور حسن بصری اور ابوثور اور داؤد اور ابن منذر کا اور یہی اصح روایت ہی امام احمد رضی اللہ تعالی عنہ سے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَفْصٌ مِنْ بَيْنِهِمْ عَنْ عُمَرَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَمَّا أَبُوْ أُسَامَةَ وَالثَّقَفِيُّ فَفِيْ حَدِيْثِهِمَا اعْتِكَافُ لَيْلَةٍ وَأَمَّا فِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَالَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتَكِفُهُ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ حَفْصٍ ذِكْرُ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا شعبہ کی روایت مین ایک دن کا اعتکاف ہی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ بَعْدَ أَنْ رَجَعَ مِنَ الطَّائِفِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَكَيْفَ تَرٰى قَالَ اذْهَبْ فَاعْتَكِفْ يَوْمًا قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ جَارِيَةً مِنَ الْخُمُسِ فَلَمَّا أَعْتَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا النَّاسِ سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَصْوَاتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ أَعْتَقَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوْا أَعْتَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا النَّاسِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اذْهَبْ إِلٰى تِلْكَ الْجَارِيَةِ فَخَلِّ سَبِيْلَهَا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور آپ جعرانہ (ایک مقام کا نام ہے) مین تہے طائف سے لوٹنے کے بعد تو کہا یا رسول اللہ مین نے نذر

کی تھی جاہلیت مین ایک دن مسجد حرام مین اعتکاف کرنے کی تو آپ کیا فرماتے ہین آپ نے فرمایا
جا اور اعتکاف کر ایک دن حضرت عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس مین سے ایک
لونڈی انکو عنایت کی تھی جب آپنے سب قیدیون کو آزاد کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ
نے انکی آوازین سنی وہ کہہ رہے تہے ہمکو آزاد کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا قیدیون
کو حضرت عمر نے (اپنے بیٹے سے) کہا اے عبداللہ اس لونڈی کے پاس جا اور اسکو بھی چھوڑ دے
عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال لما قفل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من حنین سئل عمر رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
نذر کان نذرہ فی الجاہلیۃ اعتکاف یوم ثم ذکر بمعنی حدیث جریر بن
حازم **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے
حنین سے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے پوچھا آپ سے اس نذر کو جو انہون جاہلیت
مین کی تھی ایک دن کے اعتکاف کی پھر اسیطرح بیان کیا جیسے اوپر گذرا **عن** نافع
قال ذکر عند ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عمرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من الجعرانۃ فقال لم یعتمر منہا قال وکان عمر رضی اللہ تعالی عنہ نذر
اعتکاف لیلۃ فی الجاہلیۃ ثم ذکر نحو حدیث جریر بن حازم ومعمر
عن ایوب **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے عمرے کا ذکر آیا جعرانہ سے انہون نے کہا آپنے عمرہ نہین کیا جعرانہ سے **فائدہ** نووی نے
کہا عبداللہ بن عمر کو شاید اسکا علم نہ ہوگا امام مسلم نے کتاب الحج مین انس سے روایت کیا کہ آپ
نے عمرہ باندھا حنین کے سال جعرانہ سے اور اثبات مقدم ہے نفی پر **عن** ابن عمر رضی
اللہ تعالی عنہما بہذا الحدیث فی النذر وفی حدیثہما جمیعا اعتکاف یوم
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** صحبۃ الممالیک غلام لونڈی سے کیونکر سلوک
کرنا چاہیے **عن** زاذان ابی عمر قال اتیت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما
وقد اعتق مملوکا قال فاخذ من الارض عودا او شیئا فقال ما فیہ من الاجر
ما یسوی ہذا الا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لطم مملوکہ

اوضربہ فکفارتہ ان یعتقہ ترجمہ زاذان ابی عمر سے روایت ہے میں ابن عمر پاس آیا انہوں نے ایک غلام آزاد کیا تہا تو زمین سے لکڑی یا کچھ چیز اٹہا کر کہا اس میں اتنا ہی ثواب نہیں ہے مگر میں نے سنا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جو شخص اپنے غلام کو طمانچہ مارے یا لگا دے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دیوے **فائدہ** یہ آزاد کرنا استحبابًا ہے نہ وجوبًا اس پر اجماع ہے (نووی) **عن** زاذان ان ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ دعا بغلام لہ فرای بظہرہ اثرا فقال اوجعتک قال لا قال فانت عتیق قال ثم اخذ شیئا من الارض قال مالی فیہ من الاجر ما یزن ہذا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ضرب غلاما لہ حدا لم یاتہ اولطمہ فان کفارتہ ان یعتقہ ترجمہ زاذان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت عبد اللہ بن عمر نے اپنے ایک غلام کو بلایا اور اس کی پیٹہ پر نشان دیکہا تو کہا میں نے تجہے تکلیف دی اوس نے کہا نہیں حضرت عبد اللہ نے کہا تو آزاد ہے پہر زمین سے کوئی چیز اٹہائی اور کہا اس کے آزاد کرنے میں اتنا بہی ثواب نہیں ملا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے جو شخص غلام بن کیے حد لگا دے (یعنے ناحق مارے) یا طمانچہ لگا دے تو اس کا کفارہ یعنے اوتار یہ ہے کہ اسکو آزاد کر دیوے **عن** فراس باسناد شعبۃ وابی عوانۃ اما حدیث ابن مہدی فذکر فیہ حدا لم یاتہ وفی حدیث وکیع من لطم عبدہ ولم یذکر الحد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** معاویۃ بن سوید قال لطمت مولی لنا فہربت ثم جئت قبیل الظہر فصلیت خلف ابی فدعاہ ودعانی ثم قال امتثل منہ فعفی ثم قال کنا بنی مقرن علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس لنا الا خادم واحدۃ فلطمہا احدنا فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعتقوہا قالوا لیس لہم خادم غیرہا قال فلیستخدموہا فاذا استغنوا عنہا فلیخلوا سبیلہا ترجمہ معاویہ بن سوید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا پہر میں بہاگ گیا ظہر سے تہوڑی پہلے آیا اور اپنے باپ کے پیچہے نماز پڑہی اونہوں نے غلام کو بلایا اور مجہہ کو بہی بلایا پہر کہا غلام سے بدلے لے اس سے **فائدہ** یعنے تو بہی اسکو ایک طمانچہ لگا سبحان اللہ غلام لونڈی رکہنا اون لوگوں کا حق تہا جو اولاد کی طرح اون کی تعلیم

اور تربیت کرتے تھے جو آپ کہاتے تھے وہی ان کو کہلاتے تھے جو آپ پہنتے تھے وہی انکو پہناتے تھے اپنے ساتھہ کہلاتے پلاتے تھے طاقت سے زیادہ اون سے کام نہ لیتے تھے کبھی مارتے پیٹتے نہ تھے اگر کوئی بچہ اون کا مارتا تو اسکو بہی وہی سزا دیتے جو اُس نے غلام لونڈی کے ساتھہ کیا - نووی نے کہا یہہ غلام کے دل خوش کرنے کے لیے سوید نے کہا ورنہ طمانچہ مین قصاص نہین ہے صرف تعزیر واجب ہے **ف** اور سنے معاف کر دیا سوید نے کہا ہم مقرن کے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے زمانہ مبارک مین تھے ہمارے پاس صرف ایک لونڈی تھی اُسکو ہم مین سے کسی نے طمانچہ مارا یہہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا اُسکو آزاد کر دو لوگون نے کہا اون کے پاس اور کوئی شخص خدمت کے لیے نہین ہے آپ نے فرمایا اچھا اوس سے خدمت لین جب اون کو اوسکی ضرورت نہ رہے تو اوسکو آزاد کرین **عَنْ** هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ عَجِلَ شَيْخٌ فَلَطَمَ خَادِمًا لَهُ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا حُرُّ وَجْهِهَا لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ بَنِي مُقَرِّنٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ لَطَمَهَا أَصْغَرُنَا فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُعْتِقَهَا **ترجمہ** ہلال بن یساف سے روایت ہے ایک شخص نے جلدی کی اور اپنی لونڈی کو طمانچہ مار دیا سوید بن مقرن نے کہا تجہہ اور کوئی جگہہ نہ ملی سوا اوسکے عمدہ چہرے کے مجہکو دیکہہ مین ساتوان بیٹا تہا مقرن کا (یعنے ہم سات بہائی تہے) اور صرف ایک لونڈی تہی سب سے چہوٹے بہائی نے اُسکو ایک طمانچہ مارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوس کے آزاد کرنے کا **عَنْ** هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ الْبَزَّ فِي دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ أَخِي النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَخَرَجَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ لِرَجُلٍ مِنَّا كَلِمَةً فَلَطَمَهَا فَغَضِبَ سُوَيْدٌ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ **ترجمہ** ہلال بن یساف سے روایت ہے ہم کپڑا بیچتے تہے سوید بن مقرن کے گھر مین جو نعمان بن مقرن کے بہائی تہے ایک لونڈی وہان نکلی اور اوس نے ہم مین سے کسی کو کوئی بات کہی تو اُس نے لونڈی کو ایک طمانچہ مارا سوید غصے ہوے پہر بیان کیا اوسیطرح جیسے اوپر گذرا **عَنْ** سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ أَنَّ جَارِيَةً لَهُ لَطَمَهَا إِنْسَانٌ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدٌ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصُّورَةَ مُحَرَّمَةٌ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَسَابِعُ إِخْوَةٍ لِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وما لنا خادم غير واحد فلطمه احدنا فامرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نعتقها ترجمہ سوید بن مقرن سے روایت ہے اُن کی لونڈی کو ایک آدمی نے طمانچہ مارا سوید نے کہا تجھکو معلوم نہیں منہ پر مارنا حرام ہے اور مجھ کو دیکھ میں ساتواں بھائی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا اوسکو اپنے بھائیوں میں سے ایک نے طمانچہ مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوس کے آزاد کرنے کا عن شعبة قال قال لی محمد بن المنکدر ما اسمک فذکر بمثل حدیث عبد الصمد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی مسعود البدری کنت اضرب غلاما لی بالسوط فسمعت صوتا من خلفی اعلم ابا مسعود فلم افهم الصوت من الغضب قال فلما دنی منی اذا هو رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا هو يقول اعلم ابا مسعود اعلم ابا مسعود قال فالقيت السوط من يدى فقال اعلم ابا مسعود ان الله اقدر عليك منك على هذا الغلام قال فقلت لا اضرب مملوكا بعده ابدا ترجمہ ابو مسعود بدری سے روایت ہے میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کوڑے سے ایک آواز میں نے پیچھے سے سنی جیسے کوئی کہتا ہے جان لے ابو مسعود میں غصے میں تھا کچھ نہیں سمجھا جب وہ آواز قریب پہنچی میں نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ فرما رہے ہیں جان لے ابو مسعود جان لے ابو مسعود میں نے کوڑا ہاتھ سے پھینک دیا آپ نے فرمایا اے ابو مسعود جان لے کہ اللہ تعالی تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے اوس سے جتنی تو اس غلام پر رکھتا ہے میں نے کہا اب میں کبھی کسی غلام کو نہ ماروں گا عن الاعمش باسناد عبد الواحد نحو حديثه غير ان فى حديث جرير فسقط من يدى السوط من هيبته ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ آپ کو دیکھکر ہیبت سے کوڑا میرے ہاتھ سے گر گیا عن ابی مسعود الانصاری رضی الله تعالى عنه قال كنت اضرب غلاما لی فسمعت من خلفی صوتا اعلم ابا مسعود لله اقدر عليك منك عليه فالتفت فاذا هو رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت يا رسول الله هو حر لوجه الله تعالى فقال اما لو لم تفعل للفحتك النار او لمستك النار ترجمہ

ابو مسعود انصاری سے روایت ہے میں اپنے غلام کو مار رہا تھا اتنے میں میں نے پیچھے سے ایک آواز سنی جان ابو مسعود بیشک اللہ تعالی تجھپر زیادہ قدرت رکھتا ہے اوس سے جتنی تو اس غلام پر رکھتا ہے میں نے مڑکر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ آزاد ہے اللہ کے لیے آپنے فرمایا اگر تو ایسا نکرتا تو جہنم کی آگ تجھے جلا دیتی یا تجھکو لگ جاتی

عن اَبِی مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّہٗ کَانَ یَضْرِبُ غُلَامَہٗ فَجَعَلَ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ قَالَ فَجَعَلَ یَضْرِبُہٗ فَقَالَ اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَرَکَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَلّٰہُ اَقْدَرُ عَلَیْکَ مِنْکَ عَلَیْہِ قَالَ فَاَعْتَقَہٗ **ترجمہ** حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے غلام کہنے لگا اللہ کی پناہ وہ اور مارنے لگے غلام نے کہا رسول اللہ کی پناہ ابو مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکو چھوڑ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ کی اللہ تجھپر اتنی طاقت رکھتا ہے کہ تو اوتنی اس غلام پر نہیں رکھتا ابو مسعود رضی اللہ تعالے عنہ نے آزاد کردیا **عن** شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَہٗ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ نہیں ہے اللہ کی پناہ اللہ کے رسول کی **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْکَہٗ بِالزِّنَا یُقَامُ عَلَیْہِ الْحَدُّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ کَمَا قَالَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے غلام یا لونڈی کو زنا کی تہمت لگا دے اوسپر قیامت کے دن حد پڑے گی مگر جب وہ سچا ہو **ف** یعنے دنیا میں تو غلام لونڈی کے قذف سے حد نہیں کیونکہ وہ محصن نہیں لیکن تعزیر دی جاوے گی پر آخرت میں اگر تہمت غلط ہے تو پوری سزا ملیگی **عن** فُضَیْلِ بْنِ غَزْوَانَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِھِمَا سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیَّ التَّوْبَۃِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ میں نے سنا حضرت ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو نبی تھے توبہ کے اور یہ آپ کا ایک نام ہے اسلیے کہ توبہ آپ کی امت پر آسان ہو گئی اگلی امتوں پر توبہ جب قبول ہوتی جب اپنے تئیں مار ڈالتے **عن** الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ مَرَرْنَا بِاَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ

تعالیٰ عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ فَقُلْنَا يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ جَمَعْتَ بَيْنَهُمَا كَانَتْ حُلَّةً فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنْ إِخْوَانِي كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ سَبَّ الرِّجَالَ سَبُّوا أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَأَلْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ **ترجمہ** معرور بن سوید سے روایت ہے ہم ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے ربذہ میں (ربذہ ایک مقام کا نام ہے) اور وہ ایک چادر اوڑھے تھے اور ان کا غلام بھی ویسی ہی چادر پہنے تھا ہم نے کہا اے ابوذر اگر تم یہ دونوں چادریں لے لیتے تو ایک جوڑا ہو جاتا اونہوں نے کہا مجھ میں اور ایک میرے بھائی میں لڑائی ہوئی اوس کی ماں عجمی تھی میں نے اوس کو ماں کی گالی دی اوس نے میری شکایت کی جناب رسول خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب میں آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا اے ابوذر تجھ میں جاہلیت ہے (یعنے جاہلیت کے زمانے کا اثر باقی ہے جس زمانے میں لوگ اپنے ماں باپ سے فخر کرتے تھے اور دوسروں کے ماں باپ کو حقیر سمجھتے تھے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو کوئی لوگوں کو گالی دے گا لوگ اوس کے ماں باپ کو گالی دیں گے آپ نے فرمایا اے ابوذر تجھ میں جاہلیت ہے (یعنے اگر اوس نے تجھ کو برا کہا تھا تو اوس کا بدلہ یہ تھا کہ تو بھی اوس کو برا کہے نہ کہ اوس کے ماں باپ کو) وہ تمہارے بھائی ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ وہ غلام تھا مگر ابوذر نے اوسکو بھائی کہا کیونکہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کو بھائی کہا) اللہ تعالیٰ نے تمہارے نیچے انکو کر دیا (یعنے تمہارے ملک میں) تو کھلاؤ اون کو جو تم کھاتے ہو اور پہناؤ اون کو جو تم پہنتے ہو اور مت تکلیف دو انکو انکی سکت سے زیادہ اگر ایسا کام لو تو تم بھی اوس میں شریک ہو

عن الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ بَعْدَ قَوْلِهِ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قَالَ قُلْتُ عَلَى حَالِ سَاعَتِي مِنَ الْكِبَرِ قَالَ نَعَمْ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُعَاوِيَةَ نَعَمْ عَلَى حَالِ سَاعَتِكَ مِنَ

الكبر وفي حديث عيسى فان كلفه ما يغلبه فليبعه وفي حديث زهير فليعنه عليه و
ليس في حديث ابن معاوية فليبعه ولا فليعنه انتهى عند قوله ولا يكلفه ما يغلبه ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھہ مین جاہلیت ہی تو ابوذر
نے کہا اپنے بڑھاپے پر بہی آپ نے فرمایا ہان اور ایک روایت مین یہ ہی کہ تیرے اتنے بڑھاپے پر اور ایک
روایت مین ہے کہ اسکو ایسے کام کی تکلیف دے تو اسکو بیچ ڈالے اور ایک روایت مین یہ ہی کہ اس کو
تکلیف نہ دے ایسے کام کی بس عن المعرور بن سويد قال رأيت ابا ذر وعليه حلة وعلى غلامه
مثلها فسألته عن ذلك قال فذكر انه ساب رجلا على عهد رسول الله صلى الله عليه
وسلم فعيره بامه قال فاتى الرجل النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال النبي
صلى الله عليه وسلم انك امرؤ فيك جاهلية اخوانكم وخولكم جعلهم الله تحت
ايديكم فمن كان اخوه تحت يده فليطعمه مما ياكل وليلبسه مما يلبس ولا تكلفوهم
ما يغلبهم فان كلفتموهم فاعينوهم عليه ترجمہ معرور بن سوید سے روایت ہی کہ مین نے
ابوذر کو دیکہا وہ ایک جوڑا پہنے تہے اور اُن کا غلام بہی ویسا ہی جوڑا پہنے تہا مین نے پوچہا یہ کیا ہے
اُنہون نے کہا مجہہ سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک شخص سے گالی گلوچ
ہوئی مین نے اوس کو مان کی گالی دی لونڈی نے کہا وہ شخص حضرت بلال رضی اللہ تعالے عنہ تہے انہون
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے مجہہ سے فرمایا تجہہ مین جاہلیت ہی وہ تمہارے بہائی
ہین تمہارے غلام ہین اللہ تعالی نے اُن کو تمہارے ہاتہون کے نیچے کر دیا ہے جسکا بہائی اوس کے ہاتہہ
کے تلے ہو وہ اوسکو کہلاوے جو خود کہاتا ہے اور پہناوے جو خود پہنتا ہے اور مت کہو اُن کو وہ کام
کرنے کو جس مین عاجز ہو جاوین اگر کہو تو خود بہی اون کی مدد کرو عن ابی هريرة رضي الله
تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال للمملوك طعامه وكسوته
ولا يكلف من العمل الا ما يطيق ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کو کہانا اور کپڑا دو اور اوتنا ہی کام لو جس کی طاقت ہو عن
ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صنع لاحدكم
خادمه طعامه ثم جاءه به وقد ولي حره ودخانه فليقعده معه فلياكل فان كان

الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلًا فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أَكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ قَالَ دَاوُدُ يَعْنِي لُقْمَةً
أَوْ لُقْمَتَيْنِ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم میں سے کسی کے لیے اوسکا خادم کھانا طیار کرے پھر لیکر آوے اور وہ اوٹھا چکا ہو کھانا پکانے کی
گرمی اور دہوان تو اوسکو اپنے ساتھہ بٹھالے اور کھاوے اگر کھانا تھوڑا ہو تو لقمہ دو لقمہ اوس کے لیے
رکھہ چھوڑ دے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب خیر خواہی کرے اپنے مالک کی اور اللہ
تعالی عبادت بھی اچھی طرح کرے تو اوسکا دوہرا ثواب ہوگا (بہ نسبت آزاد شخص کے) عَنِ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُصْلِحِ أَجْرَانِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ
اللّٰهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ قَالَ وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالَى عَنْهُ لَمْ يَكُنْ يَحُجُّ حَتَّى مَاتَتْ أُمُّهُ لِصُحْبَتِهَا قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ لِلْعَبْدِ الْمُصْلِحِ
ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام
نیک ہو اوسکو دوہرا ثواب ہے ایک تو اپنے مالک کی خیر خواہی کا دوسرے خدا تعالی کی عبادت کا قسم
اوسکی جسکے ہاتھہ میں ابوہریرہ کی جان ہے اگر جہاد نہ ہوتا اور حج اور مان کے ساتھہ سلوک کرنا تو میں یہ
خواہش کرتا کہ غلام ہو کر مرون اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے حج نہیں کیا اپنی مان کی خدمت
میں رہے جب تک وہ مر نہ لیں ف نووی علیہ الرحمہ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ غلام پر حج
ہے نہ جہاد اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ جو حج کو نہیں گئے تو وہ نفل حج تھا نہ فرض کیونکہ فرض حج
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ کر چکے تھے اور نفل حج سے والدین کی خدمت زیادہ ضروری ہے
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَلَغَنَا وَمَا بَعْدَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
أَدَّى الْعَبْدُ حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ كَانَ لَهُ أَجْرَانِ قَالَ فَحَدَّثْتُهَا كَعْبًا فَقَالَ كَعْبٌ لَيْسَ

عَلَيْهِ حِسَابٌ وَلَا عَلَى مُؤْمِنٍ مُزْهِدٍ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ (یعنے غلام) اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکون کا حق
تو اسکو دوہرا ثواب ملیگا راوی کہتا ہے مین نے یہ حدیث کعب سے بیان کی انہون نے کہا اسکا حساب
بھی نہ ہوگا (کیونکہ اوسکی نیکی بہت ہے اور گناہ کم) اور نہ اُس مومن کا جو محتاج ہو عَنِ الْاَعْمَشِ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا
اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ
مِنْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْكِ اَنْ يُّتَوَفّٰى يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَ
صَحَابَةَ سَيِّدِهٖ نِعِمَّا لَهٗ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اچھا ہے وہ غلام جو مر جاوے اللہ کی عبادت اور اپنے مالک کی خدمت اچھی
طرح کرتا ہوا کیا اچھا ہے وہ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهٗ مَالٌ يَّبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ
قِيْمَةَ الْعَدْلِ فَاَعْطٰى شُرَكَاءَهٗ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا
عَتَقَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ ساجھی
کے بردے میں سے آزاد کردیوے اور اوس کے پاس اتنا مال ہو جو باقی حصہ کی قیمت ہے تو ٹھیک قیمت باقی
حصہ یا حصون کی وہ اپنے ساجھیون کو ادا کرے اور بردہ اوسکیطرف سے آزاد ہوگا اور نہین تو
جتنا حصہ اوسکا آزاد ہوا اوتنا ہی بھی ف نووی علیہ الرحمہ نے کہا ان حدیثون کا بیان کتاب
العتق مین مفصل گذر چکا اور امام مسلم نے اپنی عادت کے خلاف ان حدیثون کو مکرر بیان کیا عَنِ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا
لَهٗ مِنْ مَّمْلُوْكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهٗ كُلُّهٗ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ يَّبْلُغُ ثَمَنَهٗ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ
عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص اپنا حصہ ساجھی کے بردے میں سے آزاد کردیوے اوسپر باقی حصہ بھی آزاد کرانا واجب ہے
اگر اوسکی قیمت کی موافق مال رکھتا ہو ورنہ جتنا آزاد ہوا اوتنا ہی آزاد ہوگا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ

له من المال قدر ما يبلغ قيمته قوم عليه قيمة عدل والا فقد عتق منه ما عتق
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه
وسلم بهذا الحديث وليس في حديثهم ان لم يكن له مال فقد عتق منه ما عتق
الا في حديث ايوب ويحيى بن سعيد فانهما ذكرا هذا الحرف في الحديث وقالا
لا ندري اهو شيء في الحديث او قاله نافع من قبله وليس في رواية احد منهم
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم الا في حديث الليث بن سعد ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا عن ابن عمر رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال من اعتق عبدا بينه وبين اخر قوم عليه في ماله قيمة عدل لا وكس ولا شطط
ثم عتق عليه في ماله ان كان موسرا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جو شخص ایسا بردہ آزاد کرے جو ساجھی کا ہو تو اوسکی ٹھیک قیمت نہ کم نہ زیادہ لگا دینگے
اور اوسکے مال میں سے آزاد ہوگا اگر وہ مالدار ہو عن ابن عمر رضي الله تعالى عنه ان
النبي صلى الله عليه وسلم قال من اعتق شركا له في عبد عتق ما بقي في ماله
اذا كان له مال يبلغ ثمن العبد ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ آزاد کرے بردے میں تو باقی حصہ بھی اوس کے مال میں سے آزاد ہوگا
اگر اوس کے پاس اتنا مال ہو اوس حصہ کی قیمت کے برابر عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في المملوك بين الرجلين فيعتق احدهما قال يضمن
ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بردہ
ساجھی کا ہو اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دیوے وہ دوسرے حصہ کے بھی دام دیگا عن
شعبة بهذا الاسناد من اعتق شقيصا من مملوك فهو حر من ماله ترجمہ جو آزاد کردے
ایک حصہ بردہ کا تو وہ کل آزاد ہوگا اوس کے مال میں سے عن ابي هريرة رضي الله تعالى
عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اعتق شقيصا له في عبد فخلاصه في
ماله ان كان له مال وان لم يكن له مال استسعي العبد غير مشقوق عليه ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ

آزاد کر دیوے کسی بردے کا اس کا حصہ آتا ہی اوسکے مال مین سے ہوگا اگر مال نہ ہو تو بردے سے محنت مزدوری کرا دین گے مگر اوسپر جبر نہ ہوگا عَنْ ابْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ حَدِیْثِ عِیْسٰی ثُمَّ یُسْتَسْعٰی فِیْ نَصِیْبِ الَّذِیْ لَمْ یُعْتِقْ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْکِیْنَ لَهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ لَمْ یَکُنْ لَهٗ مَالٌ غَیْرُهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ فَجَزَّاهُمْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَقْرَعَ بَیْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَیْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً وَّقَالَ لَهٗ قَوْلًا شَدِیْدًا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی ایک شخص نے اپنے مرنے وقت چھ غلامون کو آزاد اپنے کر دیا اور اُس کے پاس سوا اون کے اور کوئی مال نہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو بلایا اور ان کی تین ٹکڑیان کین بعد اوس کے قرعہ ڈالا اور جن دو غلامون کے نام نکلا وہ آزاد ہوئے اور باقی چار غلام رہے اور آپ نے میت کے حق مین سخت لفظ فرمایا ف نووی نے کہا دوسری روایت مین وہ سخت لفظ یہ ہی کہ آپ نے فرمایا اگر ہم ایسا جانتے تو اوسپر نماز نہ پڑہتے اور اسحدیث سے تمسک کیا ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور داؤد اور ابن جریر نے ایسی صورتون مین قرعہ ڈالنے کے لیے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ قرعہ باطل ہی اور ہر ایک غلام کا ایک ثلث آزاد ہوگا اور یہ مذہب مردود ہی صحیح حدیث سے اور رد کرتا ہے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کو یہ مضمون کہ آپ نے دو کو آزاد کیا اور چار کو غلام رکہا اور شعبی اور نخعی اور شریح اور حسن نے ابو حنیفہ سے اتفاق کیا ہے اور یہی منقول ہے ابن مسیب سے انتہے مختصرا عَنْ اَیُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا حَمَّادٌ فَحَدِیْثُهٗ کَرِوَایَةِ ابْنِ عُلَیَّةَ وَاَمَّا الثَّقَفِیُّ فَفِیْ حَدِیْثِهٖ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَوْصٰی عِنْدَ مَوْتِهٖ فَاَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْکِیْنَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ثقفی کی روایت مین ہے کہ ایک مرد انصاری نے اپنے مرتے وقت وصیت کی اور چھ غلامون کو آزاد کر دیا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ عُلَیَّةَ وَحَمَّادٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب جَوَازِ بَیْعِ الْمُدَبَّرِ مدبر کا بیچنا درست ہی مدبر وہ غلام جس کو مالک نے کہدیا ہو کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهٗ عَنْ دُبُرٍ لَمْ یَکُنْ لَهٗ مَالٌ غَیْرُهٗ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ
قَالَ عَمْرٌو وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ
عَامَ أَوَّلَ ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک مرد انصاری نے اپنا غلام آزاد
کیا اپنے مرنے کے بعد اور اس کے سوا اور کوئی مال اوس کے پاس نہ تھا یہ خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اوس غلام کو کون خریدتا ہے مجھ سے نعیم بن عبداللہ نے اسکو آٹھ سو
درہم کے بدلے خرید لیا اور آپ نے وہ غلام اون کے حوالے کر دیا عمرو بن دینار نے کہا وہ غلام قبطی
تھا اور عبداللہ بن زبیر کی خلافت کے پہلے سال میں مرا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارا
یہی مذہب ہے کہ مدبر کی بیع اوس کے مولیٰ کی موت سے پہلے درست ہے اور امام ابو حنیفہ اور مالک کے
نزدیک درست نہیں **عَنْ** جَابِرٍ يَقُولُ دَبَّرَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامًا لَهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ
غَيْرُهُ فَبَاعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَابِرٌ فَاشْتَرَاهُ ابْنُ النَّحَّامِ عَبْدًا
قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الْأَوَّلِ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ ترجمہ حضرت جابر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انصار میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور اس کے پاس اور کچھ
مال نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بیچا تو نحام کے بیٹے نے اوسکو خریدا وہ غلام قبطی
تھا اور عبداللہ بن زبیر کی خلافت کے پہلے سال میں مر گیا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا
نحام کا بیٹا جو اس روایت میں مذکور ہے یہ غلط ہے اور صحیح نحام ہے اور نحام لقب ہے نعیم بن
عبداللہ کا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں گیا تو وہاں نعیم کا نحمہ
سنا اور نحمہ آواز کو کہتے ہیں انتہے **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُدَبَّرِ
نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَهُمْ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ كُلُّ هٰؤُلَاءِ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى
حَدِيثِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

كِتَابُ الْقَسَامَةِ وَالْمُحَارِبِينَ وَالْقِصَاصِ وَالدِّيَاتِ

کتاب قسامہ اور لڑائی اور قصاص اور دیت کی

باب القسامة باب قسامت کے بیان مین **ف** قسامت یہ ہو کہ جب خون اقرار اور گواہی سے ثابت نہ ہو اور محلہ والون پر شبہ ہو تو اُن کو جمع کر کے اون سے قسم لینا کہ ہم نے اُسکو قتل نہین کیا نہ ہم اُس کے قاتل کو پہچانتے ہین یا مقتول کے وارثون سے قسم لینا اور اُسکا بیان آگے آتا ہے **عن**

سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ قَالَ يَحْيَى وَحَسِبْتُ قَالَ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ اَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ حَتّٰى اِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ اِذَا مُحَيِّصَةُ يَجِدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ اَقْبَلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ فِي السِّنِّ فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ وَتَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَتَسْتَحِقُّوْنَ صَاحِبَكُمْ اَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا قَالُوْا وَكَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى عَقْلَهٗ **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہو یحیے نے کہا شاید بشیر نے رافع بن خدیج کا بھی نام لیا کہ اون دونون نے کہا عبد اللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید یہ دونون نکلے جب خیبر مین پہنچے تو الگ الگ ہو گئے پھر محیصہ نے دیکھا کہ عبد اللہ بن سہل کو کسی نے مار کر ڈالدیا ہے اُنہون نے دفن کیا عبد اللہ کو پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس وہ اور حویصہ بن مسعود اور عبد الرحمن بن سہل عبد الرحمن سب مین چھوٹے تھے اونہون نے چاہا بات کرنا اپنے دونون ساتھیون سے پہلے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سن مین بڑا ہے اوس کی بڑائی کر یعنے اوس کو بات کرنے دے حالانکہ عبد الرحمن مقتول کے حقیقی بھائی تھے اور محیصہ اور حویصہ چچا کے بیٹے تھے پر یہان دعوی سے غرض نہ تھی صرف واقعات سننے سے) عبد الرحمن چپ ہو رہا اور حویصہ اور محیصہ نے باتین کین عبد الرحمن بھی اون کے ساتھ بولا پھر بیان کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عبد اللہ بن سہل کے مارے جانے کے مقام کو آپ نے فرمایا اُن

تینون سے تم پچاس قسمین کہاتے ہو اور اپنے مورث کا خون حاصل کرتے ہو یعنے قصاص یا دیت
اور وارث تو صرف عبد الرحمن تہے لیکن آپ نے تینون کیطرف خطاب کیا اور غرض یہی تہی کہ عبد الرحمن
قسم کہاوین) تینون نے کہا ہم کیونکر قسم کہاوین خون کے وقت ہم نہ تہے آپ نے فرمایا تو پہر یہود پچاس
قسمین کہا کر اس الزام سے بری ہو جاوینگے اُنہون نے کہا ہم کافرون کی قسم کیونکر قبول کرین کے
جب جناب رسول خدا صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے یہ حال دیکہا تو دیت دی اپنے پاس سے (ف
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا قسامت کے باب مین یہی حدیث اصل ہے اور اسی سے اخذ کیا ہے تمام
علما نے سوا ایک جماعت کے جنہونے قسامت کا انکار کیا ہے اب اختلاف کیا ہے علما نے اوس کی
کیفیت مین اور اختلاف کیا ہے کہ قسامت سے قصاص ہو سکتا ہے یا نہین مالک اور لیث اور اوزاعی
کے نزدیک اس سے قصاص ہو سکتا ہے اور شافعی کا قول قدیم بہی یہی ہے اور اہل کوفہ کے نزدیک اس
سے قصاص نہ ہوگا صرف دیت لازم آوے گی اور شافعی کا بہی صحیح قول یہی ہے اور اختلاف ہے
کہ قسامت مین کون قسمین کہاوے گا تو مالک اور شافعی اور جمہور علما کے نزدیک مقتول کے وارث
پچاس قسمین کہاوین گے اگر وہ نہ کہاوین تو جسپر شبہہ ہو اون سے قسمین لے جاوین اور اہل کوفہ کے
نزدیک قسمین انہی پر ہونگی جو مدعی علیہ ہین ۔ اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مقدمہ
مین اپنے پاس سے دیت دی کس لیے کہ وارث نے خود بہی حلف نہ کی اور نہ حلف غیر پر راضی ہوا اور
دیت آپ نے تبرعًا دی اس خیال سے کہ عبد اللہ کا خون ضائع نہ ہو جاوے اور ایک روایت مین ہے کہ
صدقہ کے اونٹون مین سے آپ نے سو اونٹ مین دیدیے اور امام کو ایسے مقدمات مین روپیہ صرف
کرنا درست ہے انتہی مختصرًا **عن** سہل بن ابی حثمۃ ورافع بن خدیج ان محیصۃ
ابن مسعود و عبد اللہ بن سہل رضی اللہ تعالی عنہما انطلقا قبل خیبر فتفرقا فی النخل
فقتل عبد اللہ بن سہل فاتہموا الیہود فجاء اخوہ عبد الرحمن و ابنا عمہ حویصۃ
ومحیصۃ رضی اللہ تعالی عنہم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتکلم عبد الرحمن
فی امر اخیہ وہو اصغر منہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر الکبر
او قال لیبدأ الاکبر فتکلما فی امر صاحبہما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقسم خمسون منکم علی رجل منہم فیدفع برمتہ قالوا امر لم نشہدہ کیف

تَحْلِفُ اَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِاَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ يَوْمًا فَرَكَضَتْنِيْ نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْاِبِلِ رَكْضَةً بِرِجْلِهَا قَالَ حَمَّادٌ هٰذَا اَوْ نَحْوَهُ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ محیصہ بن مسعود اور عبد اللہ بن سہل دونوں خیبر کی طرف گئے اور کھجور کے درختوں میں جدا ہو گئے عبد اللہ بن سہل مارے گئے لوگوں نے یہود پر گمان کیا (یعنی یہود نے مارا ہوگا) پھر عبد اللہ کا بھائی عبد الرحمن آیا اور اوس کے چچا کی بیٹے حویصہ اور محیصہ یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے عبد الرحمن اپنے بھائی کا حال بیان کرنے لگا اور وہ ان تینوں میں چھوٹا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑائی کر بڑے کی یا بڑے کو کہنا چاہیے پھر حویصہ اور محیصہ نے حال بیان کیا عبد اللہ بن سہل کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے پچاس آدمی یہود کے کسی آدمی پر قسم کھا دیں (کہ وہ قاتل ہے) وہ اپنے گلو کی رسی دیدے گا (یعنے اپنے تئیں سپرد کردے گا تمہارے قتل کے لیے) اونہوں نے کہا جب یہ واقعہ ہوا تو ہم نے نہیں دیکھا ہم کیونکر قسم کھا دیں گے آپ نے فرمایا تو یہود پچاس قسمیں کھا کر اپنے تئیں پاک کر دیں گے انہوں نے کہا یا رسول اللہ وہ لوگ کافر ہیں آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت دی عبد اللہ بن سہل کی سہل نے کہا میں ان اونٹوں کے بند رہنے کی جگہہ گیا تو ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ قسامت سے قصاص بھی ہو سکتا ہے جب تو فرمایا کہ وہ اپنے گلو کی رسی سپرد کردے گا اور جن کے نزدیک قصاص نہیں ہو سکتا وہ کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ اپنے تئیں سپرد کردے گا دیت دینے کے لیے واللہ اعلم عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ فَعَقَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ وَلَمْ يَقُلْ فِيْ حَدِيْثِهِ فَرَكَضَتْنِيْ نَاقَةٌ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسی طرح جیسے اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی دیت اپنے پاس سے دی اور اس میں یہ نہیں ہے کہ ایک اونٹنی نے مجھکو لات ماری عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّيْنِ ثُمَّ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ خَرَجَا اِلَى خَيْبَرَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ وَاَهْلُهَا يَهُوْدُ فَتَفَرَّقَا لِحَاجَتِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَوُجِدَ فِيْ شَرَبَةٍ مَقْتُوْلًا فَدَفَنَهُ صَاحِبُهُ ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَشٰى اَخُو الْمَقْتُوْلِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَذَكَرُوا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَيْثُ قُتِلَ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَمَّنْ اَدْرَكَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَهُمْ تَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَتَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ اَوْ صَاحِبَكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَهِدْنَا وَلَا حَضَرْنَا فَزَعَمَ اَنَّهُ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلَهُ مِنْ عِنْدِهِ ترجمہ بشیر بن یسار سے روایت ہے عبد اللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید انصاری جو بنی حارثہ میں سے تھے خیبر کو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک میں اور ان دنوں وہاں امن و امان تھا اور یہودی وہاں رہتے تھے پھر وہ دونوں جدا ہوے اپنے کاموں کو عبد اللہ بن سہل مارے گئے اور ایک حوض میں انکی نعش ملی محیصہ نے اسکو دفن کیا پھر مدینہ میں آیا اور عبد الرحمن بن سہل مقتول کا بھائی اور محیصہ اور حویصہ (چچازاد بھائی) ان تینوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبد اللہ کا حال بیان کیا اور جہاں وہ مارا گیا تھا تو بشیر نے روایت کی ان لوگوں سے جنکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے اوسنے پایا کہ آپنے فرمایا اون سے تم پچاس قسمیں کہاتے ہو اور اپنے قاتل کو لیتے ہو انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے نہیں دیکھا نہ ہم وہاں موجود تھے آپنے فرمایا تو پھر یہود اپنے تئیں صاف کرلیں گے تمہارے الزام سے پچاس قسمیں کہا کر اونہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کیونکر قبول کریں گے قسمیں کافروں کی آخر بشیر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ کی دیت اپنے پاس سے دی عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ اِلٰى قَوْلِهِ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عليه وسلم من عنده قال يحيى فحدثني بشير بن يسار قال اخبرني سهل بن ابي حثمة
قال لقد ركضتني فريضة من تلك الفرائض بالمربد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس
مین یہ ہے کہ سہل نے کہا مجھکو ایک اونٹنی نے ان اونٹنیون مین سے لات ماری تھان مین عن
سهل بن ابي حثمة الانصاري رضي الله تعالى عنه انه اخبره ان نفرا منهم انطلقوا
الى خيبر فتفرقوا فيها فوجدوا احدهم قتيلا وساق الحديث وقال فيه فكره
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يبطل دمه فوداه مائة من ابل الصدقة ترجمہ
سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے چند لوگ ان کی قوم کے خیبر کو گئے وہان الگ الگ ہوگئے پھر ایک
ان مین سے مقتول ملا اور بیان کیا حدیث کو اخیر تک اور کہا کہ برا جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوسکا خون ضائع ہونا تو سو اونٹ دیے صدقہ کے اونٹون مین سے دیت کے لیے عن
سهل بن ابي حثمة عن رجال من كبراء قومه ان عبد الله بن سهل ومحيصة خرجا
الى خيبر من جهد اصابهم فاتى محيصة فاخبر ان عبد الله بن سهل قد قتل
وطرح في عين او فقير فاتى يهود فقال انتم والله قتلتموه قالوا والله ما قتلناه
ثم اقبل حتى قدم على قومه فذكر لهم ذلك ثم اقبل هو واخوه حويصة رضي
الله تعالى عنهما وهو اكبر منه وعبد الرحمن بن سهل فذهب محيصة ليتكلم
وهو الذي كان بخيبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمحيصة كبر كبر
يريد السن فتكلم حويصة ثم تكلم محيصة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما
ان يدوا صاحبكم واما ان يؤذنوا بحرب فكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم
اليهم في ذلك فكتبوا انا والله ما قتلناه فقال رسول الله صلى الله عليه و
سلم لحويصة ومحيصة وعبد الرحمن اتحلفون وتستحقون دم صاحبكم قالوا
لا قال فتحلف لكم يهود قالوا ليسوا بمسلمين فوداه رسول الله صلى الله عليه
وسلم من عنده فبعث اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بمائة ناقة حتى
ادخلت عليهم الدار فقال سهل فلقد ركضتني منها ناقة حمراء
ترجمہ سہل بن ابی حثمہ کو خبر دی اسکی قوم کے بڑے لوگون نے کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ دونو

خیبر کی طرف گئے تنگیست کی وجہ سے جو اون پر آئی تو محیصہ سے کسی نے کہا عبداللہ بن سہل مارے گئے اور
اون کی نعش چشمہ یا کنوے میں پھینک دی ہے وہ یہود کے پاس آئے اور انہوں نے کہا قسم خدا کی تم
نے اوسکو مارا ہے یہودیوں نے کہا قسم خدا کی ہمنے نہیں مارا پہر وہ اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے
بیان کیا پہر محیصہ اور اُس کا بہائی حویصہ جو اوس سے بڑا تہا اور عبدالرحمٰن بن سہل تینوں آئے
(جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) محیصہ نے بات کرنا چاہا وہی خیبر گیا تہا (عبداللہ کے
ساتہہ) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محیصہ سے بڑے کی بڑائی کر اور بڑے کو کہنے دے پہر
حویصہ نے بات کی بعد اوس کے محیصہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا تو یہود تمہارے ساتہی
کی دیت دیں یا جنگ کریں پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو لکہا اس بارے میں انہوں نے
جواب میں لکہا قسم خدا کی ہمنے نہیں مارا اوسکو تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ اور محیصہ
اور عبدالرحمٰن سے فرمایا تم قسم کہاتے ہو اور اپنے ساتہی کا خون لیتے ہو اونہوں نے کہا نہیں آپنے
فرمایا تو یہود قسم کہاویں گے تمہارے لیے اونہوں نے کہا وہ مسلمان نہیں ہیں (اون کی قسم کا
کیا اعتبار) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کی دیت اپنے پاس سے دی اور سو اونٹ اون کے
پاس بہیجدیا یہانتک کہ اُنکے گہر میں گئے سہل نے کہا اون میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجہے لات ماری
عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقَرَّ الْقَسَامَۃَ عَلٰی مَا کَانَتْ عَلَیْہِ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ ترجمہ ایک صحابی
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو اوسی طور پر باقی رکہا جیسے جاہلیت کے
زمانے میں تہی **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا قسامت سات صورتوں میں ہوگی ایک
تو یہ کہ مقتول مرتے وقت کہجاوے مجہکو فلان نے مارا ہے یا زخمی کیا ہے اگرچہ اوس پر نشان نہو
اور یہ قول مالک اور لیث کا ہے دوسرے یہ کہ شبہ ہو جیسے ایک شخص عادل کی گواہی ہو یا ایسے چند لوگوں
کی جو عادل نہیں ہیں مالک اور لیث اور شافعی کے نزدیک **تیسرے** یہ کہ دو عادل گواہی دیں
کہ فلان نے زخمی کیا ہے پہر چند روز زخم کے بعد جبکہ مرجاوے لیکن اچہا نہوگیا ہو مالک اور لیث
کے نزدیک اور شافعی اور ابو حنیفہ کے نزدیک اس صورت میں قصاص ہے **چوتہی** یہ کہ مقتول متہم
کے پاس ملے یا اُس سے قریب یا متہم اودہر سے آرہا ہو اور اوس کے پاس آلۂ قتل ہو یا اوس پر نشان

ہو خون وغیرہ کا اور درندے کا وہان گمان نہ ہو یا چند لوگ ایک شخص کے پاس سے جدا ہون اور وہ مارا گیا ہو
اس صورت مین مالک اور شافعی کے نزدیک قسامت ہوگی **پانچوین** یہ کہ دو گروہ لڑین پھر اون مین
ایک مقتول ملے تو قسامت واجب ہوگی مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک اور مالک سے
ایک روایت یہ ہے کہ وہ جس گروہ کا ہو اوس کی دیت دوسرے گروہ والون پر لازم ہوگی اور جو کسی گروہ کا
نہ ہو تو دونون گروہون پر دیت لازم ہوگی **چھٹی** یہ کہ ازدحام اور ہجوم مین کوئی مرا ہوا ملے شافعی
کے نزدیک اور مالک کے نزدیک وہ ہدر ہے اور ثوری اور اسحاق کے نزدیک اوس کی دیت بیت المال
سے دیجاوے گی **ساتوین** یہ کہ مقتول کی نعش کسی محلہ یا قبیلہ یا مسجد مین کسی محلہ والون کی ملی
تو امام مالک اور لیث اور شافعی اور احمد اور داود کے نزدیک صرف اتنی بات سے قسامت نہ ہوگی بلکہ
خون ہدر ہوگا اس لیے کہ بعض وقت ایک آدمی دوسرے کو مار کر اپنے دشمنون کے محلہ مین ڈالدیتا ہے
تاکہ وہ پکڑے جاوین مگر شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ جب نعش اوس کے دشمنون کے محلہ مین ملے جیسے خیبر
کا قصہ ہے کہ انصار اور یہود مین عداوت تھی تو قسامت واجب ہوگی اور امام احمد سے بھی ایسا ہی منقول
ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ثوری اور اہل کوفہ کے نزدیک قسامت صرف اسی صورت مین ہے
کہ نعش کسی محلہ یا گاؤن مین ملے اور اوس پر مار کا نشان ہو اور کسی صورت مین نہین اگر نعش مسجد مین
ملے تو اہل محلہ کو حلف دین گے اور دیت بیت المال مین سے دیجاوے گی یہ جب ہے کہ محلہ والون پر دعوی
کیا جاوے اور اوزاعی نے کہا کہ جب محلہ مین نعش ملے تو قسامت واجب ہوگی گو اوس پر مار کا نشان نہ
ہوا انتہی مختصرا **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي قَتِيلٍ ادَّعَوْهُ عَلَى الْيَهُودِ **ترجمہ** ابن شہاب
سے ایسی ہی روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کا حکم کیا درمیان
انصار کے ایک مقتول پر جس کے قتل کا اونہون نے دعوی کیا تھا یہود پر **عَنْ** نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
حُكْمِ الْمُحَارِبِينَ وَالْمُرْتَدِّينَ لڑنے والون کا اور اسلام سے پھر جانے والون کا حکم **عَنْ**
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتُمْ

علمانے کہا کہ آنکھوں کا پھوڑنا یہ واقعہ مثلہ کی ممانعت سے پہلے تھا تو منسوخ ہے اور بعضوں نے کہا
منسوخ نہیں اور آپ نے قصاصاً ایسا کیا کیونکہ انہوں نے بھی چرواہوں کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا
(نووی) **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الْاَرْضَ وَسَقِمَتْ اَجْسَامُهُمْ
فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِيْنَا فِيْ اِبِلِهٖ
فَتُصِيْبُوْنَ مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَقَالُوا بَلٰى فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَصَحُّوا
فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَطَرَدُوا الْاِبِلَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِيْ آثَارِهِمْ
فَاُدْرِكُوا فَجِيْءَ بِهِمْ فَاَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَ اَعْيُنُهُمْ ثُمَّ
نُبِذُوا فِي الشَّمْسِ حَتّٰى مَاتُوا وَقَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فِيْ رِوَايَتِهٖ وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ قَالَ وَسُمِّرَتْ
اَعْيُنُهُمْ **ترجمہ** انس سے روایت ہے آٹھہ آدمی عکل (ایک قبیلہ ہے) کے جناب رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیعت کی اسلام پر پھر اون کو ہوا ناموافق ہوئی اور اون کے
بدن بیمار ہوگئے اونہوں نے شکوہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم ہمارے چرواہے
کے ساتھہ جاتے ہو اونٹوں میں وہاں اون کا موت اور دودھ پیو اونہوں نے کہا اچھا پھر وہ نکلو اور
اونٹوں کا موت اور دودھ پیا اور اچھے ہوگئے انہوں نے چرواہے کو قتل کیا اور اونٹ لے لئے یہ
خبر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے اون کے پیچھے دوڑ بھیجی وہ گرفتار ہوکر لائے
گئے آپ نے حکم کیا ہاتھہ پاؤن کاٹے گئے آنکھیں سلائی سے پھوڑی گئیں پھر دھوپ میں ڈالدیے گئے
یہانتک کہ مرگئے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَدِمَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ مِّنْ عُكْلٍ اَوْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّشْرَبُوا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا بِمَعْنٰى
حَدِيْثِ حَجَّاجِ بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ وَقَالَ وَسُمِّرَتْ اَعْيُنُهُمْ وَاُلْقُوْا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ
فَلَا يُسْقَوْنَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے وہ ڈالدیے گئے حرہ میں (حرہ مدینہ
منورہ کا ایک میدان ہے) پانی مانگتے تھے لیکن پانی نہیں ملتا تھا **ف** نووی علیہ الرحمۃ
نے کہا حدیث میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا حکم کیا تھا یا اون کو پانی دینے

سے منع کیا تہا قاضی عیاض نے کہا مسلمانون کا اجماع ہے اس مسئلہ پر کہ جس کے لیے قتل کا حکم ہو اور وہ
پانی مانگے تو اُس کو پانی دیا جاوے اور اُسکو دو طرح کی عذاب نہ دین گے ایک پیاس کا اور دوسرے
گردن مارنے کا مین کہتا ہون کہ صحیح روایت مین یہ ہے کہ اونہون نے چرواہون کو مار ڈالا اور اسلام
سے پہر گئے اب اونکی کوئی خاطر نہ ہی نہ پانی پلانے کی نہ اور کسی بات کی اور ہمارے اصحاب نے یہ کہا ہے
کہ جس کے ساتہہ پانی ہو بقدر طہارت کے وہ اُس مرتد کو نہ دیوے جو پیاس سے مرتا ہو البتہ اگر ذمی کافر
یا جانور ہو تو اوس کو پانی پلانا واجب ہے اور وضو کرنا ایسے وقت مین درست نہین انتہی النووی عَنْ
اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ لِلنَّاسِ مَا تَقُوْلُوْنَ فِي
الْقَسَامَةِ فَقَالَ عَنْبَسَةُ قَدْ ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَذَا وَكَذَا فَقُلْتُ
اِيَّايَ حَدَّثَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ وَسَاقَ
الْحَدِيْثَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ وَحَجَّاجٍ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ عَنْبَسَةُ سُبْحَانَ اللّٰهِ
قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ فَقُلْتُ اَتَتَّهِمُنِيْ يَا عَنْبَسَةُ قَالَ لَا هٰكَذَا حَدَّثَنَا اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ لَنْ تَزَالُوْا بِخَيْرٍ يَا اَهْلَ الشَّامِ مَا دَامَ فِيْكُمْ هٰذَا اَوْ مِثْلُ هٰذَا ترجمہ حضرت ابو قلابہ
رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے مین عمر بن عبد العزیز کے پیچہے بیٹہا تہا اونہون نے لوگون سے کہا قسامت
مین کیا کہتے ہو عنبسہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی ایسی ایسی مین نے کہا مجہہ سے انس نے
حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچہہ لوگ آئے اخیر تک اور بیان کیا حدیث کو اسی
طرح جیسے اوپر گذری۔ ابو قلابہ نے کہا جب مین نے حدیث کو تمام کیا تو عنبسہ نے سبحان اللہ کہا مین نے کہا کیا تم مجہہ پر تہمت
کرتے ہو جہوٹ کی اے عنبسہ نے کہا نہین ہم سے بہی انس نے ایسی حدیث بیان کی اے شام کے ملک والو تم ہمیشہ بہلائی سے رہو گے جبتک تم مین
ایسا شخص ہے یعنے ابو قلابہ کے حفظ اور یاد کی تعریف کی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةُ نَفَرٍ مِّنْ عُكْلٍ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ وَزَادَ فِي
الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے اون کو
داغ نہین دیا کیونکہ داغ زخم بند کرنے کے لیے دیتے ہین اور وہان اوس کی ضرورت نہ تہی۔
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ
مِّنْ عُرَيْنَةَ فَاَسْلَمُوْا وَبَايَعُوْهُ وَقَدْ وَقَعَ بِالْمَدِيْنَةِ الْمُوْمُ وَهُوَ الْبِرْسَامُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ

وَزَادَ وَعِنْدَہٗ شُبَّابٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَرِيْبٌ مِّنْ عِشْرِيْنَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمْ وَبَعَثَ مَعَهُمْ قَائِفًا يَقْتَصُّ

اٰثَارَهُمْ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرینہ سے چند لوگ آئے

وہ مسلمان ہو گئے انہون نے بیعت کی آپ سے مدینہ مین اوس وقت سوم یعنے برسام کی بیماری پہیلی

رنووی نے کہا برسام عقل کا فتور ہے یا ورم سر کا یا ورم سینہ کا بحر الجواہر مین ہے برسام ورم ہے

اوس پردے کا جو جگر اور معدے کے بیچ مین ہے) پہر بیان کی حدیث کو اسی طرح اتنا زیادہ کیا کہ آپ

پاس انصار کے بیس جوان کے قریب تہے آپ نے اُن کو اُن کے پیچہے دوڑایا اور ایک پہچاننے والے

کو بہی ساتہہ کیا جو اون کے قدمون کے نشان پہچانے عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِي

حَدِيْثِ هَمَّامٍ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ ترجمہ

وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَ اُولٰٓئِكَ لِاَنَّهُمْ سَمَلُوْا اَعْيُنَ الرِّعَاءِ ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی آنکہون مین سلائیان پہیرین اس لیے کہ اونہون نے بہی چرواہون کی

آنکہون مین سلائیان پہیری تہین ف پس یہہ سزا سختی اور بے رحمی نہین بلکہ عین عدل اور

انصاف ہے اگر بدمعاشون اور ڈاکوؤن پر کوئی رحم کرے تو وہ بے رحمی ہے اور خلق اللہ پر ع

نکوئی با بدان کردن چنان ست * کہ بد کردن بجائے نیک مردان بَابُ ثُبُوْتِ

الْقِصَاصِ فِي الْقَتْلِ بِالْحَجَرِ وَغَيْرِهٖ مِنَ الْمُحَدَّدَاتِ وَالْمُثَقَّلَاتِ وَقَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْاَةِ

پتہر وغیرہ بہاری چیز سے قتل کرنے مین قصاص لازم ہوگا اسی طرح مرد کو عورت کے بدلے قتل کرینگے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى اَوْضَاحٍ

لَهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ قَالَ فَجِيْءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا اَقَتَلَكِ

فُلَانٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ لَا ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّانِيَةَ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ لَا ثُمَّ

سَاَلَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ وَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا فَقَتَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک یہودی نے ایک لڑکی کو مار ڈالا چند چاندی

کے ٹکڑون کے لیے تو پتہر سے اوسکو مارا وہ لائی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اُس مین کچہہ

جان باقی تہی آپ نے اُس سے پوچہا تجہکو فلان نے مارا ہے اُس نے اشارہ کیا سر سے نہین پہر فرمایا دوسرے

فلانے نے مارا ہے اوس نے اشارہ کیا سر سے نہیں پھر تیسری بار پوچھا تو اوس نے کہا ہاں اور اشارہ
کیا اپنے سر سے آپ نے اوس یہودی کو بلوایا اوس نے اقرار کیا اب آپ نے اوسکو قتل کیا دو پتھروں سے
کچل کر **عن** شعبة بهذا الاسناد نحوه وفي حديث ابن ادريس فرضخ راسه بين
حجرين **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمیں یہ ہے کہ آپ نے اوسکا سر کچلا دو پتھروں کے بیچ مین
عن انس رضي الله تعالى عنه ان رجلا من اليهود قتل جارية من الانصار على
حلي لها ثم القاها في القليب ورضخ راسها بالحجارة فاخذ فاتي به رسول الله صلى
الله عليه وسلم فامر به ان يرجم حتى يموت فرجم حتى مات **ترجمہ** انس رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے ایک یہودی نے انصار کی ایک چھوکری کو قتل کیا کچھ زیور کے لیے جو
وہ پہنے تھی پھر اوسکو کنوئے مین ڈالدیا اور اوس کا سر پتھر سے کچل دیا بعد اوس کے وہ پکڑا گیا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا گیا آپ نے حکم کیا اوس کو پتھر مارنے کا مرنے تک سو وہ پتھروں سے
مارا گیا یہانتک کہ مرگیا **عن** ايوب بهذا الاسناد مثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه ان جارية وجد راسها قد رض بين حجرين
فسألوها من صنع هذا بك فلان فلان حتى ذكر اليهودي فاومت براسها فاخذ
اليهودي فاقر فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يرض راسه بالحجارة **ترجمہ**
انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک لونڈی کا سر کچلا ہوا ملا دو پتھروں مین اوس سے
پوچھا کس نے تجھے کچلا فلان نے یا فلان نے یہانتک کہ ایک یہودی کا نام لیا اوس نے اشارہ کیا
اپنے سر سے وہ یہودی پکڑا گیا اوس نے اقرار کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اوس کا
سر کچلنے کے لیے پتھر سے **ف** امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے کئی فائدے نکلے
ایک تو یہ کہ مرد عورت کے بدلے قتل کیا جاوے گا اور یہ اجماع ہے **دوسرے** یہ کہ عمداً جو
قتل کرے اوسکو اوسی طرح مارینگے جس طرح اوس نے مارا ہے اگر تلوار سے مارا ہے تو تلوار سے مارینگے
اور جو لکڑی یا پتھر سے مارا ہے تو لکڑی یا پتھر سے مارینگے اس مین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا خلاف ہے
وہ کہتے ہین کہ قصاص صرف تلوار سے لیا جاویگا **تیسرے** یہ کہ بھاری چیز سے مارنا بھی قتل عمد ہے
جیسے پتھر یا موٹی لکڑی سے اور اس مین قصاص ہے شافعی اور احمد اور مالک اور جمہور علماء کا

یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قصاص اوسی صورت مین ہے جب مار دار چیز سے مارے
لوہا ہو یا پتھر یا لکڑی یا اوس آلے سے جو قتل کے لیے بنا ہے جیسے گہین وغیرہ یا انگار مین ڈال دینے سے
اور اگر اوس آلہ سے قتل کرے جو قتل کے لیے نہین بنا ہے جیسے چہوٹی لکڑی یا کوڑا یا طمانچہ یا غلیل
وغیرہ سے لیکن عمداً مارے تو وہ بہی قتل عمد ہے اور مالک اور لیث کے نزدیک اوس مین قصاص واجب
ہوگا اور شافعی اور ابوحنیفہ اور اوزاعی اور ثوری اور احمد اور اسحاق اور ابوثور کے نزدیک
اوس مین قصاص نہ ہوگا چوتہی یہ کہ مسلمان کو جو مارے اوسپر قصاص ہے پانچوین یہ کہ مجروح
کا بیان سننا اور اوس سے پوچھنا تاکہ قاتل کا پتہ معلوم ہو اور اوس کی گرفتاری کی جاوے پہر اگر
وہ اقرار کرے تو قتل ثابت ہوگیا اور جو انکار کرے تو اوسکو قسم کہانا چاہیے اگر قسم کہالے تو بری
ہو جاوے گا اور صرف مجروح کے کہنے سے اوسپر خون ثابت نہ ہوگا یہی اکثر علماء کا قول ہے اور
مالک کے نزدیک ثابت ہوجاویگا اسحدیث کی دلیل سے اور یہ دلیل صحیح نہین ہے کیونکہ اسی حدیث مین
دوسری روایت مین ہے کہ اوس یہودی نے اقرار کیا تہا انتہے ما قال النووی)

باب

الصَّائِلِ عَلَى نَفْسِ الْاِنْسَانِ اَوْ عُضْوِهِ اِذَا دَفَعَهُ الْمَصُوْلُ عَلَيْهِ فَاَتْلَفَ نَفْسَهُ اَوْ عُضْوَهُ لَا ضَمَانَ
عَلَيْهِ جب کوئی دوسرے کی جان یا عضو پر حملہ کرے اور وہ اوسکو دفع کرے اور دفع کرنے مین حملہ
کرنے والے کی جان یا عضو کو نقصان پہنچے تو اوسپر کچہ تاوان نہ ہوگا (یعنے حفاظت خود اختیاری
جرم نہین ہے) **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَاتَلَ يَعْلَى بْنُ مُنْيَةَ اَوِ ابْنُ اُمَيَّةَ
رَجُلًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيْهِ فَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ وَقَالَ ابْنُ مُثَنَّى
ثَنِيَّتَيْهِ فَاخْتَصَمَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَعَضُّ اَحَدُكُمْ كَمَا
يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَهُ **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے یعلے بن منیہ یا یعلی بن امیہ ایک
شخص سے لڑے پہر ایک نے دوسرے کے ہاتہہ کو دانت سے دبایا اوس نے اپنا ہاتہہ کہینچا اوس کے منہ سے
اوس کے دانت نکل پڑے پہر دونوں لڑتے جہگڑتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم
اس طرح کاٹتے ہو جیسے اونٹ کاٹتا ہے دیت نہین ملے گی **ف** جسکے دانت نکل پڑے وہ یعلی تہا
یا اوسکا نوکر بہر حال اوس نے دیت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت نہین دلائی کیونکہ دوسرے
شخص نے اپنا ہاتہہ بچایا اور ہاتہہ بچانے کا حق از روے حفاظت خود اختیاری اوسکو حاصل تہا پہر اوس حق

کے حاصل ہونے دوسرے کو نقصان کا تاوان لازم نہ اوے گا عن یعلی عن النبی صلے
اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا عن عمران بن حصین
رضی اللہ تعالی عنہ ان رجلا عض ذراع رجل فجذبہ فسقطت ثنیتہ فرفع الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فابطلہ وقال اردت ان تاکل لحمہ ترجمہ عمران بن حصین سے
روایت ہی ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اوس نے ہاتھ کھینچا دوسرے کے دانت نکل پڑے پھر یہ
مقدمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے اوسکو لغو کردیا اور فرمایا تو چاہتا تھا کہ اسکا
گوشت کھالے عن صفوان بن یعلی ان اجیرا لیعلی بن منیہ عض رجل ذراعہ
فجذبہا فسقطت ثنیتہ فرفع الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فابطلہا وقال اردت
ان تقضمہا کما یقضم الفحل ترجمہ صفوان بن یعلی سے روایت ہی یعلی بن منیہ کے ایک
نوکر نے جھگڑا کیا ایک شخص سے پھر دوسرے نے اوسکا ہاتھ دانت سے کاٹا اوس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو دوسرے
کے دانت گر پڑے پھر یہ مقدمہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے اوسکو لغو کردیا
اور فرمایا تو چاہتا تھا کہ اسکا ہاتھ چبا ڈالے جیسے اونٹ چباتا ہے عن عمران بن حصین رضی
اللہ تعالی عنہ ان رجلا عض ید رجل فانتزع یدہ فسقطت ثنیتہ او ثنایاہ فاستعدی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تامرنی تامرنی
ان امرہ ان یدع یدہ فی فیک تقضمہا کما یقضم الفحل ادفع یدک حتی یعضہا
ثم انتزعہا ترجمہ عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ
کاٹا اوس نے اپنا ہاتھ کھینچا اوس کے دانت نکل پڑے جس کے دانت نکل گئے تھے اوس نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کی آپ نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے کیا یہ چاہتا ہے میں اوسکو حکم دوں وہ اپنا
ہاتھ تیرے مونہہ میں رہنے دیوے پھر تو اس کو چبا ڈالے اس طرح جیسے اونٹ چباتا ہے اچھا تو بھی اپنا
ہاتھ اوس کے مونہہ میں دے کچھ گھسیٹ لینے اگر تیرا جی چاہتا ہے تو اسطرح قصاص ہوسکتا ہے کہ تو
بھی اپنا ہاتھ اوس کے مونہہ میں دے پھر کھینچ لے یا تو اوس کے دانت بھی ٹوٹ جاوینگے یا تیرا ہاتھ
زخمی ہوگا عن یعلی بن منیہ عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ قال اتی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم رجل وقد عض ید رجل فانتزع یدہ فسقطت ثنیتاہ یعنی الذی عضہ

قال فابطلہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال اردت ان تقضمہ کما یقضم الفحل ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن یعلی بن امیۃ عن ابیہ رضی اللہ تعالے عنہ قال غزوت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک قال وکان یعلی یقول تلک الغزوۃ اوثق عملی عندی فقال عطاء قال صفوان قال یعلی کان لی اجیر فقاتل انسانا فعض احدھما ید الآخر قال لقد اخبرنی صفوان ایھما عض الآخر فانتزع المعضوض یدہ من فی العاض فانتزع احدی ثنیتیہ فاتیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاھدر ثنیتہ ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ تبوک میں اور وہ سب سے زیادہ بھروسے کا عمل ہے میرا تو میرا ایک نوکر تھا وہ ایک شخص سے لڑا اور دونوں میں سے ایک نے دوسرے کا ہاتھ دانت سے کاٹا عطا نے کہا مجھ سے صفوان بن یعلے نے بیان کیا تھا کہ کس نے کسکا ہاتھ کاٹا پھر جس کا ہاتھ کاٹا تھا اوس نے اپنا ہاتھ کھینچا کاٹنے والے کے منہ سے اوسکا ایک دانت گر پڑا وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اوس کے دانت کو لغو کر دیا (یعنے اوس کی دیت نہیں دلائی) عن ابن جریج بھذا الاسناد نحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب اثبات القصاص فی الاسنان وما فی معناہ

دانتوں میں قصاص کا بیان عن انس رضی اللہ تعالی عنہ ان اخت الربیع ام حارثۃ جرحت انسانا فاختصموا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القصاص القصاص فقالت ام الربیع یا رسول اللہ ایقتص من فلانۃ واللہ لا یقتص منھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ یا ام الربیع القصاص کتاب اللہ قالت لا واللہ لا یقتص منھا ابدا قال فما زالت حتی قبلوا الدیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من عباد اللہ من لو اقسم علی اللہ لابرہ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ام حارثہ رضی اللہ تعالے عنہا ربیع کی بہن نے (جو حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ کی پھوپھی تھیں) ایک آدمی کو زخمی کیا (اس کا دانت توڑ ڈالا) پھر انہوں نے جھگڑا کیا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا

قصاص لیا جاویگا قصاص لیا جاوے ام ربیع نے کہا یا رسول اللہ کیا فلانے سے قصاص لیا جاوے
گا (یعنے ام حارثہ سے) قسم خدا کی اوس سے قصاص نہ لیا جاوے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سبحان اللہ اے ام ربیع اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے قصاص کا ام ربیع نے کہا نہیں قسم خدا کی اس
سے کبھی قصاص نہیں لیا جاویگا پھر ام ربیع یہی کہتی رہی یہانتک کہ جس کا دانت ٹوٹا تھا اُسکے کنبے
والے دیت لینے پر راضی ہوگئے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض بندے اللہ تعالے
کے ایسے ہیں کہ اگر اُس کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ اُن کو سچا کرے گا **ف** بخاری کی روایت
میں ہے کہ زخمی کرنے والی خود ربیع تھی اور قسم انس بن النضر نے کھائی تھی اور ام ربیعہ نے جو قسم
کھائی اوس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا رد منظور نہ تھا بلکہ مقصود یہ تھا کہ آپ سفارش
کریں مجروح کے کنبے والوں سے اور اُن کو دیت پر راضی کردیں اور قسم کھالی اللہ تعالی کے بھروسے
پر اللہ تعالی نے اُن کو سچا کردیا اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت اور مرد میں قصاص لیا جاوے گا
نفس اور مادون النفس دونوں میں اور جمہور کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک نفس میں قصاص
ہوگا اور مادون النفس میں نہ ہوگا اور بعضوں کے نزدیک مطلق قصاص نہ ہوگا (نووی مختصراً)

باب مَا يُبَاحُ بِهٖ دَمُ الْمُسْلِمِ مسلمان کا قتل کب درست ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ الثَّيِّبُ الزَّانِ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهٖ
الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا مسلمان کو جو گواہی دیتا ہے کہ سوا اللہ تعالی کے کوئی سچا معبود نہیں ہے اور میں اُسکا
پیغمبر ہوں مارنا درست نہیں مگر تین میں سے کسی ایک بات پر یا تو اُسکا نکاح ہوچکا ہو اور وہ زنا کرے
یا جان کے بدلے جان (یعنے کسیکا خون کرے) یا جو اپنے دین سے پھر جاوے مسلمانوں کی جماعت
سے الگ ہو جاوے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے حنفیوں نے استدلال کیا ہے کہ مسلمان
ذمی کافر کے بدلے مارا جاویگا اور آزاد غلام کے بدلے مگر جمہور علما اس کے خلاف میں ہیں جیسے
مالک شافعی اور احمد اور لیث اور یہ جو آپ نے فرمایا اپنے دین سے پھر جاوے تو شامل ہے ہر ایک مرتد کو
پھر وہ قتل کیا جاوے گا اگر توبہ نہ کرے اور شامل ہے اوسکو جو بدعت یا بغاوت اختیار کرکے مسلمانوں

کی جماعت سے نکل جاوے جیسے خوارج وغیرہ واللہ اعلم عن الاعمش بهذا الاسناد مثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال والذی لا الہ غیرہ لا یحل دم رجل مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا ثلاثة نفر التارک للاسلام المفارق للجماعة او الجماعة شک فیہ احمد والثیب الزانی والنفس بالنفس ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے تو فرمایا قسم ہے اوسکی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے مسلمان کا خون کرنا درست نہیں جو گواہی دیتا ہو اس امر کی سوا اللہ کے کوئی معبود برحق نہیں ہے اور میں اوسکا بھیجا ہوا ہوں مگر تین شخصوں کا ایک تو وہ جو دین اسلام کو چھوڑ دیوے اور جماعت سے الگ ہو جاوے دوسری یہ کہ جس کا نکاح ہو چکا ہو اور وہ زنا کرے تیسری جان بدلے جان کے باب بیان اثم من سن القتل جس نے پہلے خون کی بنا ڈالی اوس کے گناہ کا بیان عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتل نفس ظلما الا کان علی ابن آدم الاول کفل من دمہا لانہ کان اول من سن القتل ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی خون ظلم سے ہوتا ہے تو آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) پر ایک حصہ اوس کے خون کا پڑتا ہے (یعنی گناہ کا) کیونکہ اوس نے اول قتل کی راہ نکالی ف اور ہابیل اپنے بھائی کو ناحق مارا نووی نے کہا یہ حدیث ایک قاعدہ ہے اسلام کے قواعد سے یعنی جو کوئی بری بات نکالے اوسکو قیامت تک گناہ ہوتا جاویگا اور جو اوس کی پیروی کرے گا اوسکے گناہ کا ایک حصہ نکالنے والے پر پڑے گا اسی طرح جو کوئی نیکی کی بنا ڈالے اوسکو قیامت تک ثواب ہوتا رہیگا اور جو اوس کی پیروی کرے گا نیکی نکالنے والے کو بھی ثواب ملیگا اور یہ مضمون دوسری حدیث صحیح میں موجود ہے انتہی عن الاعمش بهذا الاسناد وفی حدیث جریر وعیسی ابن یونس لانہ سن القتل ولم یذکر اول ترجمہ وہی جو اوپر گزرا باب المجازاة بالدماء فی الآخرة و انہا اول ما یقضی فیہ بین الناس یوم القیمة قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا عن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں میں خون کا فیصلہ کیا جاوے گا **ف** کیونکہ خون کا مقدمہ نہایت سنگین ہے اور یہ خلاف نہیں ہے اس حدیث کو کہ سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا کیونکہ نماز حقوق اللہ میں سب سے پہلے ہوگی اور خون حقوق العباد میں

عن عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ يُقْضٰى وَبَعْضُهُمْ قَالَ يُحْكَمُ بَيْنَ النَّاسِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الدِّمَاءِ وَالْاَعْرَاضِ وَالْاَمْوَالِ خون اور عزت اور مال کا حق کیا سخت ہے **عن** اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ اَلسَّنَةُ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ شَهْرُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ ثُمَّ قَالَ اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ اَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَحْسِبُهُ قَالَ وَاَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ فَلَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَبْلُغُهُ يَكُونُ اَوْعٰى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ قَالَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ فِي رِوَايَتِهِ وَرَجَبُ مُضَرَ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر دیسا ہو گیا جیسا اوس دن تھا جب خدا تعالیٰ نے زمین آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہے اون میں چار مہینے حرام ہیں (یعنے ان میں لڑنا بھڑنا درست نہیں) تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہیں ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور

اور چوتھا رجب مضر کا مہینہ جو جمادی الثانی اور شعبان کے بیچمین ہے **ف** ان چار مہینون کی حرمت مدت سے چلی آتی تھی سو مکے کے کافرون کا دستور تھا کہ جب انکو ٹٹا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینون کو بدل ڈالتے جیسے محرم مین لڑتے تو صفر کو محرم کر دیتے اس طرح اون کمبختون نے مہینون کو گول مال کر ڈالا تھا کوئی مہینہ ٹھیک معلوم نہین ہوتا تھا جس سال جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اخیر عمر مین حجۃ الوداع کیا تو ذیحجہ کا مہینہ دونون حساب سے برابر پڑا اصل کے حساب سے بھی اور کافرون کے حساب سے بھی تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے موسم مین عرفے کے دن ہزارون آدمیون کے روبرو یہ حدیث فرمائی یعنے اب زمانہ گردش کھا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہے اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے اور یہ جو فرمایا مضر کا رجب یعنے مضر ایک قوم ہے عرب مین اون کا رجب بھی تھا جو جمادی الثانی اور شعبان کے بیچمین ہوتا ہے اون کے مقابل دوسری قوم تھی ربیعہ وہ ماہ رمضان کو رجب کہتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ رجب وہی صحیح ہے جس کو مضر رجب کہتے ہین اور بعضون نے کہا مضر ربنبت اور قومون کے رجب کی بہت تعظیم کرتے تھے اس لیے رجب اون کی طرف منسوب ہو گیا واللہ اعلم **ف** بعد اوس کے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے ہم نے کہا اللہ تعالی اور اسکا رسول خوب جانتے ہین پھر آپ چپ ہو رہے یہانتک کہ ہم سمجھے آپ اس مہینہ کا کچھ اور نام رکھینگے پھر آپنے فرمایا کیا یہ مہینہ ذی الحجہ کا نہین یعنے عرض کیا ذی الحجہ کا مہینہ ہے آپنے فرمایا یہ کون سا شہر ہے ہم نے عرض کیا اللہ تعالی اور اسکا رسول خوب جانتے ہین آپ پھر چپ ہو رہے یہانتک کہ ہم سمجھے آپ اس شہر کا کچھ اور نام رکھین گے آپنے فرمایا کیا یہ شہر نہین ہے ریعنے مکہ کا شہر ہم نے عرض کیا ہان آپنے فرمایا یہ کون سا دن ہے ہمنے عرض کیا اللہ اور رسول خوب جانتے ہین آپ چپ ہو رہے یہانتک کہ ہم یہ سمجھے کہ آپ اس دن کا اور کوئی نام رکھین گے آپنے فرمایا یہ یوم النحر نہین ہے ہم نے عرض کیا یارسول اللہ بیشک یہ یوم النحر ہے آپنے فرمایا تو تمہاری جانین اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئین ریعنے عزتین) حرام ہین تمپر جیسے یہ دن حرام ہے اس شہر مین اس مہینہ مین (یعنے رجس کی حرمت مین کسی کو شک نہین ایسے ہی مسلمان کی جان عزت دولت بھی حرام ہے اُس کا لینا بلا وجہ شرعی درست نہین) اور قریب تم ملوگے اپنے پروردگار سے وہ پوچھیگا تمہارے عملون کو پھر مت ہو جانا میرے بعد گمراہ کہ ایک دوسرے کی گردنین مارنے لگو ریعنے آپسمین لڑو اور ایک

دوسرے کو مارو اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری نصیحت اور بہت بڑی اور عمدہ نصیحت تھی افسوس
ہے کہ مسلمانوں نے تھوڑے دنوں تک اس نصیحت پہ عمل کیا آخر آفت میں گرفتار ہوئے اور عقبی جدا
تباہ ہوا) جو حاضر ہے وہ یہ حکم غائب کو پہونچا دے کیونکہ بعض وہ شخص جسکو پہونچاوے گا زیادہ یاد
رکھنے والا ہوگا اسوقت سننے والے سے پھر فرمایا دیکھو میں نے اللہ کا حکم پہونچا دیا **عن** ابن ابی بکرۃ
عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ قال لما کان ذلک الیوم قعد علی بعیرہ فاخذ انسان
بخطامہ فقال اتدرون ای یوم ھذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم حتی ظننا انہ سیسمیہ
سوی اسمہ فقال الیس بیوم النحر قلنا بلی یا رسول اللہ قال فای شہر ھذا قلنا اللہ ورسولہ
اعلم قال الیس بذی الحجۃ قلنا بلی یا رسول اللہ قال فای بلد ھذا قلنا اللہ ورسولہ
اعلم قال حتی ظننا انہ سیسمیہ سوی اسمہ قال الیس بالبلدۃ قلنا بلی یا رسول
اللہ قال فان دماءکم واموالکم واعراضکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی شہرکم
ھذا فی بلدکم ھذا الا لیبلغ الشاھد الغائب قال ثم انکفا الی کبشین املحین
فذبحھما والی جذیعۃ من الغنم فقسمھا بیننا **ترجمہ** ابی بکرہ سے روایت ہے جب یوم النحر ہوا
تو آپ بھی اونٹ پر بیٹھے اور ایک شخص نے اوسکی نکیل تھامی آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے
اونہوں نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں یہانتک کہ ہم سمجھے کہ آپ اوس دن کا کوئی اور نام لینگے
پھر آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے ہم نے کہا بیشک یہ یوم النحر ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا یہ کون سا
مہینہ ہے ہمنے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے ہم نے کہا
بیشک یہ ذی الحجہ ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا یہ کونسا شہر ہے ہم نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے
ہیں یہانتک کہ ہم سمجھے آپ اسکا اور کوئی نام لینگے آپ نے فرمایا کیا یہ شہر نہیں ہے (بلدہ
مکہ عرب کے لوگ شہر مکہ ہی کو بولتے تھے) ہم نے عرض کیا بیشک شہر ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو
تمہاری جانیں اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں حرام ہیں جیسے اس دن اس مہینہ میں اس شہر
میں حرام ہے جو حاضر ہے وہ غائب کو یہ بات پہنچا دیوے پھر آپ متوجہ ہوئے دو مینڈھوں کیطرف
جو چتکبرے تھے اور ذبح کیا انکو اور ایک گلہ کیطرف بکریوں کے وہ ہم لوگوں کو بانٹ دیں
عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالی عنہ لما کان ذلک الیوم جلس النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعِيْرٍ قَالَ وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِزِمَامِهٖ اَوْ قَالَ بِخِطَامِهٖ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ ابْنِ زُرَيْعٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا وَسَاقُوا الْحَدِيْثَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ عَوْنٍ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَذْكُرُ وَاَعْرَاضَكُمْ وَلَا يَذْكُرُ ثُمَّ انْكَفَأَ اِلٰى كَبْشَيْنِ وَمَا بَعْدَهٗ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اِلٰى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا یوم النحر کو تو فرمایا یہ کون سا دن ہی اور بیان کیا اوسی حدیث کو جیسے اوپر گذرا مگر اس مین عزتون کا ذکر نہین ہے نہ دو مینڈہون کے کاٹنے کا اور اوس کے بعد کا مضمون اس روایت مین یہ ہی جیسے تمہارے اس دن کی حرمت اس مہینے اس شہر مین اوس دن تک جب ملوگے تم اپنے پروردگار سے آگاہ رہو مین نے پہونچا دیا صحابہ نے کہا ہان آپ نے پہنچا دیا اللہ تعالی کے حکم کو آپ نے فرمایا اے اللہ تو گواہ رہو

بَابُ صِحَّةِ الْاِقْرَارِ بِالْقَتْلِ وَتَمْكِيْنِ وَلِيِّ الْقَتِيْلِ مِنَ الْقِصَاصِ وَاسْتِحْبَابِ طَلَبِ الْعَفْوِ مِنْهُ

قتل کا اقرار صحیح ہے اور قاتل کو مقتول کے حوالہ کر دین گے اور اوس سے معافی کی درخوست کرنا مستحب ہے

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهٗ قَالَ اِنِّيْ لَقَاعِدٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُوْدُ اٰخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا قَتَلَ اَخِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَتَلْتَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ اَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ نَعَمْ قَتَلْتُهٗ قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهٗ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ نَخْتَبِطُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّنِيْ فَاَغْضَبَنِيْ فَضَرَبْتُهٗ بِالْفَاْسِ عَلٰى قَرْنِهٖ فَقَتَلْتُهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ تُؤَدِّيْهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ مَا لِيْ مَالٌ اِلَّا كِسَائِيْ وَفَاْسِيْ قَالَ فَتَرٰى قَوْمَكَ يَشْتَرُوْنَكَ قَالَ اَنَا اَهْوَنُ عَلٰى قَوْمِيْ مِنْ ذَاكَ فَرَمٰى اِلَيْهِ بِنِسْعَتِهٖ وَقَالَ دُوْنَكَ صَاحِبَكَ فَانْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ قَتَلَهٗ فَهُوَ مِثْلُهٗ فَرَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ قُلْتَ اِنْ قَتَلَهٗ فَهُوَ مِثْلُهٗ وَاَخَذْتُهٗ بِاَمْرِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تُرِيْدُ اَنْ يَبُوْءَ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِ صَاحِبِكَ

قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ لَعَلَّہُ قَالَ بَلٰی قَالَ فَاِنْ ذَاکَ کَذَاکَ قَالَ فَرَمٰی بِالنِّسْعَۃِ وَخَلّٰی سَبِیْلَہُ

ترجمہ علقمہ بن وائل سے روایت ہے اون کے باپ نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے مین ایک شخص آیا دوسری کو کھینچتا ہوا تسمہ سے اور کہنے لگا اوس نے میرے بہائی کو مار ڈالا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اوسکو قتل کیا ہے بولا اگر یہ اقرار نہ کرتا تو مین اسپر گواہ لاتا تب وہ شخص بولا بیشک مین نے اُسکو قتل کیا ہے آپ نے فرمایا تو نے کیونکر قتل کیا وہ بولا مین اور وہ دونو درخت کے پتے جہاڑ رہے تہے اتنے مین اُس نے مجہکو گالی دی مجہے غصہ آیا مین نے کہلاڑی اُس کے سر پر ماری وہ مرگیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس کچہ مال ہے جو اپنے جان کے بدلے مین دیوے وہ بولا میری پاس کچہ نہین سوا اس کملی اور کلہاڑی کے آپنے فرمایا تیری قوم کے لوگ تجہے چہڑاوینگے اُس نے کہا میری اتنی قدر نہین ہے اون کی پاس تب وہ تسمہ مقتول کے وارث کیطرف پہینک دیا وہ لیکر چلا جب پیٹہہ موڑی تو آپ نے فرمایا اگر وہ اُس کو قتل کرے گا تو اُس کے برابر ہی رہیگا (یعنے نہ اُسکو کوئی درجہ ملیگا اوسکو کوئی رتبہ حاصل ہوگا کیونکہ اوس نے اپنا حق دنیا ہی مین وصول کرلیا) یہ سنکر وہ لوٹا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجہے خبر پہنچی کہ آپ نے فرمایا اگر مین اُسکو قتل کرونگا تو اوس کے برابر ہونگا اور مین نے تو اُس کو آپ کے حکم سے پکڑا ہے آپ فرمایا تو یہ نہین چاہتا کہ وہ تیرا اور تیرے بہائی کا گناہ سمیٹا لیوے وہ بولا ایسا ہوگا آپ نے فرمایا ہان اوس نے کہا اگر ایسا ہی تو خیر اور اُسکا تسمہ پہینک دیا اُسکو چہوڑ دیا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سی اتنی باتین نکلتی ہین مجرمون کو باندہنا اونکو حاضر کرنا حاکم کے سامنے مدعی مدعا علیہ سے پہلے جواب دعوی لینا اگر وہ اقرار کرے تو گواہون کی ضرورت نہوگی حاکم کا درخواست کرنا مقتول کے وارث سے معافی کے لیے معافی کا درست ہونا مقدمہ رجوع ہونے کے بعد بہی دیت کا جائز ہونا قتل عمد مین اقرار کا صحیح ہونا قتل مین انتہی قاتل کو قصاص کے لیے مقتول کے وارث کے سپرد کرنا **عن** عَلْقَمَۃَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا فَاَقَادَ وَلِیَّ الْمَقْتُوْلِ مِنْہُ فَانْطَلَقَ بِہٖ وَفِیْ عُنُقِہٖ نِسْعَۃٌ یَجُرُّھَا فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قَالَ فَاَتٰی رَجُلٌ الرَّجُلَ

فَقَالَ لَهُ مَقَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَّى عَنْهُ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَشْوَعَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سَأَلَهُ اَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ فَاَبٰى علقمہ بن وائل سے روایت ہے اونھون نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص لایا گیا جس نے مار ڈالا تھا ایک شخص کو آپ نے اجازت دی مقتول کے وارث کو اوس سے قصاص لینے کی اور اوس کے گلے مین ایک تسمہ تھا جسکو وہ کھینچ رہا تھا جب پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے فرمایا قاتل اور مقتول دونون جہنم مین جاوین گے

ف مراد یہ قاتل اور مقتول نہین ہین بلکہ وہ مسلمان ہین جو آپس مین ہتیار لیکر ایک دوسرے کو مارنے کے لیے اوٹھین اور اس موقعہ پہ اس جملہ کو فرمانے سے یہ غرض تھی کہ مقتول کا وارث اپنے تئین بھی اس مین داخل سمجھے اور معاف کر دینے پر راضی ہو جاوے جیسے پہلی حدیث مین فرمایا کہ اگر قتل کرے گا تو وہ اوس کی مثل ہوگا جس کی ایک معنی یہ بھی ہو سکتی ہین کہ وہ بھی اسی طرح جہنم مین جاویگا حالانکہ یہ مقصود نہین کیونکہ وہ تو آپ کے حکم سے اپنے حق کے لیے مارتا تھا عربی مین ایسی کلام کو تعریض کہتے ہین اور یہ جائز ہے کسی مصلحت سے بشرطیکہ صدق ہو کیونکہ انبیا پر کذب محال ہے بلکہ علما نے کہا ہے کہ مصلحت کے لحاظ سے تعریض مستحب ہے مثلاً ایک شخص خون کرنے والا ہو اور یہ مسئلہ پوچھے کہ خونی کی توبہ درست ہے وہ اوس کے جواب مین یون کہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ صحت منقول ہے کہ قاتل کی توبہ درست نہین اگرچہ مفتی کے نزدیک ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول صحیح نہ ہو (نووی مختصراً) **ف** ایک شخص اوس سے جاکر ملا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا وہ بیان کیا اوس نے قاتل کو چھوڑ دیا۔ اسمعیل بن سالم نے کہا مین نے یہ حبیب بن ابی ثابت سے بیان کیا انہون نے کہا مجھ سے ابن اشوع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا تھا معاف کرنیکو لیکن اوس نے انکار کیا

بَابُ دِيَةِ الْجَنِيْنِ وَوُجُوْبِ الدِّيَةِ فِيْ قَتْلِ الْخَطَاءِ وَشِبْهِ الْعَمْدِ عَلٰى عَاقِلَةِ الْجَانِيْ

پیٹ کے بچہ کی دیت اور قتل خطا اور شبہ عمد کی دیت کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى فَطَرَحَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہذیل کی دو عورتین لڑین اور ایک نے دوسری کو

ار اُس کا بچہ گر پڑا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک غلام یا لونڈی دینے کا **ف** خواہ
بچہ ہو یا بچی نووی نے کہا یہ اُس صورت مین ہے جب بچہ مردہ نکلے اور اگر زندہ نکلے پھر مرجاوے تو اس
مین پوری دیت واجب ہوگی یعنے سو اونٹ مرد کے لیے اور پچاس عورت کے لیے اور یہ دیت عاقلہ پر ہوگی
نہ مجرم کی ذات پر یہی قول ہے شافعی اور ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کا اور مالک اور اہل بصرہ کے نزدیک مجرم
کی ذات پر ہوگی اور شافعی کے نزدیک مجرم پر کفارہ بھی ہوگا اور مالک اور ابوحنیفہ کے نزدیک کفارہ
نہوگا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فِیْ جَنِیْنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِیْ لِحْیَانَ سَقَطَ مَیِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ
الَّتِیْ قُضِیَ عَلَیْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّیَتْ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مِیْرَاثَهَا
لِبَنِیْهَا وَزَوْجِهَا وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلٰی عَصَبَتِهَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی عورت کے پیٹ کے بچے مین ایک غلام یا ایک
لونڈی کا حکم کیا پھر جس عورت کو بچہ بردہ دینے کا حکم ہوا وہ مرگئی آپ نے فرمایا کہ اوس کا ترکہ اوس
کے بیٹون اور خاوند کو ملے گا اور دیت مارنے والے کے کنبے والون پر ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ هُذَیْلٍ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا
وَمَا فِیْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّ دِیَةَ جَنِیْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ وَلِیْدَةٌ وَقَضٰی بِدِیَةِ الْمَرْاَةِ عَلٰی عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا
وَلَدَهَا وَمَنْ مَّعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ النَّابِغَةِ الْهُذَلِیُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَّا
شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ یُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ اَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِیْ سَجَعَ **ترجمہ** ابوہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے دو عورتین ہذیل (ایک قبیلہ ہے) کی لڑین ایک نے دوسری کو پتھر
سے مارا وہ بھی مرگئی اور اسکا بچہ بھی مرگیا **ف** یعنی پیٹ کا بچہ دوسری روایت مین ہے کہ ڈیرے
کی لکڑی سے مارا نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مراد چھوٹا پتھر اور چھوٹی لکڑی ہے جس سے اکثر آدمی نہین
مرتا وہی شبہ عمد ہے اوس مین کنبے والون پر دیت لازم آتی ہے اور مجرم پر قصاص نہین ہوتا نہ اُس
کی ذات پر دیت ہوتی ہے امام شافعی اور جمہور علما کا یہی قول ہے **ف** رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے حکم کیا کہ اوسکے بچے کی دیت ایک غلام ہے یا لونڈی اور عورت کی دیت مارنے والی
کے کنبے والے دین اور اس عورت کا وارث اسکا لڑکا ہوگا اور جو وارث اوسکے ساتھ ہون حمل بن
نابغہ نے کہا یا رسول اللہ ہم کیونکر تاوان دین اوسکا جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا یہ تو گیا آیا (یعنی
لغو ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کاہنون کا بھائی ہے ایسے قافیہ دار عبارت بولنے
کی وجہ سے **ف** علما نے کہا آپ نے اوسکی برائی کی دو وجہون سے ایک تو یہ کہ اوس نے حکم شرع
کے باطل کرنے کے لیے ایسی تقریر کی دوسری یہ کہ تقریر مین تکلف کیا اور بناوٹ کی اور اس قسم کا
سجع مذموم ہے وہ سجع جو احادیث مین بھی وارد ہوا ہے اور خلاف شرع نہ ہو **عن** ابی ھریرۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اقتتلت امرأتان وساق الحدیث بقصتہ ولم یذکر
وورثہا ولدہا ومن معہم وقال فقال قائل کیف نعقل ولم یسم حمل بن مالک
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے مگر اس مین یہ نہین ہے اوس عورت کا
وارث اسکا لڑکا ہوگا اور جو وارث اوسکے ساتھ ہون اور نہ نام ہے حمل بن مالک بن نابغہ کا بلکہ یہ
ہے کسی نے کہا ہم کیونکر دیت دین ایسے کی جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا یہ تو گیا آیا **عن**
المغیرۃ بن شعبۃ قال ضربت امرأۃ ضرتہا بعمود فسطاط وہی حبلی فقتلتہا قال
واحدٰہما لحیانیۃ قال فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیۃ المقتولۃ علی
عصبۃ القاتلۃ وغرۃ لما فی بطنہا فقال رجل من عصبۃ القاتلۃ انغرم دیۃ من
لا اکل ولا شرب ولا استہل فمثل ذلک یطل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اسجع کسجع الاعراب قال وجعل علیہم الدیۃ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے
ایک عورت نے اپنے سوت کو ڈیرے کی لکڑی سے مارا وہ حاملہ تھی مرگئی اُن مین سے ایک بنی
لحیان کی عورت تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے کنبے والون سے
دلائی اور پیٹ کے بچہ کی دیت ایک بردہ مقرر کی ایک شخص جو قاتلہ کی قوم سے تھا بولا ہم کیونکر
تاوان دین اسکا جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ چلایا ایسا تو گیا آیا آپ نے فرمایا دیہاتیون کیطرح قافیہ دار
عبارت بولتا ہے اور واجب کیا اونپر دیت کو **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال ان امرأۃ
قتلت ضرتہا بعمود فسطاط فأتی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقضی

عَلٰی عَاقِلَتِهَا بِالدِّیَةِ وَکَانَتْ حَامِلًا فَقَضٰی فِی الْجَنِیْنِ بِغُرَّةٍ فَقَالَ بَعْضُ عَصَبَتِهَا اَنَدِیْ مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ یُطَلُّ فَقَالَ سَجْعٌ کَسَجْعِ الْاَعْرَابِ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ایک عورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا پھر یہ مقدمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا گیا آپ نے فرمایا قاتلہ کے کنبے والے دیت دیں گے مقتول پیٹ سے تھی آپ نے پیٹ کے بچہ کی دیت ایک بردہ دلایا قاتلہ کے کنبے والوں میں سے ایک شخص بولا ہم کیونکر دیت دیں اوسکی جس نے نہ کہانہ پیا نہ رویا نہ چلایا تو گیا آیا آپ نے فرمایا گنواروں کیطرح سجع اور مقفی بولتا ہے عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنٰی حَدِیْثِ جَرِیْرٍ وَمُفَضَّلٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِهِمُ الْحَدِیْثَ بِقِصَّتِهٖ غَیْرَ اَنَّ فِیْهِ فَاسْقَطَتْ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی فِیْهِ بِغُرَّةٍ وَجَعَلَهٗ عَلٰی اَوْلِیَاءِ الْمَرْاَةِ وَلَمْ یَذْکُرْ فِی الْحَدِیْثِ دِیَةَ الْمَرْاَةِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ النَّاسَ فِیْ مِلَاصِ الْمَرْاَةِ فَقَالَ الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ شَهِدْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِیْهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ائْتِنِیْ بِمَنْ یَشْهَدُ مَعَكَ قَالَ فَشَهِدَ لَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے مشورہ لیا لوگوں سے پیٹ کے بچہ کی دیت کے باب میں مغیرہ بن شعبہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اس میں ایک بردہ کا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مغیرہ سے اور کسی شخص کو لا جو تیرے ساتھہ گواہی دیوے پھر محمد بن مسلمہ نے مغیرہ کے موافق بیان کیا

ف ہر چند مغیرہ صادق تھے مگر حضرت عمر نے احتیاطًا اور ایک گواہی طلب کی ۔

کتاب الحدود

کتاب حدوں کے بیان میں ۔

بَابُ حَدِّ السَّرِقَةِ وَنِصَابِهَا چوری کی حد اور اُس کے نصاب کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْطَعُ السَّارِقَ فِیْ رُبْعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چور کا ہاتھہ پاؤ
دینار یا زیادہ کے مال مین کاٹتے **ف** نووی نے کہا چور کا ہاتھہ بالاجماع کاٹا جاوے گا
لیکن چوری کے نصاب مین علما کا اختلاف ہے اہل ظاہر کے نزدیک نصاب کی شرط نہین بلکہ قلیل کثیر ہر
چیز کی چوری مین ہاتھہ کاٹا جاوے گا اور یہی قول ہے ابن بنت شافعی کا اور یہی منقول ہے حسن
بصری اور خوارج سے اور جمہور علما کے نزدیک نصاب شرط ہے البتہ اختلاف ہے اوس کے مقدار مین
تو امام شافعی کے نزدیک نصاب ربع دینار ہے سونے کا یا اسقدر مالیت کی اور کوئی چیز اور امام مالک اور
احمد اور اسحاق کے نزدیک ربع دینار یا تین درم اور ابن شبرمہ اور ابن ابی لیلی کے نزدیک پانچ
درم اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک دس درم اور صحیح شافعی کا قول ہے اور باقی
اقوال مردود ہین اور مخالف ہین حدیث صریح کے ساتھہ مختصرا **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِهِ فِي
هَذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا **ترجمہ**
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور
کا ہاتھہ نہ کاٹا جاوے گا مگر چوتہائی دینار یا زیادہ کی چوری مین **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا
سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَمَا فَوْقَهُ
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے اونہون نے سنا جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے چور کا ہاتھہ نہ کاٹا جاوے گا مگر چوتہائی دینار یا زیادہ مین
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تُقْطَعُ يَدُ سَارِقٍ إِلَّا فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** يَزِيدَ بْنِ
عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
أَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ جَحَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ وَكِلَاهُمَا ذُو ثَمَنٍ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ نے
کہا چور کا ہاتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین نہین کاٹا ڈھال سے کم قیمت مین حجفہ ہو یا
ترس یہ دونون قیمت دار ہین حجفہ بتقدیم حاے مہملہ مفتوحہ پھر جیم مفتوحہ اور ترس دونون ڈھال کو کہتے

ہیں اسی طرح جیسے اوپر کہتے ہیں جب سے اوسکی جاوے عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ
ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدِ الرُّؤَاسِيِّ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ وَاَبِيْ اُسَامَةَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ذُوْ
ثَمَنٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ سَارِقًا فِيْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهٗ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا سپر کی چوری میں جس کی قیمت تین
درم تھی ف یہ حدیث دلیل ہے مالک اور احمد اور اسحاق کی اور شافعی نے اوسکی تاویل یہ
کی ہے کہ اسوقت میں تین درم جو تہائی دینار کے ہوں گے عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّ بَعْضَهُمْ
قَالَ قِيْمَتُهٗ وَبَعْضُهُمْ قَالَ ثَمَنُهٗ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ
يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ تعالی چور پر چور اتا ہے انڈے
کو پھر کاٹا جاتا ہے ہاتھ اسکا اور چوراتا ہے رسی کو پھر کاٹا جاتا ہے ہاتھ اسکا ف اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر معین پر لعنت کرنا درست ہے جیسے کوئی کہے لعنت ہے ظالم پر یا کاذب پر یا
بے ایمان پر اور کسی کا نام نہ لیوے اور بعضوں نے معین پر بھی لعنت کو درست رکھا ہے جب تک
اس پر حد نہ پڑے اور جب حد پڑ جاوے تو درست نہیں کیونکہ حد سے وہ پاک ہو جاتا ہے عَنْ الْاَعْمَشِ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ اِنْ سَرَقَ حَبْلًا وَاِنْ سَرَقَ بَيْضَةً ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا

بَابُ قَطْعِ السَّارِقِ الشَّرِيْفِ وَغَيْرِهٖ وَالنَّهْيِ عَنِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُوْدِ

چور اگرچہ شریف ہو اسکا ہاتھ کاٹنا اور حدوں میں سفارش نہ کرنا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا
اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حِبُّ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهٗ اُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ اَيُّهَا

النَّاسُ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ رُمْحٍ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ ۔ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے قریش کو فکر پیدا ہوئی مخزومی عورت کی چوری کرنے سے (کیونکہ وہ قوم کی شریف تھی) انہوں نے کہا کون کہہ سکتا ہے اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے کہا اتنی جرأت تو کسی میں نہیں البتہ اسامہ جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چہیتا ہے وہ کہے تو کہے (کیونکہ اسامہ زید کے بیٹے تھے اور زید جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لے پالک بیٹے تھے) آخر اسامہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ نے فرمایا اے اسامہ تو سفارش کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی حد میں (جب امام تک حد کا مقدمہ پہنچ جاوے تو سفارش کرنا درست نہیں البتہ اوس کے قبل بعضوں کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ مجرم شریر نہ ہو) پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ سنایا فرمایا اے لوگو تم سے پہلے لوگ اسی کرتوت سے تباہ ہوئے جب کوئی اچھا شریف آدمی اون میں کا چوری کرتا تو اوس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی ناتوان (بے وسیلہ) ایسا کرتا تو اوس پر حد قائم کرتے قسم خدا کی اگر فاطمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی چوری کرے تو اوس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں ف کیونکہ جو قاعدہ اور قانون بنایا جاوے وہ سب پر برابر لحاظ چلنا چاہیے ورنہ ملک برباد ہو گا حکومت تباہ ہو جاوے گی افسوس ہے کہ مسلمان جو سب سے زیادہ ایک زمانے میں قانون کے خصوصاً قانون الٰہی کے پابند تھے اب سب قوموں سے بڑھ کر بے قانون اور بے قاعدہ ہو رہے ہیں ان لوگوں میں نہ مذہبی قانون باقی رہا ہے نہ ملکی ہر شخص شتر بے مہار ہے اور بعض بے وقوف اسکو آزادی اور حریت خیال کرتے ہیں حالانکہ حریت یہی ہے کہ انسان قانون کے پابند ہو کر اپنے اپنے منافع کے حاصل کرنے میں بلاخوف وخطر مشغول رہیں اور زبردست اور زیردست سب مطیع اور منقاد اور وابستہ قانون ہوں ۔ یہ حدیث بھی عقلمندوں کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی کھلی دلیل ہے اتنا عدل اور انصاف اور ایسی خالص خدا پرستی اور راستبازی ایسی ناتربیت یافتہ قوم میں جیسے اس زمانہ میں عرب تھے بغیر خداوند کریم کی تعلیم اور ارشاد کے سمجھ میں نہیں آتی عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ

مرأة التي سرقت في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة الفتح فقالوا من يكلم
فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ومن يجترئ عليه إلا أسامة بن زيد رضي
الله تعالى عنه حب رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتي بها رسول الله صلى الله عليه و
سلم فكلمه فيها أسامة بن زيد فتلون وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أتشفع في
حد من حدود الله فقال أسامة رضي الله تعالى عنه استغفر لي يا رسول الله فلما كان
العشي قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاختطب فأثنى على الله تعالى بما هو أهله
ثم قال أما بعد فإنما أهلك الذين من قبلكم أنهم كانوا إذا سرق فيهم الشريف
تركوه وإذا سرق فيهم الضعيف أقاموا عليه الحد وإني والذي نفسي بيده لو أن
فاطمة رضي الله تعالى عنها بنت محمد سرقت لقطعت يدها ثم أمر بتلك المرأة
التي سرقت فقطعت يدها قال يونس قال ابن شهاب قال عروة قالت عائشة رضي
الله تعالى عنها فحسنت توبتها بعد وتزوجت وكانت تأتي بعد ذلك فأرفع حاجتها
إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت ہے قریش کو فکر پیدا ہوئی اُس عورت کی جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں
مکہ فتح ہوا چوری کی لوگوں نے کہا کون کہے گا اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہوں نے
کہا اتنی جرأت کون کرسکتا ہے آپ کے سامنے سوا اسامہ بن زید کے جو چہیتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا آخر وہ عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اسامہ نے سفارش کی آپ کے چہرے کا
رنگ بدل گیا (غصہ سے) اور فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی حدوں میں سفارش کرتا ہے اسامہ نے کہا یا رسول اللہ
میرے لیے دعا کیجیے معافی کی جب شام ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور خطبہ پڑھا
پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جیسے اوسکو شایان ہے پھر فرمایا بعد اس کے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ کیا اسی
بات نے جب اون میں عزت دار آدمی چوری کرتا تو اُس کو چھوڑ دیتے اور جب غریب ناتوان کرتا تو اوس پر
حد قائم کرتے اور میں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی بیٹی بھی چوری کرے تو اُس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
کہا (ہاتھ کاٹنے کے بعد) وہ چور عورت اچھی ہوگئی اور اُس نے نکاح کرلیا وہ میرے پاس آتی

مین اس کے مطالب کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیتی **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی
عنہا قالت کانت امرأۃ مخزومیۃ تستعیر المتاع وتجحدہ فامر النبی صلی اللہ علیہ و
سلم بقطع یدھا فاتی اھلھا اسامۃ فکلموہ فکلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہا
ثم ذکر نحو حدیث اللیث ویونس **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا
سے روایت ہے ایک عورت مخزومی اسباب مانگ کر لیتی پھر مکر جاتی **ف** یعنی یہ بھی اوسکی عادت تھی نہ
یہ کہ ہاتھ اوسی جرم مین کٹا کیونکہ لیکر مکر جانا سرقہ نہین ہے بلکہ خیانت ہے اکثر ائمہ کا یہی قول ہے اور احمد اور
اسحاق کے نزدیک اس مین بھی ہاتھ کاٹا جاوے گا **ف** تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم کیا اسکا ہاتھ کاٹنے کے پھر اوس کے لوگون نے اسامہ سے سفارش کی اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا پھر اوسیطرح بیان کیا جیسے اوپر گذرا **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ ان امرأۃ من بنی
مخزوم سرقت فاتی بھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعاذت بام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لو کانت فاطمۃ رضی اللہ تعالی عنہا
لقطعت یدھا فقطعت **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ اوس نے پناہ لی ام المومنین ام سلمہ
کی

باب حد الزنا

زنا کی حد کا بیان **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالی عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا عنی خذوا عنی فقد جعل اللہ
لھن سبیلا البکر بالبکر جلد مائۃ ونفی سنۃ والثیب بالثیب جلد مائۃ والرجم
ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے سیکھ لو سیکھ لو
مجھ سے شرع کی باتین اللہ تعالی نے عورتون کے لیے ایک راہ نکالی جب بکر زنا کرے بکر سے تو سو کوڑے
لگاؤ اور ایک سال کے لیے ملک سے باہر کر دو اور ثیب ثیب کرے تو سو کوڑے لگاؤ پھر پتھرون سے مار ڈالو **ف**
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا بکر جب زنا کرے بکر سے یا ثیبہ سے تو ہر حال مین بکر کو سو کوڑے پڑینگے اور ایک سال کے
لیے جلا وطن ہوگا اور ثیبہ کو رجم کرین گے اسی طرح ثیب اگر زنا کرے باکرہ سے تو ثیب کو رجم کرین گے اور
باکرہ کو سو کوڑے لگا دین گے اور ایک برس کے لیے جلا وطن کرین گے اور بکر سے مراد وہ مرد یا عورت ہے جس نے
نکاح صحیح جماع نہ کیا ہو اور وہ آزاد اور عاقل اور بالغ ہو اگرچہ کافر ہو اور علما نے اجماع کیا ہے کہ بکر
زانی کو سو کوڑے لگا دین گے اور ثیب کو رجم کرین گے اور اس مین کسیکا خلاف نہین البتہ خوارج اور

بعض معتزلہ سے منقول ہے کہ انہوں نے رجم کا انکار کیا ہے اور ثیب کو پہلے کوڑے لگا کے جلاوطن کرینگے پھر رجم کرینگے اسحاق اور داؤد اور اہل ظاہر اور بعض شافعیہ کا یہی قول ہے اور جمہور علماء کے نزدیک صرف رجم کافی ہے اور بکر کو ایک سال کے لیے جلاوطن کرینگے مرد ہو یا عورت امام شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور حسن کے نزدیک نفی واجب نہیں ہے اور مالک اور اوزاعی نے کہا کہ عورتوں پر نفی نہیں ہے انتہی مختصرا عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذَلِكَ وَتَرَبَّدَ لَهُ وَجْهُهُ قَالَ فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَلُقِيَ كَذَلِكَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ الثَّيِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ رَجْمٌ بِالْحِجَارَةِ وَالْبِكْرُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ نَفْيُ سَنَةٍ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اترتی تو آپ کو سختی معلوم ہوتی اور چہرہ مبارک پر مٹی کا رنگ آجاتا ایک دن آپ پر وحی اتری آپ کو ایسی ہی سختی معلوم ہوئی جب وحی موقوف ہوگئی تو آپ نے فرمایا سیکھ لو مجھ سے اللہ تعالے نے عورتوں کے لیے رستہ کر دیا اگر ثیب ثیب سے زنا کرے اور بکر بکر سے تو ثیب کو سو کوڑے لگا کر سنگسار کرینگے اور بکر کو سو کوڑے لگا کر وطن سے باہر کردینگے ایک سال کے لیے عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا الْبِكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفَى وَالثَّيِّبُ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ لَا يَذْكُرَانِ سَنَةً وَلَا مِائَةً ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں ایک سال کی مدت اور کوڑوں کا شمار نہیں ہے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ قَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا فَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ وَإِنَّ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے تھے انہوں نے کہا اللہ جلشانہ

نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا حق کے ساتھ اور اُن پر کتاب اتاری اوسی کتاب مین رجم کی آیت
تھی (الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما لیکن اوسکی تلاوت موقوف ہوگئی اور حکم باقی ہے) ہم نے اِس
آیۃ کو پڑھا اور یاد رکھا اور سمجھا تو رجم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی آپکے بعد رجم کیا
مین ڈرتا ہون جب زیادہ مدت گذرے تو کوئی یہ نہ کہنے لگے ہم کو تو اللہ کی کتاب مین رجم نہین ملتا پھر گمراہ
ہوجاوے اوس فرض کو چھوڑ کر جس کو اللہ تعالی نے اوتارا (یہ کہنا حضرت عمر کا صحیح ہوا اور خوارج نے
یہی کہا اور گمراہ ہوگئے) بیشک رجم حق ہے اللہ تعالی کی کتاب مین اُس شخص پر جو محصن ہوکر زنا کرے مرد
ہو یا عورت جب گواہ قائم ہون زنا پر یا حمل نمود ہو یا خود اقرار کرے **ف** نووی نے کہا یہ حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا مذہب ہے کہ عورت کا جب خاوند اور مولی نہ ہو پھر حمل نمود ہو تو اس کو زنا
کی حد لگادین گے اور مالک کا بھی یہی قول ہے بشرطیکہ جبراً جماع کرنا ثابت نہ ہو اور وہ عورت پردیسی نہو
جو یہ کہے کہ حمل خاوند سے ہے یا مولی سے ہے اور شافعی اور ابوحنیفہ اور جمہور علماء کے نزدیک صرف حمل کے
نمود ہونے سے حد نہین پڑے گی جب تک زنا کے گواہ نہ ہون یا زنا کا اقرار نہ کرے **عن** الزهری
بهذا الاسناد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال
اتی رجل من المسلمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی المسجد فناداہ فقال یا رسول
اللہ انی زنیت فاعرض عنہ فتنحی تلقاء وجھہ فقال لہ یا رسول اللہ انی زنیت فاعرض
عنہ حتی ثنی ذلک علیہ اربع مرات فلما شھد علی نفسہ اربع شھادات دعاہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابک جنون قال لا قال فھل احصنت قال نعم فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذھبوا بہ فارجموہ قال ابن شھاب فاخبرنی من سمع جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنھما یقول فکنت فیمن رجمہ فرجمناہ بالمصلی فلما اذلقتہ
الحجارۃ ھرب فادرکناہ بالحرۃ فرجمناہ قال مسلم ورواہ اللیث ایضا عن عبد الرحمن
بن خالد بن مسافر عن ابن شھاب بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے ایک شخص مسلمانون مین سے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد مین اور
پکارا آپ کو کہنے لگا یا رسول اللہ مین نے زنا کی آپنے اوس کیطرف سے منہ پھیر لیا وہ دوسری طرف سے آیا اور کہنے
لگا یا رسول اللہ مینے زنا کی آپنے اوسکیطرف سے منہ پھیر لیا یہانتک کہ چار بار اوسنے اقرار کیا **ف** ابوحنیفہ اور اہل کوفہ اور احمد کا

ہے کہ زنا ثابت نہیں ہوتی جب تک چار بار اقرار نہ کرے اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک ایک بار اقرار
کافی ہے دلیل دوسری حدیث کی اور ابن ابی لیلے کے نزدیک چار مجلسوں میں چار بار اقرار کرنا چاہیے
جب چار بار اقرار کر چکا تو آپ نے اسکو بلایا اور پوچھا تو دیوانہ تو نہیں ہے **ف** اس لیے
کہ شاید اب بھی اپنے قول سے پھر جاوے اور مسلمان کی جان سلامت رہے ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس
کی قوم والوں سے اسکا حال پوچھا اونہوں نے کہا وہ خاصا ہوشیار آدمی ہے اس سے یہ نکلا کہ مجنون کا اقرار
صحیح نہیں اور نہ اوسپر حد واجب ہے اور اسپر اجماع ہے (نووی) **ف** وہ بولا نہیں آپ نے پوچھا
تو محصن ہے (یعنی ثیب ہے اس کے معنے اوپر گذرے) وہ بولا ہاں تب آپ نے صحابہ سے فرمایا اس کو
لے جاؤ اور سنگسار کرو (اس سے معلوم ہوا کہ امام کا خود شریک ہونا ضرور نہیں) جابر نے کہا ہم نے اسکو
رجم کیا عیدگاہ میں (یا جنازے کا مصلی نووی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ عید اور جنازے کی نماز کے لیے جو
میدان ہو اسکا حکم مسجد کا نہیں ہے) جب پتھروں کی تیزی اوسکو معلوم ہوئی تو بھاگا پھر ہم نے اوسکو حرہ میں
پایا وہاں پتھروں سے مار ڈالا **ف** نووی نے کہا شافعی اور احمد کے نزدیک جس نے زنا کا اقرار
کیا ہو اور وہ پتھر مارتے وقت بھاگے تو اوسکو چھوڑ دینا چاہیے پھر اگر وہ اقرار سے پھر جاوے تو اسکو چھوڑ دیں
گے ورنہ رجم کریں گے اور مالک کے نزدیک اوسکا پیچھا کر کے مار ڈالنا چاہیے اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ
علیہ کی دلیل وہ ہے جو ابو داؤد کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا تم نے اوسکو چھوڑ کیوں نہ دیا شاید وہ توبہ کرتا
اور اللہ تعالی اوسکی توبہ قبول کرتا انتہی مختصرا **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَيْضًا فِيْ حَدِيْثِهِمَا
جَمِيْعًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَمَا ذَكَرَ عُقَيْلٌ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ رِوَايَةِ
عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ حِيْنَ جِيْءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَصِيْرٌ اَعْضَلُ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ
فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ اَنَّهٗ زَنٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَلَّكَ قَالَ
لَا وَاللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ زَنَى الْاٰخِرُ قَالَ فَرَجَمَهٗ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ اَلَا كُلَّمَا نَفَرْنَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَلَفَ
اَحَدُهُمْ لَهٗ نَبِيْبٌ كَنَبِيْبِ التَّيْسِ يَمْنَحُ اَحَدُهُمُ الْكُثْبَةَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنْ يُّمْكِنِّيْ مِنْ اَحَدِهِمْ

وَنَكَّلْتُهُ عَنْهُ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے ماعز بن مالک کو دیکھا جب وہ لائے گئے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ ایک شخص تھے ٹھنگنے ناٹے اون پہ چادر نہ تھی (یعنے اوسوقت اُن
کا بدن کھلا تھا) انہوں نے چار بار زنا کا اقرار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تو نے
ف بوسہ لیا ہوگا یا مساس کیا ہوگا مقصود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ وہ اپنے اقرار سے پہر
جاوین اور اون کی جان بچ جاوے اس حدیث سے یہ نکلا جو زنا کا اقرار کرے امام اوس کو اس طرح
سے تعلیم دیوے اور اگر وہ پہر جاوے تو اُس سے مواخذہ نہ کرے اور یہ تعلیم حقوق العباد میں درست
نہیں نہ پہرنا اون میں صحیح ہے **ف** ماعز بولا نہیں قسم خدا کی اس نالائق نے زنا کی جب آپ نے
اون کو رجم کیا پہر فرمایا جب ہم نکلتے ہیں جہاد کے لیے اللہ تعالی کی راہ میں تو کوئی پیچھے رہ جاتا
ہے اور آواز کرتا ہے بکری کی سی آواز (جیسے بکری جماع کے وقت چلاتی ہے) اور دیتا ہے کسی کو
تھوڑا دودہ (یعنے جماع کرتا ہے دودہ سے مراد منی ہے) قسم خدا کی اگر اللہ مجھکو قدرت دیگا ایسے کسی پہ
تو میں اوس کو سزا دونگا (تاکہ دوسروں کو عبرت ہو) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَصِيْرٍ أَشْعَثَ ذِيْ عَضَلَاتٍ عَلَيْهِ
إِزَارٌ وَقَدْ زَنٰی فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَخَلَّفَ أَحَدُكُمْ يَنِبُّ نَبِيْبَ التَّيْسِ يَمْنَحُ إِحْدٰهُنَّ
الْكُثْبَةَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُمْكِنِّيْ مِنْ أَحَدٍ مِّنْهُمْ إِلَّا جَعَلْتُهُ نَكَالًا أَوْ نَكَّلْتُهُ قَالَ فَحَدَّثْتُهُ سَعِيْدَ
ابْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ترجمہ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک ٹھنگنا شخص گٹھیلا مضبوط ازار باندھے ہوئے آیا اوس نے
زنا کی تھی آپ نے دو بار اوس کی بات کو ٹالا پہر حکم کیا وہ سنگسار کیا گیا بعد اوس کے آپ نے
فرمایا جب ہم نکلتے ہیں خدا کی راہ میں جہاد کے لیے تو کوئی نہ کوئی تم میں سے پیچھے رہ جاتا ہے اور
بکری کیطرح آواز کرتا ہے کسی عورت کو تھوڑا دودہ دیتا ہے بیشک اللہ تعالی جب میرے قابو میں
ایسے شخص کو دیگا میں اوسکو ایسی سزا دونگا جو نصیحت ہو دوسروں کے لیے۔ راوی نے کہا میں نے
یہ حدیث سعید بن جبیر سے بیان کی اونہوں نے کہا آپ نے چار بار اوس کی بات کو ٹالا **عَنْ**
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ

ابْنِ جَعْفَرٍ وَوَافَقَهُ شَبَابَةُ عَلَى قَوْلِهِ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَامِرٍ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک سے پوچھا جو خبر مین نے تیری سنی ہے وہ سچ ہے ماعز نے کہا وہ کیا خبر ہے آپ نے فرمایا تو نے جماع کیا فلان لوگون کی لونڈی سے ماعز نے کہا ہان سچ ہے پھر اس نے چار بار اقرار کیا آپ نے حکم کیا پتھرون سے مارا گیا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهُ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ فَاحِشَةً فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ سَأَلَ قَوْمَهُ فَقَالُوا مَا نَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا إِلَّا أَنَّهُ أَصَابَ شَيْئًا يَرَى أَنَّهُ لَا يُخْرِجُهُ مِنْهُ إِلَّا أَنْ يُقَامَ فِيهِ الْحَدُّ فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنَا أَنْ نَرْجُمَهُ قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى بَقِيعِ الْغَرْقَدِ قَالَ فَمَا أَوْثَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهُ فَرَمَيْنَاهُ بِالْعِظَامِ وَالْمَدَرِ وَالْخَزَفِ قَالَ فَاشْتَدَّ وَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهُ حَتَّى أَتَى عُرْضَ الْحَرَّةِ فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيدِ الْحَرَّةِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ حَتَّى سَكَتَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا مِنَ الْعَشِيِّ فَقَالَ أَوَكُلَّمَا انْطَلَقْنَا غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِي عِيَالِنَا لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ عَلَيَّ أَنْ لَا أُوتَى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذَلِكَ إِلَّا نَكَّلْتُ بِهِ قَالَ فَمَا اسْتَغْفَرَ لَهُ وَلَا سَبَّهُ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے ایک شخص قبیلہ اسلم کا جس کا نام ماعز بن مالک تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھسے گناہ ہوا ہے تو سزا دیجیے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی بار اوسکی بات کو ٹالدیا پھر آپ نے اوسکی قوم سے پوچھا اوسکا حال (کہین مجنون تو نہین ہے) اونھون نے کہا اسکو کوئی بیماری نہین مگر اس سے ایسا کام ہو گیا ہے وہ سمجھتا ہے اوسکا کوئی علاج نہین سوا حد قائم کرنے کے پھر وہ لوٹ کر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ نے ہمکو حکم کیا ہمکو اوسکو رجم کرنے کا ہم اوسکو لیکر چلے بقیع الغرقد (مدینہ کا قبرستان ہے یا اسمین اب مدفن بقیع کو کردیتے) کیطرف نہ ہم نے اوسکو باندھا نہ اوس کے لیے گڈھا کھودا ※

ف باندھنا تو کسی کے نزدیک ضرور نہیں گڈھا کھودنے میں علما کا اختلاف ہے مالک اور ابو حنیفہ
اور احمد کے نزدیک مرد یا عورت کسی کے لیے گڈھا نہ کھودنا چاہیے اور قتادہ اور ابو ثور اور ابو یوسف کے
نزدیک دونوں کے لیے گڈھا کھودنا چاہیے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایک روایت یہی ہے اور
مالکیہ کے نزدیک جسکا رجم شہادت سے ہو اوس کے لیے گڈھا کھودیں اور جسکا اقرار سے ہو اوس کے لیے نہ کھودیں
اور شافعیہ کے نزدیک مرد کے لیے نہ کھودیں لیکن عورت کے باب میں تین قول ہیں ایک یہ کہ سینہ تک
گڈھا کھودنا مستحب ہے تاکہ اوسکا ستر نہ کھلے دوسرے یہ کہ نہ مستحب ہے نہ مکروہ بلکہ حاکم کی رائے پر ہے تیسرے یہ
گواہی کی صورت میں مستحب ہے اور اقرار کی صورت میں مستحب نہیں تاکہ اوسکو بھاگنے کا موقع ملے (نووی
مختصراً) ت ہمنے اُسکو مارا اینٹوں اور ڈھیلوں اور ٹھیکروں سے وہ دوڑ کر بھاگا ہم بھی اوس کے
پیچھے بھاگے یہانتک کہ حرہ میں آیا وہاں ٹھیرا تو ہمنے حرہ کے پتھروں سے مارا وہ ٹھنڈا ہو گیا پھر شام
کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور فرمایا جب ہم چلتے ہیں اللہ کی راہ میں
جہاد کو کوئی نہ کوئی ہمارے زنانے میں رہکر بکری کی آواز کرتا ہے مجھپر ضرور ہے جو کوئی شخص ایسا کرے
میرے پاس لایا جاوے تو میں اوسکو سزا دوں پھر نہ آپ نے دعا کی اوس کے لیے نہ اوسکو برا کہا دعا
اس لیے نہ کی کہ اور کوئی اس طرح سے یہ کام نہ کر بیٹھے اور برا اس لیے نہیں کہا کہ اوسکے گناہ کا تدارک
ہو گیا اور اوسکی توبہ قبول ہو گئی ۱ھ عن داود بھذا الاسناد مثل معناہ وقال فی الحدیث
فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من العشی فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد فما بال
اقوام اذا غزونا یتخلف احدھم عنا لہ نبیب کنبیب التیس ولم یقل فی عیالنا ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ آپ شام کو خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے تو اللہ تعالی کی حمد اور تعریف کی
پھر فرمایا بعد اُس کے کیا حال ہے لوگوں کا جب ہم جہاد کو جاتے ہیں تو اون میں سے کوئی پیچھے رہ جاتا ہے
اور ایسی آواز نکالتا ہے جیسی بکری اخیر تک عن داود بھذا الاسناد بعض ھذا الحدیث
غیر ان فی حدیث سفیان فاعترف بالزنا ثلاث مرات ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں
یہ ہے کہ اُس نے زنا کا اقرار کیا تین بار عن بریدۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء ماعز بن مالک
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ طھرنی فقال ویحک ارجع فاستغفر اللہ
وتب الیہ قال فرجع غیر بعید ثم جاء فقال یا رسول اللہ طھرنی فقال النبی صلی اللہ

عليه وسلم مثل ذلك حتى اذا كانت الرابعة قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فيم أطهرك فقال من الزنا فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم أبه جنون فأخبر أنه ليس بمجنون فقال أشرب خمرا فقام رجل فاستنكهه فلم يجد منه ريح خمر قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أزنيت فقال نعم فأمر به فرجم فكان الناس فيه فرقتين قائل يقول لقد هلك لقد أحاطت به خطيئته وقائل يقول ما توبة أفضل من توبة ماعز رضي الله تعالى عنه أنه جاء إلى رسول الله صلى الله عليه فوضع يده في يده ثم قال اقتلني بالحجارة قال فلبثوا بذلك يومين أو ثلاثة ثم جاء رسول الله صلى الله عليه وهم جلوس فسلم ثم جلس فقال استغفروا لماعز بن مالك رضي الله تعالى عنه قال فقالوا غفر الله لماعز بن مالك رضي الله تعالى عنه قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد تاب توبة لو قسمت بين أمة لوسعتهم قال ثم جاءته امرأة من غامد من الأزد فقالت يا رسول الله طهرني فقال ويحك ارجعي فاستغفري الله وتوبي إليه فقالت أراك تريد أن ترددني كما رددت ماعز بن مالك قال وما ذاك قالت إنها حبلى من الزنا فقال آنت قالت نعم فقال لها حتى تضعي ما في بطنك قال فكفلها رجل من الأنصار حتى وضعت قال فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال قد وضعت الغامدية فقال إذا لا نرجمها وندع ولدها صغيرا ليس له من يرضعه فقام رجل من الأنصار فقال إلي رضاعه يا رسول الله قال فرجمها

ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ماعز بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ پاک کیجیے مجھکو آپنے فرمایا ارے چل اللہ تعالی سے بخشش مانگ اور توبہ کر تھوڑی دور وہ لوٹ کر گیا پھر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ پاک کیجیے مجھکو آپنے ایسا ہی فرمایا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حد سے گناہ مٹ جاتا ہے اور یہ صراحۃً موجود ہے عبادہ بن صامت کی روایت میں کہ جس نے ایسا کوئی گناہ کیا پھر دنیا میں اوسکی سزا ملی تو وہی کفارہ ہو گیا اور ہم نہیں جانتے کسی کا اختلاف اس میں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کبیرہ گناہ بھی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے اور اسپر اجماع ہے مسلمانوں کا اور قتل میں ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ کا خلاف ہے (نووی) **ف** جب چوتھا

مرتبہ ہوا تو آپ نے فرمایا مین کا ہے سے پاک کرون تجھ کو ماعز نے کہا زنا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی قوم سے پوچھا کیا اس کو جنون ہی معلوم ہوا وہ مجنون نہین ہے پھر فرمایا کیا اوس نے شراب پیا ہے ایک شخص کھڑا ہوا اور اوسکا منہ سونگھا تو شراب کی بو نہین پائی پھر آپ نے فرمایا (ماعز سے) کیا تو نے زنا کی وہ بولا ہان آپ نے حکم کیا وہ پتھرون سے مارا گیا اب اوس کے باب مین لوگ دو فریق ہو گئے ایک تو یہ کہتا ماعز تباہ ہوا گناہ نے اوسکو گھیر لیا دوسرا یہ کہتا کہ ماعز کی توبہ سے بہتر کوئی توبہ نہین وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ مین رکھدیا اور کہنے لگا مجھکو پتھرون سے مار ڈالیے دو تین دن تک لوگ یہی کہتے رہے بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور صحابہ بیٹھے تھے آپ نے سلام کیا پھر بیٹھے فرمایا دعا مانگو ماعز کے لیے صحابہ نے کہا اللہ بخشے ماعز بن مالک کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ توبہ ایک امت کی لوگون مین بانٹی جاوے تو سب کو کافی ہو جاوے بعد اس کے آپ کے پاس ایک عورت آئی غامد کی (جو ایک شاخ ہے ازد کی (ازد ایک قبیلہ ہے مشہور) اور کہنے لگی یا رسول اللہ پاک کر دیجیے مجھکو آپ نے فرمایا ارے چل اور دعا مانگ اللہ سے بخشش کی اور توبہ کر اوس کی درگاہ مین عورت نے کہا آپ مجھکو لوٹانا چاہتے ہین جیسے ماعز کو لوٹایا تھا آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا وہ بولی مین پیٹ سے ہون زنا سے آپ نے فرمایا تو خود اوس نے کہا ہان آپ نے فرمایا اچھا ٹھیر جب تک تو جنے (کیونکہ حاملہ کا رجم نہین ہو سکتا اور اسپر اجماع ہے اسیطرح کوڑے لگانا) یہانتک کہ وہ جنی پھر ایک انصاری شخص نے اوسکی خبرگیری اپنے ذمہ لی جب وہ جنی تو انصاری جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا غامدیہ جن چکی آپ نے فرمایا ابھی تو ہم اوسکو رجم نہین کرین گے اور اوس کے بچے کو بے دودھ کے نہ چھوڑین گے ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ مین بچے کو دودھ پلوا لون گا تب آپ نے اوسکو رجم کیا **ف** سبحان اللہ یہ غامدیہ عورت ہمت اور جرأت مین مردون سے زیادہ تھی اللہ تعالی اوسکو بخشے **عن** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ الْاَسْلَمِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَزَنَيْتُ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِيْ فَرَدَّهُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ زَنَيْتُ فَرَدَّهُ الثَّانِيَةَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ تَعْلَمُوْنَ بِعَقْلِهٖ بَأْسًا تُنْكِرُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالُوْا مَا نَعْلَمُهٗ اِلَّا وَفِيَّ الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِيْنَا فِيْمَا نُرٰى فَاَتَاهُ الثَّالِثَةَ

فارسل الیہم ایضاً فسال عنہ فاخبروہ انہ لا باس بہ ولا بعقلہ فلما کان الرابعۃ حفر لہ حفرۃ ثم امر بہ فرجم قال فجاءت الغامدیۃ فقالت یا رسول اللہ انی زنیت فطہرنی وانہ ردھا فلما کان الغد قالت یا رسول اللہ لم تردنی لعلک ان تردنی کما رددت ماعزا فو اللہ انی لحبلی قال اما لا فاذھبی حتی تلدی قال فلما ولدت اتتہ بالصبی فی خرقۃ قالت ھذا قد ولدتہ قال اذھبی فارضعیہ حتی تفطمیہ فلما فطمتہ اتتہ بالصبی فی یدہ کسرۃ خبز فقالت ھذا یا رسول اللہ قد فطمتہ وقد اکل الطعام فدفع الصبی الی رجل من المسلمین ثم امر بہا فحفر لہا الی صدرہا وامر الناس فرجموہا فیقبل خالد بن الولید بحجر فرمی راسہا فتنضح الدم علی وجہ خالد فسبہا فسمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبہ ایاہا فقال مہلا یا خالد فو الذی نفسی بیدہ لقد تابت توبۃ لو تابہا صاحب مکس لغفر لہ ثم امر بہا فصلی علیہا ودفنت **ترجمہ** حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو ماعز بن مالک اسلمی آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگے یا رسول اللہ مین نے ظلم کیا اپنی جان پر اور زنا کی مین چاہتا ہون آپ مجھکو پاک کرین آپنے اُن کو پھیر دیا جب دوسرا دن ہوا تو وہ پھر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مین نے زنا کی آپ نے اُن کو پھر پھیر دیا بعد اوس کے اون کی قوم کے پاس کسیکو بھیجا اور دریافت کرایا اون کی عقل مین کچھ فتور ہو اور تم نے کوئی بات دیکھی اونہون نے کہا ہم تو کچھ فتور نہین جانتے اوسا اون کی عقل اچھی ہے جہانتک ہم سمجھتے ہین پھر تیسری بار ماعز آئے آپنے اون کی قوم کے پاس پھر بھیجا اور یہی دریافت کرایا اونہون نے کہا انکو کوئی بیماری نہین نہ اُن کے عقل مین کچھ فتور ہے جب چوتھی بار وہ آئے (اور اُنہون نے یہی کہا مین نے زنا کی مجھکو پاک کیجیے حالانکہ توبہ سے بھی پاکی ہو سکتی تھی مگر ماعز کو یہ شک ہوا کہ شاید توبہ قبول نہو) تو آپ نے ایک گڈھا اون کے لیے کھدوایا پھر حکم دیا وہ رجم کیے گئے اُس کے بعد غامدی عورت آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ مین نے زنا کی مجھکو پاک کیجیے آپ نے اُس کو پھیر دیا جب دوسرا دن ہوا اوس نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے کیون لوٹاتے ہین شاید آپ ایسی پھیرانا چاہتے ہین جیسے ماعز کو پھیرایا تھا قسم خدا کی مین تو حاملہ ہون (تو اب زنا مین کیا شک ہو) آپنے فرمایا اچھا اگر تو نہین لوٹتی (اور توبہ کرکے پاک ہونا نہین چاہتی بلکہ دنیا کی سزا ہی چاہتی ہے) تو جا جننے کے بعد آ جب وہ جنی تو بچہ کو ایک کپڑے مین لپیٹ کر لائی آپ نے فرمایا اوس کو تو نے جنا جا اوس کو دودہ پلا جب اس کا دودہ چھٹے تو آ (شافعی اور احمد اور اسحق کا یہی قول ہے کہ عورت کو رجم نہ کرین گے جننے کے بعد بھی جب تک

دودہ کا بندوبست نہو ورنہ دودہ چہٹنے تک انتظار کرین گے اور امام ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک جنتے ہی
رجم کرین گے) جب اسکا دودہ چہٹا تو وہ بچہ کو لیکر آئی اوس کے ہاتہہ مین روٹی کا ایک ٹکڑا تہا اور عرض کرنے
لگی اے نبی اللہ تعالی کے مین نے اسکا دودہ چہڑا دیا اور یہ کہانا کہانے لگا ہے آپ نے وہ بچہ ایک مسلمان
کو دیدیا پرورش کے لیے پہر حکمدیا اور ایک گڈہا کہودا گیا اوس کے سینے تک اور لوگون کو حکمدیا اوس کے
سنگسار کرنے کا۔ خالد بن الولید رضی اللہ تعالی عنہ ایک پتہر لیکر آئے اور اوسکے سر پر مارا تو خون اوڑکر خالد
کے منہ پر گرا خالد نے اسکو برا کہا یہ برا کہنا اسکا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لیا آپ نے فرمایا
خبردار اے خالد (ایسا مت کہو) قسم اوسکی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہے اسنے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ناجائز
محصول لینیوالا (جو لوگون پر ظلم کرتا ہے اور حقوق العباد مین گرفتار رہتا ہے اور مسکینون کو ستاتا ہے) ایسی
توبہ کرے تو اسکا گناہ بہی بخشدیا جاوے (حالانکہ دوسری حدیث مین ہے کہ ایسا شخص جنت مین نہ جاویگا)
پہر حکم کیا آپ نے اوسپر نماز پڑہی گئی اور دفن ہوئی **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوا
کہ زانی کی توبہ سے حد ساقط نہ ہوگی اور ایسا ہی چور اور شرابی کی توبہ سے اور یہی صحیح قول ہے اور ایک قول ہمارے
مذہب کا اور مالک کا مذہب یہ ہے کہ توبہ سے حد ساقط ہوجاویگی اور ڈاکو اگر ماخوذی سے پہلے توبہ کرے تو سب
کے نزدیک حد ساقط ہوجاویگی اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک ساقط نہ ہوگی۔ دوسری روایت
مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اوس عورت پر نماز پڑہی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا یارسول
اللہ آپ اوسپر نماز پڑہتے ہین اور وہ زانیہ تہی اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس باب مین مالک اور احمد کے
نزدیک امام اور بزرگ لوگ نماز نہ پڑہین مرجوم پر اور باقی لوگ پڑہ لین اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے
نزدیک سب لوگ پڑہین اور زہری کے نزدیک کوئی نہ پڑہے اور قتادہ کے نزدیک ولد الزنا پر نماز نہ پڑہین
لیکن جمہور کا قول یہی ہے کہ سب پر نماز پڑہین یہانتک کہ فساق اور فجار اور اہل حدود وغیرہ پر بہی انتہی
اور اس عورت نے تو ایسا کام کیا کہ مردون سے بہی دشوار ہے اور میرے نزدیک تو اس عورت کا درجہ اور مرتبہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طفیل سے اس زمانہ کے اولیاء اور صلحاء سے بہی بڑہ کر ہے واللہ اعلم بالصواب

عن عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتْ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا
نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِي بِهَا فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا

نَبِیَّ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشُکَّتْ عَلَیْہَا ثِیَابُہَا ثُمَّ اَمَرَ بِہَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰی عَلَیْہَا فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تُصَلِّیْ عَلَیْہَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَقَدْ زَنَتْ قَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَۃً لَوْ قُسِمَتْ بَیْنَ سَبْعِیْنَ مِنْ اَہْلِ الْمَدِیْنَۃِ لَوَسِعَتْہُمْ وَہَلْ وَجَدْتَ تَوْبَۃً اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِہَا لِلّٰہِ تَعَالٰی **ترجمہ** عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ایک عورت جہینہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور وہ حاملہ تہی زنا سے اوس نے کہا ای نبی اللہ کے مین نے حد کا کام کیا ہے تو مجہکو حد لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے ولی کو بلایا اور فرمایا اوسکو اچھی طرح رکہہ جب وہ جنے تو میرے پاس لیکر آ اوس نے ایسا ہی کیا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت کو حکم دیا اوسکے کپڑے مضبوط باندہ گئے (تاکہ ستر نہ کہلے نووی نے کہا عورت کو بٹہا کر رجم کرینگے اور مرد کو کہڑا کر کے جمہور کا یہی قول ہے اور مالک کے نزدیک مرد کو بھی بٹہا دینگے اور بعضون نے کہا امام کو اختیار ہی) پہر حکم دیا وہ رجم کی گئی بعد اوس کے اوس پر نماز پڑہی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا یا رسول اللہ آپ اس پر نماز پڑہتے ہین اوس نے تو زنا کی تہی آپنے فرمایا اوس نے توبہ بہی تو کی اور ایسی توبہ کی کہ اگر مدینہ کے ستر آدمیون پر تقسیم کیجاوے تو کافی ہوجاوے سبہون کو اور تو نے اس سے بہتر توبہ کون سی دیکھی کہ اوس نے اپنی جان خدا کے واسطے دیدی

ف سبحان اللہ ایسی عورت کا کیا کہنا اللہ تعالی اوس کو بخشے اور اوسکی درجہ بلند کرے اور اوسکی طفیل ہم گنہگار روسیاہون کی بہی مغفرت کرے جو کام اوس عورت نے کیا ہے وہ اس وقت مین اچھے اچھے بزرگوار عالمون اور درویشون پر بہی دشوار ہے جان دینا تو بہت بڑا کام ہے ذری سی بے عزتی یا دنیا کی تکلیف اور سختی بہی دین کے کام کے لیے گوارا نہین کرتے اور دنیا دارون کی خوشامد اور چاپلوسی مین ایسے غرق ہین کہ دین کو بالائے طاق رکہہ دیا ہے **عَنْ** یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُہَنِیِّ اَنَّہُمَا قَالَا اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْشُدُکَ اِلَّا قَضَیْتَ لِیْ بِکِتَابِ اللّٰہِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْاٰخَرُ وَہُوَ اَفْقَہُ مِنْہُ نَعَمْ فَاقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰہِ فَاْذَنْ لِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ اِنَّ ابْنِیْ کَانَ عَسِیْفًا عَلٰی ہٰذَا فَزَنٰی بِامْرَاَتِہٖ وَاِنِّیْ اُخْبِرْتُ اَنَّ عَلَی ابْنِی الرَّجْمَ فَافْتَدَیْتُ مِنْہُ بِمِائَۃِ شَاۃٍ وَّوَلِیْدَۃٍ فَسَاَلْتُ اَہْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اِنَّمَا عَلَی ابْنِیْ جَلْدُ مِائَۃٍ

وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ اغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ **ترجمہ** ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے روایت ہے ایک شخص جنگلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا مین آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہون آپ میرا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجیے دوسرا اوسکا حریف وہ اُس سے زیادہ سمجھدار تہا بولا بہت اچھا آپ اللہ کی کتاب کے موافق حکم کیجیے اور اذن دیجیے مجھکو بات کرنے کا آپ نے فرمایا کہہ اوس نے کہا میرا بیٹا اوس کے گھر نوکر تہا اوس نے زنا کی اوس کی بی بی سے مجہسے لوگون نے کہا تیرے بیٹے پر رجم ہے مین نے اوس کا بدل دیا سو بکریان اور ایک لونڈی پہر مین نے عالمون سے پوچھا اُنہون نے کہا تیرے بیٹے کو سو کوڑے پڑنا چاہیین اور ایک برس تک جلاوطن اور اوسکی بی بی پر رجم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تم دونون کا فیصلہ اللہ تعالی کی کتاب کے موافق کردن گا لونڈی اور بکریان تو پہیر لے اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگین گے اور ایک برس تک جلاوطن رہے اور اے انیس (ابن ضحاک سلمی جو مشہور صحابی ہین) صبح کو تو اوس کی عورت پاس جا اگر وہ اقرار کرے زنا کا تو اوس کو رجم کر وہ صبح کو اُس کے پاس گئے اوس نے اقرار کیا آپ نے حکم دیا وہ رجم کی گئی **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا انیس کو اسلیے بہیجا کہ وہ عورت کو مطلع کرین کہ اس شخص نے اپنی بیٹی سے تجہپر زنا کی تہمت کی ہے اور تو اُس کو حد قذف لگوا سکتی ہے مگر جب زنا کا اقرار کرے تو حد قذف واجب نہ ہو گی بلکہ عورت پر زنا کی حد ہو گی اور یہ تاویل ضروری کس لیے کہ زنا کی حد کے لیے انیس کا بہیجنا ضرور نہ تہا بلکہ اگر زانی اقرار کرے تب بہی اوس کی تعلیم وغیرہ مستحب ہے جیسے اوپر گذر چکا

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ زَنَيَا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَاءَ يَهُودَ فَقَالَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلٰى مَنْ زَنٰى قَالُوا نُسَوِّدُ وُجُوهَهُمَا وَنُحَمِّلُهُمَا وَنُخَالِفُ بَيْنَ وُجُوهِهِمَا وَيُطَافُ بِهِمَا قَالَ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَجَاءُوا بِهَا فَقَرَءُوهَا حَتّٰى إِذَا مَرُّوا بِآيَةِ الرَّجْمِ وَضَعَ الْفَتَى الَّذِي يَقْرَأُ يَدَهُ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ وَقَرَأَ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا وَرَاءَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيَرْفَعْ يَدَهُ فَرَفَعَهَا فَإِذَا تَحْتَهَا آيَةُ الرَّجْمِ
فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُمَا
فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَقِيهَا مِنَ الْحِجَارَةِ بِنَفْسِهِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس ایک یہودی مرد آیا اور ایک یہودی عورت انکی دونوں نے زنا کی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف لے گئے یہود کے پاس اور پوچھا توریت میں زنا کی کیا سزا ہے اونہوں نے کہا ہم دونوں کا منہ
کالا کرتے ہیں اور اون کو سوار کرتے ہیں (اونٹ پر) ایک کا منہ ادہر اور ایک کا ادہر یعنی دونوں کی
پیٹھ ملی رہتی ہے تاکہ لوگ دونوں کا مونہہ دیکھیں) پھر اون کو پھراتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا توریت لاؤ
اگر تم سچ کہتے ہو وہ لیکر آئے اور پڑہنے لگے جب رجم کی آیۃ آئی تو جو شخص پڑہ رہا تہا اوس نے اپنا ہاتہ آیۃ
پر رکھدیا اور آگے اور پیچھے کا مضمون پڑہا عبداللہ بن سلام (یہودیوں کے عالم جو مسلمان ہو گئے تھے)
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اونہوں نے کہا آپ اس شخص سے کہیے اپنا ہاتھ اٹھا دے
اوس نے ہاتھ اٹھایا تو رجم کی آیۃ ہاتھ کے نیچے نکلی پھر آپ نے حکم دیا دونوں رجم کیے گئے عبداللہ بن عمر رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا میں اون لوگوں میں تہا جنہوں نے اون کو رجم کیا میں نے دیکہا مرد عورت کو بچاتا تہا
پتھروں سے اپنی آڑ کرکے یعنی پتھر اپنے اوپر لیتا محبت سے ف نووی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ کافر
پر زنا کی حد واجب ہے اور اس سے نکاح صحیح ہے ورنہ محصن کیسے ہوگا اور کافروں پر فروع دین کا بھی حکم ہے
اور کفار کا مقدمہ جب مسلمان قاضی پاس آوے تو شرع کے موافق حکم دینا چاہیے اور آپ نے یہودیوں
سے دریافت کیا اون کو الزام دینے کے لیے نہ اس وجہ سے کہ اون کی تقلید منظور تھی انتہے مختصراً عَنْ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ فِي الزِّنَا يَهُودِيَّيْنِ
رَجُلًا وَامْرَأَةً زَنَيَا فَأَتَتِ الْيَهُودُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَسَاقُوا الْحَدِيثَ
بِنَحْوِهِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا میں
یہودیوں کو رجم کیا ایک مرد تہا اور ایک عورت تہی تو یہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پھر
بیان کیا حدیث کو اسیطرح جیسے اوپر گذری عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا
إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ
عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم بیھودی محمما مجلود فدعاھم فقال ھکذا تجدون حد الزانی فی
کتابکم قالوا نعم فدعا رجلا من علمائھم فقال انشدک باللہ الذی انزل التوراۃ علی
موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اھکذا تجدون حد الزانی فی کتابکم قال لا ولولا انک انشدتنی
بھذا لم اخبرک نجدہ الرجم ولکنہ کثر فی اشرافنا فکنا اذا اخذنا الشریف ترکناہ واذا
اخذنا الضعیف اقمنا علیہ الحد قلنا تعالوا فلنجتمع علی شیء نقیمہ علی الشریف والوضیع
فجعلنا التحمیم والجلد مکان الرجم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی اول
من احیی امرک اذ اماتوہ فامر بہ فرجم فانزل اللہ عزوجل یا ایھا الرسول لا یحزنک
الذین یسارعون فی الکفر الی قولہ ان اوتیتم ھذا فخذوہ یقول ائتوا محمدا صلی اللہ علیہ
وسلم فان امرکم بالتحمیم والجلد فخذوہ وان افتاکم بالرجم فاحذروا فانزل اللہ
تعالیٰ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک
ھم الظلمون ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الفسقون فی الکفار کلھا ترجمہ براء بن
عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک یہودی لیکر گذرے کالا کیا ہوا اور
کوڑے کھایا ہوا آپنے یہودیون کو بلایا اور فرمایا کیا تم زانی کی یہی سزا پاتے ہو اپنی کتاب مین انھون نے
کہا ہان پھر آپنے اون کے عالمون مین سے ایک شخص کو بلایا اور فرمایا مین تجھکو قسم دیتا ہون خدا کی جسنے
اتارا توریت کو حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام پر کیا تمہاری کتاب مین زنا کی یہی حد ہے وہ بولا نہین اور
جو تم مجھکو قسم نہ دیتے تو مین نہ کہتا ہماری کتاب مین تو زنا کی حد رجم ہے لیکن ہم مین کے عزت دار لوگ بہت
زنا کرنے لگے تو جب ہم کسی بڑے آدمی کو زنا مین پکڑتے تو اوسکو چھوڑ دیتے اور جب غریب آدمی کو پکڑتے
تو اوسپر حد جاری کرتے آخر ہمنے کہا سب جمع ہو اور ایک سزا ٹھیرالین جو شریف اور رذیل سب کو دیا
کرین پھر ہمنے کالا کرنا کوئلہ سے اور کوڑے لگانا رجم کے بدلے مقرر کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا یا اللہ مین سب سے پہلے تیرے حکم کو زندہ کرتا ہون جب اون لوگون نے اوسکو مار ڈالا پھر آپنے حکم کیا وہ
یہودی رجم کیا گیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اوتاری یا ایھا الرسول لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر
یہانتک کہ فرمایا ان اوتیتم ھذا فخذوہ یعنے یہودیہ کہتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس چلو اگر آپ
کالا کرنے اور کوڑے لگانے کا حکم دین تو اوسپر عمل کرو اور جو رجم کا فتویٰ دین تو بچے رہو یعنی نہ مانو

پھر اللہ نے یہ آیتیں اتاریں جو اللہ کے اتارے موافق فیصلہ نکریں وہ کافر ہیں جو اللہ کے اتارے موافق فیصلہ نکریں وہ ظالم ہیں جو اللہ کے اتارے موافق فیصلہ نکریں وہ فاسق ہیں یہ سب آیتیں کافرون کے حق میں اتریں عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ اِلٰى قَوْلِهِ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ نُزُوْلِ الْاٰيَةِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ وَرَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ وَامْرَاَتَهُ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم کے ایک شخص کو رجم کیا اور یہود میں سے ایک مرد اور ایک عورت کو ف اور غامدیہ ایک عورت کو جو ازدمین سے تہی عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَامْرَاَةً ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هَلْ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ بَعْدَ مَا اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ النُّوْرِ اَمْ قَبْلَهَا قَالَ لَا اَدْرِيْ ترجمہ ابو اسحاق شیبانی سے روایت ہی میں نے عبد اللہ بن ابی اوفے سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ہے اونہوں نے کہا ہان میں نے کہا سورہ نور اوترنی کے بعد یا اوس سے پہلے اونہوں نے کہا یہ میں نہیں جانتا ف ابو اسحاق رضی اللہ تعالے عنہ نے یہ اس لیے پوچھا کہ سورہ نور میں زنا کی حد سو کوڑے مذکور ہیں مگر مراد اوس سے وہی زانی اور زانیہ ہیں جو محصن نہوں ورنہ رجم کیے جاینگے اور اسپر اجماع ہے علماء کا جیسے اوپر گذرا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کراوے اور اسکی زنا ثابت ہوجاوے (گواہوں سے یا اقرار سے) تو اوسکو حد کے کوڑے لگا دے (اگرچہ اوسکا نکاح ہوچکا ہو کیونکہ لونڈی اور غلام پر رجم نہیں ہے) اور نہ جھڑکے اوسکو پھر اگر وہ زنا کراوے تو پھر حد کوڑے لگا دے اور نہ جھڑکے اوسکو پھر اگر تیسری بار کراوے اور اسکی زنا ثابت ہوجاوے تو اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی ہی اوس کی قیمت آوے ف نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ مالک اپنی لونڈی غلام کو حد لگا سکتا ہے شافعی اور مالک اور احمد اور

جمہور علماء کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک بیع حاکم کا کام ہے اور تیسری بار کی زنا میں بھی حد لگانا چاہیے
اگر کئی بار زنا کی لیکن حد نہ لگی تو سب بار کے لیے ایک ہی حد کافی ہے اور بیچنے کا حکم استحبابا ہے جمہور
کے نزدیک اور داؤد اور اہل ظاہر کے نزدیک واجب ہے انتہی مختصراً عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَلْدِ الْاَمَۃِ اِذَا زَنَتْ ثَلَاثًا ثُمَّ لْیَبِعْھَا فِی الرَّابِعَۃِ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ چوتھی بار میں بیچ ڈالے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاَمَۃِ اِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ اِنْ
زَنَتْ فَاجْلِدُوْھَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْھَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْھَا ثُمَّ بِیْعُوْھَا وَ
لَوْ بِضَفِیْرٍ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ لَا اَدْرِیْ اَبَعْدَ الثَّالِثَۃِ اَوِ الرَّابِعَۃِ وَقَالَ الْقَعْنَبِیُّ فِیْ رِوَایَتِہٖ
قَالَ ابْنُ شِھَابٍ وَالضَّفِیْرُ الْحَبْلُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا لونڈی جو محصنہ نہیں وہ زنا کرے تو کیا سزا ہوگی آپ نے فرمایا اوسکو کوڑے
لگاؤ پھر زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ پھر زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ پھر اوسکو بیچ ڈالو اگرچہ ایک رسی قیمت پر
آوے ابن شہاب کو شک ہے کہ بیچنے کا حکم تیسری بار کے بعد دیا یا چوتھی بار کے بعد عَنْ
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُھَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاَمَۃِ مِثْلَ حَدِیْثِھِمَا وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ ابْنِ شِھَابٍ
وَالضَّفِیْرُ الْحَبْلُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِكٍ وَالشَّكُّ فِیْ حَدِیْثِھِمَا جَمِیْعًا
فِیْ بَیْعِھَا فِی الثَّالِثَۃِ اَوِ الرَّابِعَۃِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ خَطَبَ
عَلِیٌّ كَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَقِیْمُوْا عَلٰی اَرِقَّائِکُمُ الْحَدَّ مَنْ اَحْصَنَ مِنْھُمْ
وَمَنْ لَّمْ یُحْصِنْ فَاِنَّ اَمَۃً لِّرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَجْلِدَھَا
فَاِذَا ھِیَ حَدِیْثُ عَھْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِیْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُّھَا اَنْ اَقْتُلَھَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ
لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ ترجمہ ابو عبد الرحمن سے روایت ہے حضرت علی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ پڑھا تو فرمایا اے لوگو اپنی لونڈی غلاموں کو حد لگاؤ خواہ وہ محصن ہوں یا نہ ہوں
کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کی آپ نے مجھکو حکم کیا اوسکو حد لگانے کا

دیکھا تو وہ ابھی جنبی تھی میں ڈرا کہیں اوس کو کوڑے ماروں وہ مرجاوے پھر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو نے اچھا کیا اچھا ہی کوڑے لگانا موقوف رکھا عَنِ السُّدِّيِّ بِهٰذَا
الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ اتْرُكْهَا حَتّٰى
تَمَاثَلَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ میں اوس کو چھوڑ دیتا ہوں جب تک وہ اچھی
ہو یعنی نفاس سے صاف ہو یہی حکم ہے مریضہ کا اوسکو بھی حد نہ ماریں گے جب تک تندرست نہو باب
حَدِّ الْخَمْرِ شراب کی حد کے بیان میں عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ أَرْبَعِينَ قَالَ
وَفَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اسْتَشَارَ النَّاسَ
فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخَفُّ الْحُدُودِ ثَمَانُونَ فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص لایا گیا جس نے شراب
پی تھی آپ نے اوسکو دو چھڑیوں سے چالیس مار ماریں اور ایسا ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے
کیا جب حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کا زمانہ ہوا تو انہوں نے لوگوں سے مشورہ لیا عبد الرحمن بن عوف نے
کہا سب حدوں میں ہلکی اسی کوڑے ہیں (یعنے حد قذف جو قرآن میں وارد ہے) پھر حضرت عمر رضی
اللہ تعالی عنہ نے اسی کوڑوں کا حکم دیا شرابی کے لیے عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ فِي
الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ ثُمَّ جَلَدَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَرْبَعِينَ فَلَمَّا كَانَ
عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَدَنَا النَّاسُ مِنَ الرِّيفِ وَالْقُرٰى قَالَ مَا تَرَوْنَ فِي جَلْدِ
الْخَمْرِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا كَأَخَفِّ
الْحُدُودِ قَالَ فَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے شراب پینے میں مارا شاخوں سے اور جوتوں سے پھر ابوبکر نے چالیس کوڑے لگائے جب حضرت عمر کا
زمانہ ہوا اور لوگ نزدیک ہو گئے چراگاہوں سے اور گاؤں سے تو اونہوں نے کہا تمہاری کیا رائے
ہے شراب کی حد میں عبد الرحمن بن عوف نے کہا میری رائے تو یہ ہے کہ آپ اوسکو سب سے ہلکی حد کے

برابر رکھی ہر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کوڑے لگائے **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ فِی الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيْدِ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرِ
الرِّيْفَ وَالْقُرٰى **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراب میں
چالیس مارتے تھے ٹہنیوں سے اور جوتوں سے اخیر تک **عَنْ** حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ اَبُوْ سَاسَانَ قَالَ
شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اُتِیَ بِالْوَلِيْدِ قَدْ صَلَّی الصُّبْحَ رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ قَالَ اَزِيْدُكُمْ فَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا حُمْرَانُ اَنَّهٗ شَرِبَ الْخَمْرَ وَشَهِدَ اٰخَرُ
اَنَّهٗ رَاٰهُ يَتَقَيَّاُ فَقَالَ عُثْمَانُ اِنَّهٗ لَمْ يَتَقَيَّاْ حَتّٰی شَرِبَهَا فَقَالَ يَا عَلِیُّ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ
عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قُمْ يَا حَسَنُ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلّٰی قَارَّهَا
فَكَاَنَّهٗ وَجَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَجَلَدَهٗ وَعَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ يَعُدُّ حَتّٰی بَلَغَ اَرْبَعِيْنَ فَقَالَ اَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ جَلَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَرْبَعِيْنَ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَرْبَعِيْنَ وَعُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ثَمَانِيْنَ
وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَهٰذَا اَحَبُّ اِلَیَّ زَادَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ فِیْ رِوَايَتِهٖ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ وَقَدْ سَمِعْتُ
حَدِيْثَ الدَّانَاجِ مِنْهُ فَلَمْ اَحْفَظْهُ **ترجمہ** حضین بن منذر سے روایت ہے میں عثمان بن عفان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاس موجود تھا ولید بن عقبہ کو لیکر آئے اونہوں نے صبح کی دو رکعتیں پڑہیں تہیں
پہر کہا میں زیادہ کرتا ہوں تمہارے لیے تو دو آدمیوں نے ولید پر گواہی دی ایک تو حمران نے کہ اوس نے
شراب پی ہے دوسرے نے یہ گواہی دی کہ وہ میرے سامنے قے کر رہا تہا شراب کی حضرت عثمان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا اگر اس نے شراب نہ پی ہوتی تو قے کا ہیکو کرتا شراب کی **ف** پس شراب کی قے
پر گواہی دینا گویا شراب پینے پر گواہی دینا ہے تو دو گواہ شراب پینے کے ہوگئے نووی نے کہا اس میں دلیل
ہے امام مالک کی کہ جو شخص قے کرے شراب کی اوسکو حد ماری جاوے گی اور ہمارا مذہب ہے کہ صرف
قے سے حد نہ پڑے گی کیونکہ احتمال ہے کہ اوس نے نادانستہ پیا ہو یا زبردستی سے پیا ہو اور دلیل امام مالک
کی قوی ہے کیونکہ صحابہ کرام نے اتفاق کیا ولید کو حد لگانے کے لیے **ف** حضرت عثمان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اٹھو اسکو حد لگاؤ کہ یہ حضرت عثمان نے

حضرت علی کرم اسد وجہہ کی عزت اور عظمت بڑہانے کے لیے حکم دیا اور امام کو یہ امر جبا تھا حضرت علی کرم اسد
وجہہ نے حضرت امام حسن رضی اسد تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے حسن اوٹھہ اور اسکو کوڑے لگا امام حسن رضی اسد تعالیٰ عنہ
نے کہا عثمان خلافت کا سر دیتے جکی ہین تو گرم بہی اونہی پر رکہو **فائدہ** یعنی خلافت کی خوبے انہون
لوٹے اب اوس مین جو تکلیف کی باتین ہین وہ بہی اونہی پر کرنے دو یہ امام حسن علیہ السلام نے صلاح اور مشورہ
کے طور پر حضرت علی رضی اسد تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ہمکو کیا ضرور ہے کہ کوڑے تو ہم لگا دین اور لوگون سے دشمنی
ہم کرین اور خلافت کی لذت حضرت عثمان اٹہا دین **ف** حضرت علی رضی اسد تعالیٰ عنہ اس بات پر
غصہ ہوئے امام حسن رضی اللہ عنہم پر اور کہا اے عبداسد بن جعفر اوٹہہ اور کوڑے لگا ولید کو وہ اٹہے
اور ولید کو کوڑے لگانے اور حضرت علی کرم اسد وجہہ گنتی جاتے تھے جب چالیس کوڑے لگا چکے تو حضرت علی
رضی اسد تعالیٰ عنہ نے کہا بس ٹہیر جا پہر کہا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے چالیس کوڑے لگائے اور حضرت
ابوبکر رضی اسد تعالیٰ عنہ نے بہی چالیس لگائے اور حضرت عمر رضی اسد تعالیٰ عنہ نے اسّی لگائے اور سب
سنت ہین اور میرے نزدیک چالیس لگانا بہتر ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حضرت
علی رضی اسد تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اسد عنہ کے احکام کی عظمت کرتے تہے اور اُن کے حکم اور قول کو سنت
جانتے تہے اسیطرح حضرت ابوبکر کے اور رد ہو گیا شیعہ کا جو اونکے بر خلاف سمجہتے ہین اور یہ بہی ثابت ہوا
کہ خلفاے راشدین کا فعل اور قول دین کی باتون میں سنت ہے گو ہم کو اوس کی دلیل معلوم نہ ہو اور دوسری
حدیث مین صاف وارد ہے کہ میری سنت پر عمل کرو اور خلفاے راشدین کی سنت پر اور مسلم کی روایت سے
معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی کرم اسد وجہہ نے ولید کو چالیس کوڑے لگائے لیکن صحیح بخاری کی روایت مین
ہے کہ اسّی کوڑے لگائے حالانکہ یہ واقعہ ایک ہی ہے قاضی عیاض نے کہا مشہور مذہب حضرت علی کا یہ
ہے کہ شراب کی حد اسّی کوڑے ہین اور انہون نے کہا کہ شراب تھوڑا پیا جاوے یا بہت اوس مین اسّی کوڑے ہین
اور اون سے منقول ہے نجاشی کو اسّی کوڑے لگانا اور یہ بہی مشہور ہے کہ حضرت علی رضی اسد تعالیٰ عنہ ہی نے
حضرت عمر کو شراب مین اسّی کوڑے لگانے کی صلاح دی اور ان باتون سے بخاری کی روایت کو ترجیح ہوتی
ہے اور یہ اختلاف اس طرح دفع ہوسکتا ہے کہ اوس کوڑے کے دو سر ہون گے تو چالیس کے اسّی ہو گئے اور
احتمال ہے کہ ہٰذا اَحَبُّ اِلَیَّ جو حدیث مین ہے اس سے مراد اسّی کوڑے ہون مگر اس صورت مین چالیس کے بعد تہم
جائیگا کیمان حکمہ دیتے واسد اعلم انتہی مع زیادۃ **امام نووی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ مسلمانون نے

اتفاق کیا ہے شراب کی حرمت پر اور اوس کے پینے والے پر حد لگانے پر خواہ تھوڑا پیئے یا بہت اور اجماع کیا
ہے کہ شراب پینے والے کو قتل نکرینگے اگرچہ بار بار پیتا جاوے اور قاضی عیاض نے ایک طائفہ شاذہ
سے نقل کیا ہے کہ چار بار کوڑے لگاوینگے پھر پانچوین بار بسین مار ڈالینگے بوجہ اوس حدیث کے جس
مین فاقتلوہ کا لفظ ہے اور یہ حدیث منسوخ ہے کہ ناسخ اوس کی وہ حدیث ہے جو اوپر گذری لا یحل دم امرء
مسلم الا باحدی ثلث اخیر تک اور دلالت کرتا ہے نسخ پر اوس کے خلاف پر اجماع ہونا اور اختلاف کیا ہے علما
نے کہ خمر کی حد کتنے کوڑے ہین تو شافعی اور ابو ثور اور داؤد اور اہل ظاہر کے نزدیک چالیس کوڑے ہین اور
مالک اور ابو حنیفہ اور اوزاعی اور ثوری اور احمد اور اسحاق کے نزدیک اسی کوڑے ہین اور اجماع کیا ہے
علماء نے کہ یہ چالیس یا اسی بار خواہ کوڑے سے مارین خواہ جوتی سے خواہ چھڑی سے خواہ کپڑے سے اور
بعضون نے سوا کوڑے کے اور چیزون سے جائز نہین رکھا اور یہ غلط فاحش ہے کیونکہ خلاف ہے احادیث صحیحہ
کے انتہے مختصرا عن علی رضی اللہ تعالی عنہ قال ما کنت اقیم علی احد حدا فیموت
فیہ فاجد منہ فی نفسی الا صاحب الخمر لانہ ان مات ودیتہ لان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لم یسنہ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا مین اگر کسیپر حد قائم کرون تو وہ مرجاوے
تو مجھے کچھ خیال نہ ہوگا مگر شراب کی حد مین اگر کوئی مرجاوے تو اوسکی دیت دلاؤنگا کیونکہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے اسکو بیان نہین کیا ف یعنی اوس مین کوئی حد معین نہین کی نووی نے کہا علماء نے
اجماع کیا ہے کہ جسپر شرعی حد واجب ہو پھر امام یا اوسکا جلاد اوس کو حد لگاوے اور وہ مرجاوے تو نہ دیت
ہے نہ کفارہ نہ امام پر نہ جلاد پر نہ بیت المال پر اور جو تعزیر سے مرجاوے تو اوس مین دیت اور کفارہ ہے لیکن
دیت امام کی عاقلہ پر ہوگی نہ کفارہ خاص اوس کے مال سے دیا جاوے گا اور بعضون کے نزدیک دیت بیت المال
سے دیجاویگی اور کفارہ بھی بیت المال سے دیا جاوے گا اور بعضون کے نزدیک تعزیر مین بھی کوئی تاوان
نہ ہوگا نہ امام پر نہ اوس کے عاقلہ پر نہ بیت المال پر انتہی عن سفیان بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا باب قدر اسواط التعزیر تعزیر مین کتنے کوڑے تک لگانا جائز ہے
عن ابی بردۃ رضی اللہ تعالی عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا
یجلد احد فوق عشرۃ اسواط الا فی حد من حدود اللہ ترجمہ ابو بردہ سے روایت ہے انہون نے
سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے کوئی نہ مارا جاوے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد مین اسکے حکم

میں سے **ف** امام احمد کا یہی مذہب ہے اور جمہور علماء کے نزدیک دس سے زیادہ بھی درست ہیں لیکن
مالک کے نزدیک اون کی کوئی حد نہیں یہانتک کہ امام مناسب سمجھے اگرچہ حد سے بھی زیادہ ہوں کیونکہ حضرت
عمر نے ایسا کیا ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک چالیس سے زیادہ لگانا درست نہیں اور شافعی کے نزدیک آزاد
کو چالیس سے اور غلام کو بیس سے زیادہ لگانا درست نہیں اور صحیح امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے **باب**
الحدود كفارات لاهلها. حد لگنے سے گناہ مٹ جاتا ہے **عن** عبادة بن الصامت
رضي الله تعالى عنه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في مجلس فقال
تبايعوني على ان لا تشركوا بالله شيئا ولا تزنوا ولا تسرقوا ولا تقتلوا النفس التي حرم
الله الا بالحق فمن وفى منكم فاجره على الله ومن اصاب شيئا من ذلك فعوقب به فهو كفارة له ومن
اصاب شيئا من ذلك فستره الله عليه فامره الى الله ان شاء عفا عنه وان شاء عذبه **ترجمہ** عبادہ بن صامت
سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ بیٹھے تھے آپنے فرمایا بیعت کرو مجھسے اس اقرار پر کہ اللہ تعالی کا شریک
کسی کو نہیں کرنے کے اور زنا اور چوری اور ناحق خون جسکو اللہ تعالی نے حرام کیا نہیں کرینگے پھر جو
کوئی اپنے اقرار کو پورا کرے گا اوسکا ثواب اللہ تعالی پر ہوگا اور جو کوئی کام ان میں سے کر بیٹھیگا پھر
اسکو دنیا میں اوسکی سزا ملے گی (یعنے حد لگیگی) تو یہی اوس کے گناہ کا کفارہ ہے اور جو دنیا میں
اللہ تعالی اوس کے کام کو چھپا لیوے تو عاقبت میں اللہ تعالی کو اختیار ہے چاہے اوسکو معاف کردیوے
چاہے عذاب کرے **ف** نووی نے کہا جو کوئی کام ان میں سے کر بیٹھے مراد اس سے وہ گناہ ہیں
جو سوا شرک کے مذکور ہوئے کیونکہ شرک کی بخشش نہیں نہ اسکا کچھ کفارہ ہے **عن** الزهري بهذا
الاسناد وزاد في الحديث فتلا علينا اية النساء ان لا يشركن بالله شيئا الاية **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپنے عورتوں کی یہ آیت پڑھی ان لا يشركن بالله شيئا
اخیر تک **عن** عبادة بن الصامت رضي الله تعالى عنه قال اخذ علينا رسول الله صلى
الله عليه وسلم كما اخذ على النساء ان لا نشرك بالله شيئا ولا نسرق ولا نزني
ولا نقتل اولادنا ولا يعضه بعضنا بعضا فمن وفى منكم فاجره على الله ومن اتى منكم
حدا فاقيم عليه فهو كفارته ومن ستره الله عليه فامره الى الله ان شاء عذبه
وان شاء غفر له **ترجمہ** عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ہم مردون سے بھی ویسی ہی بیعت لی جیسی عورتون سے لی ان باتون پر ہم اللہ تعالی کے ساتھ
شریک کرین گے کسی کو نہ چوری کرین گے نہ زنا کرین گے نہ اپنی اولاد کو مارین گے نہ ایک دوسرے پر طوفان
جوڑین گے (یا جادو کرین گے) پھر جو کوئی پورا کرے تم مین سے اوس کا ثواب اللہ تعالی پر ہے اور جو تم سے
کوئی حد کا کام کرے تو اوسکو حد پڑے تو وہی گناہ کا کفارہ ہی اور جو اللہ تعالی ڈھانپ دیوی اوس کے گناہ کو (تو
قیامت کے دن) اللہ تعالی کو اختیار ہی چاہے اوسکو عذاب کرے چاہی بخشدیوے **عن** عُبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ اِنِّي مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِيْنَ بَايَعُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا نَزْنِيَ وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ
الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِيَ فَالْجَنَّةُ اِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ فَاِنْ غَشِيْنَا مِنْ
ذٰلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ كَانَ قَضَاؤُهُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ
حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین اون سردارون مین سے ہون جنہون نے بیعت
کی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہون نے کہا ہمنے بیعت کی آپ سے ان شرطون پر کہ اللہ تعالی
کے ساتہہ کسی کو شریک نہ کرین گے نہ زنا کرین گے نہ چوری نہ خون ناحق جسکو اللہ تعالے نے حرام کیا
مگر حق کے بدلے (یعنی قصاص یا حد مین) نہ لوٹین گے نہ نافرمانی کرینگے (خدا کی اس مین سب گناہ آگئے)
اگر ہم ایسا کرین تو ہمارے لیے جنت ہی اور اگر ان کامون مین سے کوئی کام ہو جاوے تو اوسکا فیصلہ خدا
کیطرف ہی چاہے معاف کرے چاہی عذاب دیوے) **باب** جُرْحِ الْعَجْمَاءِ وَالْمَعْدِنِ
وَالْبِئْرِ جُبَارٌ اگر جانور کسیکو مارے یا کان یا کنوے مین کوئی گر پڑے تو اوس کی دیت لازم
نہ آویگی **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ
قَالَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ ترجمہ ابو ہریرہ
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کا زخمی کرنا لغو ہے (یعنے اوسکا تاوان کسی پر
نہ ہوگا) اور کنوان لغو ہے اور رکاز مین پانچوان حصہ ہے **ف** نووی نے کہا
جانور اگر نقصان کرے دن کو یا رات کو لیکن اوس کے مالک کا کوئی قصور نہ ہو یا مالک اوس کے ساتہہ نہ
ہو تو کچہ تاوان نہ ہوگا لیکن اگر جانور کے ساتہہ ہانکنے والا ہو یا کہینچنے والا یا سوار اور وہ ہاتہہ یا پاؤن سے
کچہ نقصان کرے تو تاوان ہوگا اور داؤد اور اہل ظاہر کے نزدیک کسی حال مین تاوان نہ ہوگا مگر

جس صورت میں مالک خود جانور کو نقصان کے لیے چھوڑ دے زنجیر کھلے کو کسی پر اوسکا دے اور امام
کے نزدیک ایک ہی تاوان ہے اور شافعیہ نے یہ کہا ہے کہ جس جانور کی نقصان رسانی مشہور ہو جاوے
اوس میں تاوان ہوگا کیونکہ مالک پر اوسکا باندھنا ضرور تھا اور رات کو اگر نقصان پہونچا دے تو امام
کے نزدیک تاوان ہو اور شافعی کے نزدیک اس صورت میں ہے جب مالک اوسکی حفاظت میں کوتاہی کرے
ورنہ نہ ہوگا اور ابو حنیفہ کے نزدیک جانوروں کے نقصان کا کسی حال میں تاوان نہیں خواہ رات کو ہو
یا دن کو اور جمہور کے نزدیک دن میں چرنے کو ضمان نہیں اور لیکن سحنون کے نزدیک ضمان ہے
اور کان کو جو فرمایا لغو ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی اپنی ملک زمین میں کان کہودے یا بنجر زمین میں پھر
کوئی راہ چلنے والا اوس میں گر کر مرجاوے یا مزدور مزدوری کرنے میں وہان ہلاک ہو تو اوسکا تاوان نہیں
ہے اسیطرح اگر ملک یا بنجر زمین میں کنوان کہودے اور اوس میں کوئی گر کر ہلاک ہو یا کنوان کہودنے والا
مزدور ہلاک ہو تو اوس میں تاوان نہیں ہے البتہ اگر راہ میں کنوان کہودے یا غیر کے ملک میں بغیر اوس کی
اجازت کے اور اوس سے کوئی ہلاک ہو تو تاوان ہوگا اور یہ جو فرمایا رکاز میں پانچوان حصہ ہے تو رکاز کہتے ہیں
جاہلیت کے زمانے کے دفینوں کو یہاں اور اہل حجاز کا یہی مذہب ہے اور جمہور علما کا بھی یہی قول ہے
اور ابو حنیفہ اور اہل عراق نے کہا رکاز سے مراد کان ہے اور اس حدیث سے اون کا رد ہوتا ہے کیونکہ
رکاز کو کان سے علیحدہ بیان کیا **وعن** ترمذی نے باسناد اللیث مثله حدیث ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا **وعن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن رسول الله صلی الله علیه
وسلم بمثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **وعن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن
رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال البئر جرحها جبار والمعدن جرحه
جبار والعجماء جرحها جبار وفی الرکاز الخمس ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی
الله تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کنوے کا
زخم لغو ہے اور کان کا زخم لغو ہے اور جانور کا زخم لغو ہے اور رکاز میں پانچوان
حصہ ہے **وعن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم
بمثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

كِتَابُ الْاَقْضِيَةِ

کتاب حکمون اور فیصلون کے بیان مین

بَابُ الْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ مدعی علیہ پر قسم ہوتی ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَّاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگون کو دلادیا جاوے جو دعوی کرین تو بعضے دوسرون کی جان اور مال لے لین گے لیکن مدعی علیہ کو قسم کہانا چاہیے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا قسم کا مدعی علیہ کو **ف** دوسری روایت مین ہی کہ گواہ مدعی پر ہین یہ حدیث ایک بڑا قاعدہ ہے جس سے ہزارون جھگڑون کا فیصلہ کرنا معلوم ہوگیا جب کوئی دعوی کرے اور مدعی علیہ منکر ہو تو مدعی سی گواہ مانگین گے اگر وہ گواہ نہ لا سکے تو مدعی علیہ سی قسم لین گے پھر اگر وہ قسم کہالے تو دعوی سے پاک ہوا اور جو قسم نہ کہاوی تو دعوے ثابت ہوگیا اور اس حدیث سی شافعی اور جمہور علمار کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ ہر مدعی علیہ سے قسم لی جاوے گی خواہ مدعی سے اوراس سے تعلق اور اختلاط ہو یا نہ ہو اور امام مالک اور فقہاے سبعہ مدینہ کا یہ قول ہی کہ مدعی علیہ سی اوسوقت قسم لین گے جب اوس سی اور مدعی سے کوئی معاملہ یا کار وبار یا تعلق ہو ورنہ ہر ایک کمینہ اور پاجی شریف اور بڑے آدمیون سے بار بار قسم لیوے گا مگر اس قول کی کوئی دلیل کتاب یا سنت یا اجماع سے نہین ہے (نووی) بَابُ وُجُوْبِ الْحُكْمِ بِشَاهِدٍ وَّيَمِيْنٍ ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِيَمِيْنٍ وَّشَاهِدٍ ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ایک قسم اور ایک گواہ پر **ف** جمہور علماے جیسے مالک اور شافعی اور احمد کا یہی قول ہے کہ جب مدعی کے پاس ایک ہی گواہ ہو تو قاضی اوس سے

قسم لیکر اوس کے موافق فیصلہ کردیوے اور ابو حنیفہ اور اوزاعی اور لیث کی نزدیک ایک گواہ اور ایک قسم
سے دعوی ثابت نہ ہوگا لیکن اون کا قول مخالف ہی اس حدیث کی اور یہ حدیث مروی ہے حضرت علی اور
ابن عباس اور زید بن ثابت اور جابر اور ابی ہریرہ اور عمارہ بن حزم اور سعد بن عبادہ اور عبد اللہ
بن عمرو بن العاص اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین سو اور سب سے زیادہ صحیح ابن عباس رضی
اللہ تعالی عنہما کی روایت ہی اور اوس کی صحت پر اتفاق ہے محدثین کا پس امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
کے قول کو ترک کرنا اور حدیث پر عمل کرنا ضرور ہے **باب** بَیَانِ اَنَّ حُکْمَ الْحَاکِمِ
لَا یُغَیِّرُ الْبَاطِنَ حاکم کے فیصلے سے امر واقعی غلط نہ ہوگا **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا
قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ
اَلْحَنَ بِحُجَّتِہٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِیَ لَہٗ عَلٰی نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْہُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَہٗ مِنْ حَقِّ اَخِیْہِ شَیْئًا فَلَا یَاْخُذْہُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَہٗ بِہٖ قِطْعَۃً مِّنَ
النَّارِ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے پاس مقدمہ
لاتے ہو اور تم میں سے کوئی دوسرے سے زیادہ اپنی بات کو ثابت کرتا ہے اور میں اوس کے موافق حکم
دیتا ہوں پھر جسکو میں اوس کے بھائی کا کچھ حق دلا دوں (اور نفس الامر میں اوسکا حق نہ ہو) تو اسکو
نہ لیوے کیونکہ میں ایک جہنم کا ٹکڑا اوسے دلا رہا ہوں **عَنْ** ہِشَامٍ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ جَلَبَۃَ خَصْمٍ بِبَابِ حُجْرَتِہٖ فَخَرَجَ اِلَیْہِمْ فَقَالَ اِنَّمَا
اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّہٗ یَاْتِیْنِی الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَہُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّہٗ صَادِقٌ
فَاَقْضِیَ لَہٗ فَمَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا ہِیَ قِطْعَۃٌ مِّنَ النَّارِ فَلْیَحْمِلْہَا اَوْ یَذَرْہَا
ترجمہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جھگڑنے والے کا غل سنا اپنے حجرے کے دروازے پر تو باہر نکلے اور فرمایا میں آدمی ہوں اور میرے پاس
کوئی مقدمہ والا آتا ہے اور ایک دوسرے سے بہتر بات کرتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ سچا ہے اور اوس کے
موافق فیصلہ کر دیتا ہوں تو جسکو میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں وہ انگار کا ایک ٹکڑا ہے اسکو لیوے
یا چھوڑ دیوے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں آدمی ہوں اس سے یہ غرض ہے کہ آپ کی حالت بھی اور آدمیوں کی سی تھی اور آپ غیب نہیں

جانتے تھے مگر جو بات اللہ تعالی آپ کو تبلا دیتا وہ معلوم ہو جاتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ احکام اور فیصلون مین
جو امر اور دن سے ہوتا ہے وہ آپ سے بھی ہو سکتا ہے اور آپ ظاہر پر حکم کرتے تھے اور چھپی بات اللہ ہی جانتا
ہے تو آپ بھی گواہ اور قسم پر فیصلہ کرتے اور جو اللہ تعالی چاہتا تو ہر مقدمہ مین آپ کو اصلی امر تبلا دیتا مگر
منظور یہ تھا کہ آپ بھی امت کسطرح ظاہر حال پر حکم کرین تاکہ امت بھی آپ کی پیروی کرے اور جن لوگون نے
آپکے اجتہاد مین خطا جائز رکھی ہے وہ بھی یہ کہتے ہین کہ آپ خطا پر قائم نہین رہ سکتے تھے پر ایسا حکم جو دلیل
کے موافق ہو اگر واقعہ کے خلاف ہو خطا نہین ہے بلکہ وہ حکم صحیح ہے اور اسحدیث سے جمہور علما جیسے مالک
اور شافعی اور احمد کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ حاکم کے حکم سے باطن پہ کوئی اثر نہین پڑتا اور کوئی حرام
حاکم کے فیصلے سے حلال نہین ہوتا اور ابو حنیفہ کے نزدیک فرج حلال ہو جاتی ہے لیکن مال حلال نہین ہوتا
اور یہ مخالف ہو حدیث صحیح اور اجماع کے (انتہے مختصرا) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ
نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجَبَةَ خَصْمٍ
بِبَابِ أُمِّ سَلَمَةَ ترجمہ اس مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑنے والے کی پکار سنی
ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے دروازے پر پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری بَابُ
قَضِيَّةِ هِنْدٍ ہند ابو سفیان کی بی بی کا فیصلہ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا
قَالَتْ دَخَلَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ امْرَأَةُ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ لَا يُعْطِينِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يَكْفِينِي
وَيَكْفِي بَنِيَّ إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمِهِ فَهَلْ عَلَيَّ فِي ذٰلِكَ مِنْ جُنَاحٍ فَقَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكِ وَيَكْفِي بَنِيكِ ترجمہ
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ہند بیٹی عتبہ کی ابو سفیان کی
بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی یا رسول اللہ ابو سفیان بخیل ہے مجھکو اتنا
خرچ نہین دیتا جو مجھکو اور میرے بچون کو کافی ہو مگر مین اسکے مال مین سے لیتی ہون اور اوسکو خبر نہیں
ہوتی تو کیا اسکا گناہ ہوگا مجھپر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اوس کے مال مین سے
لے لے دستور کے موافق جتنا تجھکو اور تیرے بچون کو کافی ہو ف نووی نے کہا اسحدیث کہ
معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کا دوسرے پر کچھ حق ہو اور وہ نہ دیوے یا یہ اوسکو خبر کرکے نہ لے سکے تو اسکی مال

مین سو بغیر اجازت کر اپنے حق کی موافق لے لینا درست ہی اور ہمارا مذہب بہی ہو اور ابوحنیفہ اور امام مالک
رحمتہ اللہ علیہما نے اوسکو ناجائز کہا ہے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ اجنبی عورت کی بات سننا بضرورت فتویٰ یا حکم
یا اور کسی کام کے درست ہے اور عورت کا نکلنا گہر سے بغیر اجازت خاوند کے درست ہی جب یہ معلوم ہو کہ خاوند
برا نہ مانے گا اور یہ بہی معلوم ہوا کہ قضاء علی الغائب درست ہی اس مین علما کا اختلاف ہی ابوحنیفہ اور
اہل کوفہ کے نزدیک جائز نہین اور شافعی اور جمہور علما کے نزدیک حقوق الناس مین جائز ہے نہ حقوق
اللہ مین انتہے مختصرًا عن هشام بهذا الاسناد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عائشة
رضي الله تعالى عنها قالت جاءت هند الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول
الله والله ما كان على ظهر الارض اهل خباء احب الي من ان يذلهم الله من اهل
خبائك وما على ظهر الارض اهل خباء احب الي ان يعزهم الله من اهل خبائك فقال
النبي صلى الله عليه وسلم وايضا والذي نفسي بيده ثم قالت يا رسول الله ان ابا سفيان
رجل ممسك فهل علي حرج ان انفق على عياله من ماله بغير اذنه فقال النبي صلى
الله عليه وسلم لا حرج عليك ان تنفقي عليهم بالمعروف ترجمہ حضرت ام المومنین
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی ہند زوجہ ابوسفیان کی (جو عتبہ کی بیٹی تہی اور بڑی
دشمن تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکا باپ اور چچا جنگ بدر مین امیر حمزہ کے ہاتہہ سو مارا گیا اور اسی
عداوت سو اوس نے احد کے جنگ مین جناب امیر کا کلیجہ چبا ڈالا پہر مسلمان ہوگئی اور اللہ تعالی نے اوسکو
ہدایت کی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ساری زمین پر کوئی ڈیرہ کے
لوگ ایسے نہ تہے جن کو مین یہ چاہتی ہوتی کہ خدا اون کو تباہ کرے آپکے ڈیرے والون سے زیادہ اور اب ساری
زمین پر کوئی ڈیرے والے ایسے نہین ہین جنکو مین یہ چاہتی ہون کہ خدا اون کو عزت دوے آپکے ڈیرے
والون سو زیادہ (مطلب یہ ہے کہ پہلے آپ اور آپکی آل سے زیادہ میرا کوئی دشمن نہ تہا اور اب سب سے زیادہ
آپ اور آپکی آل مجہکو محبوب ہی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابہی اور زیادہ تجہکو محبت ہوگی
(جب اسلام کا نور تیرے دل مین سما دے گا) قسم اوسکی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہی پہر ہند نے کہا یا رسول
اللہ ابوسفیان بخیل ہے تو کیا مجہے گناہ ہوگا اگر مین اوسکا روپیہ اوس کی بال بچون پر صرف کرون بغیر
اوسکی اجازت کے آپنے فرمایا تیرے اوپر کچہ گناہ نہین اگر تو دستور کے موافق خرچ کرے (یہ نہین کہ اوسکا

اللہ دو بہ باخرچ کرے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت جاءت ھند بنت عتبۃ بن ربیعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقالت یا رسول اللہ ما کان علی ظہر الارض خباء احب الی ان یذلوا من اھل خبائک وما اصبح الیوم علی ظہر الارض خباء احب الی ان یعزوا من اھل خبائک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضا والذی نفسی بیدہ ثم قالت یا رسول اللہ ان ابا سفیان رجل مسیک فھل علی حرج ان اطعم من الذی لہ عیالنا قال لھا لا الا بالمعروف

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** النھی عن کثرۃ السؤال واضاعۃ المال بہت پوچھنے سے اور مال کو تباہ کرنے سے ممانعت **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یرضی لکم ثلثا ویکرہ لکم ثلثا فیرضی لکم ان تعبدوہ ولا تشرکوا بہ شیئا وان تعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا ویکرہ لکم قیل وقال وکثرۃ السؤال واضاعۃ المال **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے تمہاری تین باتوں سے اور ناخوش ہوتا ہے تین باتوں سے خوش ہوتا ہے اس سے کہ تم پوجو اوسکو اور اوسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور اوسکی رسی سب ملکر پکڑے رہو (یعنے قرآن پر عمل کرتے رہو) اور پھوٹ مت ڈالو۔ اور ناخوش ہوتا ہے بیفائدہ بکبک کرنے سے اور بہت پوچھنے سے یعنے اون مسائل کا پوچھنا جن کی ضرورت نہ ہو یا اون باتوں کا جن کی حاجت نہ ہو اور جنکا پوچھنا دوسرے کو ناگوار ہو) اور مال کے تباہ کرنے سے (یعنے بیفائدہ اوٹھانے سے جو نہ دنیا کے کام آوے نہ عقبیٰ میں جیسے پتنگ بازی آتشبازی وغیرہ میں) **عن** سھیل بھذا الاسناد مثلہ غیر انہ قال ویسخط لکم ثلاثا ولم یذکر ولا تفرقوا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ تین باتوں سے غصہ ہوتا ہے اور پھوٹ کا بیان نہیں کیا **عن** المغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل حرم علیکم عقوق الامھات ووأد البنات ومنعا وھات وکرہ لکم ثلاثا قیل وقال وکثرۃ السؤال واضاعۃ المال **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ عزت اور بزرگی والے نے حرام کیا ہے تم پر نافرمانی ماؤں کی اور

زندہ گاڑ دینا لڑکیون کا (جیسے کفار کیا کرتے تہے) اور نہ دینا اوسکو جسکا دینا ہو مال ہوتے ہوے (اور مانگنا اوس چیز کا جس کو مانگنے کا حق نہین) اور برا جانتا ہو تین باتون کو (گو اونکا گناہ نہین جیسا پہلے تین باتون مین ہے) بیفائدہ بک بک اور بہت پوچہنا اور مال کو برباد کرنا عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا تمہارے اوپر اور یہ نہین ہے اللہ تعالی نے حرام کیا ہے عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ كَاتِبُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اُكْتُبْ اِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيْلَ وَقَالَ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ ترجمہ شعبی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو مجہسے مغیرہ بن شعبہ کے منشی نے بیان کیا کہ معاویہ نے مغیرہ کو لکہا مجہے ایسی بات لکہو جو تم نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو مغیرہ نے لکہا مین نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اللہ تعالی ناپسند کرتا ہے تمہارے لیے تین باتون کو ایک بیفائدہ گفتگو (فلان ایسے تہے فلان ایسے ہین سلیم شاہ کی ڈاڑہی بڑی تہی شیر شاہ کی چہوٹی) دوسری مال کو تباہ کرنا (بیجا خرچ مین) تیسرے بہت پوچہنا عَنْ وَرَّادٍ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيْرَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ ثَلَاثًا وَنَهٰى عَنْ ثَلَاثٍ حَرَّمَ عُقُوْقَ الْوَالِدِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَلَا وَهَاتِ وَنَهٰى عَنْ ثَلَاثٍ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةِ الْمَالِ ترجمہ وراد سے روایت ہو مغیرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے معاویہ کو لکہا سلام ہو تم پر بعد اس کے معلوم ہو کہ مین نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اللہ نے حرام کیا ہے تین باتون کو اور منع کیا ہے تین باتون سے حرام کیا ہے باپ کی نافرمانی کو اور جیتی لڑکیون کو گاڑ دینا اور نہ دینا جسکو دینا ہے اور مانگنا جس سے نہ مانگنا چاہیے اور منع کیا ہے بے فائدہ بک بک سے اور بہت پوچہ پاچہ کرنے سے اور مال کو تباہ کرنے سے باب بیان اجر الْحَاكِمِ اِذَا اجْتَهَدَ فَاَصَابَ اَوْ اَخْطَاَ حاکم جب فیصلہ کرے اگرچہ غلط ہو اوسکا ثواب

عَنْ اَبِیْ قَیْسٍ مَوْلٰی عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَکَمَ الْحَاکِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَکَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ ترجمہ ابو قیس سے روایت ہو جو مولی تھے عمرو بن عاص کے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب حاکم سوچ کر حکم دیوے پھر صحیح کرے تو اوسکو دو اجر ہین اور جو سوچ کر حکم دیوے اور غلطی کرے تو اُس کو ایک اجر ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مراد وہ حاکم ہی جو عالم ہو حکم کے لائق اور جاہل کو حکم دینا درست نہین اگر وہ حکم کرے تو گنہگار ہوگا اگرچہ اُسکا حکم اتفاقاً حق ہو جاوے اور یہی حکم ہے مجتہد کا لیکن اختلاف ہی کہ ہر مجتہد مصیب ہی یا ایک مصیب ہے اور باقی مخطی ہین لیکن مخطی کو بھی ایک ثواب اور اجر ہے اس لیے کہ اوس نے کوشش کی اور محنت کی حق کے حاصل کرنے مین - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امت محمدی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام مین جتنے علماء مجتہدین گذرے ہین جیسے امام شافعی امام مالک امام اعظم ابوحنیفہ کوفی امام اجل احمد بن حنبل امام داود ظاہری امام سفیان ثوری امام اوزاعی امام اسحاق بن راہویہ امام بخاری امام اشہب امام سحنون امام ابن المبارک امام ابن شبرمہ امام ابن ابی لیلی امام وکیع امام ابو یوسف امام محمد امام زفر امام مزنی امام طحاوی امام ابو ثور امام ابن منذر امام لیث بن سعد امام ابن تیمیہ امام ابن جریر طبری امام شوکانی ان سب لوگون کے لیے ہر ایک مسئلہ اختلافی مین اجر اور ثواب ہوا ہے گو اُن سے خطا اور غلطی ہوئی ہو اور اسوجہ سے ہر ایک مجتہد اور امام کا احسان ماننا چاہیے کہ اُنہون نے خدا کے واسطے دین مین کوشش کی اور اون کی برائی یا بدگوئی سے باز رہنا چاہیے رضی اللہ عنہم ہو اللہ ان سب بزرگوارون سے آمین یارب العلمین عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّیْثِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ رِوَایَةِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِالْاِسْنَادَیْنِ جَمِیْعًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ کَرَاهَةِ قَضَاءِ الْقَاضِیْ وَهُوَ غَضْبَانُ

غصہ کی حالت مین فیصلہ کرنا مکروہ ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَتَبَ اَبِیْ وَکَتَبْتُ لَهٗ اِلٰی عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ بِسِجِسْتَانَ اَنْ لَا تَحْکُمَ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَحْکُمُ اَحَدٌ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ

عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے روایت ہے میرے باپ نے لکھوایا اور مین نے لکھا عبید اللہ بن ابی
بکرہ کو اور وہ قاضی تھے سجستان کے مت حکم کر دو آدمیون مین جب تو غصے ہو کیونکہ مین نے سنا
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے نہ فیصلہ کرے کوئی دو شخصون مین جب وہ غصہ
ہو **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اور یہی حکم ہے جب بھوکا ہو یا پیاسا شدت سے یا بہت
پیٹ بھرا ہو یا رنج بہت ہو یا خوشی بہت ہو کیونکہ ان حالتون مین فہم درست نہین ہوتی اور دل
اور طرف متوجہ ہوتا ہے اسپر بھی اگر فیصلہ کرے تو وہ فیصلہ درست ہوگا کیونکہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے بھی حرہ کی نہر کا فیصلہ کیا تھا غصہ کی حالت مین انتھے **عن** ابی بکرۃ رضی
اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث ابی عوانۃ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا **باب** نقض الاحکام الباطلۃ ورد محدثات الامور غلط
باتون کا ابطال اور نئی باتون کا جو دین مین نکالی جاوین رد **عن** عائشۃ رضی اللہ
تعالی عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا
ما لیس منہ فھو رد ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے دین مین وہ بات نکالے جو اوس
مین نہ ہو (یعنے بغیر دلیل کے) وہ رد ہے **ف** یعنے لغو ہے اور مردود ہے اوس سے بچنا چاہیے اور
اوسپر عمل نہ کرنا چاہیے یہ حدیث جامع ہے تمام بدعات اور مخترعات کو جو لوگون نے دین مین داخل
کی ہین اور دوسری حدیث اس سے بھی زیادہ صاف ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد ترجمہ ام المومنین حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسا کام کرے
جس کیلیے ہمارا حکم نہ ہو (یعنے دین مین ایسا عمل نکالے) تو وہ مردود ہے **ف** یعنے وہ عمل لغو ہے
اوس مین کچھ ثواب نہین بلکہ عذاب ہے۔ ثواب اوسی عمل مین ہے جسکو اللہ اور اوسکے رسول نے بتایا اور بندون
کو اوسکے کرنے کا حکم دیا۔ اس حدیث سے بدعتیون کا سارا ڈھانچہ ٹوٹ گیا اور اُن کا گھر اوجڑ گیا کیونکہ
اگر اونھون نے خود بعض کام نہین نکالے تو کیا ہوتا ہے اون کے اگلون نے نکالے سہی اور حدیث
تو سب پر رد کرتی ہے **باب** بیان خیر الشھود اچھے گواہون کا بیان **عن** زید بن

خالِدِ الجُهَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخۡبِرُکُمۡ بِخَیۡرِ الشُّھَدَآءِ الَّذِیۡ یَاۡتِیۡ بِشَھَادَتِہٖ قَبۡلَ اَنۡ یُّسۡئَلَھَا ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تمکو بتلاؤن بہتر گواہ کون ہے جو اپنی گواہی ادا کرے پوچھنے سے پہلے ف یعنی جب کسی کا حق ڈوبتا ہو یا خون تلف ہوتا ہو اور حق والے کو اوسکی گواہی معلوم نہ ہو تو بن بلائے گواہی دینا چاہیے اور یہ حدیث اُس حدیث کے خلاف نہین ہے جس مین آیا ہے کہ قیامت کے قریب ایسے لوگ پیدا ہونگے جن کی گواہی نہ چاہی جاویگی اور وہ گواہی دینگے کیونکہ وہان مراد وہ گواہی ہے جو بے ضرورت ہو یا جھوٹی ہو یا جو لائق نہ ہو گواہی دیں واللہ اعلم بالصواب

باب اختلافِ المُجۡتَھِدِیۡنَ مجتہدون کا اختلاف عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیۡنَمَا امۡرَاَتَانِ مَعَھُمَا ابۡنَاھُمَا جَآءَ الذِّئۡبُ فَذَھَبَ بِابۡنِ اِحۡدٰھُمَا فَقَالَتۡ ھٰذِہٖ لِصَاحِبَتِھَا اِنَّمَا ذَھَبَ بِابۡنِکِ اَنۡتِ وَقَالَتِ الۡاُخۡرٰی اِنَّمَا ذَھَبَ بِابۡنِکِ فَتَحَاکَمَتَا اِلٰی دَاوٗدَ عَلَیۡہِ السَّلَامُ فَقَضٰی بِہٖ لِلۡکُبۡرٰی فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَیۡمَانَ بۡنِ دَاوٗدَ عَلَیۡھِمَا السَّلَامُ فَاَخۡبَرَتَاہُ فَقَالَ ائۡتُوۡنِیۡ بِالسِّکِّیۡنِ اَشُقُّہٗ بَیۡنَکُمَا فَقَالَتِ الصُّغۡرٰی لَا یَرۡحَمُکَ اللّٰہُ ھُوَ ابۡنُھَا فَقَضٰی بِہٖ لِلصُّغۡرٰی قَالَ قَالَ اَبُوۡ ھُرَیۡرَۃَ وَاللّٰہِ اِنۡ سَمِعۡتُ بِالسِّکِّیۡنِ قَطُّ اِلَّا یَوۡمَئِذٍ مَا کُنَّا نَقُوۡلُ اِلَّا الۡمُدۡیَۃَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو عورتیں جارہی تھین اپنا اپنا بچہ لیے ہوئے اتنے مین بھیڑیا آیا اور ایک کا بچہ لے گیا ایک نے دوسری سے کہا تیرا بیٹا لے گیا وہ کہنے لگی تیرا بیٹا لے گیا آخر دونون اپنا فیصلہ کرانے کو حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئین اُنھون نے بچہ بڑی عورت کو دلادیا (اس وجہ سے کہ بچہ اوس کے مشابہ ہوگا یا اونکی شریعت مین ایسی صورتون مین بڑے کو ترجیح ہوگی یا بچہ اوس کے ہاتھہ مین ہوگا) پھر وہ دونون حضرت سلیمان علیہ السلام پاس آئین اور اُن سے سب حال بیان کیا اونھون نے کہا چھری لاؤ ہم بچے کے دو ٹکڑے کرکے تم دونو کو دیدینگے (اس سے بچے کا کاٹنا مقصود نتھا بلکہ حقیقی مان کا دریافت کرنا منظور تھا) چھوٹی نے کہا اللہ تجھپر رحم کرے مت کاٹ بچہ کو وہ بڑی کا بیٹا ہے حضرت سلیمان نے وہ بچہ چھوٹی کو دلادیا (تو حضرت سلیمان نے حضرت داؤد کے خلاف حکم دیا اسلیے کہ دونون مجتہد تھے اور پیغمبر بھی تھے اور مجتہد کو دوسرے مجتہد کا خلاف درست ہے مسائل اجتہادی مین گو حکم توڑنا درست نہین مگر شاید حضرت داؤد نے اس فیصلہ کو قطع نہ کیا ہوگا یا صرف بطور فتوی کے ہوگا) ابوہریرہ نے کہا اس حدیث مین مین نے سکین کا لفظ سنا ہے جو چھری کو کہتے ہین ہم تو مدیہ کہا

کرتے تھے عن ابی الزناد بھذا الاسناد مثل معنی حدیث ورقاء ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب استحباب اصلاح الحاکم بین الخصمین حاکم کو دونوں فریق میں صلح کرا دینا بہتر ہے عن ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتری رجل من رجل عقارا لہ فوجد الرجل الذی اشتری العقار فی عقارہ جرۃ فیھا ذھب فقال لہ الذی اشتری العقار خذ ذھبک منی انما اشتریت منک الارض ولم ابتع منک الذھب فقال الذی باع الارض انما بعتک الارض وما فیھا قال فتحاکما الی رجل فقال الذی تحاکما الیہ الکما ولد فقال احدھما لی غلام وقال الاخر لی جاریۃ قال انکحوا الغلام الجاریۃ وانفقوا علی انفسکما منہ وتصدقا ترجمہ ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کیں ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنکر پھر بیان کیں کئی حدیثیں اون میں سے ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے دوسرے شخص سے زمین خریدی پھر جس نے زمین خریدی اوس نے ایک تھلیا سونیکی اوس میں پائی جس نے خریدی تھی وہ کہنے لگا (بیچنے والے سے) تو اپنا سونا لے میں نے تجھسے زمین خریدی تھی سونا نہیں خریدا تھا جس نے زمین بیچی تھی اوس نے کہا میں نے تیرے ہاتھ زمین بیچی اور جو کچھ اس میں تھا تو سونا بھی تیرا ہے سبحان اللہ بائع اور مشتری دونوں کیسے خوش نیت اور دیانتدار تھے) پھر دونوں نے فیصلہ چاہا ایک شخص سے وہ بولا تمہاری اولاد ہے ایک نے کہا میرا ایک لڑکا ہے دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے اوس نے کہا اچھا اوس کے لڑکے کا نکاح اوس لڑکی سے کردو اور اوس سونے کو دونوں خرچ کرو اور خدا تعالی کی راہ میں بھی دو (غرض صلح کرا دی اور یہ مستحب ہے تاکہ دونوں خوش رہیں)

کتاب اللقطۃ

کتاب لقطہ یعنی پڑی ہوئی چیز ملنے کا بیان

عن زید بن خالد الجھنی رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال جاء رجل الی النبی صلی

اللہ علیہ وسلم عن اللقطۃ فقال اعرف عفاصہا ووکاءہا ثم عرفہا سنۃ فان جاء صاحبہا والا فشأنک بہا قال فضالۃ الغنم قال لک او لاخیک او للذئب قال فضالۃ الابل قال مالک ولہا معہا سقاؤہا وحذاؤہا ترد الماء وتاکل الشجر حتی یلقاہا ربہا قال یحیی احسب قرأت عفاصہا ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہو ایک شخص جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور پوچھنے لگا لقطہ کو آپ نے فرمایا بتلا اوسکی تہیلی اور اوسکا ڈہکن ایک سال تک پہر اگر اسکا مالک آوے تو دیدے نہیں تو تجہے اختیار ہے (چاہے تو اپنے صرف مین لا) پہر اوس نے پوچہا بہولی بہٹکی بکری کا کیا حکم ہے آپنے فرمایا وہ تو تیری ہے یا تیرے بہائی کی ہے یا بہیڑیے کی ہے پہر اوس نے پوچہا بہولے بہٹکے اونٹ کا کیا حکم ہے آپنے فرمایا اوس سے تجہے کیا مطلب اوس کے ساتہہ اوسکی مشک ہے (پیٹ مین جس مین کئی دن کا پانی بہر لیتا ہے) اور اوسکا جوتہ بہی اوس کے پاس ہے پانی پیتا ہے درخت کہاتا ہے یہانتک کہ اوسکا مالک اوسکو پالیتا ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا لقطہ یعنے پڑی ہوئی چیز کا اوٹہانا واجب ہے یا مستحب اسمین علما کا اختلاف ہو لیکن صحیح یہ ہے کہ مستحب ہو واجب نہین ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ واجب ہو اور تیسرا قول یہ ہو کہ اگر وہ جاے ایسی ہو جہان امن ہو تو اوٹہا لینا مستحب ہو ورنہ واجب ہو تاکہ مسلمان کا مال تلف نہ ہو اور ایک سال تک اسکو بتلانا اور شناخت کرانا واجب ہے بالاتفاق اگر وہ حقیر شے نہ ہو اور یہ جب ہو کہ اُٹہانے والی کی نیت اُس کے مالک ہونے کی ہو اور جو صرف حفاظت کی نیت ہو اسکے مالک پیدا ہونے تک تو شناخت واجب نہین ہے اور صحیح یہ ہے کہ اس صورت مین بہی واجب ہو تاکہ اسکا مالک پیدا ہو اور حقیر شے کو اتنے دنون تک بتلانا کافی ہے کہ یقین ہوجاوے کہ اب اسکا مالک نہ آویگا اور بتلانے کی صورت یہ ہے کہ جہان وہ چیز ملی وہان اور بازارون اور مسجدون اور مجمعون مین پکارنے کہ جسکی کوئی شے کہوگئی ہو وہ میرے پاس آوے پہر اگر مدت کے اندر اسکا مالک آجاوے اور اپنی شے پہچان لیوے تو وہ شے اوسکے حوالہ کیجاوے گی اسیطرح اگر مدت کے بعد آوے مگر پانے والی سے اپنے ملک مین داخل کرنے کے پہلے گو اسمین زیادتی ہوگئی ہو جیسے موٹا پایا اولاد وغیرہ اور اگر کوئی

شخص آوے اور اپنے دعوے کو ثابت نہ کرے اور پانے والا اگر اوسکی تصدیق نہ کرے تو دینا درست
نہین اور جو تصدیق کرے تو دینا درست ہے اور جب تک گواہ قائم نہ ہون اوس وقت تک پانے
والا دینے کے لیے مجبور نہ کیا جاوے گا یہ سب جب تک ہو کہ پانے والا اوسکا مالک نہ ہو جاوے
لیکن اگر سال بھر تک بتلا دے اور مالک نہ ملے تو پانے والے کو اختیار ہے خواہ اوس کو
اپنی حفاظت مین ہمیشہ رکھے یا اوسکا مالک بن جاوے امیر ہو یا غریب اور مالک بننے کی یہ
شکل ہے کہ زبان سے کہے مین اسکا مالک ہوگیا یا اوس مین تصرف کرے یا صرف نیت ملک
کی کرے اب اسکے بعد اگر مالک آوے تو وہ اپنی شے مع نفع یا اوسکی قیمت لے لیگا اور جو بعد مالک ہونے کے وہ
شے پانے والے پاس تلف ہو جاوے تو اوسکا تاوان لازم ہوگا اور داؤد کے نزدیک لازم
نہ ہوگا اور بکری اور اونٹ مین آپ نے فرق کیا کس لیے کہ بکری حفاظت کی محتاج ہے اور
اور اونٹ محتاج نہین پھر اگر بکری لے اور سال بھر تک بتلا کے بعد اوس کے کاٹ کر کھا گیا
اب مالک آیا تو تاوان دینا ہوگا اور ابو حنیفہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک تاوان نہ ہوگا
(انتہی مختصراً) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ
اسْتَنْفِقْ بِهَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا
فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ اَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ
وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا ۞ ترجمہ زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہو ایک شخص نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا لقطہ کو آپ نے
فرمایا ایک سال تک اوسکو بتلا پھر پہچان رکھ اُس کا ڈھکنا اور اُس کی تھیلی (یہ دو سرے
پہچان ہے ایک سال کے بعد تاکہ اگر مالک آوے تو اوسکو پہچان کر تاوان دے سکے اور ایک
پہچان پانے کے بعد ہے مالک کی تلاش کے لیے) پھر خرچ کر ڈال اسکو اب اگر مالک آوے
تو ادا کر دے اسکو ایک شخص بولا یا رسول اللہ بھولی بھٹکی بکری کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اسکو
پکڑ لے وہ تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی ایک شخص بولا یا رسول اللہ بھولے بھٹکے اونٹ

زید بن

کا کیا حکم ہے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آیا یہانتک کہ آپکے رخسارے سرخ ہوگئے
یا چہرہ سرخ ہوگیا بعد اوسکے آپنے فرمایا اونٹ سے تجھے کیا کام اوسکے ساتھہ اوسکا جوتا ہے مشک
ہے یہانتک کہ اوسکا مالک اوس سے ملے عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمْ بِهٰذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ وَقَالَ قَالَ عَمْرٌو فِي الْحَدِيثِ فَإِذَا لَمْ يَأْتِ لَهَا
طَالِبٌ فَاسْتَنْفِقْهَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ جب کوئی اوسکا مانگنے والا نہ
آوے تو اوسکو خرچ کر ڈال عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ يَقُولُ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمٰعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاحْمَارَّ وَجْهُهُ
وَجَبِينُهُ وَغَضِبَ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ يَجِئْ صَاحِبُهَا كَانَتْ وَدِيعَةً
عِنْدَكَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ آپ کا منہ اور پیشانی سرخ ہوگئی اور آپ
غصے ہوئے اور زیادہ کیا اس کے بعد کہ ایک سال تک بتلا پھر اگر اوسکا مالک نہ آوے تو وہ تیرے
پاس امانت رہے گا عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ الذَّهَبِ
أَوِ الْوَرِقِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تَعْرِفْ فَاسْتَنْفِقْهَا
وَلْتَكُنْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَأَدِّهَا إِلَيْهِ وَسَأَلَهُ عَنْ
ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ
الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا وَسَأَلَهُ عَنِ الشَّاةِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ
أَوْ لِلذِّئْبِ ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلعم کے کہ رسول صلعم
سے پوچھا سونا یا چاندی کے لقطہ کو آپ نے فرمایا اوسکا بندھن اور اوسکی تھیلی پہچان رکھہ
پھر سال بھر تک لوگوں سے دریافت کر اگر کوئی نہ پہچانے تو اوسکو خرچ کر ڈال لیکن وہ امانت
رہے گا تیرے پاس (اور صرف کرنے سے پھر جب مالک آوے تو تاوان دینا ہوگا) پھر جب اوس کا
مالک کسی دن بھی آوے تو اوسکو ادا کر اور پوچھا آپسے اونٹ کو جو بھولا بھٹکا ہو آپ نے فرمایا
اوس سے تجھے کیا کام اوسکے ساتھہ اوسکا جوتا ہے مشکیزہ ہے پانی پیتا ہے درخت کے

پتے کھاتا ہے یہانتک کہ اوسکا مالک پاوے اوس کو اور پوچھا آپ سے بکری کو آپ نے فرمایا اُسکو لے لے
کیونکہ بکری تیری ہے یا تیرے بھائی کی ہے یا بھیڑیے کی ہے عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُھَنِیِّ
اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَالَّۃِ الْاِبِلِ زَادَ رَبِیْعَۃُ فَغَضِبَ حَتّٰی
احْمَرَّتْ وَجْنَتَاہُ وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ حَدِیْثِھِمْ وَزَادَ فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُھَا فَعَرَفَ
عِفَاصَھَا وَعَدَدَھَا وَوِکَاءَھَا فَاَعْطِھَا اِیَّاہُ وَاِلَّا فَھِیَ لَکَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
اس مین اتنا زیادہ ہے کہ جب اُسکا مالک آوے تو پوچھ اوس سے تھیلی کو (وہ کیسی ہے) اور گنتی کو
(کتنے روپیہ ہین) اور بندھن کو (وہ کیسا ہے) پھر اگر وہ بیان کرے تو وہ پاوے اوسکو ورنہ وہ تیرا ہے
عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُھَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَۃِ فَقَالَ عَرِّفْھَا سَنَۃً فَاِنْ لَّمْ تُعْتَرَفْ فَاعْرِفْ عِفَاصَھَا وَوِکَاءَھَا ثُمَّ کُلْھَا
فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُھَا فَاَدِّھَا اِلَیْہِ ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا لقطہ کو آپ نے فرمایا ایک سال تک دریافت کر پھر اگر کوئی نہ پہچانے تو اوسکا تھیلہ اور بندھن
یاد رکھ لے اور کھا ڈال (خرچ کر لے) جب اُسکا مالک آوے تو ادا کر عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ عُثْمَانَ بِھٰذَا
الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِی الْحَدِیْثِ فَاِنِ اعْتُرِفَتْ فَاَدِّھَا وَاِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَھَا وَوِکَاءَھَا وَعَدَدَھَا
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ اگر کوئی پہچانے تو دیدے اوسکو نہین تو یاد رکھ اُس کا بندھن
اور اُسکا تسمہ اور اُسکا تھیلہ اور اُسکا شمار عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ کُھَیْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَیْدَ بْنَ
غَفَلَۃَ قَالَ خَرَجْتُ اَنَا وَزَیْدُ بْنُ صُوْحَانَ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِیْعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ
غَازِیْنَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَاَخَذْتُہُ فَقَالَا لِیْ دَعْہُ فَقُلْتُ لَا وَلٰکِنِّیْ اُعَرِّفُہُ فَاِنْ جَاءَ
صَاحِبُہُ وَاِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِہٖ قَالَ فَاَبَیْتُ عَلَیْھِمَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ غَزَاتِنَا قُضِیَ
لِیْ اَنِّیْ حَجَجْتُ فَاَتَیْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَلَقِیْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاَخْبَرْتُہُ
بِشَاْنِ السَّوْطِ وَبِقَوْلِھِمَا فَقَالَ اِنِّیْ وَجَدْتُ صُرَّۃً فِیْھَا مِائَۃُ دِیْنَارٍ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُ بِھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْھَا
حَوْلًا قَالَ فَعَرَّفْتُھَا فَلَمْ اَجِدْ مَنْ یَّعْرِفُھَا ثُمَّ اَتَیْتُہُ فَقَالَ عَرِّفْھَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُھَا
فَلَمْ اَجِدْ مَنْ یَّعْرِفُھَا ثُمَّ اَتَیْتُہُ فَقَالَ عَرِّفْھَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُھَا فَلَمْ اَجِدْ مَنْ یَّعْرِفُھَا

فقال احفظ عددها ووعاءها ووكاءها فان جاء صاحبها والا فاستمتع بها
فلقيته بعد ذلك بمكة فقال لا ادري بثلاثة احوال او حول واحد ترجمہ
حضرت سلمہ بن کہیل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سوید بن غفلہ سے سنا وہ کہتے تھے
میں اور زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ جہاد کو نکلے میں نے ایک کوڑا پڑا پایا اوس کو اٹھا
لیا زید اور سلمان نے کہا پھینکو میں نے کہا میں نہیں پھینکتا بلکہ میں اوس کی دریافت
کرون گا پھر اگر اوسکا مالک آوے گا تو خیر ورنہ میں اپنے کام میں رکھون گا وہ کہی گئے پھینک کر
میں نے نہ مانا ہم جہاد سے لوٹے تو اتفاق سے میں نے حج کیا اور مدینہ کو گیا وہان حضرت ابی
بن کعب رضی اللہ تعالے عنہ سے ملا اون سے میں نے کوڑے کا حال بیان کیا اور جو زید اور سلمان
کہتے تھے انہون نے کہا میں نے ایک تھیلی پائی سو اشرفیون کی جناب رسول خدا صلی اللہ
تعالے علیہ وسلم کے زمانے مبارک میں میں اوسکو آپ پاس لایا آپ نے فرمایا سال بھر تک
دریافت کر اسکے مالک کو میں نے دریافت کیا کوئی پہچاننے والا نہ ملا پھر میں آپ پاس آیا آپ نے فرمایا اور ایک سال دریافت کر
میں نے دریافت کیا کوئی نہ ملا جو اوسکو پہچانتا پھر میں آپ پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال اور دریافت کر میں نے پوچھا
کوئی نہ ملا آخر آپ نے فرمایا اوسکی گنتی اور اسکی تھیلی اور ڈھکن دل میں جمالے پھر اگر اسکا مالک آیا تو خیر ورنہ تو
اپنے خرچ میں لا میں نے اوس کو خرچ کیا راوی کو شک ہے اس حدیث میں کہ تین سال دریافت کرنے
کے لیے فرمایا یا ایک سال کے لیے **عن** سلمة بن كهيل او اخبر القوم وانا فيهم
قال سمعت سويد بن غفلة قال خرجت مع زيد بن صوحان وسلمان بن
ربيعة رضي الله تعالى عنهما فوجدت سوطا واقتص الحديث بمثله الى قوله
فاستمتعت بها قال شعبة فسمعته بعد عشر سنين يقول عرفها عاما واحدا
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ شعبہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا میں سلمہ سے ملا دس
برس کے بعد تو وہ کہنے لگا ایک سال تک بتلا **فائدہ** امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا
یہ جو بعض روایتون میں تین سال تک دریافت کرنے کے لیے منقول ہے یہ راوی کی
غلطی ہے یا تین سال تک دریافت کرنا افضل ہے مگر علما کا اتفاق ہے اس بات پر کہ ایک
سال تک دریافت کرنا کافی ہے **عن** سلمة بن كهيل رضي الله تعالى عنه

يعني الاسناد نحو حديث شعبة وفي حديثهم جميعا ثلاثة احوال الا حماد بن سلمة فان في حديثه عامين او ثلاثة وفي حديث سفيان وزيد بن ابي انيسة وحماد بن سلمة فان جاء احد يخبرك بعددها ووعائها ووكائها فاعطها اياه وزاد سفيان في رواية وكيع والا فهي كسبيل مالك وفي رواية ابن نمير والا فاستمتع بها ترجمہ وہی ہے اور گذرا کچھ لفظوں کا اختلاف ہے عن عبد الرحمن بن عثمان التيمي رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن لقطة الحاج ترجمہ عبد الرحمن بن عثمان تیمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حاجیوں کی پڑی ہوئی چیز لینے سے **فائدہ** واسطے مالک کے نہ واسطے حفاظت کے نووی عن زيد بن خالد الجهني رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اوى ضالة فهو ضال ما لم يعرفها ترجمہ زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کھوئی چیز رکھ لی وہ گمراہ ہے جب تک اوس کے مالک کو دریافت نہ کرے اس سے معلوم ہوا کہ لقطہ کا پہچنوانا اور بتلانا ضرور ہے **باب تحريم حلب الماشية بغير اذن مالكها** جانور کا دودھ دوہنا بغیر مالک کی اجازت کے حرام ہے عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحلبن احد ماشية احد الا باذنه ايحب احدكم ان تؤتى مشربته فتكسر خزانته فينتقل طعامه فانما تخزن لهم ضروع مواشيهم اطعمتهم فلا يحلبن احد ماشية احد الا باذنه ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے دوسرے کے جانور کا دودھ نہ دوہے مگر اوس کی اجازت سے کیا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے کہ اوس کی کوٹھری میں کوئی آوے اور اسکا خزانہ توڑ کر اوس کے کھانے کا غلہ نکال لے جاوے اسی طرح جانوروں کے تھن اونکے خزانے ہیں کھانے کے تو کوئی نہ دوہے کسی کے جانور کا دودھ بے اوس کی اجازت کے مگر جو مرتا ہو مارے بھوک کے وہ بقدر ضرورت کے دوسرے کا کھانا اجازت کے کھا سکتا ہے لیکن اس پر قیمت لازم ہوگی اور بعض سلف اور محدثین کے نزدیک لازم نہ ہوگی اگر مردار بھی موجود ہو تو اس میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک مردار کھا لیوے اور بعضوں کے نزدیک غیر کا کھانا

عَن ابنِ عُمرَ عنِ النّبیّ صلّی اللهُ علیہِ وسلّم نحوَ حدیثِ مالکٍ غیرَ اَنّ فی حدیثِہم جمیعًا فیتنقلُ اِلّا اللیثَ بنَ سعدٍ فانّ فی حدیثہٖ فیتنقلُ طعامہم ترجمہ روایت مالک کی سی ہی جو اوپر گذرا

باب الضِّیافۃِ مہمانی کا بیان

عن ابی شُریحٍ العدَوِیّ انّہٗ قال سمعتْ اُذُنایَ وابصرتْ عینایَ حین تکلّم رسولُ اللهِ صلّی اللهُ علیہِ وسلّم فقال مَن کان یؤمنُ باللهِ والیومِ الاٰخرِ فلیُکرمْ ضیفَہٗ جائزتَہٗ قالوا وما جائزتُہٗ یا رسولَ اللهِ قال یومُہٗ ولیلتُہٗ والضّیافۃُ ثلاثۃُ ایّامٍ فما کان وراءَ ذٰلک فہو صدقۃٌ علیہِ وقال مَن کان یؤمنُ باللهِ والیومِ الاٰخرِ فلیقلْ خیرًا او لیصمُتْ ترجمہ ابو شریح عدوی سے روایت ہی میرے کانون نے سنا اور میری آنکھون نے دیکھا جب رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یقین رکھتا ہی الله تعالی پر اور قیامت کے دن پر اوسکو چاہیے کہ خاطرداری کرے اپنے مہمان کی تکلف سے لوگون نے کہا تکلف کب تک ہے یا رسول الله آپنے فرمایا تکلف ایک دن رات تک ہے (یعنی ایک دن رات اپنے مقدور کے موافق عمدہ کہانا کہلاوے) اور مہمانی تین دن تک ہی (یعنی دو دن معمولی کہانا کہلاوے) پہر اوسکے بعد جو مہمانی کرے وہ صدقہ ہی **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے ضیافت کی تاکید نکلتی ہے اور شافعی اور مالک اور ابوحنیفہ رحمہم الله تعالی اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ ضیافت سنت ہی واجب نہین ہی لیکن لیث اور امام احمد رہ کے نزدیک ایک دن رات تک واجب ہی اور امام احمد نے کہا کہ وہ واجب ہے جنگل اور گانون کے رہنے والون پر (جہان مسافر کو بازار مین کہانا نہین ملتا) اور شہر والون پر واجب نہین ہی **ف** اور جو شخص یقین رکھتا ہو الله پر اور قیامت کے دن پر اسکو چاہیے کہ نیک بات کہے یا چپ رہے **ف** یہ حدیث ایسی عمدہ ہی کہ اسپر عمل کرنے سے انسان تمام آفتون اور بلاؤن سے محفوظ رہتا ہی اور یہ حدیث علم اخلاق کی جڑ ہے علم اخلاق انسان کی روح درست کرنے کے لیے ضرور ہے جیسے علم طب بدنی صحت حاصل کرنے کے لیے ضرور ہے تمام شر و فساد اور بری باتین اور فتنے انسان کی حرکات سے پیدا ہوتی ہین ازمانت کہ ریاست اور حرکات کی مصدر غالبًا تین چیزین ہین زبان اور ہاتھ پاؤن اور شرمگاہ پہر جس نے ان تینون کو عقل سلیم اور شرع مستقیم کے قابو مین رکھا وہ مراد کو پہونچ گیا اور تمام اخلاق کا خلاصہ ایک جملہ مین موجود ہے وہ یہ ہی کہ کوئی حرکت لسانی یا بدنی بدون فکر اور غور اور مطابقت شرع کی نہ کیجاوے جبتک آدمی خاموش ہی تو بیفکر ہے جہان کوئی بات کرنا چاہے یا کوئی کام تو پہلے سوچنا ضرور ہے کہ اس بات یا کام مین کوئی خرابی حال یا مآل مین تو پیدا نہوگی اگر غور سے یہ امر ثابت

سے توسونا لکھے نہیں بشرطیکہ اس بات کا کلام کی ضرورت ہو ورنہ بہتر حال خاموشی اور سکوت ہی بشرط فرصت
عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْخُزَاعِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلضِّیَافَۃُ ثَلَاثَۃُ اَیَّامٍ
وَجَائِزَتُہٗ یَوْمٌ وَّلَیْلَۃٌ وَلَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ اَنْ یُّقِیْمَ عِنْدَ اَخِیْہِ حَتّٰی یُؤْثِمَہٗ قَالَ یُقِیْمُ
عِنْدَہٗ وَلَا شَیْءَ لَہٗ یَقْرِیْہِ بِہٖ ترجمہ ابو شریح خزاعی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ضیافت تین دن تک ہی اور اسکا تکلف ایک دن رات تک چاہیے اور کسی مسلمان کو درست نہیں
کہ اپنے بھائی پاس ٹھیرا رہے یہانتک کہ اسکو گناہ میں ڈالی آپنے فرمایا اوس کے پاس ٹھیرا رہی اور اوس کے
پاس کچھ نہ ہو کھلانے کے لیے ف تو خواہ مخواہ وہ اسکی غیبت کریگا کہ بُرا ایسا آدمی ہے یا بے جا
مال لاکر کھلا دے گا ہر حال مین گنہگار ہوگا غرض تین روز سے زیادہ رہنا جائز نہیں البتہ اگر وہ
خود درخواست کرے یا یقین ہو کہ اوس کے زیادہ رہنے سے وہ ناراض نہ ہوگا تو قباحت نہیں ہے
(نووی) عَنْ شُرَیْحٍ الْخُزَاعِیِّ یَقُوْلُ سَمِعَتْ اُذُنَایَ وَبَصُرَ عَیْنِیْ وَوَعَاہُ قَلْبِیْ حِیْنَ
تَکَلَّمَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اللَّیْثِ وَذَکَرَ فِیْہِ
وَلَا یَحِلُّ لِاَحَدِکُمْ اَنْ یُّقِیْمَ عِنْدَ اَخِیْہِ حَتّٰی یُؤْثِمَہٗ بِمِثْلِ مَا فِیْ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ میرے کانوں نے سنا آنکھہ نے دیکھا دل نے یاد رکھا جب رسول اللہ صلی اللہ
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّہٗ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ
بِقَوْمٍ فَلَا یَقْرُوْنَنَا فَمَا تَرٰی فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا
لَکُمْ بِمَا یَنْبَغِیْ لِلضَّیْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْہُمْ حَقَّ الضَّیْفِ الَّذِیْ یَنْبَغِیْ لَہُمْ
ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ہم نے کہا یا رسول اللہ آپ ہم کو بھیجتے ہین پھر ہم
اوترتے ہین کسی قوم کے پاس وہ ہماری مہمانی نہین کرتے آپنے فرمایا اگر تم اوترو کسی قوم کے پاس پھر وہ
تمہارے واسطے وہ سامان کردین جو مہمان کے لیے چاہیے تو تم قبول کرو اگر وہ نہ کرین تو اون سے مہمانی کا حق
جیسا انکو چاہیے لے لو ف امام احمد اور لیث نے اس حدیث کو اپنے ظاہر پر رکھا ہی اور جمہور نے
تاویل کی ہے کہ یہ حدیث مضطر کے باب مین ہی جو بھوک کے مارے مرتا ہو اوسکی ضیافت واجب ہی اگر لوگ
نہ کرین تو وہ اپنی حاجت کے موافق اونکے مال مین سے بجبر لے لیوے یا مراد یہ ہی کہ تم اون سے یہ حق وصول
کرو زبان سے اون کی شکایت بیان کرکے یا یہ حدیث اول اسلام مین تھی جب مہمانداری واجب

تہی بعد اوس کے منسوخ ہوگئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی تہی کافرون سے اس شرط پر کہ وہ مہمانداری
کرین مسلمانون کی پہ یہ دونون تاویلین ضعیف اور باطل ہین کیونکہ نسخ کی کوئی دلیل چاہیے اور صلح
اس شرط پر حضرت عمر رض کے زمانہ مین ہوئی نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین (النووی) باب
استحباب المواساة بفضول المال جو مال اپنی حاجت سے فاضل ہو وہ بہائی مسلمان کی خاطرداری
مین صرف کرے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ فِیْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰی رَاحِلَةٍ لَهُ قَالَ فَجَعَلَ یَضْرِبُ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مَعَهٗ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْیَعُدْ بِهٖ عَلٰی مَنْ لَّا ظَهْرَ لَهٗ وَمَنْ کَانَ مَعَهٗ فَضْلٌ مِّنْ
زَادٍ فَلْیَعُدْ بِهٖ عَلٰی مَنْ لَّا زَادَ لَهٗ قَالَ فَذَکَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَکَرَ حَتّٰی رَاَیْنَا اَنَّهٗ
لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِّنَّا فِیْ فَضْلٍ ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہم سفر مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہی اتنی مین ایک شخص اونٹنی پر سوار آپ کے پاس آیا اور داہنی بائین دیکہنے
لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس کوئی فاضل سواری ہو تو وہ اوسکو دیدے جس کے
پاس سواری نہین اور جسکے پاس فاضل توشہ ہو وہ اوسکو دیدے جس کے پاس توشہ نہین پہر آپ نے بہت سی قسم کے مال بیان
کیے یہانتک کہ ہم یہ سمجہے کہ ہم مین سے کسی کا حق نہین ہے اوس مال مین جو اوسکی حاجت سے فاضل ہو۔
ف بلکہ وہ اس مسلمان کا حق ہے جسکو اوس کی احتیاج ہو اور یہ حکم استحبابی ہے نہ وجوبی کیونکہ دوسری
حدیث مین ہے کہ مال مین زکوة کے سوا دوسرا حق نہین باب استحباب خلط الازواد
اذا قلت والمواساة فیها جب توشے کم ہون تو سب توشے ملا دینا مستحب ہے عَنْ اِیَاسِ بْنِ سَلَمَةَ
عَنْ اَبِیْهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ فَاَصَابَنَا جَهْدٌ حَتّٰی
هَمَمْنَا اَنْ نَّنْحَرَ بَعْضَ ظَهْرِنَا فَاَمَرَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعْنَا تَزْوَادَنَا فَبَسَطْنَا
لَهٗ نِطَعًا فَاجْتَمَعَ زَادُ الْقَوْمِ عَلَی النِّطَعِ قَالَ فَتَطَاوَلْتُ لِاَحْزِرَهٗ کَمْ هُوَ فَحَزَرْتُهٗ کَرَبْضَةِ
الْعَنْزِ وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ فَاَکَلْنَا حَتّٰی شَبِعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ حَشَوْنَا جُرُبَنَا
فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ وَّضُوْءٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ بِاِدَاوَةٍ لَهٗ فِیْهَا نُطْفَةٌ
فَاَفْرَغَهَا فِیْ قَدَحٍ فَتَوَضَّاْنَا کُلُّنَا نُدَغْفِقُهٗ دَغْفَقَةً اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ ثُمَّ
جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ ثَمَانِیَةٌ فَقَالُوْا هَلْ مِنْ طَهُوْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَغَ الْوَضُوْءُ

ترجمہ ایاس بن سلمہ سے روایت ہی اونہون نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تہے ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ نکلی ایک لڑائی مین وہان ہمکو تکلیف ہوئی اور کہانے اور پینے کی یہان تک کہ ہم
نے قصد کیا سواریون کے کاٹنے کا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہمنے اپنے توشون کو جمع
کیا اور ایک چمڑا بچھایا اوس پر سب لوگون کے توشے اکٹھے ہوئے سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین لنبا
ہوا اوسکے ناپنے کے لیے تو ناپا اسکو وہ اتنا تہا جتنی جگہہ مین بکری بیٹھتی ہے اور ہم لوگ لشکر کے
چودہ سو تہے پھر ہم سب لوگون نے کہایا خوب پیٹ بھرکر اور اوس کے بعد اپنے اپنے توشہ دان کو بھر
لیا تب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کا پانی ہے ایک شخص ڈول مین ذرا سا
پانی لیکر آیا آپنے اوس کو ایک کڑے مین ڈالدیا اور ہم سب لوگون نے اوسی پانی سے وضو کیا
خوب بہاتے جاتے تہے چودہ سو آدمیون نے بعد اوسکے آٹھ آدمی اور آئے اونہون نے کہا وضو
کا پانی ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو ہو چکا **فائدہ** امام
نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا اس حدیث مین دو معجزے ہین حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم
کے ایک تو کہانا بڑہ جانا دوسرے پانی بڑہ جانا مازری رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا یہ معجزہ اس طرح
پر تہا کہ جو جزو غذا یا پانی کا صرف ہوتا اللہ تعالے اوسکے عوض دوسرا جزو اور پیدا کردیتا یہانتک
کہ سب لوگ سیر ہوگئے اور آپکے معجزے دو قسم کے ہین ایک تو قرآن مجید جو بتواتر ثابت ہی دوسرے
جیسے کہانا بڑہنا یا پانی بڑہنا اور مانند اوسکے اور یہ اگر متواتر نہین ہین پر معنی متواتر ہین جیسے
حاتم کی سخاوت یا احنف بن قیس کا حلم اور دوسرے یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کا سکوت
ایسے معجزے بیان ہوتے وقت دلیل ہے اوس کے صحت کی

اللہ جل جلالہ کا شکر ہے کہ چوتہی جلد صحیح مسلم مترجم اردو شیخ محی الدین تاجر کتب و مہتمم مطبع صدیقی
ساکن لاہور بازار کشمیری کے اہتمام سے ماہ رمضان المبارک ۱۳۰۵ھ مین بہت خوشنمائی کے ساتھ
حلیہ طبع سے مزین ہو کر اہل حدیث کے لیے ایمان زیادہ کرنے والی ہوئی اللہ سبحانہ وتعالی اپنی مہربانی
سے اسکو پسند کرے اور اسکی پانچوین جلد جو چھپنی شروع ہوگئی ہے اوسکو تمام کرنے کی
توفیق عنایت فرمادے آمین یا الہ العالمین

صحت نامہ کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد رابع

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۴۱۵	۷	بیان اقد	بیان عقائد	۱۴۴۵	۱۴	اورجوگ	اورجو	۱۴۶۱	۷	سے مالک	سے بانک
۱۴۱۸	۱۵	بجھیتی	بچینی	۱۴۴۶	۳	اورسکو	اوراسکو	۱۴۶۲	۱۲	ہوتی ہین	ہوتے
۱۴۱۹	۹	عاج	علاج ہے	۱۴۴۷	۱۳	تہمت	تہبند	۱۴۶۴	۱۱	کہ عرض کرتی	اورعرض کرتی
〃	۱۵	کو	کی	〃	〃	〃	〃	۱۴۶۵	۹	جتے	جسے
۱۴۲۰	۹	حدے	حدسے	〃	۱۴	〃	〃	〃	۱۰	اوٹہاماے	اوٹہا اسے
〃	۱۹	اونہن	اورابن	۱۴۴۸	۲	مین	مین نے	〃	〃	میناسے	مین نے
۱۴۲۴	۶	بنتی	بنتے	〃	۱۴	نزاع کر	نزاع کا	〃	۲۱	بڑ	بڑا
〃	〃	سکتے	گہستے	۱۴۵۲	۹	ردرایت سے	ردرایت ہو	۱۴۶۶	۱۲	اورسے	اوسکو
〃	〃	یارب	یارب	〃	۱۲	بتمت	تہبند	۱۴۶۷	۱۳	لینے	سینے
۱۴۲۵	۱۹	زمانہ	زمانہ مین	〃	۱۴	کہسک	کہسک	〃	۹	ہی	امین
۱۴۲۷	۲۱	رفیق کی چادر	میری چادر سے	〃	〃	دیکتا	دیکہتا تہا	〃	〃	اوسکا	انکا
۱۴۲۸	۱۸	چار	چادر	〃	۱۹	انہون	اونہون نے	۱۴۶۸	۱۲	کہانا کیسا ہی	کہانا کیسا ہی ہو
۱۴۲۹	۱۱	گہڑی	گہڑی	〃	۲۱	آپ صفیہ کو حیی کی	آپ صفیہ حیی کی بیٹی	۱۴۶۹	۲۱	وسلم فرمایا	وسلم نے فرمایا
〃	۱۲	کے سوا	کو چہوڑکر	〃	۲۱	آپ سے	آپ کے	〃	〃	طعام	طعام ہے
〃	۱۴	کے سے	سے	۱۴۵۳	۱	اورنکا	اورنکاح	۱۴۷۳	۵	کنوئین	کنوئے
۱۴۳۱	۲۱	عمرو بن	عمر بن	〃	۲	پہر جب وہ راہ	آپ راہ مین	۱۴۸۸	۱۴	کے آیا	کے پاس آیا
۱۴۳۲	۴	آگئی	آگئین	〃	۱۱	میمونہ	میمنہ	〃	۱۵	مین	مین سے
〃	۸	سنے گئے	کی گئین	۱۴۵۴	۱۷	نکاج ا	نکاح	۱۴۹۰	۲۲	اون کے	اون کا
〃	۹	رہی	رہین	۱۴۵۶	۵	گرتے	گرتے ہے	۱۴۹۱	۱۳	پلادود	پلادو کہ
۱۴۳۸	۱۱	بچین	بیچین	〃	۱۹	پہارکہا	پہلا رکہا	۱۴۹۳	۴	انہون	انہون نے
۱۴۳۹	۱۴	کر عنبرا	شبل	〃	۲۲	خیرسے	خیرسے	۱۴۹۴	۴	کہ یہ میرا	یہ میرا
۱۴۴۰	۲	یہ گہبرا	اورگہبرا	۱۴۵۸	۶	مشتاق	مشتاق	۱۴۹۶	۲۱	مغربہن	مغرب مین
〃	۵	لتمیز ہیون	تمیزیان	〃	〃	سواری	سواریان	۱۴۹۸	۲۲	بہی	بہی
〃	〃	کا	کے	〃	〃	کہائین	کہائی	۱۴۹۹	۱۵	کی	کی یہ ہے
〃	۱۴	لیجاوسے	لیجاوے	〃	۱۳	کہ جب	جب	۱۵۰۳	۱	مجہ	مجہپر
۱۴۴۳	۱۱	جب	چہپ	۱۴۶۱	۴	کانام	نام کا	〃	۱۳	مصالحہ	مصالحے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۶۰۵	۲	حکام پر	احکام مین
"	۳	بغدادیو	بغدادیون
۱۶۰۸	۶	فرمایا	+
۱۶۰۹	۲۱	ازنہون	اونہون نے
۱۶۱۳	۱۱	درخت کو	درخت کو بہر
۱۶۱۵	۱	بہیجے	بیچے
۱۶۱۷	۱۲	ہے	یہ ہے
۱۶۱۹	۹	مزارعث	مزارعت
۱۶۱۹	۳	اگردہ دہ نے	اگردہ نہ نے
۱۶۲۰	۶	کراے	کرایے
"	۱۱	"	"
۱۶۲۱	۷	"	"
"	۳	نہ نے	نہ لے
۱۶۲۲	۱۰	کراے	کرایے
۱۶۲۳	۸	ناقع	واقع
"	۱۰	کراے	کرایے
"	۲۰	کہاہر	کہاکہ
۱۶۲۴	۲۲	کراے	کرایے
"	۳	"	"
۱۶۲۵	۲	"	"
۱۶۲۶	۵	"	"
"	۹	بامند	باچیند
"	۲۰	کراے	کرایے
"	۲۳	"	"
۱۶۲۷	۲	"	"
"	۸	"	"
۱۶۳۲	۱۰	باغ	باغ مین

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۶۳۶	۱۲	کرینگے	کرین گے
۱۶۴۵	۱۵	والے	والے پر
۱۶۴۶	۳	لمای	کمائی
"	۱۴	چاہئے	چاہیے
۱۶۴۶	۱	مستنی	مستثنی
۱۶۵۳	۲۱	فضل	افضل
۱۶۵۴	۶	تحجر	چھچر
"	۱۰	صحیح	صحیحہ
"	۲۳	ایسی	ایسا
۱۶۵۸	۲۱	نزدیک	نزدیک
۱۶۵۹	۱۳	تل کو	تل کر
۱۶۶۱	۹	جس	جنس
۱۶۶۲	۱	ہوناچاہین	ہوناچاہیین
۱۶۶۳	۳	کانی	کافی
"	۴	بکہنہ	رکہنہ
۱۶۶۶	۸	جوبک	جوباب
"	۱۱	قدل کر	قتل کر
"	۱۴	تردیک	نزدیک
۱۶۶۷	"	قیامت	قیامت
۱۶۷۱	۱۲	اکہورسند	کہجورپسند
۱۶۷۲	۲	اونہون	انہون نے
۱۶۷۵	۱۱	زوکی	روکی
۱۶۷۷	۲۱	بخہے	بجہسے
۱۶۷۸	۱	اوپرامام	اوزامام
۱۶۸۴	۷	بروایت	روایت ہے
۱۶۸۵	۱۰	زرع	زرہ
۱۶۸۶	۱۵	اگر	گگر

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۶۸۶	۱۶	ہوا	ہو
۱۶۸۷	۱۵	کرتے ہین	کرتے تہے
۱۶۸۸	۹	نکالنے	نکاسی
۱۶۹۲	۵	بن	بن عروہ
"	۱۶	مجہ سے	اون سر
۱۶۹۳	۱۲	سعد	سعید
۱۶۹۳	۵	محوسی	مجوسی
۱۶۹۷	۱	اوربیمار	اورمین بیمار
۱۶۹۹	۲۱	اون کی	اون کی
۱۷۰۰	۱	اونہی	نبی
۱۷۰۷	۸	ہین	ہین سے
"	۱۳	بس	بس حرف
۱۷۱۴	۱۱	تواب	ثواب
"	۱۹	میرا	مین سے
"	۲۲	جائزہو	جائزہوا
۱۷۱۵	۱۵	نے کیا	نے روپیہ کیا
۱۷۱۶	۱۹	پہونچتا	پہونچتا
"	۲۲	علم سے	علم کا جس سے
۱۷۲۲	۱۴	نوبجر	توبجر
"	۱۳	سالقہ	سابقہ
۱۷۲۳	۲۰	علماے	علما
۱۷۲۴	۱۸	عذاب کا	عذاب
۱۷۲۵	۹	کہ حدیث	کہ یہ حدیث
"	۱۱	ستبعا	استبعاد
"	۱۵	انتہے	انتہا
۱۷۲۶	۱۹	نگین	نگینے
۱۷۲۷	۹	کمراہ	گمراہ